سلسلۂ کتب خیریہ و بہ سرپرستی اعلیٰحضرت حضور عالی مقام نظام خلد اللہ ملکہٗ

من عشق فعفّ فمات فہو شہید

خطابِ این کتابِ عاشقی بہر
دولرانی خضرخان نامدر دہر

مثنوی

# دولرانی خضرخان

حضرت امیر خسرو دہلویؒ

بہ تصحیح و تنقید جناب مولانا رشید احمد صاحب سالم انصاری

باہتمام محمد مقتدی خان شروانی

مطبع انسٹیٹیوٹ علی گڈھ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۳۳۶ھ
۱۹۱۷ء

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسب اجازت
اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی ہز ہائنس آصف جاہ
مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
نواب میر سر عثمان علی خاں بہادر
فتح جنگ جی سی ایس آئی، جی سی بی خلد اللہ
ملکہ و سلطانہ و ادام اقبالہ کے نام نامی و اسم
گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

# فہرستِ مضامین

صفحہ

## مقدمہ

صفحہ

مثنوی کی خصوصیات

## متن

صفحہ

صفحہ

صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْر

# مقدّمہ

مثنوی دَولرانی خضرخاں جو حضرت امیر خسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور دلچسپ کتاب ہی اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ تر مشہور ہوگئی ہے اُس کی تصحیح و تنقیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب بہادر کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ نہایت دشوار تھا اور میری بے سرو سامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت حوصلہ شکن اور صبر آزما مشکلات اس دشوار گزار راہ میں متواتر حائل ہوتی رہیں لیکن خداوند تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل و کرم اور اُسی کی تائید و توفیق سے یہ کام اختتام کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ و تمہید کے ناظرین کی خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب و تصحیح کلیاتِ خسروی کا کام اس قدر مہتم بالشان تھا کہ ہمارے مستند

و مسلم الثبوت علما و اُدبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمربستہ ہوتی اور ملک کے
علم دوست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوت کے ساتھ ان کی تائید کرتے
اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح
کے شور و فتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں
پر مسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی تمام شورشوں میں علوم و فنون کی تباہی کتابوں
اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طویل
زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل در نقل ہو کر بالکل
مسخ ہو گیا ہے۔ جاہل کاتبوں اور نااہل مصححوں کے تصرفات نے اس کو ناقابل فہم بنا دیا ہے

ہر گز از چنگیز خاں بر عالم صورت نرفت
آں ستم کز کاتباں بر اہلِ معنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں
متفق نظر آتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش اور جستجو کے جو عالیجناب نواب
صاحب بہادر چار سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دورِ مغلیہ سے
اوپر کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدانِ بصیر کی ایک
جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس کام کے شروع
ہوتے ہی شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی، شمس العلما مولانا شبلی نعمانی، خواجہ عزیز الدین
عزیز لکھنوی، مولانا عبد الغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم و فضل کے آفتاب

وماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہگرای عالم جاودانی ہوگئے اور اس قحط الرّجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہی تنزل کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار ہیچمیرز کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیساکہ حضرت امیر خسرؔو نے فرمایا ہی ؎

چو روا اندر غروب آورد خورشید | زند سیّارہ لافِ ملکِ جاوید
چو شب سیّارہ شد در ابر نایاب | چراغِ دشت گردد کرمِ شب تاب
چو شمعِ ماہ را کم شد زبانہ | بخورشیدی نشیند شمعِ خانہ

مدرسۃ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدرآباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مرتّب ہوا ہی۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ (جو غالباً سرسیّد مرحوم ومغفور کا نقل کرایا ہوا ہی اور اچھّا مکمل نسخہ ہے) موجودہ ایڈیشن کی بُنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ سے (جو غالباً دسویں صدی کا لکھا ہوا تھا) دفترِ نقل میں کرایا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچکر وہاں کے تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمد صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی میں نہایت قابل شخص ہیں، اور مشاہیر شعراءِ عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب ممدوح کا حصّہ اس مقابلہ میں سوائے شاذ و نادر صورتوں کے ہمیشہ قراءت رہا ہی۔ جناب حافظ احمد علی خاں صاحب شوق سپرنٹنڈنٹ کارخانجات و اعلیٰ افسر کتب خانہ کی نہایت خاص اجازت سے منشی صاحب

ممدوح کی معیت کی عزت مجھکو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی ر۱ و ر۲ تو صحت کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن تیسرا نسخہ یعنی ر۳ اچھّا تھا یہ نسخہ نہایت بیحد ارخطِ شفیعا میں لکھا ہوا ہی۔ نقطے سوائے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر اُس پر طرّہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پیوند کار تھی جس کا پڑھنا دشوار تھا خاتمہ پر کاتب نے اپنا نام دُرگا پرشاد المتخلص بہ عاشق اور سنہ کتابت ۱۲۱۱ ہجری لکھا ہی اس نسخہ کی صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاد بندہ تصرفات[۱] بھی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں حواشی بھی لکھّے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خاتمہ کے آخر میں لکھا ہی: "در مقابلۂ ایں بسیار محنتہا کشیدم تا بر وفقِ دلخواہ صحیح کردم"۔ انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ حبیب گنج کے نسخہ سے بھی جس کا اصطلاحی نام حج ہی اور نیز مدرستہ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخہ سے بھی جو حال میں خرید اگیا تھا اور جس کا نام ع۲ ہی مقابلہ میں وقتاً فوقتاً مدد لی گئی یہ دونوں نسخے محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصحیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھکو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے بعض صفحے

---

[۱] مثلاً اِس شعر میں

بہ بیماری کہ بکیں مُردو بدحال　　　بداں موری کہ در رہ گشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ مور کے لفظ کو ر بنا کر اپنی دانست میں تصحیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہی۔ کیونکہ اس نے سمجھا کہ بیمار کے مقابلہ میں کور کا لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہی۔ مگر یہ بات اُس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزا سے بھی تناسب قایم کر دیتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہی۔ لفظ بیمار کا ایک جزو مار ہی جس کے مقابلہ میں لفظ مور لایا گیا ہی اور مار و مور کا تقابل بالکل عام ہے۔

مسودے کے درست کرکے اور اُن کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کر دئے تاکہ کتابت کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۱۹ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہے۔ اس حصہ میں صرف وہی اختلافات دکھلائے جا سکے ہیں جو مندرجہ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پائے گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۱۹ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاذ و نادر جو شاید کاپیوں یا پُروفوں کی صحت کے اثنا میں اضافہ ہوا ہوگا۔

بانکی پور پہنچکر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخہ سے مقابلہ کیا۔ سید سعادت علی خاں صاحب نے جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لایق فایق اور ہر دلعزیز معلّم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھکو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمدؐ خاں گورنر صوبہ گجرات کی فرمایش سے ۹۹۵ھ میں بمقام احمدآباد تیار ہوا اور میر محمد شریف وقوعی نیشاپوری نے نواب ممدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیسا کہ خاتمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے:-

حسب فرمودہ عالی حضرت فلک منقبت کیوان رفعت خان بالطف و احسان شہاب الدین احمد خان الحسنی ارقاہ اللہ علی مدارج العز و العلےٰ و اوصل عوائد فوائدہ الی اہل الصداقۃ و الولا در بلدہ طیبہ احمدآباد بتاریخ ۴ شہر ذیحجہ ۹۹۵ھ باتمام رسیدہ مقابلہ این نسخہ شریفہ حسب الامر نواب مستطاب نامدار عالم مدار عدالت شعار شہاب ثاقب آسمان جاہ و جلال خجستہ فرخندہ بخت اوج دولت و اقبال ادام اللہ تعالیٰ ظلال اشفاقہ و احسانہ علی مفارق المسلمین

الیٰ یوم آل مال در خدمت سیادت و نقابت و شرافت انتباہ فضیلت دستگاہ فصاحت و بلاغت شعار میر محمد شریف وقوعی باتمام رسید سابع[1] عشر شہر سنہ مذکورہ - وانا الآنس بمولاہ الآیس عما سواہ حسین بن علی الحسینی ؎

لیکن افسوس ہی کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش لائبریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھکر جو خوش آیندہ توقعات میں نے باندھی تھیں ان میں سخت مایوسی ہوئی - شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلومات ہوتے ہیں لیکن آخر میں تو تغلیط کی نوبت پہنچ گئی ہی -

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزرے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام لث ہی امپیریل لائبریری میں ہی یہ نہایت ناقص اور غلط ہی - دو نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ہیں ایک کا نام کا ہی یہ نسخہ نہایت پر تکلف اور خوشخط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی ہے دوسرا نسخہ جس کا نام ک ہی کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہی البتہ اس کی صحت جیسا کہ حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہی کسی قابل شخص نے کی ہی - حواشی بھی کہیں کہیں لکھے ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن مشتبہ اشعار کو نہایت تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضائع نہیں گئی - آخر میں جبکہ کتابت اور ترتیب اختلافات کا بت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام ح۲ ہے

---

[1] یہ لفظ اصل میں مشکوک ہے، بظاہر سابع معلوم ہوتا ہے اگر یہی ہو تو تاریخ ہو

اور دوسرا ہارڈنگ لائبریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام د، ذان میں سے بھی حتی الوسع مدد لی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اوّل الذکر میں متعدد جگہ اوراق کم تھے اور اشعار بھی جا بجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے علاوہ فرہنگ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہند اور تاریخ فرشتہ سے بھی کہیں کہیں مدد لی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استشہاد کے نقل کیے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک و صاف ہو گئی ہو گی مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اور باوجود محنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہے ایک خاصی تعداد مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھ سے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں، سیرت میں، خط میں، زمانۂ کتابت میں مختلف ہیں لیکن جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور نہ صحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خاندان کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جوہر بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں جو غلطیاں کاتبوں کے سہو اور مصحّحوں کے تصرفات سے زمانۂ مابعد میں واقع ہوئی تھیں

مجھکو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک و صاف ہو گیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلاً بعد نسلٍ اولاد و احفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہو سکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہو جائیں گی۔

**مثنوی کا نام** اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ ہی یوروپین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہی اکثر مورخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عشقیہ، عاشقیہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہی محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہی تو اُس کا نام خضر خانی و دولدی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ د میں کتاب کا نام سرورق پر صحیفۂ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوانِ کتاب سے ماخوذ ہی۔ راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستانِ ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دَولرانی اور خضر خانی و دولرانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آغازِ عشق اور منشورِ شاہی بھی دیکھا گیا ہے آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہی ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی
بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلۂ عرفِ عام کے سمجھنا چاہیئے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی سبکی اور خفت کے جاری ہو گئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنفِ علّام نے تجویز فرمایا ہے

دولرانی خضرخاں ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد | فلک در ظلّ ایں ہر دو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بہر | دُولرانی خضرخاں ماند در دہر
مبارک نقشِ ایں حرفِ ورق مال | بدو معنی مبارک میکند فال
یکے ہست آنکہ اندر کامرانی | خضرخاناتو دولتہا برانی
دگر چوں لیلی و مجنوں بترتیب | دولرانی خضرخاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانے | بیاں کردن ہمیدار د زیانے

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہی اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیئے۔

سببِ نظمِ کتاب | اس مثنوی میں شاہزادہ خضرخاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی دیولدی کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہی جو خود خضرخاں کی فرمایش سے نظم کی گئی ہے۔ اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چسپاں ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسروؒ نے تعریب و تفریس کا عمل کرکے اس کو دولرانی بنا لیا ہے

اس کے سبب تالیف میں حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی متبرک روز تھا جبکہ شاہزادہ خضرخاں نے مجھکو بُلایا اور باوجود باشاہی شان و شکوہ کے میری خیراندیشی کے صلہ میں میری مزاج پُرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھکو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا اور اس مثنوی کے نظم کرنے کی فرمایش کی ؎

مبارک بامدادے کاخترِ روز　　　　شد از نورِ مبارک گیتی افروز

رسید اقبالِ پیشانی کشادہ　　　　کلہ بالائے پیشانی نہادہ

دلم را گفت کاحسنت اے جواں بخت　　　　کہ بر گردوں زدی اندیشہ را تخت

چہ گنج ست ایں کہ دادت خازنِ غیب　　　　کہ در پشت نگوں کرد آسماں جیب

بفردوس ار زلالِ جاوداں ست　　　　زبانِ کلکت آں را ناوداں ست

نماند از بس کہ دادندت بسینہ　　　　کواکب را متاعے در خزینہ

بشارت میدہم کز پردۂ راز　　　　درے کردہ ست دولت بہرِ تو باز

خضر دی مژدۂ دادہ ست جانی　　　　خضر خاں را بآبِ زندگانی

نہ آں آبے کز اں اسکندرِ روم　　　　نہ بُد چوں آب خوردش ماند محروم

ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار　　　　بعہدِ دوم اسکندر پدیدار

چنیں دانم کہ آں گویندہ چُست　　　　توئی واں آبِ حیواں گفتۂ تست

رواں کن چشمۂ خود را بدانسوے　　　　کہ ہست ایں چشمہ را زاں تشنہ رہ جوے

زہی بخت ار چناں فرخ نہالے　　　　زجوئے خاطرت نوشد زلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ وجلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں ؎

مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش　　　　زشادی پائے خود کردم فراموش

زہمت ساختم رخشِ فلک گام　　　　بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج | بہمراہی شدہ با من دراں اوج
رسیدم تا بداں گلشن کہ جستم | چو گل بر چشمۂ اُمید رُستم
مُعلّا حضرتی دیدم فلک سائے | ملک صف بستہ و انجم صف آرائے
فلک بر کرسیِ بخشش نشاندہ | سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغِ جبہ نور افگندہ تا دور | چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشمِ من دراں خورشید شد گرم | چو موم روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم | کہ انجم رشک بردند از جبینم
دراں خدمت چو بسم اللہ شنیدم | دُعائے سوئے مسند در دمیدم
برُوئے سروراں چیدہ ملک | بابرو در حدیث آں دیدہ ملک
دراں ابرو۔ دو چشمِ بندہ خسرو | چو چشمِ عید جویاں در مہِ نو
بہر کاں ماہِ نو خم گشت ناگاہ | مبارک باد گفتش خواجہ و شاہ
مرا باآں شکوہِ پادشاہی | بپرسش داد مُزدِ نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں جم نگیں را | تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم داد احترامے | کہ دولت گفت بختم را سلامے

خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصہ کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا ہے

چو گفت ایں بس نوازش کرد فرمود | کہ اے صد گنجِ معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوے تر | ز کلکت یک شبہ صد کانِ گوہر

مرا در سر ز سودائے جوانی — خیالے ہست زاں گونہ کہ دانی

دلے دارم اسیرِ فتنہ جائے — مسلسل گشتہ در بندِ بلائے

ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز — شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز

شدم گم در بیابانے بناگاہ — کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ

من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم — ولیکن آب خوش خوردن نیارم

اگرچہ عالمست ایں دل دریں گل — دو عالم غم کجا گنجد دریں دل

چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ — بچہرہ نقش بستم ز اشکِ گلرنگ

ز تو خواہم کہ ایں افسانۂ راز — کہ کرد از رخنہائے سینہ درباز

چناں سنجی ز بہرِ ایں دلِ تنگ — کہ در میزانِ دلہا کم شود سنگ

دلِ مُردہ حیات از سر پذیرد — وگر کس زندہ دل باشد بمیرد

بود گاہِ غم و اندیشہ یارے — مُرادِ عالمے را غمگسارے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضر خاں کے اشارہ سے ایک کنیز نے قصّہ کا مسودہ لاکر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا[٥]

بفرمودا نگہے کاں نامۂ درد — نہانی محرمے سوئے من آورد

چو در چشم آمد آں دودِ جگرتاب — کشاد از دیدۂ من در زماں آب

شدم پس سربلند از خدمتِ پست | نمودم رجعت این دیباچہ بر دست
من و زین پس طرازِ این معانی | سوادِ حرف و سودائے نہانی

حضرت امیر خسرو ان تمام واقعات کو بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اگر اجل نے مہلت دی اور کوئی آسمانی آفت اس میں حائل نہ ہو گئی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے اپنا پورا زورِ طباعی اس مثنوی میں صرف کروں گا۔

کنوں گر در بقا باشد درنگے ق برین شیشہ نبارد چرخ سنگے
ز بخششہا کہ من در سینہ دارم | بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
بہنجارے نگارم نقشِ این درج | کہ چوں آبِ رواں گوہر شود خرج
نہ لافم بیش ازیں ناکردہ ترتیب | کہ گل نارستہ نتواں گفتن اطیب
چو آید نقشِ این دیبا بپایاں | بیابد خوبرے کش ہست شایاں
خدا عمرم ببخشد تا بدانگاہ | کہ از گلگونہ بیروں آید این ماہ
چو ہیئت گرم کردم جلوہ سازش | کم از شہرے نباشد نرخِ نازش
ز شاہی کوست این بُت را و فاجوے | توانم خواست لابُد ہدیۂ روے
خدایا دہ فراغ و زندگانی | کہ بینم این صنم را در جوانی
چو شد پروردہ ز آبِ خضر جانش | سپارم در کنارِ خضر خانش
کز آبِ لطف آں خضرِ زمانہ | بسر سبزی بماند جاودانہ

**زمانۂ تصنیف** | راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار سندیلہ اپنی تاریخ گلستانِ ہند

دفتر دوم صفحہ ۲۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خاں دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جُدائی دونوں پر بہت شاق گذری اور اُسی جوش و خروش میں خضر خاں نے امیر خسرو کو بُلا کر اس مثنوی کے لکھنے کی فرمایش کی۔ اس فصل میں چند اشعار ایسے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ ہو سکتا ہے مثلاً خضر خان کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| مرا در سر ز سودائے جوانی | خیالے ہست زانگونہ کہ دانی |
| ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز | شبم در قصۂ لیلی شود روز |
| شدم گم در بیابانے بنا گاہ | کہ آنجا خضر اوّل گم کُند راہ |
| من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم | ولیکن آب خوش خوردن نیارم |

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا ہی مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طور پر لکھا ہی کہ چھ ذو القعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار مہینے اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی | بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی |
| بقدرِ چار ماہ و چند روزے | فروزاں شد چنیں گیتی فروزے |
| جمال آراست ایں ماہِ دل افروز | ز ذو القعدہ دوم حرف و سوم روز |

مورخ چوں شمارِ سالِ وے کرد　　عطارد بر سرِ ذو العقدہ ہے کرد
وگر تاریخ بکشاید ز ابجد　　ز ہجرت پانزدہ گیر و ہفتصد[۷۱۵]

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ غالباً اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمایش ہوئی اور حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب ممدوح نے بنا تصنیفِ مثنوی قرار دیا ہے ۷۱۱ھ سے پہلے کا ہے۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال جو اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہے، حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ۲۳ رمضان المبارک روز چہارشنبہ ۷۱۱ھ ہجری کو ساعت سعید میں جو منجموں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غرۂ ذیحجہ روز یکشنبہ کو معمولی رسموں کے ساتھ دُلہن رخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی اُس میں کوئی دھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہو گئے اور ان کے سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ غالباً ۷۱۳ھ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے پہلے یہ واقعہ اس قابل نہ تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کر کے امیر خسرو سے اُس کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں اس مثنوی کی نظم شروع ہو کر، ذو العقدہ ۷۱۵ھ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسرو نے خاتمۂ کتاب میں

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو ۷۱۵ھ کے بہت بعد میں لکھی گئی ہے اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعۂ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کُل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| وگر دانندہ پرسد بیت چندست | ق درین نامہ کہ از عشق ارجمندست |
| بصد خوبی نشاند بر دل وجاں | غمِ خوبِ دولرانی خضر خاں |
| چو بر بالا کشند ایں پردہ راکس | چہار الف است و دو بیست ایں قدر بس |
| پس از خونِ شہیدانِ پُر اندوہ | نوشتم سہ صد و زاں پس دہ و نہ |
| وگر بر راستی خواہی گواخاست | شہیدانیک گواہی میدہد راست |
| وگر زیر و زبر گردند ہمرہ | چہار الف ست و پانصد بانہ و دہ |

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۲۰۰ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعۂ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کُل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱۷ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷۰ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ یہ

الحاقی ہو اگرچہ اُس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیر خسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۱۲۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجۂ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلا شبہ بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کیے جاویں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۱۲۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجۂ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانۂ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعۂ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تواریخ کی کتابیں بھی اس سے ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۷۱۸ھ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جھائن میں پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحداران کو حکم دیا کہ گوالیار پہنچکر خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کر دے اور ان کے اہل و عیال کو دہلی میں لے آئے فرشتہ کے الفاظ بھی قریباً یہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیا برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر ۷۱۸ھ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعین میں حضرت امیر خسرو اور ضیا برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آ رہا ہے۔ سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے عشیقہ میں ۷۱۵ھ اور ضیا برنی

نے ۷۱۶ھ لکھی ہے۔ اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ سپہر میں ۷۱۶ھ اور ضیاء برنی نے ۷۱۷ھ لکھی ہے۔ اگر یہاں تک بھی اُس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ ۷۱۷ھ ہونی چاہیئے۔

ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفرنامہ میں اس واقعۂ قتل کو بلا تعیّن تاریخ لکھا ہے۔ بہرحال یہ دردانگیز واقعہ ۷۱۷ھ یا ۷۱۸ھ میں ظہور پذیر ہوا اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسرو نے اُسی وقت اس داستان کو نظم کر کے مثنوی کی تکمیل کر دی تھی۔ اس عبرت خیز داستان کے ہر ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی ناخوشی کا اظہار حضرت امیر خسرو نے نہایت دبی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ رہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ اُس کا رنگ دوسرا ہوتا۔ مثلاً فرماتے ہیں ؎

مع القصہ نہانی دانِ ایں راز ۔۔۔ زگنجِ راز زینساں در کند باز

کہ چوں سلطاں مبارکشاہِ بے مہر ۔۔۔ زتلخی گشت برخویشاں ترش چہر

صلاحِ ملک در خونریزِ شاں دید ۔۔۔ سزاواری بہ تیغِ تیز شاں دید

براں شد تا کند از کیں سگالی ۔۔۔ زانبازانِ ملک اقلیم خالی

نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد ۔۔۔ نمو داری بعذر از دل بروں داد

ان اشعار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش روئی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعۂ قتل میں اُن کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہی یعنی اُس کے نزدیک مصلحتِ ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہی کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہدِ سلطنت میں لکھی گئی ہی اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہی اُس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیئے۔

**واقعات قصّہ** اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جاوے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں امیر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصّہ کے ضروری اجزا جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں اُن کو بھی قصّہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہو گا۔

سلطان علاء الدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۹۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ المخاطب بہ اُلغ خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں جالیسری جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جرّار لشکر لے کر راجہ کرن والی گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور اپنے صدر مقام نہروالے سے جو گجراتی تواریخ میں انہلواڑہ کے نام سے مشہور ہی بدحواسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت کے

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولا دیوی اور دیگر عورتیں بھی اسیر ہو کر دہلی میں آئیں کنولا دیوی حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی، خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان علاء الدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اُس نے سلطان کو خوش پاکر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہی۔ خون کے تعلق سے دل بے اختیار سینہ میں تڑپ رہا ہی اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل ہو سکتا ہی بیٹی کو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہی۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح پر ادا کرتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| شبے خوش دید دارائے زمن را | بعرض آورد رازِ خویشتن را |
| نخست اندر دُعالب را زباں داد | زباں را در دعا گوئی عناں داد |
| کہ شاہا تا ابد مسند نشیں باش | بشاہی خسروِ روئے زمیں باش |
| بیادت ہر کہ بود بر زمیں شاد | اگر خود آسماں باشد زمیں باد |
| پس آنگہ با دلِ پُر بیم و امید | بشرحِ حال شد لرزندہ چوں بید |
| کہ از شاخِ جوانی بر درختم | دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم |
| چو زینجا بادِ اقبال آں طرف تاخت | مرا زانجا ربود اینجانب انداخت |
| شدم من خوش زبختِ روشنِ خویش | ولے ماند آں دو گل در گلشنِ خویش |

یکے زاں دو پسر داند ر جوانی | پرستارانِ شہ را زندگانی
دوم ماندہ است چوں پیوند خون ست | دلِ من بہرِ آں خوں بے سکون ست
دمے گر مہرِ شہ بر بندہ تابد | بگرمی خوں بخوں پیوند یابد
ازیں پیوندِ فرزندے بمادر | نیاید پائے شہ فردا برآدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے رانی کنولا دیوی کی یہ درخواست اُس کو پسند آئی۔ رائے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا گیا اور اُس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ جہیز فراہم کرکے دیولدی کو دہلی روانہ کردے ؎

سر برآرائے ملکِ ہندواں کرن | کہ بُد صاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش | نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید | دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائی | شود آں چشمہ ہم بحر از روائی
براں شد کاں طرب را کارساز د | علم بر پشتِ پیلاں بر فراز د
متاعِ قیمتی صد پیل بالا | ز دیبا و خز و لولوی لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں | کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار امیدواری | نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت | کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہو گئی اور گجرات کو ممالک محروسہ میں شامل کر لینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچمیں اور دیگر سرداران لشکر اس مہم پر مامور ہوئے۔ جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہِ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہ آئی فوراً دیوگیر کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی جب سنکھن دیو کو معلوم ہوا کہ رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اُس نے اپنے بھائی بھیلم دیو کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شرائط طے پا کر دیولدی رخصت کر دی گئی ؎

| | |
|---|---|
| چو کرن آزردہ بخت پریشاں | حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں |
| نیارست اندراں پیغام نہ کرد | ضرورت با زحل پیوند مہ کرد |
| نشانیہا کہ باشد شرطِ ایں کار | بمقدارے کہ رایاں راست مقدار |
| ہمہ یک یک بیکدیگر سپردند | بصد دریا یکے گوہر سپردند |
| دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر | رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر |
| فرستادند بر بوسے ہمائے | مہِ روشن بکامِ اژدہائے |

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جا رہی تھی چند میل کا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچمیں کے ماتحت رائے کا تعاقب کر رہا تھا اُس کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ طرفین سے تیراندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچمیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اُس نے

دیولدی کو اُلغ خاں کی خدمت میں لا حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق وہ ایک جرار فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور محلسرا میں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں

بعصمت ہم بداناں بہراں پوش — اُلغ خاں را رسانید از سرِ ہوش
الغ خاں در حرم مید اشت مستور — چو فرزندِ خودش در پردۂ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس — بشہر آرند چوں برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید — بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیا برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروزشاہی میں نہیں کیا۔ ملا عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط کرکے ایک بنا دیا ہے۔ ضیا برنی کے بعض الفاظ سے مُلّا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر کے بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں ان واقعات سے ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولفِ جہاں آرا کے حوالہ سے اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرر معلوم ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانوں کو پڑھکر (جن میں پہلا شاعرانہ اور دوسرا مؤرخانہ ہے) اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

"اوائل ۷۰۶ھ[1] میں ملک نائب یعنی ملک کافور ہزار دیناری اور خواجہ حاجی

---

[1] حضرت امیر خسرو نے وقت کی تعیین نہیں کی۔ قصہ کے تمام اجزا کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے مہم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک ملتانی حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے آپ کو ملک نائب کے کمکیوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اُس کے احکام کی خلاف ورزی جائز نہ رکھیں اور اُس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح پر کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے"۔

"اُس وقت کنولادی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ کرن کے محل میں تھی تو دو پری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دونوں لڑکیاں رائے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سنا ہے کہ ان میں بڑی لڑکی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہے اور جس کو میں چھ سالہ[1] چھوڑ کر آئی تھی اس وقت تک زندہ ہے۔ اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اُس کو میرے پاس پہنچا دیں تو یہ مجھ پر ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہو گی۔ سلطان علاء الدین نے

---

[1] قاضی احمد غفاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی؎

دوم را عمر شش مہ بود رفتہ      کہ بود آں شش مہ ماہ دو ہفتہ

اس کو صحیح تسلیم کرنے سے قصہ کے تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پھر امیر خضر خاں اور دولرانی کے رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولرانی کی عمر آٹھ سال تھی؎

دراں دم بود جاں دہ سالہ را راست      کہ ایں ہنگامہ شادیش برخاست

دولرانی بعقد ہشت سالہ      دو ہفتہ ماہ را بستہ کلالہ

اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ اُس وقت دولرانی کی عمر چھ ہی مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ۶ سنہ ھ کا ہے

اس درخواست کو سُن کر ملک نائب اور الغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ راے کرن جو سرحد دکن میں مقیم ہے اُس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا اور شاہی فرامین ہوشیار اور تجربہ کار سُفرا کے ساتھ رام دیو اور رائے کرن اور تمام رایانِ دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور اُلغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف سے کوہستان بگلانہ کی طرف متوجہ ہوا راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثباتِ قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ شروع کی۔ اُلغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگلدیو[۱] نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متمنی تھا مگر رائے کرن جو راجپوت تھا ایک مرہٹہ کو بیٹی دینا اپنی کسرِ شان سمجھتا تھا اِس رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے بھائی بھیم دیو[۲] کو مع تحف و ہدایا رائے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ ترکوں اور ہندوؤں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو مابہ النزاع ہے میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیج دیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا پیچھا چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جو ان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

---

[۱] حضرت امیر نے یہ نام سنکھن دیو لکھا ہے [۲] حضرت امیر نے یہ نام بھیلم دیو لکھا ہے

اس رشتہ کو منظور کرلیا اور دیولدی کو بھیم دیو کے ساتھ دیوگڈھ بھیجدینے کا فیصلہ کرلیا"

"الغ خاں یہ واقعہ سنکر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے کانپ اُٹھا اور فوراً سرداران لشکر کو جمع کرکے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت جبکہ دیولدی یہاں موجود ہے ایک سخت حملہ کرکے اُس کو حاصل کرلیں ورنہ اگر گوہر مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو یہ روے سیاہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہیگا۔ تمام سرداروں نے اس رائے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کوہستان میں گھس گئے اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں رائے کرن کو سخت شکست ہوئی اُس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہوگئے اور وہ دیوگڈھ کی طرف بھاگ نکلا۔ الغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جا رہا تھا یہاں تک کہ دیوگڈھ ایک دن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصولِ مقصود کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ دیولدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آگئی"

"تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب الغ خاں رائے کرن اور دیولدی سے مایوس ہوا تو اُس نے آرام لینے کی غرض سے ایک دریا کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلورا کے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیوگڈھ کے قریب ہیں الغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اثناء سیر میں اچانک دکھنیوں کی ایک فوج اُن کو نظر آئی۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو ان پر حملہ آور ہوئی ہے

فوراً مجتمع ہو گئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کرلیں۔ یہ فوج حقیقت میں بھیم دیو کی فوج تھی جو راے کرن سے رخصت ہو کر دیولدی کو اپنے بھائی کے واسطے لیے جا رہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہو گئے۔ ہندو مغلوں اور خلجیوں کے آہن دوز تیروں کی تاب نہ لاسکے اور راہِ گریز اختیار کی۔ ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی تلاش میں اُس کے گرد جمع ہو گئے فوراً ایک لونڈی چلائی کہ او بے رحمو دیولدی یہی ہے۔ اِس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی یہ مژدۂ فرحت فزا سنکر ہوا ہو گئے اور الغ خاں کی خدمت میں اُس کو لا حاضر کر دیا۔ الغ خاں اس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولا نہ سمایا اور خدا کا شکر بجا لایا اور بلا توقف گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کرکے دہلی کو روانہ کر دیا اور دیولدی اواخر ۷۰۶ھ میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولادی کی آنکھوں کو اپنے دیدار سے روشن کیا ''۔

| | |
|---|---|
| بیا مطرب۔ بسازا بریشم چنگ | بدیں شادی کہ آمد دست در چنگ |
| چہ روئیست ایں کہ چشم کردہ روشن | چہ بوئیست ایں کہ مجلس کردہ گلشن |
| نہ ماہِ آسماں اباشد ایں روئے | نہ فردوس بریں دارد چنیں بوئے |

گجرات کے ان دونوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت خلجان درپیش ہے۔ ممکن ہے کہ ناظرین کو غلط فہمی ہو جائے اس لیے اُس کا صاف کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہی اور یہ بظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہی لیکن واقع میں ایسا نہیں ہی۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہی وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہی جو سلطان علاءالدین کا بھائی ہی جیسا کہ فرشتہ سے صراحۃً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہی۔ اِس اُلغ خاں نے باختلافِ اقوال مورخین قلعۂ رنتھنبور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد ۷۰۱ھ یا ۷۰۲ھ میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہی کہ دوسرے حملہ میں جو ۷۱۰ھ میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہوسکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہی۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں والیِ گجرات لکھتا ہی۔ اور نیز آگے چلکر لکھتا ہی کہ سلطان علاءالدین نے اُلغ خاں کو گجرات سے بلایا اور قتل کرادیا۔ یہ خضر خاں کا ماموں اور خسر ہی۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہی الپ خاں لکھا ہی علیٰ ہذا القیاس ضیاء برنی بھی اُس کو اسی نام سے یاد کرتا ہی۔ پس کافی غور و فکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہی کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہی اور کاتبوں اور مصححوں کے تصرفات نے اُس کی صورت کو تبدیل کر کے الغ خاں بنادیا ہی جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہی کہ بعض نسخوں میں بجائے الغ خاں کے الف خاں پایا جاتا ہی (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات)

فرشتہ نے سلطان علاءالدین کے آخر عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور الغ خاں کا ذکر کیا ہی جس کا نام نظام الدین الغ خاں ہی جو جالور کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی الغ خاں

والیِ گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عہد علائی میں کبھی نام آور نہیں ہوا اس لیے ایسی عظیم الشان مہم میں اُس کا سپہ سالار ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

**خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ**

دولرانی حرم سرا میں داخل ہو کر خاص شاہی محل میں رہنے لگی ایک روز سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ جہاں کو اشارہ کیا جو تجویز ہوئی ہے اُس کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ حضور کا منشا مبارک ہے کہ تمھاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ماں کی شرم سے کچھ نہ کہہ سکا اور چُپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبّت اُس کے تمام رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن دس سال اور دولرانی کی عمر ۸ سال تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شباہت کی وجہ سے جو خضر خاں میں کچھ پائی جاتی تھی خضر خاں سے محبّت کرتی تھی لیکن خضر خاں واقف تھا کہ وہ کسی روز اُس کی دُلھن بننے والی ہے۔ دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ؎

| | |
|---|---|
| بہ بازی بود شاں عشقے کہ یک دم | نبودندے جدا در بازی از ہم |
| نبُد چوں عشق در بازی مجازی | شد آں بازی در آخر عشقبازی |
| چو طفلانے کہ باہم لعب سازند | ہم گہ طاق و گاہے جفت بازند |
| نہانی باختندے آں دو مشتاق | زطاقِ ابرواں ہم جفت و ہم طاق |
| بہر بازیگہے - چوں حُسن و سالال | دو دیدے خرد شیرے با غزالاں |

شدے ہر سو کہ آں خورشید پایہ | صنم رفتے بدنبالش چو سایہ
نبودے زو جدا درگاہ و بیگاہ | چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دو دیدی شمس و الاہم پس و پیش | ز تابِ مہر سوے سایۂ خویش
بیک جا خوردشاں بودے جدا خواب | نہ خوردندے دمے بے یکدگر آب

## خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ

اب دولرانی نے نویں برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سنِ بلوغ کو پہنچا۔ ایک روز سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کی فکر ہونی چاہیئے۔ آخر کار باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جاوے جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا۔ اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رائے زیادہ غالب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے ؎

پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را | ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
کہ چوں خالِ خضر خاں الپ خاں ست | کہ زیبِ چہرۂ دولت بداں ست
بدُرجِ عصمتش دُرّ لیست مستور | کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش با جہازاں ارجمندی | بعقدِ آں زمرّد عقد بندی

چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را | نوید خواستگاری داد مہ را
الپ خاں کاں بلندی یافت از بخت | پذیرفت آن مبارک مژدہ از بخت

قصرِ شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے ان کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں کی لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہ ہو کہ خدانخواستہ اُس کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپروائی کی جائے۔ خضر خاں کا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دولرانی کے ساتھ کر دیا ہے اُسی کے نام پر دالہ اور دیوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کی طرف اُس کو مطلق توجّہ نہیں ہے۔ اس لیے سب کے مشورہ سے یہ قرار پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیئے اور دونوں کے لیے جُدا جُدا مکان مقرر کر دیئے گئے ؎

صواب آں شد کہ دو لولوی ہمبرج | شود ہر یک چراغے در دگر برج
خوش آمد ایں سخن بانوے شہ را | دو منزل شد معین ہر دو مہ را
بجائے شہ شد و جائے دگر دوست | دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
ہمیں شد رسم دورانِ ستم ساز | کہ نتواند دو کس را دید دمساز
غرض ہر یک بخلوت گاہِ خود رفت | بپائے دیگراں نہ از پائے خود رفت

ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اُس کا نقشہ دکھلاتے ہیں ؎

پس از یک ہفتہ آں ماہِ دو ہفتہ | بخدمت آمدی از تاب رفتہ

خضر خاں کردے از دوش نگاہے | برآوردے ز دل ز دیدہ آہے
دَو لرانی ہم از دنبالۂ چشم | بدیدے و فگندے شعلہ در چشم
خضر خاں است کردے موزہ از پیش | چنیں کردے سلام دلبر خویش
سمنبر خدمت دیگر گرفتے | گل افگندے بخاک و بر گرفتے
جسدہا دور جانہا یک دگر یار | زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار
بپرسش ہر نظر زیں سو بیانے | بپاسخ ہر مژہ زاں سو زبانے
جگر بے صبر و تنہا در قناعت | مژہ در خشم و لبہا در شفاعت
بہر این در درون او جگر وش | بنا ز او از درون این جگر کش
درون یک دگر در رفتہ پنہاں | نہ قالب در میاں گنجیدہ نے جاں
دو آئینہ گر از رسم خیالے | رود در یکدگر نبود محالے
دو شمع ارچہ بوند از یکدگر دور | ولے پیوند یابد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ اور مفصل ملاقات کا نقشہ دکھایا ہی جس کی قرار داد طرفین سے بذریعہ رازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اوّل اس چاندنی رات کی روشنی اور نورانیت اور اُس کی خوش گوار ٹھنڈک کا بیان ہی۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد میں حارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آبِ حیات تک پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لیے حضرت امیر ایک ابر کا ٹکڑا پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہی اور خضر خاں

اپنی مسہری پر ایک تکیہ کو لٹا کر اور اُس کو اپنی چادر اُڑھا کر دولرانی کی ملاقات کے لیے روانہ ہوتا ہے - چاندنی رات اور اس کی خوشگوارخنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں

شبے دادہ جہاں از زیورِ روز | مہے چوں آفتابِ عالم افروز
فلک نورے کہ گرد آوردہ از مہر | ازاں گلگونہ کردہ ماہ را چہر
نمودہ آفتابِ آسماں قدر | جمالِ خویش در آئینۂ بدر
مہے خورشید دام از نورِ جاوید | دو چنداں باز دادہ وامِ خورشید
ستارہ زیرِ نورِ آسماں پوش | بسانِ نوعروساں پنیاں پوش
رُخِ ہفت اختر اندر ہفت پردہ | بحُسن آرائشِ ہر ہفت کردہ
فلک دل بستہ در بیدل نوازی | کواکب یکدگر در عشقبازی
بخوابِ خوش جہانے آرمیدہ | ازیں خوشتر جہاں خوابے ندیدہ

زمستان در ہوائے آں کہ مشتاق | نہ باشد یک نفس از جفتِ خود طاق
قصب پوشے کہ بریاری رسیدہ | برِ چوں شکر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے منزل | چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل
بزرگاں قاقم و سنجاب بر دوش | فرودستاں چو روبہ پوستیں پوش
چو گل زردار در خز کردہ در خز | برہنہ مفلساں چوں در خزاں رز

خضر خاں کی دعا کارسازِ حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہے اور غیب سے ایک

ابر اُٹھتا ہے جو دنیا کو تیرہ و تار کر دیتا ہے

ازانجا کآگہِ عاشق فتح در ہاست | نیازِ دردمنداں را اثر ہاست
برآمد تیرہ ابرے ناگہ از غیب | ہمہ گلہائے انجم کردہ در جیب
گرفت از پیشِ گردوں پردہ داری | نہاں شد ماہ در شبگوں عماری
چناں می جست برق از بامِ افلاک | کہ بودش بیم افتادن سوے خاک
چناں گیتی در ابر و باد شد گم | کہ چوں خس می پرید از باد مردم
قیامت بود گیتی جملہ تاریک | قرانِ آفتاب و ماہ نزدیک

خضر خاں دولرانی کے مکان میں پہنچتا ہے اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ کھڑے رہ جاتے ہیں

ستادہ ہر دو چوں دو سروِ نوخیز | بیکدیگر نظر ہا داشتہ تیز
دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار | بدیدن زیرِ منت ماندہ ہر چار
دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور | چو دو دیدہ بیکجا، زہم دور
دو سیارہ قراں کردہ بیک برج | زہم بے بہرہ چوں در بیک درج
دو طاؤس جو اں باہم رسیدہ | ولے طاؤس ہر دو پَر بریدہ
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند | ببوے یکدگر از دور خرسند
دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز | زسوزِ یکدگر افتادہ در سوز
دو بیدل رو برو آوردہ مشتاق | نظرہا جفت و دلہا جفت تن طاق

تباراج طبیعت حیرت و شرم | کجا بازار رعنائی شود گرم

قوی گشتہ ز غیرت عشق را حال | قوی دستان شہوت گشتہ پامال

کمانداران رغبت تیر در شست | نہ امکان زدن بر آہوے مست

ہوائے دل ہمیکرد از درون جوش | تحیر بانگ بر می زد کہ خاموش

جوان شیرے ز کار خویش خنداں | کہ صیدش پیش و او بر بستہ دنداں

تنش را با چنان زور دلیری | گسستہ عشق بازو ہاے شیری

بلے ناز غزالان قصب پوش | دہد شیر افگنان را خواب خرگوش

چو مرغے بست دل در سبزی شاخ | پریدن پیش ممکن نیست گستاخ

چو چشمے سرخ شد در لالہ رنگے | عجب نہ بود گر آید پا بسنگے

خضر خاں اور دولرانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہونے لگا ملکہ جہاں کو اس کی خبریں پہنچیں اور یہ واقعہ اس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو آپ نے حکم دیا کہ دولرانی تو قصر لعل بھیجدی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دولرانی کو سنگھاسن[1] میں بٹھا کر جو غالباً اس زمانہ کی کوئی سواری ہے مع سہیلیوں اور کنیزوں کے قصر لعل کی طرف روانہ کردیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ؎

صواب آں شد کزاں فردوس پرنور | بقصر لعل سازد جاے آں حور

نشاندند در سکھاسن آں پری را | چو گردوں در ترازو مشتری را

---

[1] بطور تخت رواں یک سواری بود ۱۲ حسرت

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند | زمرد را بُد برج لعل دارند
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال | روان شد زہرہ و پرویں بدنبال
رواں سیارۂ پراں تر از طیر | بسوے شمسِ والاشد سبک سیر
فگندآں گلستاں اخار خارے | کہ سروت اندسوے لالہ زارے

یعنی ملکۂ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سہیلیاں اُس کے پیچھے پیچھے تھیں فوراً ایک ہرکارہ جو پرندے سے زیادہ تیزرو تھا شمس الحق خضرخاں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اُس کو خبر دی۔ مہ پوشیدہ تمثال، ملکہ جہاں۔ زہرہ، دولرانی پرویں، سہیلیاں۔ سیارہ، قاصد۔ شمس والا، شمس الحق خضرخاں۔ باقی اشعار ظاہر ہیں۔ خضرخاں اس وقت اُستاد کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس خبر کو سنکر اُس کی جو حالت ہوئی اُس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ؎

شہ آں دم بود حاضر پیشِ اُستاد | کتابِ عاشقی را شرح میداد
سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ | خبر گوئے زلیخاش آمد از راہ
مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد | زحالِ بیت احزانش خبر کرد
چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش | نماند از جاں خبر از ہیچ چیزش
جمالِ یوسفی را سود بر خاک | زد از مہر زلیخا پیرہن چاک
چو گرگِ بے گنہ اُفتاد بیروں | ہمش پیراہن وہم چہرہ پرخوں
کتاب و سبق و خط بر جاے بگزاشت | قلم از دست و کفش از پاے بگزاشت

برہنہ پا و بسر از جا بروں جست | زمکتب بے سر و بے پا بروں جست
---|---
ہمی شد چوں الف زاں حرفِ معلوم | بجاناں قایم و از خویش معدوم

غرض کہ یہ وحشتناک خبر سنکر شہزادہ مکتب سے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھپال کو جا پکڑا دونوں ملکر خوب روے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہوکر ایک دوسرے سے رخصت ہوئے ؎

چو ہر دو یادگارِ مہربانی | رسانیدند یک دیگر نہانی
---|---
وداعِ یک دگر کردند گریاں | بطوفاں ہر دو غرق ہر دو بریاں
شتاباں گشت زانسو ماہ را مہد | وزیں سو باز گشت ایں مہدیِ عہد
پری چوں بر پرید و رفت خوں باد | سلیماں زادہ را دیو انگی زاد
توانے داشت آں فرزندِ جمشید | کہ باز آرد سلیماں وار خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود برجاے | بہ تعظیمِ سلیماں گشت ازاں راے

**جشنِ شادی** اوپر بیان ہوچکا ہی کہ اول خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین نے دولرانی کے ساتھ کردیا تھا اور اُس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوا جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہی۔ پہلے رشتہ کا فسخ ہوجانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سی ثابت نہیں ہوتا لیکن اِس میں شبہ نہیں کہ وہ مضمون جیسے التوا میں ضرور پڑگیا اور الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی ہونی قرار پائی۔ اس داستان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل اور دہوم دھام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے

کہ ہندوستان کی بہت سی رسمیں مسلمانوں کے اعلے طبقوں میں اُسی وقت جاری ہو چکیں تھیں۔ اس جشن شادی میں تمام شہر اور کوچہ و بازار کی آرایش کی گئی۔ جا بجا ڈیرے خیمے استادہ کیے گئے اور زریں پردے اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام در و دیوار پر عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں و نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پریوں کی حیرت انگیز اور دلفریب مورتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں ریشمین فرش بچھائے گئے ؎

| | |
|---|---|
| اشارت کرد تا در گردش دہر | بیارایند یکسر کشور و شہر |
| کمر بربست در کارش زمانہ | بچرخ آمد خزانہ در خزانہ |
| چناں در نغمۂ شادی شد آفاق | کہ در رقص آمد ایں نہ سقف شش طاق |
| بگرد اگرد قصر پادشاہی | برآمد قبہ از مہ تا بماہی |
| جہاں از قبہائے کارداراں | شدہ چوں روئے دریا روز باراں |
| مرصع پردہا چوں چرخ زانجم | شدہ انجم دراں در و گہر گم |
| بہر زر دوزیِ مہر زر انگیز | نظر با صد تعجب دوختہ تیز |
| ہر آں کلہ کہ بر کردند آں را | شد استر ابرہائے آسماں را |
| کشیدہ تا بگردوں سائباناں | فرو پوشیدہ عیب آسمانہا |
| مہ و خورشید ہمچوں تیہی و حور | بشادروانِ عصمت ماندہ مستور |
| بہر دیوار نقشے کردہ پرکار | فلک حیراں در و چوں نقشِ دیوار |

رسیدہ صورتِ قبہ بانجم　　درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم
فرس گوئی کہ درخواہد دویدن　　پری گوئی کہ برخواہد پریدن
بہر جانب کہ مردم بر زمیں رفت　　ہمہ بر فرشِ دیباہا چنیں رفت
زبس شارع کہ خفت اندر زرِ ناب　　زمیں را کس ندیدالا کہ در خواب

غرض کہ نوبت اور شادیانے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کا کھیل، نٹوں اور شعبدہ بازوں کے تماشے گیند کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح نگل جانا ناک کے راستے چاقو چڑھا لینا، بہروپیوں کے سانگ، ولایتی اور ہندوستانی راگ اور باجے ہندوستانی گانے والیوں کے ناچ اور راگ کی محفلیں، جابجا منجنیقوں کا نصب کیا جانا اور ان سے روپے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی ؎

شدہ در تیغ رانی تیغ راناں　　دو کردہ موئے چوں جواناں
دہل در بانگ رخشاں پیشِ او تیغ　　چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
بخنجرہائے چوں پرِ مگس صاف　　مگس پراں و نیمہ کردہ بی لاف
بر آوازِ دہل مردِ سلح کار　　معلق زن بنوبت نوبتی دار
ہر آں بازی کہ بودہ آسماں را　　بروں افگندہ دہر از پردہ آں را
سپہرِ بوالعجب از ہفت پردہ　　جہاں را دارِ بازی راست کردہ
بگردش دار بازآں بر سرِ دار　　شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار

رسن بازاں بہ بالائے رسنہا — چو دلہا گیسواں را در شکنہا

نہ باآں حبلِ پیچاں کردہ بازی — کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی

ز دستِ لوالعجب گوے آسماں گیر — بسانِ گردِ مُہرہ توسنِ پیر

فرو بُردہ مشعبد تیغ چوں آب — چو مستسقی کہ نوشد شربتِ ناب

بہ بینی نیز کز لک افرو خورد — چو آبے کز رہِ بینی خورد مرد

جہاں از خرد جیبے ہر گراں تن — چو پیل از روزن و اشتر ز سوزن

نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں رو — گہے خود را پری کردہ گہے دیو

ز دہر آموختہ گوئی دو رنگی — کہ گہ رومی نماید گاہ زنگی

پری رویانِ ہندی جادوے رنا — زلب کردہ درِ دیوانگی باز

لباسِ دیوگیری شاں تنک در ام — پری را سایہ بگرفتہ در اندام

گرفتہ چوں پیالہ تال در دست — نہ ازمی کز سرودِ خویشتن مست

سرودِ دلکش از لبہائے خوباں — شتاباں سوے گردوں پائے کوباں

برقص و حبت خوبانِ ہوا باز — نہادہ پائے بر بالائے آواز

پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا — معلق زن کبوتر ساں ببالا

بجستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے — بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے

عرق کز روے ہر طناز می ریخت — کرشمہ می چکید و ناز می ریخت

اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کے ساتھ ساتھ اہلِ علم اور پرہیزگاروں

کے لیے مخصوص خیمے نصب کیے گئے تھے جہاں قرآن و حدیث کے وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فراواں قبہا از اہلِ پرہیز — شدہ آواز قرآں آسماں خیز
بجا نہا لحنِ داؤدی نشاندہ — کتابِ مصطفےٰ بے لحن خواندہ
نیاشیہائے شیریں شکریں بار — فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار

**برات کا جلوس اور نکاح** تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے رہے اور جب ان کی تکمیل ہو چکی اور منجموں نے ساعتِ سعید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر خاں بسم اللہ کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اُمرا، اور صدور پیادہ پا ساتھ ہوئے ہاتھیوں پر زرّیں عماریاں کسی ہوئیں تھیں اور چاروں طرف برہنہ تلواروں اور خنجروں سے نظر بد کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا اور تمام اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق داہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۷۱۱ھ کو صدر جہاں نے منجموں کی اختیار کی ہوئی ساعت سعید میں ایک پُر معنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقدر مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چیزیں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اُسی ترتیب کے ساتھ واپس آیا؎

شه و شهزاده شمس الحق که جاوید / جهان آباد چون تابنده خورشید
برآمد بر کمیتِ تند پر جوش / چنان کز دود او شد چرخ بیهوش
چنان شد بانگِ بسم الله سوی ماه / که گفتند اختران الحمد لله
زحل چون هندو از ره خاک میرفت / فلک بر روے هلال الله مے گفت
دوان پیشِ براقش خسروان باد / چو گلهائے پیاده در رهِ باد
بخنده تیغها چون برق در میغ / بعطسه آفتاب از خندهٔ تیغ
عماریهائے زرّیں گوهر آمود / ملمّع چرخ را کرده زر اندود
بگردش تیغ و خنجر دسته دسته / رهِ چشم بد از پولاد بسته
زمین در زیرِ لوے خطرناک / تو گوئی ژاله باریده است بر خاک
بدین سان کایزدش یاریگر آمد / به ایوانِ الپ خانی در آمد
براتِ سدرهٔ و طوبیٰ نهالش / نشست اندر میانِ چارپالش
فلک حیران ز زیبائیش مانده / گهے سیاره گه ثابت فشانده
بدور حلقهائے آسمانی / فلک در خواندنِ سبع المثانی
بترتیب آن چنان کاقبال میخواست / نشستند اهلِ اقبال از چپ و راست
جهان صدر آن شریحِ آسمان قدر / جهانِ دُر معنی ریخته از صدر
بمقدارے که ملکے را بود نقد / بهم بست آفتاب و ماه را عقد
نثار افگن رسیدند اهلِ درگاه / ز خرمنهائے گوهر تنگ شد راه

ہر کس ہدیہ داد ندازخزائن | خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسمِ کارِ خیرِ پادشاہاں | ق | بسر شد برمرادِ نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آنسو سرافراز | بدولت گاہِ خود شد ہمرہِ ساز
نشستہ بود بیروں سوے خنداں | درون با درد و داغِ دردمنداں
برون زربفتِ شاہاں بستہ سازش | درون چون زیر بر آتش در گدازش
چو صدرِ بزرگاں مجمرِ عود | درون پرآتش و بیرون زر اندود

## رخصت اور اُس کے متعلق رسمیں

غرۂ ذیحجہ شبِ دوشنبہ ۱۱۰۰ھ حسب اختیار منجمین ایک پہر رات گزرنے کے بعد شاہزادہ محل میں داخل ہوا۔ زرنگار فرش پر ایک پرتکلف کرسی بچھائی گئی اور اُس پر شاہزادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی موتیوں کے نورانی ستارے برس رہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر دُور ہو گیا ؎

سر پر سر باوجِ ماہ بردہ | مہش خورشید را از راہ بردہ
نہادہ کرسئے بر گوہریں فرش | کہ بود آں ہمسر و ہم پایۂ عرش
برآں کرسی نشست از رسمِ شاہاں | چو بر چرخ آفتابِ صبحگاہاں
چناں در بارش آمد گوہر و دُر | کہ گردوں خواست تا دامن کند پُر
ز گوہر نازنیناں را تہِ پاے | شد اندر آبلہ پاہاے گہر ساے
گہرہاے کہ ہر یک را ز امید | بصد خونِ جگر پرورده خورشید

فتادہ ہر طرف بی قیمت و خوار | چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
ہمی بارید سیّاراتِ پر نور | کہ ابر از پیشِ مہ شد ناگہاں دور
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت | ستارہ ز آفتابِ خویش برداشت
پدید آمد مہے کاندر نظارہ | دلِ مہ پارہ شد زاں ماہ پارہ

جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شد اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک | عروسِ پاک تن در حجلۂ پاک
بلند آئینۂ مہرِ سمایش | بجلوہ بود درخوردِ نمایش
ولیک آں آئینہ چوں در حمل بود | بحالِ خضر خاں نعم البدل بود
ہمہ شاد از خضر خانِ غم اندیش | خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش
نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت | کہ تن آں جا و دل جائے دگر داشت
بروں گل بر عروسِ خویش میزد | درونش خارِ ہجراں نیش میزد
دو چشمش ماہ را نظارہ میکرد | مہِ دیگر دلش را پارہ میکرد
بلب نامِ عروس خانہ می گفت | بجاں پیشِ خیال افسانہ می گفت
پس از جلوہ چو بر شد بر سرِ تخت | قراں کردند باہم دولت و بخت
گہر ہائے دگر بیروں شد از دُرج | مہ و خورشید باہم ماند در بُرج

## خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ

ہندوستان کے مسلمانوں میں موجودہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ ناتے کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہی۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رائے لی جاتی ہی۔ بلکہ اکثر جگہ شرفا میں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا معیوب سمجھا جاتا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانانِ ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہی۔ خضرخاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم کی سبب سے اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کرسکا اور یہ ایسی بات ہی جو ملکہ جہاں اور قصرِ شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہونگی کہ شادی ہو جانے بعد دولرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہیگا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضرخاں کی عشق و شیفتگی میں جو اُس کو دولرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضرخاں کے لیے جب الماے فراق ناقابل برداشت ہوگئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپروائی بدستور جاری ہی تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی ریشہ دوانی شروع کی اور ایک محرمِ راز کو روبراہ کرکے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضرخاں کی حالتِ زار نہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ بھتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور یہی غفلت رہی تو سوا کفِ افسوس ملنے کے کوئی چارۂ کار نہوسکیگا ؎

کجا شاید کہ با ایں تختِ شاہی　　　بود فرزندت اندر سینہ کاہی

تہیدستی بود نے تاجداری | کہ ہر کامے نباشد کامگاری
مکش بہر برادر زادہ فرزند | کہ آں رسمے و ایں جانی ست پیوند
اگرچہ رنجِ خویشاں رنجِ خویش ست | ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش ست
در انگشتِ برادر گر خلد خار | نہ چوں انگشتِ خویشت باشد آزار
زدرد ار چشمِ خواہر ریش باشد | نہ ہمچوں دردِ چشمِ خویش باشد
مکن چنداں برادر زادہ را مہر | کہ یکسو تابی از فرزندِ خود چہر
ہنوزش ہست پا یاب رہی دست | بمالی دست چوں در قعر بنشست

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکۂ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہی اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیہوں و نازک استعاروں کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہی شعرائے عجم کے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا جواب مل سکے ۔

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ در جوش | چو دُرّ و لعل با لو کرد در گوش
دل از زیا قوتِ گوشش سفتہ تر گشت | دو چشمش ہمچو گوشش پر گہر گشت

آخر کار ملکۂ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دو لرانی کا چپ چاپ نکاح ہو گیا ۔

نہفتہ با درونی خاصۂ چند | نشست و عقدِ کابیں کرد پیوند

زدرجِ دیدہ گوہرہا بروریخت | نثار از گریۂ شادی فروریخت
بر اں شد تا بر آں مہمانِ شیریں | شکر ریزی کند از جانِ شیریں
ولی چوں شکرش بر جلوہ رہ داشت | نہ بہرِ شربت آں شکر نگہ داشت

خضر خاں جب اپنے اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اُس کی حالت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیقِ خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام منہیات سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے بیعت کر کے اُن کے معتقدوں اور مریدوں کے حلقہ میں داخل ہو گیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا ؎

ارادت بر دراں درگاہ شد خاص | گرفت الحمد اللہ ملکِ اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی | دگر روشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمت زد درِ پرہیزگاری | خدا کردش در آں پرہیزیاری
ربود از جسم ملک انگشتری را | نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کردہ بارش | سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جست | رواں دست از ہمہ آلودگی شست
مصلائے نماز افگند درپیش | سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش
بر آورد از پئے تحریمۂ راز | طلبگارِ عنایت را دو کف باز
بہ تکبیرے کہ از دنبالہ پیر | بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
بحمد آمد ز افلاسِ نہانی | زہفت اندامِ او سبع المثانی

قیامے کرد در طاعت الف وآ — کہ گشت از راستی سر حرفِ اسرآ
رکوعے کرد چوں لامِ محقق — کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود — کہ سرِّ رہ نمایش گشت موجود
زد اندر قعدۂ زانوے اُمید — کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیّاتِ رضا خواند — ز ملکش بس فرائض کاں قضا ماند
نمازے کرد بر سجّادۂ شوق — کہ کرّوبی دعرشی گم شد از ذوق
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے — گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
جو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد — مجازش بر پلِ تحقیق رہ داد

## خضر خاں کا زوال

جب خضر خاں کے جاہ و جلال اور دولت و اقبال کا آفتاب انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب زوال کا وقت آیا جس کی دردانگیز داستان یہ ہے کہ سلطان علاء الدین بیمار ہوا خضر خاں نے منّت مانی کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو پیادہ پا ہتنا پور کی زیارت کو جاؤنگا اور جب قدرے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ ہوا۔ ملک کافور نے جو حصولِ سلطنت کی فکر میں تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی شکایتیں کر کے سلطان کو خضر خاں اور اُس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔ الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن خضر خاں کو نسبتہً کم سزا دی گئی۔ چتر و دور باش رجو ولیعہدی کی علامتیں تھیں اُس سے واپس لی گئیں اور اُس کو امروہہ میں رہنے کا حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب دہلی میں نہ آئے۔ خضر خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے آگے بڑھا

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اُس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی
اور چتر و دورباش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امروہہ چلا گیا۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ خضر خاں سے باوجودیکہ وہ بزرگانِ دین اور اولیاء
اللہ کا معتقد تھا اور دل سے اُن کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفرِ زیارت سے پہلے
اور نیز سفر کے بعد اپنے پیر یعنی حضرت سلطان نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔
اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اُس کا قدم اتقا اور پرہیزگاری کی صراطِ مستقیم سے
بھی ہٹ گیا تھا ؎

غلط شد با چناں تعظیمِ پاکاں ق یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں
کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نہ رفت آں سو گہِ باز آمدن نیز کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر رویش قضا میخواست گردے نبردش در پناہِ نیک مردے
حمایت را کہن در امانِ درویش ز صد سدِّ سکندر قوتش بیش
بگوشِ اقبال میکردش منادی کہ حج بر در نشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پُر از بانگِ نئے و چنگ درو کے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیزگاری قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بدستش طرۂ سیمیں عذاراں چو سبحہ در کفِ پرہیزگاراں
ترنمہا کہ رفتہ تا بخورشید شدہ بیت السعادت برجِ ناہید

چو برعزم زیارتگاه می رفت — ہزاراں رہزنش ہمراہ می رفت
زنغمہا کہ ہوش از مغز می رفت — درخت و دشت و صحرا پای میکوفت

خضر خاں کی سیرت اور خصلت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخین عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہے اُس سے خضر خاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا ناز پروردہ شہزادہ ثابت ہوتا ہے جس کو سوائے عیش و عشرت راگ و رنگ اور لہو و لعب کے ملکی معاملات اور سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں رہا - ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا گورنمنٹ کے خلاف کسی سازش کا اتہام جو اُس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاء الدین کو باور کرادینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کی بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے کسیقدر مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابلِ قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاء الدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ "سلطان علاء الدینؒ ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا - چونکہ خضر خاں اور ملکہ جہاں ہمیشہ نئے جشنہائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معالجہ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپروائی کی طرف منسوب کرکے ان سے سخت ناراض ہو گیا - ہر روز ان سے ایسی نئی ادائیں ز

---

۵ حضرت امیر خسرو نے بخار اور ضیاء برنی نے استسقا لکھا ہے

ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضرخاں کو سوائے مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ ورنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملکہ جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ وختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نکرتی تھی۔ اور جو بات کہ کبھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اُس کی بیماری کا خیال تھا؛

یہ حالت دیکھکر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے اور الغ خاں[۱] کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہوگئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے بیوی بچوں کی لاپروائی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے (جس کے دماغ میں حصولِ سلطنت کا خبط جاگزین ہورہا تھا) فرصت کو غنیمت سمجھکر کہا کہ یہ لوگ الغ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہوگئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کررہے ہیں۔ (بدقسمتی سے) اسی اثناء میں ملکہ جہاں نے اُلغ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پاکر نہایت ہولناک باتیں سلطان کے گوش گذار کیں جن کو سنکر سلطان اُن لوگوں سے بدگمان ہوگیا اور ازراہِ احتیاط ودوراندیشی خضرخاں کو امروہہ کی طرف رخصت کردیا اور کہا کہ جب صحت ہوگی تم کو طلب کرلیا جاویگا۔

خضرخاں چونکہ نازپروردہ اور ناتجربہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سے ابتک

---

[۱] یہ الغ خاں المابیس بیگ الغ خاں نہیں ہے جو سلطان علاءالدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ الپ خاں معلوم ہوتا ہے جو ملکہ جہاں کا بھائی اور خضرخاں کا ماموں اور خسر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کرچکے ہیں)

واقف نہ تھا اِس لیے امروہہ پہنچکر سخت رنج والم میں مبتلا رہا جب اِس حالت سے کچھ افاقہ ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اُس نے سمجھا کہ میں بالکل بے قصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا ایسی حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ باتیں سوچکر فوراً بلا طلب دہلی میں اور سلطان کی حضور میں حاضر ہوگیا۔ سلطان اُس کے آنے سے خوش ہوا اور پدرانہ شفقت سے گلے لگایا۔ اور معذرت کی ؎

| | |
|---|---|
| بامروہہ در دل غمناک نشست | چو گل باسینۂ صد چاک نشست |
| در اندیشید زاں پس با دلِ خویش | کہ نتواں داشت بی مرہم دلِ ریش |
| گرفتم شہ چو دریا سہمناک ست | نہ آخر گوہر ادیم چہ باک ست |
| گناہِ خود نمی بینیم دریں ہیچ | کہ خشمِ شاہ گوشم ادہد پیچ |
| ور آرد گوشمالِ او بجو شم | شفیعے ہست مردا ریدِ گوشم |
| وگر زو نشنود عُذرِ گناہم | بمردا ریدِ دیدہ عُذرخواہم |
| بدیں اندیشہ یکدم شاد بنشست | پس آں گاہے چو گل برباد بنشست |
| بسرعت سوئے حضرت شد شتاباں | چو مہ در چرخ و باد اندر بیاباں |
| شبا روزی بہ تیزی کردہ قطع | رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع |

فرشتہ نے اتنی بات اور اضافہ کی ہے کہ "سلطان نے پدرانہ شفقت و مہربانی کے اظہار کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ محلسرا میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔ لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہوگیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

پابندی ترک کردی تو ملک نائب کو موقع مل گیا۔" اُس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں اور شادی خاں بعض امراء کے ساتھ سازش کرکے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں اس کی تائید میں بہت سے غلاموں اور خواجہ سراؤں کی شہادتیں دلوادیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کام میں لاکر سلطان سے حکم حاصل کرلیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کردئے جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی محلسرا سے نکال کر پرانی دہلی میں محبوس کیا گیا۔

سُلطان علاء الدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کرکے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور خضر خاں کی بیقراری دیکھکر کہتا ہے ؎

خضر خاں چوں برون ادایں دم درد — بلرزید خاصان ازاں دم سرد
بسے بگریست شہ چوں برنور دز — پس از دل بر زد ایں برقِ جگر سوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگار ست — ترا از دو زخم گوئی شرار ست
چہ پنداری مرا جانیست در تن — بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشمِ من نور — کہ چوں تو مردم از چشم شود دور
ولے چوں از فزنیش دارم ایں ننگ — کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے — نہ جنبد حکمِ سنگینِ من از جائے
وگر چوں یخ گداز د جانِ سنگیں — خطِ سنگ ست اگر نقشِ یخ ست ایں
ز خلقت چوں مرا زیں گونہ حال ست — بدل در خلقتِ مردم محال ست
چو آگاہی ز خوئے بد ستیزم — ببر بار بسلامت ز ابِ خیزم

ہم اکنوں بازت آرد بخت دوالا | برافسر سازدت لولوے لالا

خضر خاں کی روانگی کے وقت سلطان کی اندرونی حالت اور شفقتِ پدری اور نخوتِ شاہی میں جو باہمی آویزش اور کشمکش ہو رہی ہے اُس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت خوبی کے ساتھ کھینچتے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعری میں نہایت ہی مشکل کام ہے

چو آئینِ وثیقت محکمی یافت | دو دل با عالم غم ہمدمی یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں | بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں
چراغِ ملک را بردن شباگاہ | بحصنِ گوالیر از منظرِ شاہ
تعالیٰ اللہ ندانم کاں چہ دل بود | کہ نزدش گوہرے زانگونہ گِل بود
چکیدہ قطرۂ دریا دلش از روے | فگند از روے خود چوں قطرہ خوے
سکونت را عجب برپای میداشت | کہ جاں میرفت و دل بر جاے میداشت
جگر می کند ہجر آتش بصد زور | کہ در کندن نبود ش فرۂ شور
جگر گوشہ ز دیدہ می شدش دور | بدیدہ خونِ دل میداشت مستور
ہمی رفت و ہمی شد طاقتش گم | ز چشمش دیدۂ وا ز دیدہ مردم
درونش پارہ پارہ می شد از درد | بروں آں درد پاں پاں می خورد
جدائی ہر دو را چوں کرد تقسیم | تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم
رواں شد نیم جاں با جانِ پر غم | شہنشہ ماند نیمے جانِ درہم

سرِ سوزن نہ سر رشتہ پدیدار — کہ تاواں دوخت آں دو نیمہ یکبار
چو آں دیدہ زچشمش بر کراں شد — زگریہ مردمِ چشمش رواں شد

مورخین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں و شادی خاں کے قید ہونے سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کر کے فتنۂ عظیم برپا کر دیا۔ سلطان نے ملک نائب کے مشورہ سے سیّد کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت بُری طرح قتل کیا گیا۔ حاکم جیتپور[1] نے بھی بغاوت کی اور وکلائے شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکیں باندھکر فصیل قلعہ سے نیچے پھکوا دیا۔ ہرپال دیو بھی جو رام دیو سابق والیِ دکن کا داماد تھا باغی ہو گیا اور اکثر شاہی تھانوں کو اُٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاتوں کی خبروں کو سنکر اپنے بسترِ مرگ پر پیچ و تاب کھاتا اور دانت پیستا تھا اُس کی حالت روز بروز زردی ہوتی جاتی تھی۔ اور کسی طبیب کی دوا کارگر نہوتی تھی۔ آخر اِسی حالت میں بتاریخ ۶ شوال ۷۱۵ھ ہجری وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعۂ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

کہ چوں شد رائے الحکم لایزالی — شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی
درونش را دراں غمہائے جانی — تواں رفتہ فزوں شد ناتوانی
دلش خوں می شدو بیروں نمی داد — جگر را غوطہ جز در خوں نمی داد

---

[1] یہ غالباً کوئی دوسرا جیتپور ہے جو جنوبی ہند میں ہے۔ راجپوتانہ والا جیتپور معلوم نہیں ہوتا

فرو می ریخت خونِ تاب خوردہ | چو دیوار گلِ خام آب خوردہ
یکے رنجش گرفتہ در جگر گاہ | دگر قطعِ جگر گوشہ جگر کاہ
وزیں ہر دو بتر خوے جفا ساز | کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز
ستیزے سخت کایں رسم جمال ست | کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محال است
جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد | چو در سینہ است دشمن چوں تواں کرد
سہ دشمن در دروں گشتہ بلا سنج | غمِ فرزند و خوے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگر جاے | بریں ہر سہ اجل شد کار فرماے
ز شوّال آمدہ ہفتم بپاپے | سنہ ہفصد سہ پنج بر سرِ وے
کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق | بروں ز ہفت گنبد بر دشش طاق
برو کرد آں چناں شیرِ فلک زور | کہ شد زانگونہ شیرے طعمۂ گور
نگر تا چند زینساں شیرِ پر بیم | شکارِ گور شد زیں آہوے سیم
عجب ناوک زنے کو گاہِ نخچیر | شگافد مور و اژدرہا بیک تیر
چو بو یحییٰ برآرد لطمۂ خویش | چہ سلطان زیرِ آں لطمہ چہ درویش

سلطان علاءالدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیا اور اُس کی دلچسپیوں کو بہ نظرِ اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں اور حقیقت یہ ہی کہ یہ منظر نہایت ہی دہشت خیز اور عبرت انگیز لکھا ہی ؎

دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند | بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند

که لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ | که لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کہ تا امروز آوردیش | چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست | کہ زیر خاک لعبت بیش ازین ست
گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ | زمیں را کردہ باید باژگونہ
چرا بر تخت عاج آں کس نہد تاج | کہ زیر تختہ گل خواہست شد عاج
خرد بیند چو گرد استخواں سنج | کہ شاہ راستیں شد شاہ شطرنج
مبیں کامروز ماند شش استخواں چیز | کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم | چہ چندیں بہر خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کز خاک زاید باز خاک ست | خوش آں کس کز غم بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر | کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ بحوالہ تاریخ صدر جہاں گجراتی لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے دوسرے دن ملک نائب نے تمام امرا و ارکان دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اُس کے شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اس وقت صرف سات سال کی تھی۔ ملک نائب اُس کو برائے نام تخت پر بٹھلا کر کاروبار سلطنت بحیثیت نیابت کی خود انجام

---

[۱] اس مضمون کو حضرت امیر خسرو نے غرۃ الکمال کے دوسرے قصیدہ میں اور بھی مؤثر اور ہیبت ناک پیرایہ میں لکھا ہے

زروئے خفتگانِ خود زمیں گر پردہ بردارد | درآں دیباچہ عبرت بمانی تا ابد حیراں
نہفتہ خاک دانے بینی اندر کلاہ کسرئے | شکستہ استخوانے بینی اندر کاسہ خاقاں

دینے لگا اور تمام امرا، علائی کو اپنا ہوا خواہ تصوّر کر کے تخت نشینی کے پہلے ہی دن ملک سنبل کو باربکی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تاکہ خضر خاں و رشادی خاں کی آنکھوں کو بے نور کر دے۔ اِس کافرِ نعمت اور کور دل نے وہاں پہنچکر دونوں بھائیوں کی آنکھیں نکلوا دیں۔

حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ سلطان کی نعش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نائب نے ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ اور جب خضر خاں کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو اُس نے کسی قسم کی گھبراہٹ و بیقراری کا اظہار نہیں کیا اور احکامِ قضا و قدر کو رضا و تسلیم کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا ؎

ہنوز آں ماہ را نابردہ در مہد | کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد
سبک نامہرباں نے راروان کرد | کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
شتابد میل میل آں سو بہ تعجیل | کہ نورِ دیدۂ شہ را کشد میل
شتاباں رفت سنبل تند چوں باد | غبار آلودہ سوے سروِ آزاد
خضر خاں را خبر شد کامد آں خار | کزاں با دامِ چشمش یابد آزار
بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں | نرفت از جاے چوں ناہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ | برآمد بر فرازِ قلعہ ناگاہ
برآں جانِ گرامی باتنے چند | رسید آہختہ برگل سوسنے چند[1]
چو آں دیدہ برآں خصماں نظر کرد | ہماں چشمے کہ خواہد رفت ترکرد

[1] گل سے خضر خاں اور سوسنے چند سے مراد تلواریں

بگریہ گفت یاناشنی وخفت | کزنیساں فتنۂ خفتہ برآشفت
چہ حال ست این وایں جوشش از چیست | براین نادانی ایں بخشایش از کیست
ورامیدِ خلاص آں خود نباشد | کہ دشمن لایقِ مسند نباشد
وگر بردیدہ و جان ست فرماں | منم فرماں پذیر از دیدہ و جاں

سنبل خضرخاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہی ؎

جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت | چہ باشد سنبلے با صدمۂ سخت
بحکمے کاں بسختی تند بادیست | گیاہے را نہ جائے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بندہ داغی | نہ آں سنبل کہ شد آبی و باغی[ۤۤ۱]
بشارت می دہم بارے نخستت | کہ حکمے نیست برجانِ درستت
ولیکن در چنیں فرخ جمالی | ہمی خواہد فلک عین الکمالی
مرنج از من کہ از من نیست ایں زور | کہ چوں خود خواہد اختر حملہ را کور
چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور | بچشمش چوں بچشمِ مردہ کافور
ہمی خواہد ز رائے سست تمییز | کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز

اس مکالمہ کے بعد خضرخاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کردیتا ہی اور بیرحم سپاہی اُس کو پچھاڑ کر آنکھیں نکالتے ہیں ؎

چو خاں دانست کامد تیرِ تقدیر | شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر

---

[۱] آبی و باغی کے دو معنی ہیں:- اول تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش پانے والا اور باغ میں اُگنے والا

برغبت داشت نرگس پیش سنبل　　کہ خواہی خارم افگن خواہیم گل
چو دید آں حال سنبل چار و ناچار　　عنیفان از ہر سو گرد بر کار
کہ بفگندند سرو راستیں را　　بیازردند چشم نازنیں را
کسے کز بہرِ زخمِ چشم دنبل　　رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل
چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش　　چگونہ تابِ میل آرد بہ بیندیش
چو پُر خوں شد خماری نرگس وے　　خماری گوئیا قے مے کند مے
خمارے داشت چشمش والے صد وائے　　کہ شد چشم و خمارش ماند بر جائے
بدیدہ ہر کس اندر درد می کرد　　وے از دیدہ می افشاند زہے درد
اگر بود از فلک نیکو نہ بیداد　　فلک کور است یارب کور تر باد
ستارہ بر شہابی یافت چوں میل　　کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل
جہانے خستہ شد کز بس خرابی　　شد آں بادامِ عُنّابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را　　بچشمِ خویشتن خواند آں رقم را
دگر بربی سوادش کز قدر بود　　اِذَا جَآءَ الْقَضَآءُ عَمِیَ الْبَصَرُ بود

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اُس کو بھی کسی ترکیب سے قتل کرا کر سلطنت کا بالکل مالک و مختار ہو جائے لیکن قضا و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔ ملک نائب نے جو ترکیب اُس کے قتل کے لیے کی تھی وہ اُلٹ گئی اور جو لوگ اُس کے قتل پر متعین

ہوئے تھے اُنھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور قصر ہزار ستون کے دروازے بند کر دیئے گئے ملک نائب کے خیمے میں گھسکر اسکو اور اُس کے تمام خواص اور مشیروں کو قتل کر ڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اُس کی مکافات پوری پوری اُس کو مل گئی ہ

فلک زانجا کہ در پاداشِ سرہاست | دعائے دردمنداں را اثرہاست
زمانہ ساخت تیغے زاہِ مظلوم | سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
چو گفتم سر بکشایم ایں نطع | کہ خونریزِ سرش چوں بود بالقطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی | کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش بس داراہسم بود | کش از ہر خار رخارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغ ستقاطع | رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نہانی دادش افیونے زمانہ | کز و ہوش و خرد شد برکرانہ
بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلاب | کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قرصے کاندریں بالا و شیب اند | چو نانِ کیسہ بر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید | بخور گرت از سرو گردن نباید
چو ابرِ دیدہ منعم جفا کرد | سپہر از دیدہ جانش سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیرخواہ نے ملک نائب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعہ سے خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

کیا مگر کچھ خوش نہوا ؎

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ | بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
نہ چنداں شادماں گشت اندراں کار | کہ ہر کس را بنوبت دید تیمار
کسے کز خرج نوبت رنج دارد | بر نجد گرچہ نوبت پنج دارد

---

خضر خاں چوں زغیب انصافِ خود یافت | کرم را جائے شکرِ بے عدد یافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید | ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
براں بدخواہِ بے تمیز بگریست | برو بگریست و برخود نیز بگریست

## قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل

ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اُس نے اُمرا دولت کی ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد دوشنبہ ۲ محرم ۷۱۶ھ کو تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اُس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو اندھا کر کے قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ نے اپنے جلوس کی دوسرے[۵] سال دکن پر فوجکشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقام جھائن پہنچا تو شادی کتہ سرسلاحدار

---

۵ جلوس کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۷۱۷ھ اور مورخین کے بیان کے موافق ۷۱۸ھ ہوتا ہے

کوگوالیار روانہ کیا تاکہ خضر خاں شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو قتل کردے اور اُن کے اہل و عیال کو دہلی لے آوے چنانچہ اُس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے خضر خاں کی منکوحہ دیولدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ مورخین نے اس قتل کے اسباب سے مطلق بحث نہیں کی۔ اور نہ اُس کی نسبت حضرت امیر خسروؒ نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو نابینا ہو چکے تھے بظاہر کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔ ضیاء برنی اور دیگر مورخوں نے دکن کی فوجکشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس آرہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بھتیجے ملک اسد الدین نے اُس کے قتل کی ایک زبردست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اُس کے ساتھ اس میں شریک تھی۔ لیکن اُنھیں میں سے ایک شخص نے وقتِ معین سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے بیان کر دیا۔ چنانچہ ملک اسد الدین گرفتار ہو کر بعد ثبوتِ جرم قتل کیا گیا اور اُس کے تمام شرکا جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کر دیئے گئے۔

نہایت قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے بغاوت کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر خضر خاں وغیرہ کو قتل کرا دیا ہو۔ اس لئے کہ اگرچہ یہ لوگ بحالت موجودہ سلطنت کے قابل نہیں رہے نہ اُس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلۂ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان عزیزوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم مترشح ہوتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں لہ

کہ چوں سلطان مبارک شاہِ بے مہر — زتلخی گشت بر خویشاں ترش چہر

صلاحِ ملک در خوں ریزِ شاں دید — سزاواری بہ تیغِ تیزِ شاں دید

بر آں شد تا کند از کین سگالی — زانبازانِ ملک اقلیم خالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر فوراً گوالیار جانے اور شاہزادوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہے لہ

بہ تندی سرِ سلاحی را طلب کرد — کہ باید صد گرہ امروز شب کرد

رو اندر گوالیر این دم نہ بس دیر — سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر

کہ من ایمن شوم ز انبازیِ ملک — کہ ہست این فتنہ کمتر بازیِ ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ وہی تھی جو مذکورہ بالا اشعار سے مفہوم ہوتی ہے۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لیے خضر خاں کو ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید سے رہائی اور کسی صوبہ کی حکومت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدارج کے بعد اس امر کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کنیز ہے اور سلطنت کی ملک ہے ہمارے پاس بھیج دو لہ

نہاں سوے خضر خاں کس فرستاد — نمود اری بعذر راز دل بروں داد

---

لہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم دہلی میں دیا جا رہا ہے مگر مورخین نے بمقام جھائن لکھا ہے۔ جھائن اور گوالیار کا فاصلہ مجھے معلوم نہیں

که اے شمعِ ز مجلس دور مانده — تنت بیتاب و رخ بے نور مانده
تو میدانی که از من نیست این کار — ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار
گرت بندی ست از گیتی خداوند — چو وقت آید همت بکشاید این بند
نمی شاید درین اندیشه تعجیل — هنجار از وحل بیرون رود پیل
کنون ما هم دران هنجار کاریم — هنجاری ازین بندت برآریم
چو در خوردی که باشی مسند آرائے — بر اقلیمے کنیمت کار فرمائے
ولے مہرِ کسے کاندر دلت رست — نه درخوردِ علو همتِ تست
دولرانی که در پشیت کنیزی ست — کنیز ارمه بود هم سهل چیزی ست
شنیدم کان خیالی گشت ارجمندت — که شد پابوس او سروِ بلندت
نه بس زیبا بود کز چشمِ کوتاه — پرستارِ پرستارے شود شاه
کدو در صحنِ بستان کیست بارے — که جوید سربلندی با چنارے
تمنائے دلِ ما می کند خواست — کزان زانو نشین پا بدیت خاست
چو زینجا رفت باز اینجا فرستش — بپائیں گاهِ تختِ ما فرستش
چو سودائے دلت گم گشت چیزے — دهیمت باز تا باشد کنیزے

اِس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

نخستہ از دیده لب اجوش خونِ داد — پس آلوده بخوں پاسخ برون داد

که شه را ملک را نی چوں وفا کرد | دو لرانی بمن باید رها کرد
وریں دولت ہم از من دور خواہی | مرا بے دولت و بے نور خواہی
چو با من ہمسر ست ایں یار جانی | سر من دور کن زاں پس تو دانی

اس سخت جواب کو سنکر سلطان آگ بگولا ہو جاتا ہے اور ملک شادی کو طلب کرکے فوراً گوالیار جانے اور ان مظلوم اندھوں کے قتل کا حکم دیتا ہے۔

ملک شادی نے ایک رات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچکر محافظان قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے۔ مستورات میں ایک شور قیامت برپا ہو گیا۔ ناز پروردہ شہزادے مشکیں بندھے ہوئے قاتلوں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ کرتا ہے لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرات نہیں ہوتی ؎

چو بستند آں دو دولتمند را سخت | زمانہ بست دست دولت و بخت
فتادند آں شگرفان در زبونے | درآمد سو بسو شمشیر خونے
چو جنبت آواز بے رحمی ز خنجر | درآمد خونئے بے رحمت از در
جہانے مایۂ غم شادیش نام | مخالف چوں خط مہر و غم و دام
جبینے تند چوں سکین جلاد | نگاہے تیز چوں متین فولاد
اشارت کرد ہر سو راندن تیغ | نہ شد برق کسے در جنبش از میغ

عفا اللہ بر جہاں رو ہائے چوں ماہ　　کسے چوں بر کشد شمشیرِ کیں خواہ

کرا در دل نیاید سوزِ جانی　　ز افسوسِ چناں عمرِ جوانی

فلک را باد یارب سینہ صد چاک　　کز ینساں ارجمنداں را کند خاک

بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی　　کہ خواہد تیغِ خود را سرخروئی

چو گل بندد بسر جلادِ خونریز　　ز اندامے چو گل نبود بپرہیز

آخر کار ایک نیچ قوم کا ہندو جرأت کر کے آگے بڑھتا ہے اور اپنے افسر سے جوہر دار تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہے ؎

غرض کس را پریشاں چوں نشد رائے　　کہ گردد تیغِ خوں را کار فرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادے　　فروتر نسبتے ہندو نژادے

ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جست　　کشید و کرد دامانِ قبا چست

بر آمد گردِ آں سروِ گرامی　　کہ از سرسبزیِ خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ　　چو تسبیحِ درخت از سبزیِ شاخ

سیاست را افلاک زاری ہمی کرد　　شہادت را املاک یاری ہمی کرد

درِ فردوس رضواں باز کردہ　　ہمہ حوراں درود آغاز کردہ

ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ　　شہادت گوی شد ہم مہر و ہم ماہ

چو بر زد خنجرے شہ جہد برداشت　ق　درآں منظر فغاں چوں رعد برداشت

سپر می کرد خورشید از تنِ خویش　　ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید | نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد | سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

خضر خاں کی روح جسم سے نکل کر دولرانی کے گرد اگرد چکر لگاتی ہی اور اپنی الوداعی اسپیچ کرتی ہی

چو خونِ خضر خاں در خاک در شد | زخونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود می گشت جانش | ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم | کہ در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من بہرت زجاں کردم جدائی | مبُرّی زآشنایاں آشنائی
بہر جائے کہ خوں انداین تنِ پاک | گیاہِ مہر خواہد رستن از خاک
زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوے | ازاں گو گردِ سُرخ ایں کیمیا جوے

---

ور آگہ نیست آں ماہِ قصب پوش | ق | کہ خونم بر زمیں چوں می کند جوش
بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز | شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیار آئید بزمِ بہمن دے کے لالہ | کہ من از خونِ خود خوش می خورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج | کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گل آمیخت | کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت

گزشتیم از جہان و خاست ہوئے　　نماند از ما بجا جز آرزوئے

نوردستیم شد ہیچ در ہیچ　　ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ

غرض کہ خضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھی تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جو حالت ہوئی اُس کو حضرت امیرؒ اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شہابی کز سر یرش بود گردی　　چشیدا و نیز ازاں جوے آب خوردی

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز　　بر آمد شور مستوراں دراں سوز

کسے کا وازِ شاں دیوار نشنید　　زبانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید

زپردہ مہوشاں بیروں فتادند　　چو خورشید از شفق در خوں فتادند

بچشم آب و بروخوں ہمگناں را　　عجب خونابہ رو دادِ شاں را

زچہرہ ہر بتے پر کالہ می کند　　زروے لالہ برگِ لالہ می کند

کناں ہر موے کہ بر دلہاے نومید　　شب غم را دہد پیوندِ جاوید

زموئے کندہ و خونِ روانہ　　زخون و مشک پر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدۂ ما در شدہ تار　　کہ از چشمش دو مردم رفتہ یک بار

هوس بهرِ هلاکِ خویش مے برد     همی مُرد از پئے مرگ و نمی مرد

فتادہ لُعبتاں چوں خاک بر در     بجائے گل فگندہ خاک بر سر

فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد     ببالا بردنِ جاں صبر میکرد

همی کرد ایں ندا ہاتف ز بالا     سَلَامٌ جَاءَ مِنْ رَبِّي تَعَالٰی

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اُس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوے

دولرانی دراں خونابہ سر گم     ق     چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم

ز تابِ مہر در صفرای وتا پاک     چو تابِ مہر می اُفتاد بر خاک

ز زخمِ ماہِ نو در ہر کنارہ     بصد پارہ رُخے چوں ماہ پارہ

نہ زاں رخسارہ می شد پارۂ دو     کہ از مہ دور می شد پارۂ نور

صباحت ہم برآں رخسارِ گلگوں     همی کرد از جراحت گریۂ خوں

ز چشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمیرفت     بہر سو سیلہائے خوں ہمیرفت

ز کوبش بر رُخِ پُر خون و رنگیں     حنا می بست بر دستِ نگاریں

بساعد موہائے پیچ کردہ     چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ

بیادِ ہیچۂ موئے کہ خاں داد     بہ ہیچا پیچِ مو میخواست جاں داد

دراں موہا کہ ہیچ بے گراں بود    دلِ خاں حُبّت و جانش ہمدراں بود

جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جنازہ اُٹھایا گیا اور قلعۂ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بجیمند رہے اُن کی لاشیں بصد حسرت و یاس دفن کی گئیں ؎

چو شد ہنگامِ آں کاں کشتہ چند    ق    بزندانِ ابد مانند دربند
شہیداں را ز مشہد گاہِ خونریز    رواں کردند سوے خوابگہ تیز
بجیمند رکہ برجے زاں حصارست    شہاں راکاندراں جاے قرارست
دراں بردندشاں ریزاں ز چشم آب    کہ خسپند اندراں شاہانِ خوش خواب
بتنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ    نہاں کردندشاں چوں لعل در سنگ
بچشم ہر یکے خوابِ عدم بود    ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
نکرکاں خوں کہ خوابش رفت ز امید    کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

یہاں پہنچکر حضرت امیر خسروؒ قصہ کے واقعات کو اس اندوہ ناک حادثہ پر ختم کر دیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے ہیں۔ میں بھی اپنی ناچیز گزارش کو جو بہت کچھ تصدیع کا باعث ہوئی ہوگی اس

مقام پر ختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ایک اہلِ دل پاک باطن روشن ضمیر صوفی صافی تھے۔ اُنھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیشین گوئی کی تھی تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم وبیش دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھراتا ہے۔ قاتلوں نے سلطان کا کام تمام کر کے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور بعض بیگمات ذبح کر دی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو بخشدی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان ناممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس خاندان کا نام صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح محو کر دیا اور اہلِ عالم کے لئے ایک نمونۂ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ مُغَیِّرِ الدُّوَلِ وَمُبَیِّدِ الْاُمَمِ وَالْمِلَلِ الَّذِیْ هُوَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهِ الْحَکِیْمِ "وَکَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا فَتِلْکَ مَسَاکِنُهُمْ لَمْ تُسْکَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا وَکُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِیْنَ"

**مثنوی کی خصوصیات** | فارسی شعرا نے مخلص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے مثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں گریز لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے جنرلوں نے گجرات، رنتھنبور، چتوڑ، مانڈو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل کیں اُن کو یوں بیان کر کے لکھتے ہیں ؎

تعالیٰ اللہ کرا باشد چنیں بخت | کہ گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدہلی او کند زابرو اشارت | فتد در معبر و بحرین غارت
عزیمت نے و در ملکِ سُلیماں | ہمہ دیوانِ ہندش زیرِ فرماں
سکندر خود سفر کردی در اطراف | بحرفِ تیغ زاں زد قاف تا قاف
نہ بستہ او بجنبش ترکشِ خویش | شدہ تیرش درونِ عرصۂ کیش
چناں بودند دیگر خسرواں ہم | کہ بے جنبش نشد ملکے مسلّم
چناں خورشید کو ہست آسماں گیر | سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را | کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کر سکتا ہے سوائے اُس کے فرزند ارجمند شمس الحق خضر خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت و اقبال رو بترقی ہے

مگر باوجود اپنی اس اقبال مندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور ہے۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بستر خواب پر نیند آتی ہے ؎

بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا | مگر ہم زادۂ او شمس والا
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر | چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغ فتح اندر نہفتہ است | ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نصرت در نیام ست | ہنوزش نافۂ اُمید خام ست
ہنوز اندر طلوع ست آفتابش | ہنوز اندر بر افزونی ست آبش
ہنوز اقبالش اندر کار سازیست | ہنوزش نخلِ تر در سر فرازیست
ہنوزش می رسد برگل صباہا | ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج | تتق بالا کشد خورشید از برج
جمالِ کارِ آں بختِ جہانگیر | بروں آید ز نشادُروانِ تقدیر
شود روشن کہ ایں مہ بر زمیں نیست | حدِ ایں آفتابِ ملک و دیں چیست
بدورِ مہ شود بدر سے ہلالش | کہ ایمن باشد از نقصاں کمالش
غلط کردم کہ گردد آفتابے | کہ کم بیند زوال و انقلابے
ولے با ایں وجودِ مقبلِ خویش | گرفتارست در دستِ دلِ خویش
نہ روزش خشک گردد زیرِ چشم آب | نہ شب پہلو زند بر بسترِ خواب
ہمہ شب با خیالِ غمزہ در گفت | مغیلاں زیرِ پہلو چوں تواں خفت

اس مثنوی میں حضرت امیر خسرو نے یہ التزام کیا ہے کہ ہر ایک داستان کے آخر میں دو غزلیں لکھتے ہیں۔ اوّل "غزل از زبان عاشق" اور دوم "پاسخ از لب معشوق" ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے انھیں جذبات اور خیالات کو ادا کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت سے ان کے دل میں ہونے چاہئیں۔ یہ غزلیں اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو غزل نہیں کہا جاسکتا لیکن اُن میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی ہے جو حضرت امیر خسرو کے تغزل کا عام انداز ہے۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنوں کے اعتبار سے غزل کہا جاسکتا ہے شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ طریقہ قدما میں عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو سرود کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ فخر الدین اسعد فخری جُرجانی نے اپنی مشہور مثنوی ویس و رامین میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے سرود لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے شیریں خسرو میں یہ تمام سرود ایک ہی مقام پر جمع کر دئے ہیں۔ مولٰنا عصّار شیرازی نے اپنی مثنوی مہر و مشتری میں جو بہت کمیاب ہے کسی مقام پر سرود نہیں لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہے جو مثنوی کی بحر میں ہے اور لغوی و اصطلاحی ہر اعتبار سے غزل ہے۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ حسب حال ہے اس لئے ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں ؎

مجو عصّار مہر از طبعِ مردم | کہ گل ہرگز بشورستاں نخیزد

وفا از صورتِ بے معنیِ خلق | چو از صورت ملائک میگریزد
بعزبالِ فلک بر فرقِ اینہا | قضا جز گردِ غداری نہ بیزد
بہر آں را کہ نیکی بیش خواہی | بکینت ہر زماں بدتر ستیزد
چو اشک آں را کہ سازی جاے در چشم | اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجوے کرمانی نے ہمائے وہمایوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہی جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ مثنوی ہی۔ خود امیر خسروؔ نے قران السعدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں ہیں ان کی بحریں بھی جُدا جُدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہی کہ مثنوی کے ساتھ غزل یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہی بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہی۔ حضرت امیر خسروؔ نے اُس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہی کہ ان کو غزل کے لفظ سے تعبیر کیا ہی اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہی۔

ایک داستانِ فراق کے خاتمہ میں عاشق و معشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہی جہاں خضر خاں اور دولرانی جُدا کر دئے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیجدیا ہی ؎

## غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوے | غنیمت داشت باید از ہمہ روے

که گردون گرچه چشم آمد سراپاے | دو مردم دید نتواند بیک جاے

ز شمشیرے که بر بالا کشیده است | بسا پیوندها کز هم بُریده است

کجا دو غنچه با هم کرد روئے | که هر یک را خزاں نفگند سوئے

چه بینی رسته دو گل بر یکے شاخ | که هر یک جانبے زنگیش کند کاخ

بیک رشته شود صد دُر فراهم | ولے در رشته کے مانند باهم

نمیدانم که دَورانِ دغا باز | چرا پیوندِ دو بُرد ز هم باز

دراں بُرجی که آں مه شد حصاری | سپردم دودِ دل را پرده داری

ز دم موجے ز چشم خوں چکیده | که قصرش لعل گشت از خونِ دیده

بگو اے باد کت آتش بنعل ست | رهت گه گه برآں گلهائے لعل ست

بقصرِ لعل آں دلخواه چون ست | شفق چون ست و در وے ماه چون ست

کجائی اے چراغِ دیدهٔ من ق | رُخِ خوبِ تو باغِ دیدهٔ من

بهارِ عیشِ من گر شد خزانی | ترا هر روز بادا نو جوانی

## پاسخ از لبِ معشوق

بیا اے نوشدار وے دلِ من | ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من

هر آنچه از مهرِ تو آمد برویم | نیارد تاب اگر بر کوه گویم

من و شبهائے همچوں کوه در پیش | فراقے با هزار اندوه در پیش

پسِ دیوارِ غم غمخوار مانده | تنے چوں صورتِ دیوار مانده

زسوزِ دل چو خونم برزند جوش ‌‌ ‌ تراخوانم کنم عدا فراموش

ولیکن چوں توئی پیوستہ باخوں ‌ ‌ بآساں چوں روی ازسینہ بیروں

چو تنگ آیم زشبہاے سیہ روز ‌ ‌ برآرم ازجگر آہے جہاں سوز

ندانم از تو ایں رنجِ ابد را ‌ ‌ دعائے بد کنم شب را و خود را

زغم بر حالِ خود دختم نہ بر تو ‌ ‌ گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو

دعاہا کز پیت جاں کردہ تلقیں ‌ ‌ ہمہ شب گویم و دل گوید آمیں

زچشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ ‌ ‌ فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ

نیاز خویش بینم چوں زحد بیش ‌ ‌ دعا سُویت دمم افسوں سوے خویش

گرآمد آفتابِ من بزردی ‌ ‌ چہ چارہ باسپہرِ لاجوردی

مراگردونِ سبزار داد برباد ‌ ‌ خضرخاں رابسر سبزی بقاباد

ایک بہاریہ تمہید | مثلاً خضرخاں کی پہلی شادی کی داستان حسبِ ذیل بہاریہ تمہید سے شروع کی گئی ہے

چو گل درجلوهٔ ناز آمد از شاخ ‌ ‌ کشاد از گوشۂ نرگس چشم گستاخ

ہوائے شد چو آغازِ جوانی ‌ ‌ سزاوارِ نشاط و کامرانی

نسیمِ صبح چوں مشاطہ پرکار ‌ ‌ بزیورِ بستنِ خوبانِ گلزار

بسرخ و سبز نوروزِ طرب زاے ‌ ‌ عروسانِ چمن راپیکر آراے

بروے باغ بارانِ بہاری ‌ ‌ بہ دُر پاشی و مروارید باری

بہار از لالہ و سوری بگلشن | حنا بستہ بپاے سرو سوسن
ز رنگ سبز و تر شاخ نگوں سر | چو ابروے بتاں در وسمۂ تر
بصد گلگونہ باغ آراستہ روے | بمشک سودہ سنبل بافتہ موے
خراماں در چمن خوبان سقلاب | کشادہ چشمہاے بستہ را آب
ز عشق پاے خوباں نرگس مست | نہادہ چشم خود را بر زمیں پست
بتی کو سوے بتاں راے کردہ | میان چشم نرگس جاے کردہ
ز غنچہ بسکہ بکشادہ دم مشک | شدہ از موے تر چوں نافہ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں | سر افگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
ز مرغانے کہ گشتہ ارغنوں زاے | نے آمد صبا را بر زمیں پاے

**شاندار تمہیدیں** | اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک نہایت شاندار اور مبسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اُس داستان کے لئے مناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاءالدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں ؎

بسے دیدم دریں گردندہ دولاب | ندیدم ہیچ دورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند ست | زمانِ دیگر از پستی نژند ست
دگر سیارگاں ہم زیں شمارند | کہ گہ زیر و گہے بالا بکارند

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرست گر آید زیر بالائے نہ دیرست

مکن تکیہ بصدر و مسند و تخت خس ست ایں جملہ چوں بادی وزد سخت

ز تاراجِ سپہر دوں بیندیش کہ صد شہ را کند یک لحظہ درویش

بچشمِ خویش دیدم کجکلاہاں برہنہ پا و کفشِ کہنہ خواہاں

بگوشِ خود شنیدم تاجداراں ز بے نانی بخوشہ جو شماراں

علمہائے جہاں بر عکس ہم ہست کہ بر ملکی گدائے را دہد دست

چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے بہ تختِ زر درید پادشائے

اس تمہید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائداری کا خیال ایک نہایت لطیف تمثیل میں ادا کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ آسمان جس کی گردش دولابی ہے کبھی ایک حالت پہ قرار نہیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کار رہتے ہیں اور کبھی نیچے پس جبکہ یہ دولابی گردش بلندی اور پستی میں مسلسل جاری رہنے والی ہے تو اگر بلند مرتبہ لوگ پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس نفیس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ دولاب میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دور تسلسل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہے اور فی الحقیقۃ اچھا کہا ہے ؎

کوزۂ دولاب را ماند ہمی ہر کہ زیرِ چرخِ دولابی بود

کز پیِ اوج و بلندی حاصلش سرنگونساری و بے آبی بود

ذوق کے اُستاد شاہ نصیر دہلوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے ؎

بلندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہے پستی میں
ہنڈولا بے سبب تجھکو نہیں اے آسماں باندھا

خضر خاں کا قتل | اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُرشکوہ ہیں لیکن سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُرسحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جس پر ہر ایک منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اوّل الذکر تمہید کے چند اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں ؎

گرت در سینہ چشمے ہست روشن — بعبرت بیں دریں پیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد — برنگ و بوئے چوں طفلاں مشوشاد
کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک — چنیں گلہا بسے کردہ است خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت — کہ از یک صدمۂ دَے بر زمیں خفت
نگر تا چند سرو آزاد برخاست — کہ شد پست از خزاں را با دبر خاست
نگہ کن تا کیاں راز آفرینش — دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی — خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت — نگہ کن تا بباط لائے کیاں تافت

نسیمے کاں وزد ہر صبح گاہے | نگر تا بر چہ گلہا داشت راہے
خیالے را کہ نقشے بر زُلال ست | اُمیدِ دیر پایستن محال ست
دریں بیرانہ عقل آں را پسندد | کہ در روے رخت بندد دل نہ بندد
دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند | بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند
کہ لعبت بازِ ایں ہر ہفت پردہ | کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش | چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست | کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازیں ست
گر از دیباے چیں خواہی نمونہ | زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج | کہ زیرِ تختۂ گل خواست شد عاج
خرد بیند چو گردد استخواں سنج | کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز | کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اول خاک و آخر نیز خاکیم | چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک ست | خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر | کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

خضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہے۔ خضر خاں کی نوعمری، نوجوانی اُس کا حسن و جمال اور ناز و تنعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسرو اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی آسان کام نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اُٹھیں گے۔ جگر چاک چاک ہو جائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہو جائے گا اور سخت سے سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کر سکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ ست — بہر عاشق چنیں آبے دریغ ست
کسے کز زخم بارانش فتد موے — بزخمِ تیر باراں کے نہد روے
بسا عاشق کش آمد ارّہ برفرق — کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق
بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں — سرش خوں گریہ و لبہاش خنداں
چو مہرِ دوست دل را شد عناں گیر — نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند — خبر کے باشد ار خنجر گزارند
شنیدی قصۂ یوسف کہ تا چوں — زناں را دست شو یانید از خوں
زناں کاں حُسن را نظارہ کردہ — ترنجش بر کف و کف پارہ کردہ
عروسانے کہ حُسنِ شہ پسندند — حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند
چہ داغ ست ایں کہ ہر جا می نشانم — چہ خوں ست ایں کہ ہر سو می فشانم
کسے روشن کند ایں آتش سوز — کہ روزے سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را | نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کو سر نہد در پئے خوباں | سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مُرغے شد بہ مہمانی ہوسناک | زخونِ خود دہد مہمانی خاک

حضرت امیر خسرو صرف اس تمہید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف شاہد پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیر نگاہ ہی کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ؎

چو بر عاشق اشارت تیغِ خونست | سیاست کردن از رحمت بروںست
خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری | زغمزہ داشت برجاں زخمِ کاری
چہ حاجت بود چرخِ بے وفا را | برو راندن زخوں تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر | گسستن کے تواند بستہ زنجیر

اور داستان کے خاتمہ پر اس پُر عبرت واقعہ کو مقدرات اور مشیّت ایزدی پر حوالہ کر کے ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ؎

زہے خونابہ مردم کہ گردوں | زشیرش پرورد آنگہ خورد خوں
نگر تا چند گرد دَورِ افلاک | کہ یک تو بادہ بیروں آرد از خاک
کسے کو کرد کاسے بہرِ خوردن | شکستن ہست آساں تر ز کردن
کسے تیمار دارد زیں کم و کاست | کہ نتواند از انساں دیگر آراست
چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں | زبیش و کم کجا باشد ہراساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز | ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کادمی درجاں سپردن | بقائے خضر باید بعد مُردن

فلسفۂ شعر | بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت کرتا ہے فلسفۂ شعر سے میری یہی مراد ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تمثیلوں کی طرفگی اور حُسن بیان سے اپنے سامعین کو اس قدر مسحور کر دیتا ہے کہ سوائے تسلیم کے کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہے۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو واقعات کے سلسلے میں جا بجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ قُدما اور متوسطین میں سوائے خواجہ نظامی اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہے۔ لاتبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیئے ؎

زروزی خواہ در دہ خواہ در شہر | مقامِ ہر کسے پیدا است در دہر
پرندہ بال و پر بہرِ ہوا یافت | خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش با لا برنیاید | مگر آں کش غلیوازے رُباید
عقاب از اوج نتواں داشتن پست | مگر در باز و ش لنگر تواں بست

بحیلہ چند باشد پست را اوج | بدریا بر شود۔ باز او فتد موج
بنِ جو را زیک گز نگزرد شاخ | شود گر جو بجو تا ابر گستاخ

اقبال مند اور ہونہار او نچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ؎

سعادتہاست اندر پردۂ غیب | نگہ کن تا کرا ریزند در جیب
سرے کو خواست شد تاجِ جہانی | تولّد یابد از صاحبقرانی
درے کز روشنی گردد جہانگیر | شود پیدا ز ابرِ آسمانگیر
زبرجد زادۂ کوہِ بلند ست | کز انساں در بلندی ارجمند ست
شعاعِ مہر گیرا تر ز مہر ست | کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر ست

ابر اور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہے لیکن کوہ کے ساتھ آسمانگیر کی صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ سورج آسمان میں ہے مگر شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ سورج سے فایق ہیں۔ اس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔

اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ؎

شرابی کش بود ز اقبال بوئے | رسد در گوہریں جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگہ یافت | نیار دسوئے دیگر دست رہ یافت
درے کو خواست شد بر افسرِ خاص | رسد در گنج شہ از دستِ غواص

حقیقی محبت کا اظہار دوری کی حالت میں ہوتا ہے ؎

ہمہ کس پیشِ رُو باشد خریدار | بدوری دوستی گردد پدیدار
نہ یاری خس کشی باشد کہ گہ گاہ | زنزدیکی رُباید کہربا۔ کاہ
کم از ذرہ نشاید بود کز خاک | دو دسر گشتہ سوے مہرِ افلاک
بہ نیلوفر نگر کز مہرِ جاوید | فرومیرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری زماہی باید آموخت | کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت

نیلوفر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مُرجھا جاتا ہی۔

بزرگوں کا توسّل موجب حصول عزت ہوتا ہی ۵

چہ نیک اختر کسے کز بختِ فیروز | شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز
چو خاکِ تیرہ گیرد دامنِ باد | نماند ابر رازو دامن آزاد
چو پیچش با چنار افتد کدو را | چنار از خویش برتر دارد او را

آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقی وکامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں ۵

چونے اُمید پاینده است و نے بیم | خوش آنکس کو نہد گردن بہ تسلیم
چو نتواں رشتۂ گردن گسستن | بباید دل درو ناچار بستن
بس آفت کاں نویدِ کامرانی ست | بسا غم کاں کلیدِ شادمانی ست
چہ داند طوطیِ افتادہ در دام | کہ از شکّر دہندش طعمہ در کام
چہ داند باز چوں بندند پایش | کہ دستِ شاہ خواہد بود جایش

بسا ہندو کہ گرید در اسیری کند شکرِ اسیری در امیری

آخری شعر میں حضرت امیر خسروؔ نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے۔ یعنی ملک کافور، سلطان علاءالدین کے عہدِ سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت اور نیابتِ سلطنت کے منصب پر پہنچا۔

عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ؎

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد بغم صاحب کلاہی بر نگیرد

چو از بلقیس جنبد باد بیداد بسے تختِ سلیماں را بر د باد

بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی کہ خواہد تیغِ خود را سُرخروئی

چو گل بند دبسر جلّادِ خونریز زاندامے چو گل بنو دبسے ہیز

عمل گر بہرہ اندک در فزوں داد بامیدے ازاں ست آدمی زاد

واقعہ نگاری | حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جس اصلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اُس کے تمام جزئیات اور متعلقات اور لوازمات کو ذکر کرکے واقعہ کی تصویر ہو بہو کھینچ دے اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو تو اصلی اور واقعی معلوم ہونے لگے۔ قدما کی شاعری کا طغراء امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہوگئی ہے۔

حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوبی کے

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مورخین جب سلطان علاءالدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں تو بجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبدالقادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تواریخ میں جا بجا ایسا ہی کیا ہے اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ جو ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو زینت دیتا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہا، خوبی ہو سکتی ہے کہ اُس کا بیان محتاط مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت سے نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ چند اور نمونے اس عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

**واقعہ نگاری حقایق تاریخی میں** شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی فتوحات پر لکھا ہے سلطان معزالدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی نئی تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے سلسلۂ واقعات کو سلطان علاءالدین خلجی سے ملا دیا ہے اس سلسلہ میں رضیہ سلطانہ کی نسبت لکھتے ہیں

ازاں پس چو پسر کم بود شاہاں ۔۔۔ بدختر گشت رائے نیک رایاں

رضیہ دخترے مرضیہ سیرت ۔۔۔ سریر آراست از جائے سریرت

مہے چند آفتابش بود در میغ ۔۔۔ چو برق از پردہ میزد پر تو تیغ

چو تیغ اندر نیام از کار می ماند | فراواں فتنہ بے آزار می ماند
پریدا زصدمۂ شاہی نقابش | زپردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زورِ مادہ شیراں | کہ حامل می شدند از وے دلیراں
سہ سالے کش قوی بد پنجہ و مشت | کسے بر حرفِ او ننہاد انگشت
چہارم چوں زکارِ او ورق گشت | بر وہم خامۂ تقدیر بگزشت

مؤرخین نے لکھا ہے کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور ہوا پرستی میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رضیہ خاتون نہایت عاقلہ اور دُور اندیش تھی قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم و فنون میں کافی مہارت رکھتی تھی ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے سلطان نے وفات سے پہلے اُس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معزالدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ؎

رواں شد زاں پس از حکمِ الٰہی | نگین سکّۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام | نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بروہم کرد بہرامِ فلک زور | شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور

بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے جو حضرت امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہے۔

سلطان ناصرالدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ؎

به محمودی شه روئے زمیں گشت بگیتی ناصرِ دُنیا و دیں گشت

بسالے بیست زاوجِ پایۂ خویش جہاں میداشت اندر سایۂ خویش

عجب عہدے ہمہ در کامرانی بہر خانہ نشاط و شادمانی

شہے در ذاتش از یزداں شکوہے ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوہے

خود او مستغرقِ کارِ آلٰہی بامرش بندگاں در کارِ شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت شعار بادشاہ گزرا ہے۔ قرآن مجید کی کتابت کرکے اُس کی اُجرت سے اپنا خرچ چلاتا اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد کرکے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مُربّی اور خسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ کو دھوکے سے قتل کرکے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی غرض سے بے تحاشا زر پاشی شروع کی (جس کے حالات ضیا برنی نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں تو بے شمار مخلوق اور اُمراء سلطنت اُس کے گرد جمع ہو گئے اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہے کہ واقعیت کا کوئی پہلو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ؎

ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل رواں شد فتحِ دہلی را بہ تعجیل

خزاین ریز شد منزل بمنزل ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل

ملوک از پیش مے آمد خریدہ  زر میشد غلام زر خریدہ
نہ شد گردن کش از وے کس بعصیاں  کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دُور  نشاندہ گنجہاے منع گنجور
چو بادہلی بفتح اُفتاد کارش  گرفت از منجنیقِ زر حصارش
زعشقِ زر بدہلی خاصہ و عام  بعبرہ جون را در بندِ آشام
چو زر از ہر طرف آواز میداد  دواں لبیک گویاں خلق چوں باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعۂ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رکن الدین ابراہیم تخت سلطنت پر بیٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زر ریزی کی افواہیں سُن کر اُس کے تمام اراکینِ سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رُکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

بدہلی نیز در مسند بہ تعظیم  شرف نو کردہ رکن الدین براہیم
ملوک و خاں ز اندازہ بروں بود  کہ ہر یک تختِ دہلی راستوں بود
اگرچہ بود تختش راستونے  کزانبوہِ ستوں بُد بے ستونے
زبانگِ زر کہ در رقص آورد پاے  برقص آمد ستونہا جملہ از جاے
ستونہا چوں سوئے تختِ دگر راند  ز ارکاں تختِ رُکنی بے ستوں ماند
ز جا جنبش در آمد رُکنِ بے زور  برفت آں رُکن و ارکاں گشت پرشور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اُسی کے ساتھ

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کافور نے نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہے

غرض چوں خضر خورد آں شربت جور | ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور
شہابے کز سریرش بو گردے | چشید او نیز ازاں جو آبخورے

یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اُس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اُتارا گیا۔

**واقعہ نگاری فرضی واقعات میں** یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا درجہ کس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک راز دار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولرانی کے پاس پہنچتا ہے اور وہ اُس کو پڑھتی ہے

چو آمد آں سوادِ خضر خانی | نہانی تر ز آبِ زندگانی
بہ پیچا پیچ شوق آں نقشِ خامہ | صنم میخواند و مے پیچید نامہ
بروں بُد حرفِ نامہ بر زبانش | دروں چوں نامہ مے پیچید جانش
گہے با عجز و گہ با نازمی خواند | گہے پست و گہے آزادمی خواند

سرش می بست دیگر باز میکرد — چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد

گہے بر دل گہی بر دیدہ مے سود — گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود

فتاں خیزاں نہ صبرے و نہ تابے — چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے

بدست از ما جرائے راستینش — رقیبِ گریہ گشتہ آستینش

بدستش آتش و در آستیں آب — بدیں آب ایمنی بودش ازاں تاب

نہاد آں نامہ پس بر دلِ خویش — کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

گوالیار کے قلعہ میں خضر خاں اور دولرانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے ۵

بسنگیں قلعہ در ریغولۂ تنگ — نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ

دراں تنگی ز غم دلتنگ مے بود — دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود

چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں — غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

ز غم جانش اگرچہ در بیداد مے بود — ولے بر روئے جاناں شاد مے بود

ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست — ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست

شب و روزاں مہ و زہرہ بہم قد — ہمے بودند باہم چوں دو فرقد

دو یکدم ہیچ جز روئے در روئے — نبُدندی یک دگر دل از دو دلجوئے

گہے او پیشِ ایں صد ناز کردے — گہے ایں بر لبِ او گاز کردے

گہ او باز و کشادے ایں خریدے — گہ ایں گیسو بسر دے او کشیدے

گہ او سر در کنارِ ایں نہادے — گہ ایں در زیرِ پائے او فتادے

دراں زنداں براں لبہائے پرسوز — بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز

خضر خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیرؔ نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں دکھلایا ہے دونوں شاہزادے مشکیں کسے سامنے لائے جاتے ہیں ملک شادی اپنے آدمیوں کو قتل کے لئے اشارہ کرتا ہے مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھکر وار کرے۔ آخرکار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہے اور اس لعنت انگیز کام کو انجام دیتا ہے

غرض کس را ازیشاں چوں نشد رائے — ق — کہ گرد د تیغِ خوں را کار فرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادے — فروتر نسبتے ہندو نژادے

شتنبہ صورتے آہرمن آثار — ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائے چو عیشِ تنگ حالاں — کشر اندیشئے چو عقلِ خرد سالاں

چو بومِ نو بدیدن شوم چہرے — چو صبح دے بغزنیں سرد مہرے

چو شامِ غم ببینے محنت آمیز — چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

درازش سبلتے پیچیدہ در گوش — ز سبلت کردہ اورا حلقہ در گوش

سبک زاں صفِّ سرہنگاں بروں جست — تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جست

ز راہِ مہر دامن در کشیدہ — بخونریز آستینہا بر کشیدہ

ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جست — کشید و کرد دامانِ قبا چست

برآمد گردِ آں سروِ گرامی — کہ از سرسبزیِ خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیحِ درخت از سبزی شاخ

سیاست را فلک زاری ہمیکرد | شہادت را ملک یاری ہمیکرد
درِ فردوس رضواں باز کردہ | ہمہ حوراں درود آغاز کردہ
ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ | شہادت گوے شد ہم مہر و ہم ماہ
چو بر شد خنجر و سہ جعد بر داشت | دراں منظر فغاں چوں رعد بر داشت
سپر میکرد خورشید از تنِ خویش | ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید | نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد | سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

**تشبیہات اور استعارات** | تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رُکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جدّت اور طرفگی زیادہ ہو گی اُسی قدر کلام کا رُتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ممتاز اور قادر الکلام شعراعام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہے کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اُس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غدّاری اور مکّاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو ہزاروں طریقوں سے کہا جا چکا ہے مگر حضرت امیر خسرو اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسمان کو ایک ٹھگ اور چاند سورج کو اُس کی روٹیوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔

دو قرصی کاندریں بالا و شیب اند      چو نانِ کیسہ بُرِ مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نباید      بخور گرت از سر و گردن نباید

چاند سُورج کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو ؎

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش      ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید      نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

تشبیہ کی اقسام میں تشبیہ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے۔ بسوائے مشّاق ماہرین فن کے تمام شعرا کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔

دولرانی قصرِ لعل میں بھیجدی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

بقصرِ لعل آں دلخواہ چوں ست      شفق چوں ست و در وے ماہ چوں ست

سردی کی شدت میں فرماتے ہیں ؎

قصب پوشی کہ بر یاری رسیدہ      بہ بر۔ چوں شکّر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل      چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل

خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھیر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بیقدری

اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

گہرہائے کہ ہر یک راز امید　　　بصد خونِ جگر پرورد خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار　　　چو آبِ چشمِ عاشق بر در یار

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلاویزی اور طرفگی پیدا ہو جاتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے ؎

بآبِ دیدہ غم پرداخت نتواں　　　کزیں لولو مفرح ساخت نتواں

مشہور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلاشبہ موتی تو ہیں مگر ان سے معجون مفرّح تیار نہیں ہو سکتی۔

زحل چوں ہندوازرہ خاک می رفت　　　فلک بروے ہراک اللہ می گفت

زحل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہراک اللہ کہنے سے اس میں طرفگی پیدا ہو گئی۔ ہراک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں　　　غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

خونیں آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہِ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

ز گوہر نازنیناں را تہ پاے　　　شد اندر آبلہ پاے گہرسائے

یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابلِ ملاحظہ ہیں ؎

توگوئی گردِ شش از تیغ کشیدہ | بگردِ لالہ سوسن ھا دمیدہ
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال | رواں شد زہرہ و پرویں بدنبال
رواں سیارہ پراں تر از طیر | بسوئے شمسِ والا شد سبک سیر
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت | ستارہ زآفتابِ خویش برداشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہے۔

# ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنے تمام تصانیفِ نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہے۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عہدِ خلجی بلکہ کسی قدر اُس کے ما قبل اور ما بعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تواریخ منفرداً یا مجتمعاً صحت اور استناد کے لحاظ سے اُس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بد مذاقی ہے جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے۔ جن کتابوں میں

لفاظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اُسی نسبت سے ان کو
عام مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قران السعدین اور اعجاز خسروی متعدد بار چھپ
چکی ہیں۔ قرآن السعدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اُس کی متعدد شرحیں
لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزارہا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں
لیکن دولرانی خضر خاں اور نہ سپہر کو یہ بات حاصل نہ ہوسکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام
مذاق سے بالا تر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ سپہر کے
تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تغلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہوچکا ہے۔

مگر مجھے اُمید ہے کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی
علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طور پر
تبدیلی محسوس ہونے لگی ہے اور ایک ایسا وسیع حلقہ اُدبا کا پیدا ہوگیا ہے جہاں اس قسم کی
تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی خضر خاں کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں ہندوستان
کی تواریخ و جغرافیہ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی
تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر
لکھا ہے۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان معزالدین سام سے شروع کرکے جو دہلی
میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہے سلطان علاءالدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد
علاءالدین خلجی کی فتوحات جو اُس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سرداران مغل کی گرفتاری

اور مغلوں کے حملوں کے دائمی سد باب کو بیان کیا ہے۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علاءالدین کو چتوڑ، رنتھنبور، گجرات، ماندو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اور ان امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عنوانوں کے تحت میں جستہ جستہ اشارہ کیا جاچکا ہے اور اس موقع پر یہ اجمالی یاددہانی کافی ہے۔ خلجی عہد کے اسلامی تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کے متعلق بھی کافی تفصیل خضر خانکی شادی کی داستان کے ضمن میں کی جاچکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہ گئی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں :-

**اسلام کا غلبہ اور اُس کی یکساں رونق تمام ہندوستان میں**

تاریخ اسلامی کی تمہید میں حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دارالعلم بخارا کا مرتبہ حاصل ہے۔ زبردست کافر اور اُن کا کفر پامال ہو چکا۔ اور غزنیں سے ساحلِ دریائے شور تک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ نہ یہاں عیسائیوں یہودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کہیں خارجیوں اور معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے حنفیوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ؎

خوشا ہندوستان و رونقِ دیں　　شریعت را کمالِ عز و تمکیں
زعلمِ باعمل دہلی بخارا　　زشاہاں گشتہ اسلام آشکارا

تمامی کشور را زتیغ غزا کار | چو خارستاں زآتش گشتہ بیکار
زمینش سیر خورد آب شمشیر | فرو خفتہ غبار کفر در زیر
زبردستانِ ہند و گشتہ پامال | فرودستاں ہمہ در دادن مال
بدیں عزت شدہ اسلام منصور | بداں خواری سرانِ کفر مقہور
بذمہ گر نبودے رخصتِ شرع | نماندی نامِ ہندو ز اصل تا فرع
ز غزنیں تا لب دریا دریں باب | ہمہ اسلام بینی بر یکے آب
نہ زاں رہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر | ہمہ در کیش احمدؐ راست چوں تیر
نہ ترسائی کہ از نا ترسگاری | نہد بر بندہ داغِ کرد گاری
نہ از جنس جہوداں جنگ و جوریت | کہ از قرآں کند دعوی بتوریت
نہ مغ کز طاعتِ آتش شود شاد | وز و با صد زباں آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روش خاص | ز دل ہر چار آئیں را باخلاص
نہ کیں با شافعی نے مہر با زید | جماعت را و سنت را بجاں صید
نہ زاہلِ اعتزالے کز فنِ شوم | ز دیدارِ خدا گردند محروم
نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی | کند با شیرِ حق روباہ بازی

**ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر** ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اُس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے۔ بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں پر

حملہ اِس ہی باقی اکثر زبانوں پر اُس کو ترجیح حاصل ہی۔ عربی کی خصوصیت یہ ہی کہ اُس میں اجنبی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہی کہ اُس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہی ؎

غلط کردم گر از دانش زنی دم | نہ لفظ ہندی ست از پارسی کم
بجز تازی کہ میرِ ہر زبان ست | کہ بر جملہ زبانہا کامران ست
دگر غالب زبانہا در رے و روم | کم از ہندی ست شد ز اندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر | کہ نامیزد درو گفتارِ دیگر
بنقصان ست لفظِ پارس درخورد[1] | کہ بے آچار تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی وش و ایں دردناک ست | تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک ست
جسد را مایۂ گنجد زہے سال | نہ گنجد از لطافت ہیچ در جاں
نہ زیبد جفت کردن ہمسری را | عقیقے از یمن درِّ دری را
ببیں دولت ز گنجِ خویش صرف ست | متاعِ عاریت عاری شگرف ست
زبانِ ہند ہم تازی مثال ست | کہ آمیزش دراں جا کم مجال ست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہی کہ اُس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

| ہندی صرف و نحو | ہندی صرف و نحو کے اصول و قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں |
|---|---|

---

[1] درخورد بمعنی سزاوار و شایاں۔ اچار بمعنی آمیزش۔ تیزی امالۂ تازی بمعنی عربی اور کم تواں خورد بمعنی نمی تواں خورد۔

گر آئینِ عرب نحوست وگر صرف | ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دکّاں راست صرّاف | شناسد کیں نہ تخلیط ست وے لاف

**معانی** | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں سے کسی طرح کم نہیں ہے

دگر پرسی نیایش از معانی | دراں نیز از دگرھا کم ندانی
اگر از صدق و انصاف و ہم شرح | حدِ ہندی کنی گفتارِ من جرح
درآرایم بسو گندے زبانے | کہ داند باورم داری ویانے
وے من کاندریں نقدِ مہیّا | بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا
زقطرہ درچشیدن گشت معلوم | کہ مرغِ وادی ست از دجلہ محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بود دُور | زنیل و دجلہ لافد ہست معذور
چو درچیں دید بلبل بوستاں را[1] | چہ داند طوطیِ ہندوستاں را

**ہندوستانی کپڑے کی فوقیت** | حضرت امیر خسرو کے عہد میں جو بیش بہا ریشمی کپڑا ہندوستان میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھا اُس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیر میں بنتا تھا اس لئے اس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیر دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہے۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اُس کا

---

[1] یہ را اضافی ہے اور بلبل بوستاں مفعول ہے اور فاعل دید کا محذوف سمجھنا چاہیئے اور را کو علامت مفعول مانا گیا تو بلبل بوستاں میں فک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک معیوب ہے

یہ نام مشہور رہا ہے۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ؎

نکو دانند خوبانِ پری کیش | کہ لطفِ دیو گیری از کتاں بیش
زلطف آں جامہ گوئی آفتابیست | و یا خود سایہ یا ماہتابیست

پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھتے ہیں پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ؎

خراسانے کہ ہندی گیر دش گول | خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول
شناسد آنکہ مرد زندگانیست | کہ ذوقِ برگ خائی ذوقِ جانیست

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر ممالک کے انجیر پر ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں بیجا طرفداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جنھوں نے دنیا کے ممالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہے وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرفداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا۔ حقیقت میں ہندوستان جنت نشان ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آدمؑ اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں اُتارے جاتے۔ اس مضمون کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

دریں شرح و بیاں کادست در رُو | کسے باور کند گفتارِ خسرو

کہ دانا باشد و منصف بہر چیز | زمینہا یک بیک دیدہ بہ تمیز
سخن کز ہند و از روم افتدش پیش | سوے انصاف گیرد نے سوے خویش
زبے انصاف نتواں یافت ایں کام | کہ عمیا بصرہ را گوید بہ از شام
وگر کس سوے خود گردد جہت گیر | نہد کم نغز کِ مارا ز انجیر
بہ از من خود نیارد بود وصّاف | کہ من محبت سرایم او زند لاف
سیہ گویند ہند و ہمچنیں ست | سوادِ اعظم عالم ہمیں ست
بہشتے فرض کن ہندوستاں را | کز انجا نسبت ست ایں بوستاں را
وگرنہ آدم و طاؤس زانجاے | کجا اینجا شدندے منزل آراے
اگر دعوی کُنی بارے چنیں کن | بحجت موم خود را انگبیں کن

ہندوستاں کے پھول | قصرشاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند مشہور پھولوں کا ذکر کرکے ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں قابل لحاظ بات یہ ہی کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقعیت کا پہلو ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔

گل کوزہ اور صد برگ:۔

زگلہائے ترِ ہندوستاں ہم | شدہ سرگشتہ با دو بوستاں ہم
بتّری آب را در کوزہ کردہ | لطافت آب از و در یوزہ کردہ
گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش | نمودہ صد ورق دیباچۂ خویش

بسانِ دفترِ شیرازہ بستہ　　زہر برگش سرشکِ شیر جستہ

پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور اس دعوی کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں ؎

اگرچہ پارسی نامند اینہا　　ولے در ہند زاد ند از زمینہا
گر ایں گل در دیارِ پارسی زاد　　چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد
ہم ایں لشکر دریں صحرا بر آمد　　ہم ایشاں را علم اینجا بر آمد

بیل اور جوہی ؎

ازیں سو بیل پیشانی کشادہ　　بیک گل ہفت گل برہم نہادہ
وزاں سو دلربائے عاشقاں جاے　　ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جاے

کیوڑہ ؎

بخوبی کیوڑہ چادر لئی فش　　سنانِ نقرہ و زمینا غلافش
صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش　　سپر افگندہ از نوکِ سنانش
ز بویش حلۂ خوباں معطر　　دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر
ہراں جامہ کہ از وے بو گرفتہ　　دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

رائے چمپا ؎

دگر آں رائے چمپا شاہِ گلہا　　کہ بویش مشکبار آمد چو دلہا
چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد　　ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

چو پیکانِ زر رویدہ ریدہ آساں | بہ پیکاں صفتِ گلہائے خراساں
بروغن پرورندش بہر سرہا | کہ سر از مشکِ تر گیرد اثرہا

مولسری سے

دگر ما دل سرے کش طرفہ نامے | برنگِ طرفہ مروارید فامے
بہیئت چست و برگش خرد و باریک | بہر حبیب و بدلہا نیک نزدیک
پرندش شہر شہر ار چہ بود خشک | چنین گل کم بگیر از نافۂ مشک
بسویش بسکہ دلہا گشتہ مائل | شدہ در گردنِ خوباں حمائل

دونہ سے

دگر دونہ کہ آں ریحانِ ہندست | ز ترّی بوش در خورِ پسندست
سپر غم رنگ و برگش اسپرِ غم | غلامِ او شدہ شاہِ سپرغم

کرنہ سے

دگر کرنہ کہ چوں زو جست بوئے | معطر گردد از یک خانہ کوئے
بسودہ مشک و بویش نام کردہ | زیو از بہرِ دلہا دام کردہ

سیوتی سے

چو پیکانِ ہلیلہ سیوتی خرد | کہ جانہا بہرِ آں پیکاں ہوس برد
زعشقِ بوئے او جاں دادہ زنبور | نگشتہ بعد مردن نیز ازو دور
ہمہ خوبانش عاشق وار جویاں | کہ معشوقیست نزدِ خوبرویاں

ہندوستانی پھولوں کی وجوہ ترجیح خراسانی پھولوں پر ؎

چہ بینی ارغوان و لالہ خنداں | کہ رنگے ہست و بوے نیست چنداں
گلِ مارا ہندی نام زشت ست | وگرنہ ہر گلے باغِ بہشت ست
گر ایں گل خاستے در روم یا شام | کہ بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم | چہ ساں غلغل زدندے رری و روم
کدامی گل چنیں باشد کہ سالے | دہ بود و رمانده از نہالے

حسینانِ ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر

پھولوں کی بحث کو ختم کرکے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے حسین خوبانِ عالم پر تمام صفاتِ حسن میں فایق ہیں۔ اس سلسلہ میں مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا و ختن یغما اور خلخ جو حُسن خیز سمجھے جاتے ہیں سب ہی کو لے ڈالا ہے ؎

بیانِ ہند را نسبت ہمین ست | بہر یک موے شاں صد ملکِ چین ست
چہ گیری نام از یغما و خلخ | کہ غالب تیز چشم اند و ترش رخ
چہ یاد آری سپید و سرخ را روے | چو گلہاے خراساں رنگ بی بوے
وگر پرسی خبر از روم و از روس | از یشاں نیز ناپیدا بہ و لوس
سپید و سرد ہمچو کندہ یخ | کز یشاں دم خورد خاتونِ دوزخ
لبِ تاتار خود خنداں نباشد | ختن را خود نمک چنداں نباشد

سمرقندی و انچہ از قند ھا رند　　بجز نامے زشیرینی ندارند

بمصر و روم ھم سیمیں خد انند　　ولے چستی و چالاکی نہ دانند

حضرت امیر خسروؒ کے کلام میں جو گوناگوں خوبیاں ہیں اُن کا استیعاب میرے لیے ناممکن ہے جو کچھ میں نے کہا بلا تسامح مبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ یا بیابان سے ایک ذرّہ ہے۔

جس قدر صنایع و بدایع علماے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اُن میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس مثنوی میں مل سکتی ہے اگر اس مضمون کی تفصیل کی جاے تو یہ بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکسار

رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:

دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## این صحیفہ عشق کہ ہر حرفِ سطرش از زلف لیلی زنجیرِ مجنوں می جنباند و ہر سخنِ شیرینش در شگافتنِ دلہائے سنگین تیشۂ فرہاد را ماند بنام دول رانی و خضر خاں نوشتہ آمد

بِمَن فِی العِشقِ مَاتَ وَحَیٌّ فِیہِ ۵

سر نامہ بنام آں خداوند — کہ دلہا را بخوباں داد پیوند

زعشق آراست لوحِ آب و گل را — بداں جاں زندگی بخشید دل را

ز کاف و نوں کہ رمزِ مشکل است آں — یکے نقطہ بروں داد و دل ست آں

ز زلف و رخ بتاں را روز و شب داد — وزاں نظارہ جانہا را طرب داد

۱۰ قلم را داد سودائے الٰہی — کہ بنوشت ایں سپیدی و سیاہی

طبایع را بمرکز کرد مائل — فلک را ساخت در گردش حمائل

منقّش نطع ایں پیروزہ گلشن — بہ گلرویانِ انجم کرد روشن

---

۲- عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی۔ صرف نسخہ ح ۲ر اور حر میں درج ہے۔

ایضاً و زنجیر حر ح = زنجیر ۲ر ۴ " نوشتہ آمد" اور اُس کے بعد کی عربی عبارت نسخہ ۲ر میں نہیں ہے۔

۸- کاف و نون ر ۲ر ع ۲ حر - کافِ کن ع ایضاً بروں دادہ ع ۱۲- فیروزہ ع ۲ ۲ر حر ۲

دگر آراست بہرِ انس و جاں را — بیک خورشید و یک مہ آسماں را

زمیں را نیز داد از صُنعِ جا دید — زخوباں صد ہزاراں ماہ و خورشید

جمالِ نیکواں بزدود زاں ساں — کہ بتواں دید در وی صورتِ جاں

قصب پوشانِ شیریں کرد پرکار — بسانِ نے شکر در نے شکر زار

۵ بتانِ چین و خوبانِ طرازی — پدید آورد بہرِ عشق بازی

کرشمہ داد چشمِ نیکواں را — شکارِ شیر فرمود آہواں را

مُسلسل کرد زُلفِ ماہرویاں — مشوّش روزگارِ مہر جویاں

چناں بنگاشت گیسوئے گرہ گیر — کہ نتواں داشت دلہا را بہ زنجیر

زہے نقّاشِ صورت ہائے زیبا — کہ پشتِ خاک از و شد روئے دیبا

۱۰ طبقہائے فلک را گوہر آمائے — نمطہائے زمیں را زیور آرائے

نمک بخشِ دہن ہائے شکر خند — حلاوت پرورِ لبہائے چوں قند

بیارایدبہر وارہ یہ گل پوش — عروسانِ چمن را گردن و گوش

نہد درصبح مہری کاندر افلاک — برسمِ عاشقاں دامن کند چاک

رُخِ دلبر کند نازک بداں آب — کہ ماہش را رسد سلخی ز مہتاب

۱۵ دہد مشتاق را آں سخت جانی — کہ واندکندنِ جاں زندگانی

---

۸- بتواں حر ۹- مہد دیبا ر ع۲

۱۰- تتقہائے فلک ر۳ حر۱= نقطہائے فلک حر = طبقہائے فلک ع ع۲ د

۱۳- زند چاک ع ۱۴- بران آب حر د= تر از آب ع۲ حر۲= بداں آب ع

زہستی ہرچہ دارد صورتِ بود — زسرِّ عشق کرد آں جملہ موجود

بآدم داد شمعِ روشنائی — نہاد ابلیس را داغِ جدائی

چو بر نوح از تفِ غیرت زند برق — بہ طوفاں مردمِ چشمش کند غرق

بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ — کہ در چشمش نیاید انجم و ماہ

۵ چو خواہد عینِ یعقوب از پسر نور — زعینش قرۃ العینش کند دور

کند بر موسیٰ آں راز آشکارا — کہ تابِ آں نیارد کوہِ خارا

یکے را بر گلو راند پلارک — یکے را ارّہ بر بالائے تارک

چو تابِ مہر بر روح اللہ افشاند — زمہر و دوستی جانِ خودش خواند

چو مہرش زد بزلفِ مصطفیٰ دست — چناں صد جاں بتارِ موئے او بست

۱۰ جمالی داد احمد را بدرگاہ — کہ چاک افتاد زاں در سینۂ ماہ

بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد — زسوز آں شمعہا را روشنی داد

بامت ہم رسید آں شعلۂ شوق — کہ چوں پروانہ جاں دادند از ذوق

ہمو راند ز در نامقبلاں را — ہمو خواند بخود صاحب دلاں را

گہے بخشد جنیدی را کلاہے — کہ تنہا ز اہلِ دل باشد سپاہے

۱۵ گہہ از ہم را برد حبلِ عقیلہ — دہد از خیلِ حبُّ اللہ طویلہ

گہے باشبلے آں ہمت کند ضم — کہ صیدِ خویش نہ پسندد دو عالم

---

۶ - سنگ خارا ع۲ = کوہ خارا ر۲ ر۳ ح حہ ۷ - دگر را ارہ ع۲ ۸ - نور مہر ح حہ۲ د ع۲

۱۵ - حبل حب اللہ ح ع۲ - حبل حبل اللہ ر - خیل حب اللہ ر۲ ر۳ ع = خیل حب اللہ

گہے در پیشِ شاہِ روانِ اسرار　　نماید جلوۂ منصور بر دار

ہمو داند کہ ایں رازِ نہاں چیست　　چہ داند مردمِ گم گشتہ کاں چیست

شناسائے ضمیرِ راز داناں　　مُرادِ سینہ ہائے پاکِ جاناں

بروں از ہر تنے کِش گِل تواں گفت　　دروں در ہر دلے کِش دل تواں گفت

۵ زلیلےٰ او بدفتر زد رقم را　　ہمو پرداخت از مجنوں قلم را

چناں بخشد بہ خسرو شربتِ کام　　کہ از شیریں وشکّر خوش کند کام

کند فرہاد را روزی چناں تنگ　　کہ میرد سنگ بر دل در دلِ سنگ

نہ جُرمی دارد آں کو کام کم یافت　　نہ کاری بیش کرد آں کیں کرم یافت

نوشتہ بر سرِ مایَفعَلُ اللہ　　چرا و چوں کجُا گُنجد دریں راہ

۱۰ ہر آنچہ او کرد گر خوب است و گر زشت　　خرد منداں ہمہ جز خوب ننوشت

اگر در نیست رُو داری مخور غم　　کہ چوں ہستی است می بایست آں ہم

از آں شد گنجِ رازش نیستی سنج　　کہ نقدِ نیستی ہم دارد آں گنج

از و داں ہر چہ ہست ار ہست و ر نیست　　کہ ہست و نیست کُن جز وی دگر نیست

ہر آں جوہر کِش از ہستی نشان است　　ہمہ حاصل ز کافِ کُن فکاں است

---

۴- درونِ ہر دلے ح ع۱ حج　۵- برداشت ر۳

۷- میزد ر ر۲ ر۳ ع۲ = میرد حج ایضاً در دل ر۳ = بر دل ع حج = از دلِ سنگ ع = در دلِ سنگ ر۲ ر۳ حج = با دلِ تنگ ع۲　۱۰- ور زشت ع۲

۱۴- کہ از ع حج = کِش از ر۳ ایضاً بکافِ ر ر۳ ع۲

بہ ہر گنجینہ قفلِ راز دادہ ‏ ‏ کلیدِ آں بمَردُم باز دادہ

بہر کس نعمتِ شایاں سپردہ ‏ ‏ خرد را گنجِ بے پایاں سپردہ

پس آنگہ عشق را کردہ اشارت ‏ ‏ کہ اندر گنجِ عقل افگندہ غارت

زگنجِ عقل خسرو را خبر نیست ‏ ‏ درو جز عاشقی عیبی دگر نیست

۵ چہ غم گر بارِ صد عیبم بدوش است ‏ ‏ نہ پوشیدہ است زاں کو عیب پوش است

فراواں نقدِ اُمید است در عَیب ‏ ‏ کہ بہ پزیرد گدائے را بدیں عیب

چو عیبِ بندگاں زو شد پدیدار ‏ ‏ ہمو باداً بدیں عیبم خریدار

## نیاز مندی در حضرتِ بے نیازی کہ دماغ مختل بندگاں را از گلشنِ بچُہّم و بچُوّنہ بوئے بخشیدہ

۱۰ خداوندا چو جاں دادی دلم بخش ‏ ‏ دلے عاشق نہ جانے عاقلم بخش

درونی دہ کہ بیروں نبود از درد ‏ ‏ بہ بیرون و دروں نبود ز تو فرد

چناں دارم کہ تا پایندہ باشم ‏ ‏ نہ از جاں بلکہ از دل زندہ باشم

چناں شو جانبِ خود رہنمایم ‏ ‏ کہ از خود بگسلم سوئے تو آیم

چناں کُن خانۂ طینت خرابم ‏ ‏ کہ از ہر سُو در آید آفتابم

---

۴- آوردہ ع۲ ۵- بہ پوشید ع = نہ پوشید ر۱ ح = نہ پوشیدہ ر۳ ع۲ ایضاً این کو ع ر۲ ر۳ = زاں کو ح = آں کو ع۲ ۸ بندہ ح = بندگان ر۳ = شدہ ر ع۲

۱۰- بجانِ عاقلم ع = نہ جانِ عاقلم ر۳ ع۲ ح ح۲ د = نہ جانے عاقلم ک

چناں نہ یادِ خود اندر ضمیرم — کہ با یادِ تو میرم چوں بہ میرم

چناں بنیادِ عشق افگن دریں دل — کہ روید جاودانی سبزہ زیں گِل

چنانم خواں سوئے خویش از ہمہ سوئے — کہ رویم در تو باشد از ہمہ روئے

چنانم دہ مے پے درپے عشق — کہ فرد است خیزم از مے عشق

۵ شرابی دہ کہ خواب از من رُباید — خمارِ مستی و شوقم فزاید

نہ آں می کز ریا و شیوہ ریو — زمن لاحول گویاں رم خورد دیو

گرفتارم بدستِ نفس خود رائے — برحمت بر گرفتارے بہ بخشائے

بدست ایں سایۂ من یار بامن — تو یاری کن مرا مگزار بامن

بہ نورِ دل چناں کُن زندہ جانم — کہ بعد از مُردگی ہم زندہ مانم

۱۰ زنفسِ تیرہ کیشم کش بیک بار — پس آنگہ سوئے خویشم کش بیک بار

کرم را پردہ از ایواں برافگن — زطاقِ قُرب شادُرواں برافگن

گدائی را چناں دہ بارِ درگاہ — کزاں درگہ نداند سوئے خود راہ

بداں نورِ نہانی شو دلیلش — کہ پروانہ نہ زیبد جبرئیلش

مرا در شعلہ ہائے شوقِ خود نہ — چو خاکستر شوم بر باد در دہ

---

۱- گر بہ میرم ع ک ۲- جاوداں آں سبزہ ر۱ ع ر۲ ر۳ = جاوداں سبزہ ح ح

۴- چناں مے دہ پیاپے درپے عشق ر۳ ۶- خم خورد ر۲ ر۳ ح ۷- برگرفتارے بہ بخشائے ح۱ ح۲

ر۲ ر۳ ع ح۱ = برگرفتاریم بخشائے ع ۸- بداست ر ر۲ ر۳ ع ح۱ = شدہ است ع

۱۱- کرم کن ر ۱۲- چناں ر ر۲ ع ح۱ = چنیں ع ح ایضاً نداند ر ر۲ ع ح۱ = ندارد ع

نسیمی نام زو فرما ز سویت | که بهوش آید گردم بویت
بدان زنده دلان کاندر تف و تاب | نخفتند از غمت تا آخرین خواب
که چون آید زمانِ خفتنم تنگ | به بیداریِ در دم نوکن آهنگ
پس از خوابی که بیداری نیابم | ق | چو بیداری دهی فرد از خوابم
۵ گشاده کن چنان چشم امیدم | که بخت آرد ز دیدارت نویدم
حیاتی ده مرا در جستجویت | که میرم تا زیم در آرزویت
بدان مقصودِ خواهش بخش راهم | که از تو جز تو مقصودی نخواهم
ز همت نردبانی نه درین خاک | که بتوانم شدن بر بام افلاک
امیدی ده که ره سویت نماید | کلیدی ده که در سویت گشاید
۱۰ چو دادی از پئے طاعت وجودم | بطاعت بخش توفیقِ سجودم
بکاری رهنمونی کن دلم را | که نسپارد بشیطان حاصلم را
مرا با زندگانی بخش یاری | که تا جان دادنم دل زنده داری
بده با آشنائی آب خوردم | که من زان آشنائی زنده گردم
مبر نزدیکِ شاهم در غم و سور | که "دور از من" بوند از چون توئے دور
۱۵ نمازِ من کز و رویم به پستی است | برون طاعت درون صورت پرستیست

---

۱- زبویت [illegible] ۳- نوکن [illegible] = توکن ۶ ۷- مقصود و خواهش [illegible]
۸- روئے افلاک [illegible] ۱۱- نسپاری [illegible] ۱۴- بود [illegible]
۱۵- صورت پرستی [illegible] = سوبت پرستی [illegible]

نیازی دہ ز ملکِ بے نیازی — کزاں گردد منازِ من نمازی

بہر چہ آید ڈرونم دار خرسند — بروں ہم زیورِ خرسندیم بند

چو راہِ دور نزدیک است پیشم — چناں دار از کرم نزدیکِ خویشم ق

کہ از خود دور صد فرسنگ باشم — بیادت بے دل و بے سنگ باشم

۵ چو رہ پیش است زادِ منزلم دہ — چو جاں خواہی ستد بارے دلم دہ

چو خواہد خفت لا بُد نفسِ باطِل — پس از بیداریش خسپاں تہ گلِ

چو خاکم بر سر افتد در تہ خاک — تو کُن بر خاکساری رحمت اے پاک

گہِ رفتن رہم سوئے رضا دہ — زِمامِ من بدستِ مصطفٰے دہ

## نعت کامل جمالے کہ سرِ ناخنے از حسنش یک بدر را

## ۱۰ دو ہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کآیتِ نورست رویش — سوادِ رُوشن واللیل مویش

گرامی نازنینِ حضرتِ پاک — کزو نازند ہم انجم ہم افلاک

دو عالم را چراغِ چشمِ بینش — کلیدِ فتحِ بابِ آفرینش

دو ابروئے مبارک بر کشادہ — دو نونِ کُن فکاں را جلوہ دادہ

---

۵۔ بارے س، ۲، ۶، ح = بار ۶ ۹۔ کمالِ جمالے س ۶۔ از حسنش ح ح ۶ = از ناخناش ۶۔

۱۰۔ گردانید صلی اللہ علیہ وسلم ۲ ۱۲۔ نازند ۶، ح = نازندہ ۶ ۲

۱۴۔ کُن فکانش س، ۲، ۳، ۴، ح ح = کن فکاں را ۶

مژه و ابروش ایزد یاد کرده　　پس از نون و القلم سوگند خورده
رخش را گفت طٰهٰ زامرِ درگاه　　چو ماهِ چاردہ بل چاردہ ماه
ز لینِ دهانش جاں به تسنیم　　بکنیت قاف و اندر نام حا میم
ز حُسنِ خود ملاحت داشته عام　　صباحت داده یوسف را بانعام
۵ شد از نورِ نخستش چرخ برپائے　　بنامیزد زہے ماہِ فلک زائے
چو نور پاکش اوّل مشعل افروخت　　مه و خورشید شمعِ خویش ازاں سوخت
شنیده عزتِ آں قُرّة العین　　که قرباں پیش ازاں گشته ذبیحین
هم از معشوق و عاشق نیست تمیز　　محبِّ صانع و محبوبِ او نیز
ملائک مانده حیراں بر کمالش　　کواکب جمله عاشق بر جمالش
۱۰ چه دریا ہائے معنی در کشیده　　کزاں بر انبیا بوئے رسیده
ازاں بو کو خرابی بر دل افشاند　　بشر مست و فرشته بے خبر ماند
عجب شاہی سریر آرائے ہستی　　کزو داریم مُلکِ حق پرستی
بقلبِ عرش گشته مسند آرائے　　بعرش قلب رایت کرده برپائے
بشر دُری ز دریائے وجودش　　جہاں یک قطره از بارانِ جودش
۱۵ فراخش دست بے وسعت بفرسنگ　　که نه انگشترین در خنصرش تنگ

---

۲۔ گفت ر۳ ع۱ ح = گفته ع ۳۔ به تقسیم ر ع۲

۴۔ داشته عام ر۲ ع = داد برعام ر = داشت برعام ع۲ ح ایضاً۔ داده ع ر۲ ح = داد ر ع۲

۵۔ جبینش ر۲ ۹۔ در کمالش ر ع۲ = برکمالش ع ۱۰۔ چه دریا ع۲ = چو دریا ع ح

نگیں ہفت است و نہ انگشترینش — کہ لولاک است نقشِ ہر نگینش

فلک سر در گریباں کردہ ہر پے — کہ نہ داماں پیوندیست از وے

زہے اُمّی نظر بر لوح بازش — قلم سرگشتہ در سودائے رازش

ز علمِ او یکے قطرہ بروں داد — شریعت زو دو صد دریا فزوں داد

۵ محیطِ دو جہاں علمِ قلیلش — کہ شد راوی زبانِ جبرئیلش

بروح افزود میکائیل را روح — دعائے او کہ شد محفوظش از لوح

قیامت زاں سبب آہستہ ماندہ — کہ اسرافیل ازو دم بستہ ماندہ

ز عزرائیل بروی جانفشا نہا — فگندہ زیر پایش فرشِ جا نہا

حریم اللہ ز محمودی مقامش — یدُ اللہ دستگاہِ احترامش

۱۰ قضا چوں کُنہِ بے پایانش دیدہ — ازانجا نقشِ کُن بیروں کشیدہ

نہ خامہ خود بکاف و نوں رقم زد — چو او پروانہ دا دانگہ قلم زد

جہانے گم پدید آمد چو خامہ — نوشت از میمِ احمد گرد نامہ

فلک نہ دَر ز بہرش باز کردہ — وی از کُنجِ گدایاں ناز کردہ

گہے ہمخوانِ مسکیناں بقوتے — گہے مہماں بغارِ عنکبوتے

۱۵ کجا باور شود در دہر کس را — شکارِ آنچناں شیرے مگس را

---

۱۰ ۱- نقشے ہر نگینش ۳تا حاشیہ ۲- ہر پے ۲ع حج = بر پے ع ۴- بروں داد ۳تا ۲ع حج
= بروں زاد ع ۶- از لوح ۲ع حج = نوح ع ۱۱- نہ خامہ ع حج = بخامہ ع ۲۔
۱۲- جہانے ع۲ = جہانِ ع حج ۱۴- بغارے ۲

دل افروزِ گروہِ تیرہ کیشاں　　سر و ساماں کُنِ جمعِ پریشاں
تصوّر کن قیاسِ ایں کرم را　　پدر را در فدا کردہ اُمَم را
بعونِ اُمتِ مسکین و محتاج　　شفاعت را بپا لا کردہ معراج
کنوں در وصفِ معراجش زنم کلک　　بجائے دُرکشم سیّارہ در سلک

## ۵ صفتِ معراجِ صاحبدلی کہ از دو نونِ قابَ قوسین یک دائرہ میم محبّت بنگاشت

شبے ہمچوں سوادِ چشمِ پاکاں　　نہفتہ رو۔ ز چشمِ خوابناکاں
ز نورِ او کمینہ پرتوی بدر　　ز قدرِ او نمو داری شبِ قدر
فلک مہ را بسے دندانہ کرن　　وزاں گیسوئے شب را شانہ کرن
۱۰ مہش در چشمِ نیکاں ریختہ تاب　　فگندہ چشم بد را پردۂ خواب
عُطارِد بُرد ہم زاں شب سیاہی　　نوشتہ آیتِ سرّ الٰہی
ز مِزمَر توبہ کردہ زُہرۂ مست　　بجائے زلفِ چنگش سُبحہ در دست
بہ تعظیمِ بزرگی بستہ اُمید　　بہ حُرمت جائے خالی کردہ خورشید
مسیحا چوں ہوا دارانِ جانی　　براہش کردہ ہر دم جانفشانی

---

۱۔ گروہِ سا[۲] سر[۳] ع[۱] ح ح = درونِ ع ۶۔ میم محبت سر[۳] ع ح ح ع[۲] = محبت سر ۹۔ نگاشتہ ع[۲۶]
۱۰۔ پردہ درخواب سر ۱۱۔ نبشتہ سا[۱] ۱۲۔ توبہ کردہ سر = کرد ع۔
۱۳۔ بہ حرمت سا سر[۲] ع ح = بخدمت ع۔

ستاده منتظر ترکِ قبا پوش | بسرهنگی نهاده تیغ بردوش
زسر بر جبیں زیر آورده دستار | که فرشے گسترد در پائے رهوار
زحل کو هندوی پیر است و خم پشت | شهادت را ببالا کرده انگشت
ده و دو برج را در تختهٔ تیر | نگارش کرده نقاشانِ تقدیر
۵ در ایوان طلق رانده بر سیاهی | نه از مهتاب کز نورِ الٰهی
ثوابت هفت مسند راست کرده | سریر از هشت جنت خواست کرده
به جنت رو فتن رضوان شده گم | ز طاؤسانِ طوبیٰ بسته دُم
ز شادی بسکه حوراں گشته بیهوش | کشیده وسمه بر رخ سرمه در گوش
بخلد ادریس کیں مژده شنیده | بجا بگذاشته کفش و دویده
۱۰ چو زینساں زیوری بستند شب را | به احمد جبرئیل آمد طلب را
نویدش داد کای سلطانِ عشاق | بعزمِ عرش والاقُم علی الساق
براقی پیشکش کردش فلک گام | که وهم از وی بحجت تگ کند وام
دو گامی زیں جهاں تا آں جهانش | دو جولاں از مکاں تا لامکانش
بفرماں شد سوار آں خاصِ درگاه | ملائک طرّقوا گویاں همه راه
۱۵ سیه چتر از شبِ معراج بارش | ز سُبحانَ الّذی اَسریٰ طرازش

---

۴- تختهٔ بیر ع = تخته و تیر ر۲ ح = تختهٔ تیر ر ع۲۔ ۵- ایوان طلق رانده بر ر۳ ع۱ ح حج = ایوانِ تتق رانده ع ر ۱۲- گردش ر۲ ع۱ ح = کرده ع ایضاً فلک گام ع حج = فلک وام ع۲۔

نخُستت اسپش بسیرِ فکرت آسا — شد از بیت الحرم در بیت اقصا
سُبک گنبد به گنبد شد روانه — ز بیتی تا به بیتی خانه خانه
گزشت از ہفت سیّاره بیک دم — زد و شش برج بلکه از شش جهت هم
ره از صفِّ ملائک گشته صف صف — هم از رف بر گزشت و هم ز رفرف
۵ بِیدِ ره ماند همسر پروازِ والا — وز انجا رفت بالا مرغِ بالا
رسید آنجا که نتوان گفت جائے — هوائے در گرفتش بے هوائے
در آمد خازنے از وحدت آباد — جهت را شش خزینه داد بر باد
جهت چوں پردہ بُرد از پیشِ دیدار — جمالِ بے جہات آمد پدیدار
چو ہستی نیست گشت از ہست بے نیت — عیاں شد ہستی کو ہستِ ہینست
۱۰ لِقائے دید کانجا دیده شد گم — نه دیده بل همه هستیِّ مردم
ز خود گم گشته بے خود بود با او — دوئی بگزار یا ایں بود یا او
خدا را دید و دید از دیدهٔ سر — نخود دیدن تواں از چشمِ دیگر
دراں حضرت چو خواهش را محل دید — همه مشکل بکارِ خویش حل دید
گروهِ خویش را فریاد رس گشت — گراں بارِ عنایت باز پس گشت

---

۱۔ آسا اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصا جح ح خ[۲] = اسائے۔ اقصائے ع ایضاً بیت الحرم در ۲/۳ ع[۱] ح ع = بیتِ حرم تا ۲ ۴۔ گشته ع = بسته ع[۲] = گشت ح ۶ ۔ نے ہوائے ع = بے ہوائے ۲/۲ ع[۲] ۸ ۔ بے جہت ۲ ۲ ۱۰ ۔ ہستیِّ مردم ۲ ۲ ع[۱] ح = ہستی ز مردم ع ۱۱ گشت ع[۲] ۱۲۔ کہ خود ع[۲] ح ۱۴۔ گراں بارِ ۲/۳ ح = گزاں بارِ ع = گرانبارِ ۲ ع[۲]۔

ازاں بخشش کہ دانائش گراں کرد ۔ رہ آوردی بہ مسکیناں رواں کرد
بیک قطرہ ز دریائے الٰہی ۔ فرو شست از ہمہ اُمت سیاہی
ہزاراں شکر یزداں را کہ مارا ۔ سپرد آں فرخ ابر یاچیارا
کہ چوں خورشید حشر آید بگرما ۔ ازاں بے سایہ باشد سایہ برما
۵ خہی طغرا کش حرف الٰہی ۔ کہ او را بر رسُل ختم است شاہی
خطابش سکۂ بر دینار خور زد ۔ قمر را مُہرِ وَانْشَقَّ الْقَمَرْ زد
سریرِ شرع تختِ پائدارش ۔ بہ تختش چار عُمدہ چار یارش
ازاں ہر چار ایماں سخت بنیاد ۔ چناں کز چار عنصر آدمی زاد
ابو بکر اوّل آں ہمِ منزلِ غار ۔ کہ دوّم جائے پیغمبر شدش یار
۱۰ عمر دومی کہ بستد جاں ز فرزند ۔ کہ زندہ کرد ازاں عدلِ خداوند
سوم عثماں دو صبحِ صدق را مہر ۔ کہ گشت از مہرِ قرآں روشنش چہر
چہارم حیدر آں در ہر ہنر فرد ۔ فقیہ و عالِم و مرد و جوانمرد
دگر یاراں کہ سیارات نوراند ۔ امم را پیشوائے راہِ دوراند
ز ما باد او رودِ بے کرانہ ۔ فراواں خاکبوسِ چاکرانہ
۱۵ نخست اندر جنابِ مصطفائی ۔ کزو دارد دلِ ما روشنائی

---

۱۔ گراں بود او مصرعۂ ثانی کا قافیہ رواں بود ح ۔ ۱۰۔ عمر دوم س ا ع ا ح = دومی ع
ایضاً ۔ جاں ز فرزند س ا س ۲ ع ا ح = جانِ فرزند ع
۱۳۔ سیاران س ع ۲ ۔ ۱۴۔ درودی بیکرانہ س ا ع ۲۔

پس اندر خدمتِ آں پاک جاناں — کہ بودند آں ملک رہم عناناں
مبادا جانِ ما بی یادِ شاں شاد — ہمیشہ یادِ شاں در جانِ ما باد

## مدحِ شیخی کہ در آئینۂ صفا مثالی ہست از ذاتِ محمد مصطفےٰ بالعین نہ بالعکس

۵ پس از دیباچۂ نعتِ رسالت — ز ذکرِ پیر بہ باشد مقالت
نظام الدین حق فرخندہ نامے — کہ دینِ حق گرفت از وے نظامے
خطابش راست دو نقطہ فروخواں — نشانِ نقطہائے انبیا داں
محمد اسم و آیاتِ محمد — درو واضح چو حامیم اندر احمد
زعلمش در دو عالم روشنائی — دو عالم علم کسبی و عطائی
۱۰ حدیثش چوں خبر در امر و در نہی — بیک پایہ فرود از پایۂ وحی
از و تا انبیا یک کافِ تعظیم — برآں گونہ کز احمد تا احد میم
شبیہِ مرسلاں از جانِ صافی — ادب را کافِ تشبیہ است کافی
بہ معراجِ نمازش چرخ محتاج — بہ چرخش چوں نمازِ خویش معراج
بشادُروانِ انجم صدرِ جاہش — بدار القربِ کرسی تکیہ گاہش
بصدرِ خضر و عیسےٰ مسند آرائے — خضرِ بوسید دستش خضر خاں پائے

---

۴- بالعین والعکس ر ۵- بذکرِ ر ر۲
۱۲- تشبیہ است ر۳ ع۲- تشبیہش ع ح ۱۴- بدر العرش ع۲-

مسیحے ہر دم از فیضِ تہا نہا — زدہ بر مُردہ جاناں موجِ جا نہا
سریر آرائے فقر از صفِّ ابرار — سریرِ مصطفیٰ را عُمدہ کار
دَمش مریم صفت آبستنِ روح — لُعابش مرہمِ دلہائے مجروح
بہر سو کز دمش بادے رسیدہ — ہزاراں کوہِ رنج از جا پریدہ
۵ بہر جانب کہ او الحمد خواندہ — اجل از کار رانی باز ماندہ
ضمیرش محرمِ دیرینۂ عشق — نیازش خازنِ گنجینۂ عشق
دلش کز شوق دارد درد و داغے — رُواقِ قُدس را روشن چراغے
ملک از ہمتش پر وام کردہ — فلک بہر درش سر وام کردہ
بچرخ از ذکرِ آں ذاتِ مُعلّٰی — شکستہ مشتری عطفِ مُصلّٰی
۱۰ کسے کو صوفِ او در بر گرفتہ — قضا از وے قلم را بر گرفتہ
کلاہش را نیارم نام گیرم — زہے بخت ار تہ کفشش بمیرم
خدایا آں گزیدہ بندۂ خاص — کہ ہست الحمد للہ جفتِ اخلاص
بہ قربت ہمنشینِ مصطفیٰ باد — دراں قرب ایستادش بہرہا باد

## ستایش خلیفۂ شائستہ علاء الدین محمد ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم

۱۵ بہ موج آمد دلِ دریا وشم باز — باوجِ آسماں شد گوہر انداز

۱۔ مسیحے ع[۱] ح = مسیحا ع۔ جاناں ع[۱] ح = جانہا ع ۲۔ آں فخر مر[۳] = از صفِّ ع ع[۱] = از صنفِ مر[۲] ۴۔ رسیدہ مر مر[۱] ع[۱] ح = وزیدہ مر[۱] ایضاً کوہ غم مر[۳] ۷۔ دود و داغے مر[۲] ۱۴۔ علاء الدین محمد مر[۲] مر[۳] ع[۱] ح = علاء الدین محمد شاہ ع ۱۴۔ علیٰ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مر مر[۳] ع[۲]

فلک خواہد شدن در گوہرش غرق   کزو تا خود نداند اختراں فرق

کند ایں موجِ دُر چوں بر فلک راہ   رسد از من نُثاری بر درِ شاہ

شہے کا سکندر گیتی کُشا یست   دلش آئینۂ گیتی نُما یست

علائے دین و دنیا شاہِ والا   بقدرت نائبِ ایزد تعالیٰ

۵ محمد شہ کہ صد چوں کسری و جم   زمیم نام او پوشیدہ خاتم

سپہر کو زگر خود ایستد راست   بنوسد پایۂ تختے کہ او راست

زہے چترِ بلندِ گوہرینش   کہ ظلّ اللہ بود سایہ نشینش

بلند اعلامِ او سر بردہ بر ماہ   الفہای است از نصرٌ من اللہ

صفش در طولِ دریائے مُہیّاست   بگاہِ عرضِ خود چوں ریگِ دریاست

۱۰ چو دست و پا نہد خنگش بر انجم   شود انجم وشاں را دست و پا گم

چو جنبد لشکرش بر سطحِ ہاموں   رود در قعرِ دریا رُبعِ مسکوں

چو راند تیغ در صف ہائے انبوہ   سرِ کوہ افگند در دامنِ کوہ

نہیبش قلبِ سرداراں شکستہ   شکوہش پشتِ جبّاراں شکستہ

درشتاں از شکوہش درتہِ کوب   چو کشتِ پُر کلوخ از مالشِ چوب

۱۵ زبیم او نجستہ فتنہ از خواب   زخوابِ مرگ چوں گرگیں وسہراب

---

۱۔ گوہرش سا ع۲ حج = گوہراں ع سا۱ ۲۔ کند چوں موجِ ایں دُر ع۲۔ از من ع۱ = از وی ع حج ۔
۴۔ علائے دین ع۲ = علاء الدین ع حج ۵۔ صد چوں ع۱ حج = چوں صد ع ایضاً پوشند خاتم سا۲
۱۳۔ قلب صفداران سا۱ = قلب سرداران سا۲ ع۲ حج ع ۱۴۔ از شکوہش سا۱ سا۳ ع۲ حج = باشکوہش ع ایضاً از مالِ چوب
ع۱ = ازمایشِ چوب حج ۱۵ انجستہ کید سا۲ = نجستہ فتنہ ع ایضاً چوں گرگیں ع = ہم گرگیں سا سا۲ ع۲ حج

| | | |
|---|---|---|
| | از و نقشِ مغل ہم چربه دارد | که ناید گر چه صورت گر نگارد |
| | زند سہمش سراں را زخمِ جانہا | چو قصّاباں تبر بر استخوانہا |
| | فلک را سہمش ار در خانه افتد | حوادث ز شکمش افگانه افتد |
| | خدنگش راست ہمچوں دلربایاں | بعیّاری ربوده دل زرایاں |
| ۵ | بدُوری تیرش از دریا گزشته | درونِ کیش منزل گیر گشته |
| | بہر جانب که جیشِ آں جہانگیر | رسانیده بگردوں بانگِ تکبیر |
| | بصد تعظیم سوئے کعبۂ پاک | صنم خانه نہاده روئے برخاک |
| | ازو بادِ سلیمانی وزیده | ہزاراں پیلِ معبر بر پریده |
| | ز تیغش قطره برده بر مغل سیل | بسے طوفانِ رخش آورده زاں خیل |
| ۱۰ | سنانش سفته مروارید انجم | بساطش خفته بر ایوانِ پنجم |
| | ز خاکِ آستانِ او فرشته | سراسر حلیۂ شاہاں نوشته |
| | رسیده شیرِ دہلیزش به خورشید | اسد را کرد از خورشید نومید |
| | ز بہرِ سجده سلطانانِ کشور | سر آورده برآں در جزیه برسر |
| | بزرگی یافته ملک از درِ او | بلندی یافته تاج از سرِ او |
| ۱۵ | ز نقشِ روئے شاہاں آستانش | چو دیباۓ که اندازے ستانش |
| | زحل خاکِ درش کرده برخ صرف | چو ہندو در بہارِ خویش شنگرف |

---

۱- حرب دارد ع[۲] = حربه دارد ح ۳- از شکم ع[۲] ح ۸- کوهِ معبر ر[۳] حاشیه ۱۴ تاج از فرِ او ر[۲]

۱۵- اندازی ستانش ر[۲] ر[۳] ع[۱] ح = اندازی زمانش ر[۱] = بود از مه نشانش ع۔

فلک خواہد کہ ساکن تر زند گام | کہ عہدش را درازی یابد ایّام

چنان نایاب شد ظلم از امانش | کہ دلہائے پریشان در زمانش

بدان تا ہیبتش نفت بکندی | کہ مہا را نہفتہ زیرِ تندی

چو دریائے کہ موج انداز گردد | گہر بیرون فشاند باز گردد

۵ مکارم را ز خشم افگندہ مقنع | تہوّر بر عطا کردہ ملمع

چو خورشیدی کہ گرمایش بود زشت | ہمو میوہ پزد ہم دانہ در کشت

رعیت پرور از بخشایشِ عام | چو بارانی کہ پُر بارد بہنگام

ضعیفان را زبونِ حکم پیوست | ولیکن بر قوی دستان قوی دست

چو انصافِ عُمَر صیتش شنیدہ | ز ایّامِ عمر سویش دویدہ

۱۰ ازان گاہے کہ گیتی دیدہ دادش | برفتہ دادِ نوشرواں زیادش

ز عہدش عامہ در شادی و دستان | چنانکہ از جمعہ طفلانِ دبستان

زمانہ تا بود دورانِ او باد | سراسر دور در فرمانِ او باد

## خطاب زمین بوسِ بادشاہ اسمان قدر فی الورا و انکہ روشنائی بخش است
## در شام کفار کالبدر فی الدجیٰ

۱۵ سخی گردن زنِ گردن فرازان | نوازشہات بر عاجز نوازان

---

۱ - ترنہد گام ر۳ = برزند گام ح ۲ ۳ - ہیبتش ر۲ - زکندی ح ۴ - بیروں فشاندہ ع۲ ۵ - مقنع ع۲ ح ح = برقع ع ایضاً سہارا بر عطا ر۱ = تہور بر عطا ر۲ ر۳ ح ع۲ = تہوّر اعطاع ۶ - دانہ کشت ر۳ ۷ - می بارد ر۱ ۱۰ - عہد نوشرواں ع۱ - ۱۱ - عامہ ر۲ ر۳ ح = عام ع۲ ۱۳ - اکثر نسخوں میں یہ عنوان نہیں ہی ہم نے نسخہ ر۳ سے نقل کیا ہی - نسخہ ر۱ اور ع۲ میں اس عنوان کو آیندہ عنوان یعنی عوض صحیفہ طولانی کے ساتھ شامل کر دیا ہی - اور بجائے روشنائی بخش کے ع۲ میں روشنائی بخشیدہ اور ر۱ میں روشنائی بخشندہ ہی اور لفظ فی الورا اور فی الدجیٰ ان دونوں نسخوں میں نہیں ہی ۱۵ - اخی ر۲ ر۳ ح ح = شہ ع۲ ایضاً نوازشہات ع۲ ح = نوازشہاش ع -

به بسته ضبطِ تو کارِ جهاں سخت — بهمواری بسانِ جامه در تخت
چناں امن از تو گیتی دار گشته — که شمشیر از عمل بیکار گشته
پلا رکھا که اندر جنگ و ناورد — نهنگ و شیر خوردی مور چه خورد
ز لطفت کارهائے سخت مومی — ز بادِ قهرِ تو دوزخ سمومی
۵ فلک قهرِ ترا بازیچه دست — چو شیشه برکف دیوانهٔ مست
حسودت سرخ رو بود بهر سوئے — کش از سهمِ تو خوں بگریزد از روئے
شود هم سرخ رو لیکن چو شمشیر — خورد بر فرق و خونش از سر رود زیر
بود بر روئے تیغت خصم سرکش — چو اسپِ موم در میدانِ آتش
ز تیغت گنجِ رایاں بے گهر گشت — که دید آهن که مقناطیسِ زر گشت
۱۰ ز شاهاں لبتدی زرهائے موجود — بدرویشانِ مسکیں دادی از جود
چو می بوسد فلک نامت به تعظیم — خطابت حیف باشد بر زر و سیم
ازاں بے مُهر شد دینارِ خورشید — که دارد سکهٔ نامِ تو امید
کرمهایت بهر شو داشته شمع — که کو پراگنده حالی تا کند جمع
رواں آوازهٔ تو قاف تا قاف — که دلها را به چنگ آرد ز اطراف
۱۵ ز جودت عقل دیوانه رقم گشت — جراید نیز مرفوعُ القلم گشت
جهاں تنگ آمده زاں دستِ دُربار — چو کشتِ پخته از بارانِ بسیار

۱- بر تخت ر ۵- در کفِ ر ۱۲- بے مُهر شد ر، ر، ر[۳] مح ع[۲]- بے سکه شد ع ۱۴- دوان ر ر[۲] ع[۲] ۱۵- نسخهٔ ع میں جراید نیز کے بجائے جراند بیرہ ہے اور یقیناً غلط ہے ۱۶- کشتِ پخته ر ر[۲] ع مح- پخته کشت ر[۲] ع-

فلک در زیر دستت از پئے خواست — همی خواهد نهد طاس نگوں راست

بهر دل از کرم شرمندگی رست — ولے در دل کرم شرمندهٔ تست

عطا کز موجِ دستت خاست کردن — دروغ شاعراں را راست کردن

ترا وصفی است اے یزدانت ناصر — که استغراقِ مدح آنجاست قاصر

۵ براتِ پادشاهاں صفر هم بود — کنوں صد صنعِ خطت راست موجود

ز مدحت خرّم اربابِ معانی — چو پیر از سرگذشتِ کامرانی

کسے کز تو خورد تنبولِ امید — کند بخشش ذخیره برگِ جاوید

جهانے از تو در آسایشی زیست — ز آسایش نکوتر در جهاں چیست

ز تو زینگونه دهر آسوده بادا — بد اندیشت ز غم فرسوده بادا

## ۱۰ عرض صحیفهٔ طولانیِ نصیحت پیش ضمیر ملهم پادشاه که نسخه ایست صحیح از لوحِ محفوظ حفظه الله تعالیٰ عن التلویح السّوء

شها حکمت شناسا کاردانا — ز داد و دانش اسکندر نشانا

به گستاخی بروں افگندم از بند — برسمِ نیک خواهاں نکتهٔ چند

تو خود در کارِ ملک آں کاردانی — که از تلقینِ دولت کامرانی

۱۵ هم از خود عقلِ دانش سنج داری — هم از الهامِ غیبی گنج داری

---

۳۔ خاست کردہ ر۳ = خواست کردہ ر ر۲ ع۱ ح ۵۔ خطش راست ر۲ = هر خط راست ر ع۱ = هر خط او نست ر۲۔

۸۔ آسائشے ر۳ = آسایش ر ر۲ ع۱ ح ۹۔ زینگونه ع۲ ح = ایں گونه ع ایضاً دهر ر۳ ع۱ ح = دو ر ع۔

۱۱۔ حفظها ع = حفظه ح۔ تلویح السوء ر ر۲ ع ح ۱۲۔ زدین و دانش ر ع۱ = ز داد و دانش ر۲ ح۔

۱۴۔ تلقینِ دولت کاررانی ع۲۔

چو دولتمند ملہم باشد از غیب — نصیحت کردنش نوعیست از عیب

بداں ماند ہمی زیناں خطابے — کہ کس برگلستاں ریزد گلابے

خرد بود بہ معدن زر فگندن — بدریا دُر بکاں گوہر فگندن

عمارت کردن اندر بیتِ معمور — بہ نور آلودنِ خورشیدِ پرنور

۵ ولے بر دولت اندیشانِ شاہی — بواجب شرط باشد نیکخواہی

بہ گیتی نیست پنہاں قصّہ کُرد — کہ سوئے دجلہ بردا زپارگین دُرد

کشادم پوست از نو بادۂ تلخ — تو خواہم پوستیں دہ خواہ کن سلخ

خوش آمد نیز دارم شکّر آلود — چو قندِ می زیانش افزوں ترازسود

ولے چوں بندہ نیکو خواہِ شاہ است — زیانکاری نہ شرطِ نیکخواہ است

۱۰ دریں حضرت کہ از تشویشِ جا ہا — گرہ گردد حکایت بر زباہا

حدیثی کز دلیری حاصلم داد — ازاں گفتم کہ عفوِ شہ دلم داد

وگرنہ زہرہ کے دارد گدائے — کہ گوید مصلحت با پادشائے

ندیم آنگہ کند بستاخ گوئی — کہ بیند از بزرگاں نرم خوئی

چو موجِ تندِ دریا بر زند جوش — معلِّم را شود تختہ فراموش

۱۵ چو صرصر در رُباید کوہِ خارا — چراغی را عیاں کردن چہ یارا

---

۶ - کُرد ع۲ حج = گُرد ع ۷ - تو خواہم س۱ س۲ ر۳ ع۲ حج = تو خواہی ع -

۸ - چو قندِ می ع۱ حج ۱۳ - گستاخ گوئی س۲ = بستاخ روئی ر۲ = گستاخ روئی حج -

۱۵ - عیاں کردن ع = زیاں کردن س۱ س۲ = زباں کردن ع۲ حج -

سخن در وادیِ موراں کند مور — کجا پیشِ سلیماں دارد ایں زور

درختے کِشتم و سر بر ہوا سود — نہاں چوں دارشس چوں بودنی بود

کنوں میخواہدم ایں جانِ گستاخ — کہ پیش آرد طبق واری ازیں شاخ

چو دارم ہمچو عفوت پشتبانے — بہ بستاخی بجنبانم زبانے

۵ ورایں ماخولیا نرزد قبولے — فضولی را مگیر از بوالفضولے

گرت خوش باشد ایں می نوش کردن — زمن گفتن ز تو در گوش کردن

نصیحت اینست اے شاہِ جہانگیر — ق — کہ چوں گشتی بشاہی در جہاں میر

گرفتن سہل باشد ایں جہاں را — کلیدِ آں جہاں باید شہاں را

مکن بس بر ہمیں کز تیغ و از رائے — ہمہ دنیا گرفتی رشتہ بر جائے

۱۰ بہمت آسماں را قلعہ کن باز — بہ ملکِ خشکی و تری مکن ناز

بکن کارے ہمیں جا تا توانے — کہ آنجا ہم چو اینجا ملک رانے

وضو وارے شمر دریائے سرگم — زمین خاکی بمقدارِ تیمم

مسلّم بایدت گر پادشائی — بباید کردن از دلہا گدائی

نگیرد آں جہاں قلبِ مرتّب — مگر قلبِ ضعیفِ لشکرِ شب

۱۵ چو میخواہی کزاں سو درکنی باز — ق — علم بالا کشی تا عالمِ راز

---

۲۔ درختے سر سر۲ ع۱ ح = درخت ع ۔ سر بر ہوا سر ع۲ ح = در ہوا ع ۵۔ نرزد سر۲ ع۲ ح۱ = ارزد سر۔
۶۔ خوش باید ع ۷۔ در جہاں پیر سر سر۲ ۸۔ جہاں باید سر ع۲ ح = جہاں نابد سر۲ = جہاں باشد ع ح۲
۹۔ مکن بس ہمبریں سر۲ ع۲ ۔ شستہ در جائے ع۲ ۱۰۔ تری و خشکی سر۲ ۱۱۔ بکن کارے ہم اینجا ح ع۱ ح = بکن کار ہم اینجا ع ۱۴۔ قلب مرتب سر سر۲ سر۳ ح ع۲ = قلب مرکب ح ایضاً۔ لشکر سر۲ سر۳ ح دع = لشکرے ع۱ ح۲۔

سپاہی جوئے بے خیل و مراکب — کہ بیدارند ہر شب چوں کواکب
چو زاں لشکر زنی بالا رو از رو — شناسی قدرِ ایں گفتارِ خسرو
دعا زیں بہ نمیدانم بجایت — کہ از دلہا حشم بخشد خدایت
اگر یکدل ترا خواہد بامید — ببامِ عرش برزن کوسِ جاوید
۵ ہمانی مزدِ دلہا دہ بہ تنہا — کہ ہر دل بہر تو قلبی است تنہا
کسے کالایشی بینی گلش را — بجاں بخشی بدست آور دلش را
ہمیں راہی بملکِ سرفرازی — رہِ جاں بخشی است و دلنوازی
یکے اندیشہ کن کایں ہر دو رایت — ببالا تا کجا دارد ولایت
گرایں رایت توانی داشتن باز — ببامِ آسماں رایت برافراز
۱۰ مکن تیغِ سیاست راچناں تیز — کہ چوں آتش نداند کرد پرہیز
شہ آں بہ کو عمل چوں آب راند — کہ ہم جاں بخشد و ہم جاں ستاند
تو شو جاں بخش تا انسے و جانی — ہمت جاں بخشد و ہم زندگانی
کسے کو مملکت را بدسگال است — بکش کاں خونِ بے حرمت حلال است
بکارِ دیگراں برشعلہ زن آب — خرد بیدار دار و تیغ درخواب
۱۵ نہ برگِ گندنا شد آدمی زاد — کہ ببرند و دگر خیزد زبنیاد
چو نپسندی غبارے برگلِ خویش — خزاں در گلستانِ کس میندیش

---

۱- فیل و مراکب س ۳- بہ زیں س۲ ع۲ ۵- مژدہ ع۲ ۷- و کارسازی ع۲ ۱۳- حرمت ع۲ حج۲
۱۵- کہ برند س۳ ع۲ حج- کہ ببرند ع س۲ ۱۶- غبارے س۲ حج- غبار ع۲-

چو پایت گیرد از برگِ گل آزار — برہ مپسند در پائے کساں خار

چو ہستندت ہمہ پائیں پرستاں — زبردستی مکن بر زیردستاں

رہت چوں رفت خلق از دیدہ پیش — رہ خود را تو روب از دیدۂ خویش

بدانش کارِ دیں کن تا توانے — چناں ناداں نۂ کیں ہم ندانے

۵ چو بر تو کارِ اقلیمے کشادند — خرد ہم در تو اقلیمے نہادند

نہ پنج و دہ ہنرہا دادہ اندت — کہ عقلِ جملہ سرہا دادہ اندت

اگر در حقِ تو بنود چنیں خواست — بیک دانش کجا ملکی شود راست

نہ از یک چشم بتواں بوستاں داشت — نہ از یک ہندسہ ہندوستاں داشت

پس ایں دانش ہمہ اینجا مکن صرف — کہ ایں خود خواندہ گیرت حرف بر حرف

۱۰ بچندیں مشعل امشب کارِ رہ کن — رہِ ظلماتِ فردا رانگہ کن

اگرچہ آفتابِ حشر تند است — بقطعِ ظلمتش شمشیر کُند است

ازینجا بر چراغے گر توانے — کہ تا آنجا بتاریکے نمانے

چراغے نے کہ باد از وے برد نور — چراغے کاں نمیرد از دمِ صور

مشو مغرور ایں مشتے خیالات — کہ در پیشِ تو می آید بجالات

۱۵ جہاں خوابیست پیشِ چشمِ بیدار — بخوابی دل نہ بندد مردِ ہشیار

---

۲- پائیں پرستاں سر سر۲ ع ح = آئیں پرستاں ع سر۳ ۳ - خود رفت سر سر۲ ع۱ ح

۶- نہ پنج و دہ ع = ز پنج و دہ ح ۸- از یک چشمہ سر۳ ۹- مکن اینجا ہمہ ع۲ ح ایضاً خواندہ گیرت ع ع۱ ح = خواندہ گیرشس سر۲ = خواندہ گیر از سر۳ ۱۲- چراغے نہ ع ح = چراغے نے سر سر۲ ع

۱۴- مشتِ خیالات ع ح = مشتے خیالات سر۳ ع۱-

شهانی کاسمان تخمِ زمیں کرد | زمیں شاں ارغوان و یاسمیں کرد
چہ طرفہ است ایں کشاورزی نمودن | فریدوں کشتن و خاقاں دُرودن
تو یک ذرّہ غباری از زمینی | کہ اندر خواب خود را کوہ بینی
چو بر تو دستِ تقدیر آورد زور | کنی رُوشن کہ جمشیدی و یا مور

## ۵ حکایت موش بہ تمثیل

بخواب اندر مگر موشی شُتر شد | ز پُرّی تنش دل نیز پُر شد
زخوابِ خوش بر آمد شاد گشتہ | ہمی شد سُو بسو پُر باد گشتہ
بناگاہ اشتری باری برو ریخت | ز صد من یک جُو آزاری برو ریخت
تہِ آں بار مسکیں موش درماند | بمسکینے جنازہ در عدم راند
۱۰ خوش است ایں خوابہائے خوش بہ تعبیر | اگر برعکس ننمایند تاثیر
چو بازیچہ است ملکِ سُست بنیاد | بدیں بازیچہ چوں طفلاں مشو شاد
مداں کیں ملکِ مرداں راست درخور | کہ مرداں دیگرانند و ملک دیگر
خسَش پوشی نہادہ پشت برخاک | گدائی را بہ بخشد ملکِ ضحّاک
گلیمِ مفلسی کاں تاقدم نیست | ز چرخِ اطلسش دیباجہ کم نیست
۱۵ رسید است ارچہ شہ را مملکت بخش | ولی دَرویش باشد مملکت بخش
میان فقر و ملک[۱] ار باید ت حد | نگہ کُن در سلیمان[۲] و محمد[۳]

---

۱۔ ارغواں را س۱ ۲۔ طُرفست حج ۴۔ تو یا مور حج ۵۔ حکایت فی التمثیل س۱ ۸۔ بصد من حج۔
۹۔ بر عدم س۱ س۲ ۱۲۔ مداں س۱ س۲ ع۲ حج = بداں ع ۱۳۔ دست برخاک س۲ ۱۴۔ کوتا قدم ع۲ ۱۶۔ جہان فقر س۱

چو با انگشتِ تو بستہ است پیماں ق نگینِ خاتمِ ملکِ سُلیماں

گر آں ملکِ نہانی نیز خواہی گدایاں را تواضع کن بشاہی

نمیگویم کہ ترکِ خُسروی کُن رہِ کم توشگاں را پیروی کُن

تو کے ایں پائے رہ پیمائے داری کہ زنجیرِ زر اندر پائے داری

۵ خرامش زیں رہ آنکس را تمام است کہ زیر پاش دو عالم دو گام است

تو ایں رہ کے روی کز ناز و تمکیں زنی دہ گام بر یک خشتِ زرّیں

چہ از رستم بر آری گرد چوں میغ سپاہِ دیو زن چوں میزنی تیغ

بدل اصحابِ دل را آشنا باش دروں درویش بیروں پادشا باش

ولیکن از تو درویشی ہمین است کہ عزت داری آنرا کاہلِ دین است

۱۰ بشاہی سہل باشد ملک رانی بملکِ بندگی رس گر توانی

پرستش چوں ترا جملہ جہاں کرد ترا باید پرستش بیش ازاں کرد

چو تو باآں کرم یک سجدہ ناری چساں آں سجدہ را حق گذاری

نہ اندک کارہا بسیار کردی ولے بہرِ دلِ خود کار کردی

کنوں کار از پئے آں کن کہ ہر بار دہد در کارِ اندک مزدِ بسیار

---

۱۔ خاتم و ملکِ سر سر۲ حج ع = خاتمِ ملکِ سر۳ ع۲ ۲۔ ملکِ سلیمان نز سر ۴۔ تو کے ایں سر۳ = کہ تو نے سر حج ع۲ = تو این نے ح = تو آں نے ع ۷۔ چہ از رستم سر۳ ع۲ = چو از رستم حج ایضاً گر میزنی سر سر۳ حج ع۲ = چوں میزنی ع ۱۰۔ ملک رانی ع۲ حج ع حاشیہ = کامرانی ع ایضاً تا توانی سر ع۲ ۱۳۔ تو اندک ع۲۔

۱۴۔ پئے آں کُن ع = پے او کن سر ح حج ع۲ = پئے دین کُن سر۳۔

چو توقیعی که اندر پادشاهی است — خلافت نامهٔ ملکِ خدائی است
شهی کو خواهد آزادی ز آفت — نیندیشد خلاف اندر خلافت
ستونِ ملک بود پایهٔ تخت — نه چوبِ چتر باشد عُمدهٔ بخت
ستونِ و عُمدهٔ با استواری — ستادِ شه بود با راست کاری
۵ بود شه برفرازِ تختِ جمشید — چراغِ هفت کشور همچو خورشید
چنیں روشن چراغے را بود شوم — که باشد روغنش از مغزِ مظلوم
سزائے گریہ باشد تاجِ شاہے — که لعلش هست ز اشکِ دادخواہے
بسے دیدم کمرہائے کریماں — همه دُرِّ یتیمیش از یتیماں
جفائے خلق پیشِ شاه گویند — جفا چوں شه کند داد از که جویند
۱۰ نه هر فرقے سزائے تاجِ شاهی است — نه هر سر لایق صاحب کلاهی است
همه باشند بهرِ تاج محتاج — یکے را زانهمه روزی شود تاج
فلک هر لحظه میدوزد کُلاہے — کزاں تاجے نهد بر فرقِ شاہے
کسے را ایں کُله بر سر بود چُست — که او نگذارد آئینِ سری سست
کسے کش تاجِ شاهی بهرِ زیب است — نه تاج آں قُندُزِ مردم فریب است
۱۵ کسے را تاج زر بر سر دهد زیب — که ناید بر ضعیف از تختش آسیب

---

۱۔ توفیقے ر، ر۲، ع۱ = توقیعے ح = توقیعت ر۳ ۴۔ ستون و عُمدهٔ ر، ر۱، ر۲، ع۱ ح = ستون و عده ع۔
۴۔ در راستکاری ر، ر۳، ع۲ ح = بار استکاری ع ۱۳۔ آئینِ سری ر، ر۲، ر۳، ع۱ ح = آئینِ شهی ع ۱۴۔ کسے کش
ر، ر۲، ر۳، ع۱ ح ح = کسے را ع ایضاً قندزی بهر فریب ر۲، ح ع۲ ح۱ د = قندزِ مردم فریب ر۳۔

رساند از کفِ خود جملہ را بہر | کزاں پروردۂ راحت شود دہر
غمِ عالم چناں باشد بجانش | کہ باشد عالمے غم ہسرِ آنش
بسرہا مہرِ شاہ و سایۂ وے | بود چوں تابِ مہر اندر مہِ دے
جہانداری بہ از عالم ستانی | کہ از خورشید ناید سایبانی
۵ بدہ گز دَور منگر چترِ شاہاں | کہ ہرگز گیرد از چیں تا سپاہاں
دو فرسنگے کند یک ابر سایہ | دو کشور یک شہِ خورشید پایہ
کسے کز وے دو کشور سایہ گیرد | تہِ قصرش چرا ہمسایہ میرد
روا باشد کہ زیرِ قصرِ خود شاہ | کند ہمسائگاں را سایہ کوتاہ
کسے کو سایۂ یزداں است در عصر | گدا بے سایہ او در سایۂ قصر
۱۰ حدیثِ طاقِ نوشرواں نہاں نیست | چنیں پایندہ طاقی در جہاں نیست
دراں طاق او براوجِ تخت چوں جم | ستورِ زال و شیرِ تخت باہم
شہاں را از سریرِ دولتِ خویش | چناں باید رعایت سوئے درویش
چنیں کردند شاہاں ملک رانی | چنیں بود است رسمِ مہربانی
چو شہ را از رعیت راز پرسند | ز درویش و توانگر باز پرسند
۱۵ کسے کو راست بر یک خانہ فرماں | بیک تن بایدش یکخانہ درباں

---

۲- عالِم غم س۳ ع۱ ح ۴- سایہ بانے ع۱ ۵- ہرگز س ع۲ = مرکز س۳ ح ۶- دو فرسنگے س۲ س۳ ع۱ ح = دو فرسنگ ار ع ۷- ہمسایہ گیرد ح س۳ ۹- زود رسایہ س ع۲ = اودرسایہ ع ح ۱۰ چنیں س۲ = چناں ع ح ع۲
۱۱- طاق او براوجِ س۲ ع۲ ح = طاق وبرجِ س۳ ۱۳- ملک رانی ع۲ ح ح = زندگانی ع -
۱۵- یکخانہ درماں س ح = یکخانہ درباں س۳ ع۲ = درخانہ درماں س۲ -

کسے کو کشوری را کامراں گشت | بناچارش بباید گردِ آں گشت
بقدرِ خویش باید کار بر داشت | بحدِّ زورمندی بار بر داشت
اگر موری ملخ را پائے بر دار | کجا تختِ سلیماں راکشی بار
بود اسپ از پئے تنہا سواری | شترُ ہودج کشد پیلاں عماری
۵ تنے باید بمقدارِ جہانے | کہ بر یک سر کشد بارِ جہانے
نہ حدِّ بُردن است ایں بارِ شاہی | زمردم جز بہ نیروئے الٰہی
چو کشتی کو بود چوبی سُبکبار | بود کوہِ گراں در جنبشِ کار
کشد شاہ ارچہ بارِ مرکب و پیل | گراں تر آدمی زیں جملہ بے قیل
کہ پیل و اسپ را جز یک شکم نیست | کمینہ مردم از یک خانہ کم نیست
۱۰ ہمہ را سر بارِ چندیں خانہ و شہر | بود بر یک سرِ فرماں دہ دہر
پس آں بہتر کہ بردارندۂ بار | بود از رخت و بارِ خود خبردار
اگر دورِ بَرید ایں حال دارد | کہ آں گنجینہ و ایں مال دارد
چہ اُمنی از یں در خواب ماند است | کہ ایں بے نان و آں بے آب ماند است
نشاید بود خوش با ہر چہ نیکوست | خوش آمد را نشاید داشتن دوست
۱۵ چو تو ہر دم جہانی را خوری غم | جہانے غم خورد بہرِ تو ہر دم
چو باشد یک جہانے در زیانت | زیانکاریست در ہر دو جہانت

---

۴ - پیلے عماری س۳ ۱۲ - دور بریدایں حال دارد ح ع = دور بریدایں حال باشد ع۲ -

۱۶ - زیاں کار است ع۲ ح -

چو دہقاں پرورد کشتِ جوِ خویش — زجو پُر بیند انبارِ توِ خویش
چو بُرّد باغباں خرمائے پُر بار — ہماں یکبار بر باید نہ ہر بار
رعیّت مایۂ بنیادِ مال است — زمال اسبابِ ملک آمادہ حال است
رعیت چوں خلل یابد ز بنیاد — کجا ماند بنائی دولت آباد
۵ وگر مال از حشم نادان ماند — شتر چوں ماند بار افتادہ ماند
سپاہ است آلتِ آفاق گیری — کزاں آلت تواں کردن امیری
چو از آلت عمل بسیار باید — بہنگامِ عمل ہنجار باید
چو تیشہ بشکند از راندنِ سخت — نہ کرسی ساختن بتواں ونے تخت
ارہ بر چوب رانی دو شود چوب — ولے بر سنگ باشد ارّہ راکوب
۱۰ زمحنت پارہ شد چوں قلبِ لشکر — درستی نیست جز از بدرۂ زر
عطا گرچہ از شہاں سنّت نشستہ است — ولیکن فرض بر قلبِ شکستہ است
بسا رویئں تنانِ آہنیں دل — کہ گشت از بے زری پولادِ شاں گلِ
بسا نقشِ سفالیں چوں گلِ زرد — کہ شد پولادِ ہندی چوں زری خورد
کرم شرط است بر اجرت ستانی — کہ جانے میفروشد بہر نانی
۱۵ ملک باید کہ گیرد مایہ داد — چہ غم گر باد گیرد آسیا باد

۳- پایۂ بنیاد ع[۱] ایضاً آمادہ حال سہ[۲]۳ع حج ح = آباد حال ع[۲] ۵- بار افتادہ ع حج = رخت افتادہ سہ[۳]ع[۲] ۷- بسیار یابد اور مصرعہ ثانی ہنجار یابد ع = بسیار باید و ہنجار باید سہ حج ع[۲] ۱۱- نشستہ اور شکستہ نسخہ سہ[۲] سے لیا گیا ہی باقی نسخوں میں نشست اور شکست ہی۔ ان میں غیر ملفوظی حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا ہی۔ ۱۲- رویئں تنان و آہنیں دل ع[۲] ۱۳- زری خورد سہ[۲]سہ[۳]ح = تند خورد سہ ع[۲] = زرِ خرد حج ۱۵- پایۂ داد ع[۲] حج ایضاً آشنا باد سہ ع لک

چه آگه خفته شاه اندر عماری ‌‌ ‌ ‌ از و کافتاده در اشتر سواری

چه داند تازنیں بر پشتِ رهوار ‌ ‌ ازاں رهرو که بر سر میکشد بار

خر اندر کوچگه جاں داد و جاں برد ‌ ‌ ولے خربنده زیرِ بارِ خر مرد

کسے کز بهر تو صد رنج ورزد ‌ ‌ ز تو آخر بیک راحت نیرزد

۵ ز بهرِ آنست ایں درویش و آں شاه ‌ ‌ که او تیمارِ ایں دارد همه گاه

نه شه را از گل دیگر سرشتند ‌ ‌ نه نعمت زانِ او تنها نوشتند

چو ما هم گوهریم از یک خزانه ‌ ‌ چرا گنجد تفاوت درمیانه

بنده نیست او را بر سر ایں تاج ‌ ‌ که هست او منعم و خواهنده محتاج

همیں موجش نگه کن تا کجا خاست ‌ ‌ که دستش ناودانِ روزیِ ماست

۱۰ بشکرِ ایں بباید آرزو داد ‌ ‌ که جست ایں آرزوئے خویش و او داد

تند شیر ار بخوردن بخلِ گرگے ‌ ‌ برو تهمت بود نامِ بزرگے

وگر دریا نه بخشد لولوئ ناب ‌ ‌ چرا غوّاص گردد غرقه در آب

درخت ار سایه نبود بر زمینش ‌ ‌ چرا خلقے بود سایه نشینش

بزرگی را که خلق از وے فروتر ‌ ‌ دهش نیکو است داد از وے نکوتر

۱۵ بدادِ دست ده تا صد شود شاد ‌ ‌ بدستِ داد ماند کشور آباد

---

۱- بر اشتر ع = در اشتر س ح ع۲ = از اشتر س۲ = دور اشتر س۳ ۶- که نعمت ع۱ ح ۹- بادوانی روزی ع = ناوداں روزی س۲ س۳ ع۱ ح ۱۰- اوواد ع ع۲ = ان داد ح ۱۲- به بخشد ع = نه بخشند س س۲ ع۲ ح ایضاً غوق ع = غوقه س۲ س۳ ح ع۲ ۱۵- بداد و همت وی صح ع = بدادِ دست ده تا صد س۳ ع۲ ح = بدست او ده ده تا صد س

کند ابرے کہ دائم سایہ بانی / بہ از باراں کہ باشد ناگہانی
چو پرسد قصۂ مظلوم ناگاہ / ستاند ز آسماں نستاند از شاہ
فرو خواں نامۂ مظلوم زاں پیش / کہ بینی روسیہ زو نامۂ خویش
سپید است ارچہ ایوانِ شہنشاہ / سیہ گردد ز دودِ تیرۂ آہ
۵ چو تیرِ نالہ دوزد بامِ خورشید / چہ باشد پیشِ او دیوارِ جمشید
عنانِ شاہ گر بر آسمان است / دعا را دست بالاتر از آن است
تہ غار اژدہائے با چناں زور / شود مسکیں چو در چشمش خزد مور
کنہ چوں گیرد اندر پیکرۂ پیل / نگارد پیل را از سرخی و نیل
توانِ بے تواناں ہست چنداں / کہ پیچد سخت دستِ زورمنداں
۱۰ بباید شاہ را بینش ز دو عین / ز عینِ عدل و عینِ عفو مابین
شہے کش نیست زیں دو عین بینش / اگر صد مردمی دارد بہ بینش
سزد رہبر دو دالش بر صیانت / کہ سر حرف است بر دین و دیانت
ملک را کیں دو رہبر پیش باشد / رہش سوئے صلاحِ خویش باشد
دگر پیرایۂ شاہاں صلاح است / کہ دولت را خلل در روح و راح است

---

۲۔ برشد ع [۱] ح = پُرشد سر [۱] = پُرسد سر ایضاً ستاند ز آسماں سر ع [۲] = ستاند آسماں ع ح ۳۔ نامۂ مظلوم سر ع [۱] ح = قصۂ مظلوم ع سر [۳] ۶۔ گر بر آسماں سر [۲] سر [۲] ع [۱] ح = کو بر آسماں ع ۸۔ کنہ سر ع [۱] ح = کند ع۔

۹۔ ناتواناں ع = بے تواناں سر [۲] ع [۱] ح = بے توانا سر [۳] ایضاً سخت دست سر سر [۲] ع [۱] ح = دستِ سخت ع سر [۱] سر [۳]

۱۲۔ حرف است سر ع [۱] ح = حرف اند ع۔ بر دین سر [۳] سر [۲] ح = در دین ع ع [۱] د ح [۲]۔

| | |
|---|---|
| کسے کو ظلِّ یزداں شد زنہ طاق | بگہ خیزی شود خورشیدِ آفاق |
| پگہ خیز است خورشیدِ سمائی | کہ دارد عالمے زو روشنائی |
| نہ گہ خیزی کش اندر دَورِ باقی | دمد صبحِ نشاط از روئے ساقی |
| ازاں گہ خیزئے کاندر زبر دست | شوند از ذکرِ وی روحانیاں مست |
| ۵ چو مردم ایں روا دارد کہ ہر کس | ق ہمیں پیشش نہد رو بر زمیں بس |
| روا باشد چنیں کز شکرِ ایں جود | جبیں بر خاک نہد پیشِ معبود |
| چو دادش ایزد آں پیشانیِ بخت | کہ بر پیشانیِ شاہاں نہد تخت |
| اگر بر خاک پیشانی نساید | بجز خاکش بہ پیشانی نشاید |
| کند چوں صد ہزارش سجدہ در پیش | ازو صد چند باید سجدہ بل بیش |
| ۱۰ ولے چوں نیست آں در حدِّ مردم | بتاویلے ازینجا باز گردم |
| چو سلطاں بندگی را پیش گیرد | خدا آں بندگی زو در پذیرد |
| چو یک سجدہ نہد بیچارہ وارش | دہد بیچارگی مژدہ ہزارش |
| پس آں سرہا کہ سودش بر گذرہا | بدیں چارہ برد زو وامِ سرہا |
| وگرنہ کے تواند کو بہر روئے | گذارد حقِّ یک سر یک سرِ موئے |

---

۱- بگہ خیزی سر۱ سر۳ = زگہ خیزی ع ع۲ حج ۴- زندہ دست ع = زبر دست سر۳ ع۲ حج ح ۵- ہر دم سر۲ ع = مردم سر۳ ع۲ حج ۶- جبیں بر خاک ع = دورخ برخاک سر۱ سر۲ سر۳ حج ع۲ ۷- ایں پیشانی ع ع۲ = آں پیشانی حج ۱۱- زو در پذیرد سر۱ سر۲ سر۳ ع۲ = از وے پذیرد ع ۱۲- سجدہ کند سر۱ سر۳ ع۲ حج ایضاً مژدہ ہزار سر۳ ع۲ حج = مژدہ ہزار ع ۱۳- بدیں چارہ سر۲ ع۲ حج = بدیں سرہا ع ایضاً برد زو وامِ سرہا سر۳ = بدو زد دامِ سرہا ع۲ حج۔

نیاز از شاہ بہ کو سرفراز است | گدا خود جملہ زاریؒ و نیاز است
ز پیرِ خود شنیدم قطبِ آفاق | ق | کہ ثابت باد چوں دو قطبِ نہ طاق
کہ ہر کو والیِ ملکے شد از دَور | ولی اللہ بود گر خود کند جَور
وگر عادل بود از ظلم بے لوث | بود قطبی بعہدِ خویش بل غوث
۵ کسے کش برچنیں مسند بود جائے | روا باشد کہ از مَی لغزدش پائے
پس آں کو ملک داد انگشتہ بنیش | سزد کز لعلِ مَی بنود نگینش
وگر شد رسمِ شاہاں جامِ گلگوں | باندازہ نہ از اندازہ بیروں
چو باشد خانہ را پاسباں مست | رساند دُزد خود را بادہ بر دست
چو نو شد پاسبانِ عالمے مَے | خرابی چوں نگیرد عالم از وے
۱۰ شبانی را کہ باشد بادہ در پیش | رساند نقلِ گرگ از پہلوئے میش
مبیں یک جُرعہ در طاسِ شرابی | کہ طوفان است از بہرِ خرابی
خرابی قصرِ سلطاں را ز آب است | چہ یَد آبی کز و سلطاں خراب است
سرود و لہو ہم باید بمقدار | کہ چوں بسیار شد عکس آورد بار
نشاید تا بداں حد نغمۂ نائے | کہ پائے تخت ہم برخیزد از جائے
۱۵ نواہائے کہ در خوردِ سریر است | صریرِ خامۂ و آوازِ تیر است

---

۴۔ بے ظلم و بے لوث ع[۱] ح ۶۔ کز لعل سر[۲] ع[۱] ح = گر لعل ع ۸۔ بادہ بر دست سر[۲] ع[۱] ح = بار بر دست سر[۳] ۹۔ کشور از وے سر ع[۱] = عالم از وے سر[۲] سر[۳] ح۔
۱۴۔ ہم باید سر[۳] ع[۱] ح = ہم باشد ع۔

سماعِ ارگنِ داؤ ولیست بسیار — بود ملکِ سلیماں را زیان کار

بدستِ شاه به شهبازِ دلکش — که طفلاں را بود با بلبلاں خوش

همه بازیست ایں در سرفرازی — بود سر بازی اندر ملک بازی

سرود ار چه غذائی جان پاک است — چو جاں مستغرقِ آں شد هلاک است

۵ شراب ار چه جسد را نوش دارو ست — نه آخر اصلِ سر درد و خمار او ست

بصرفه هر چه برگیرند نغز است — خورش بے صرفه جاں را پائے لغز است

بحکمت باده راحت بهر باشد — به پُرّی آبِ حیواں زهر باشد

## سرگزشت

در ایامی که ایں نفسِ بد آموز — گرفتارِ مغل شد دور زامروز

۱۰ بیاباں می بریدم ریگ بر ریگ — زبس گرما سرم جوشید چوں دیگ

من و با من چو من تشنه سواری — رسیدیم از ره اندر جویباری

من ار چه نفط جانم بود در تاب — ندادم نفطِ خود را روغن از آب

لبے تر کردم و تر شد جگر هم — سکونت یافت لختے جانِ درهم

فتاد آں تشنه و زاں تشنه تر خش — که بخشِ جاں برد زاں آبِ جاں بخش

۱۵ هم او سیراب شد هم مرکبش سیر — نشد در دادنِ جاں هر دو را دیر

---

۱- ملکِ سلیماں ر م[۱] ر[۲] ع سح = تختِ سلیماں ع ۴- آں شد ح ع[۲] = آں بیم ع ۵- دردِ سر خمار ر[۳] ۷- بسیری ع[۱] ح = به پری ع ۸- سرگزشت ع ح = حکایت سرگزشت ر[۳] = حکایت ر ع[۲] ۱۱- رسیدیم ر ا ح = رسیدم ع ع[۲] ۱۲- لفظِ جانم ع = نفطِ جانم ر[۳] ح ع[۲] ایضاً لفظِ خود ع = نفطِ خود ر[۳] ح ع[۲] ۱۵- هر دو تقصیر ع[۲]-

درین وادی که مهرش هست جان سوز — کسے جان بُرد کو شُد حکمت آموز

بیک شعله است آتش شمعِ خانه — بسوزد خانه چوں برزد زبانه

زُلالی کوست تا لب شربتِ زیست — چو از لب رفت بالاتر نگر چیست

غُلو جائے که در طاعت نشاید — کسے در لهو و عشرت چوں نماید

۵ بهر فن کت غلو گشته است محکم — غُلو یابی کنی گر نقطه کم

شه آنرا داں که گفت از جانِ آزاد — بترکِ بخل و خشم و لهو و بیداد

شهے کش چار ترکش در کله نیست — بباید ترکِ او گفتن که شه نیست

سُبک خواهی حسابِ پادشاهی — گراں کن پله سوئے پارسائی

که در حشر آتشی کش نیست پایاں — نیارد سوخت رختِ پارسایاں

۱۰ نه صوم و سجده مطلق پارسائیست — بسا کس کاں زر اندودِ ریائیست

همیگویم بکارے شو هوسناک — کزاں خوشنود باشد ایزدِ پاک

همیں توفیق باد از غیب یارت — همیں مقصود از ایزد در کنارت

همیشه بادت از قربِ خدا نور — غبارِ ظلمتِ دوری ز تو دور

## در سببِ نظمِ ایں جواهر که زمرّد وصفِ خضرخاں و اسطهٔ عقدِ اوست

## ۱۵ کتبه الله علی فصوصِ القلوب

مبارک بامدادی کاختر روز — شد از نورِ مبارک گیتی افروز

---

۳- رفت بالاتر ع۲ ح ع = بگزرد بالا س۳ ۹- آتشے س۳ ع۲ ح = آتشِ س۲ ع ۱۰- مطلق س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = رختِ ع ۱۴- این نظمِ جواهر ع۲ ح-

رسید اقبال پیشانی کشادن | کله بالائے پیشانی نہادن
دلم را گفت کا حسنت اے جوان بخت | کہ برگردوں زدی اندیشہ را تخت
چہ گنج است ایں کہ دادت خازنِ غیب | کہ در پیشت نگوں کرد آسمان جیب
بفردوس از زلالِ جاودان است | زبانِ کلکت آنرا ناودان است
۵ نماند از بس کہ دادندت لبینہ | کواکب رہنمائی در خزینہ
بشارت میدہم کز پردۂ راز | دری کردست دولت بہر تو راز
خضر دی مژدۂ دادست جانی | خضر خاں را بہ آبِ زندگانی
نہ آں آبے کزاں اسکندرِ روم | نہ بد چوں آب خوردش ماند محروم
ازاں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار | بعہدِ دوّم اسکندر پدیدار
۱۰ چنیں دانم کہ آں گویندۂ چست | تو ئی واں آبِ حیواں گفتۂ تست
رواں کن چشمۂ خود را بدانسوئے | کہ ہست ایں چشمہ را آں تشنہ رہ جوئے
زہی بخت ار چناں فرخ نہالے | ز جوی خاطرت نوشد زلالے
ہم ایں چشمہ بہ آبِ روئے ماند | ہمیشہ آبش اندر جوئے ماند
ہم آں سرو افگند بر اہلِ امید | ز شاخِ نیکنامی ظلِّ جاوید
۱۵ مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش | ز شادی پائے خود کردم فراموش
ز ہمت ساختم رخشِ فلک گام | بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

---

۸ - کز و سر۳ ۱۰ - دانندۂ چست ع۲ ایضاً تو ئی وآبِ حیواں ع حج = تو ئی واں آبِ حیواں سر۳ع۲
۱۵ - پائے خود سر۳ع حج ع۱ح = خویش را سر۲

همان چشمه که دریا بود در موج / بهمراهی شده با من دران اوج

رسیدم تا بدان گلشن که جستم / چو گل بر چشمهٔ اُمید رستم

مُعلّاً حضرتی دیدم فلک سای / مَلَک صف بسته و انجم صف آرای

فلک بر کرسیِ بخشش نشانده / سعادت آیةُ الکرسیش خوانده

۵ فروغ جَبهه نور افگنده تا دُور / چنانکه از لوحِ محفوظ آیتِ نور

چو چشم من دران خورشید شد گرم / چو موم روزگارِ سخت شد نرم

بجای سوده شد رُو بر زمینم / که انجم رشک بردند از جبینم

دران خدمت چو بسم الله شنیدم / دعای سوی مسند در دمیدم

بروی سرورانِ چیدهٔ مُلک / با برو در حدیث آن دیدهٔ مُلک

۱۰ دران ابرو دو چشم بنده خسرو / چو چشم عید جویان در مهِ نَو

بهرکان ماهِ نَو خم گشت ناگاه / مبارکباد گفتش خواجه و شاه

مرا باآن شکوهِ بادشاهی / بپرسش داد مُزدِ نیکخواهی

عزیزم داشت همچون جسم نگیں را / تواضع کرد چون گردون زمین را

بهم گفتاریم داد احترامی / که دولت گفت بختم را سلامی

۱۵ نُخستم گفت خسرو تا ندانی / که در من رسمِ کبر است این معانی

چو سلکِ بندگی یکسانست از غیب / من ار برتر نهم خود را زهی عیب

---

۴ بخشش س۲ س۳ ع۲ ح = بخشش ع ۶ - بران ع۲ ۸ - دران خدمت ع۲ ح ع = دران حضرت س۳ ۱۰ - بنده خسرو ع = شیر بهلو ح س۲ ع۲ ح = میر و بهلو س۳ ۱۵ - رسم گیر ع = رسمِ کبر س ح ع۲ -

بدان منعم کز احسانی ز حد بیش
ز شاه افزون نهد تعظیم درویش

که من گرچه آشکارا تاج دارم
نهان خود را کم از کم می شمارم

ولے ملکے که حکم آسماں داد
بباید داد آں در خورد آں داد

بزرگی کردن ار چه ناروائی است
نه کبر است آں که فر پادشائی است

۵ اگر بود بچشم خاصگاں ناز
ز گستاخی که دارد عام را باز

کرشمه تند جاں داریست شه را
که خالی دارد از بیگانه ره را

نگشت از سر بزرگی کس شه و میر
ولے چوں سر بزرگ آمد چه تدبیر

شکوه شیر زاں افزوں ز گرگ است
که در معنی و صورت سر بزرگ است

پلنگ ار کبر بود در دماغش
نهد میش از لکد بر سینه داغش

۱۰ چو گفت ایں بس نوازش کرد و فرمود ق
که اے صد گنج معنی در تو موجود

ز نطقت یک سخن صد لولوی تر
ز کلکت یک شبه صد کان گوهر

مرا در سر ز سودائے جوانی
خیالی هست زانگونه که دانی

ولے دارم اسیر فتنه جائے
مسلسل گشته در بند بلائے

همه روزم چو مجنوں مانده در سوز
شبم در قصه لیلی شود روز

۱۵ شدم گم در بیابانی بنا گاه
که آنجا خضر اول گم کند راه

من آں خضرم که آب خضر دارم
ولیکن آب خوشش خوردن نیارم

---

۲- که من گرچه آشکارا، سر۱، سر۲، ع۲، ح = من اینچه آشکارا ع = که من گر آشکارا ح، سر۳ ۴- ملکم ح ۹- آں که سر۱، سر۲، ع۲، ح = ایں که ع

۶- جاندار است ع۲ ۱۱- ز لفظت سر۱، سر۲، سر۳، ع۲ = ز نطقت ع -

اگرچه عالم است این دل درین گل — دو عالم غم کجا گنجد درین دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ — بچهره نقش بستم زاشکِ گلرنگ
زتو خواهم که این افسانهٔ راز — ق — که گرد از رخنهائے سینه در باز
چنان سنجی زبهرِ این دلِ تنگ — که در میزانِ دلها کم شود سنگ
۵ دلِ مُرده حیات از سر پذیرد — وگرکس زنده دل باشد بمیرد
بود گاهِ غم و اندیشه یارے — مرا و عالمے را غمگسارے
چنان در دل رود از رخنهٔ گوش — که بگریزد ز دیگر رخنها هوش
چو دید این رنج طبعِ گنج سنجت — کم از گنجی نباشد مزدِ رنجت
بفرمود آنگهے کاں نامهٔ درد — نهانی محرمے سوئے من آورد
۱۰ چو در چشم آمد آں دودِ جگرتاب — کشاد از دیدهٔ من در زماں آب
سُبک زاں قرة العینِ جهاندار — پذیرفتم بچشم و دیده این کار
شدم بس سربلند از خدمتِ پست — نمودم رجعت آں دیباچه بر دست
منِ زیں پس طرازِ این معانی — سوادِ حرف و سودائے نهانی
چو آنرا دیده شد آغاز و انجام — بهندی بود و در روے بیشتر نام
۱۵ بسے نمود در اندیشه زیبا — که پیوندم پلاسی را به دیبا
ولیکن چوں ضروری بود پیوند — ضرورت عیب کے گیرد خردمند
غلط کردم گر از دانش زنی دم — نه لفظِ هندیست از پارسی کم

۶- باری سر[۲] ۱۴- زاغاز ع[۲] = آغاز ع ح ۱۷- کہ از دانش س - کہ لفظ ع[۲]

بجز تازی که میرِ هر زبانست | که بر جمله زبانها کامرانست
دگر غالب زبانها دری و روم | کم از هندیست شد زاندیشه معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر | که نامیزد درو گفتارِ دیگر
بنقصانست نقطِ پارسی در خورد | که بے آچارِ تیزی کم تواں خورد
۵ چو آں صافی وش و ایں دُردناک است | تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک است
جسد را مایۂ گنجد ز هر ساں | نگنجد از لطافت هیچ در جاں
نزیبد جُفت کردن همسری را | عقیقی از یمن دُرِّ دری را
بهیں دولت ز گنجِ خویش صرف است | متاعِ عاریت عاری شگرف است
زبانِ هند هم تازی مثال است | که آمیزش در آنجا کم مجال است
۱۰ گر آئینِ عرب نحو است و گر صرف | ازاں آئیں دریں کم نیست یکحرف
کسے کیں هر سه دو کاں راست صرّاف | شناسد کیں نه تخلیط است و نی لاف
وگر پُرسی بیانش از معانے | دراں نیز از دگرها کم ندانے
اگر از صدق وانصافت دهم شرح | حدِ هندی کنی گفتارِ من جرح
در آرایم بسوگندے زبانے | که داند یا ورم داری دیانے
۱۵ ولے من کاندریں نقدِ مهیّا | بیک قطره شدم مهمانِ دریا

---

۲۔ غالب سر۲ سر۳ ع۱ ح = اغلب ع ۴۔ اچار تیزی سر سر۳ ح = اچار حربی سر۲ = اچار چیزی ع۲
۷۔ همسری را سر۳ = هم سری را سر۲ = هر سری را سر ع لج ۸۔ حرفِ شگرف سر۔
۱۳۔ کند سر۳ = کنی سر سر۲ ع۱ ح۔

ز قطرہ در چشیدن گشت معلوم | کہ مُرغ وادلیست از دِجلہ محروم

کسے کز گنگِ ہندستاں بود دور | ز نیل و دِجلہ لافد ہست معذور

چو در چیں دید بلبل بوستاں را | چہ داند طوطیِ ہندوستاں را

نکو دانند خوبانِ پری کیش | کہ لطفِ دیوگیری از کتاں بیش

۵ ز لطف آں جامہ گوئی آفتابے است | و یا خود سایۂ با ماہتابے است

کسے کامرود و آبی داشت در کام | نخوردہ موز را سنجد بہند نام

خراسانی کہ ہندی گیردش گول | خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکہ مردِ زندگانی است | کہ ذوقِ برگ خالی ذوقِ جانی است

دریں شرح و بیاں کابیست دررد | ق کسے باور کُند گفتارِ خسرو

۱۰ کہ دانا باشد و منصف بہر چیز | زمیں ہا یک بیک دیدہ بہ تمیز

سخن کز ہند و از روم افتدش پیش | سوئے انصاف گیردنی سوئے خویش

ز بے انصاف نتواں یافت ایں کام | کہ عُمیا بصرہ را بہ گوید از شام

دگر کس سوئے خود گرد دجہت گیر | نہد کم نغزکِ ما را ز انجیر

بہ از من خود نیارد بود وصّاف | کہ من حجّت سرایم او زند لاف

۱۵ سیہ گو بند ہند و ہمچنیں است | سوادِ اعظمِ عالم ہمیں است

---

۵ - آفتابے است اور مصرعہ ثانی ماہتابے است حج ع۲ = آفتاب است و ماہتاب است ع ر۳ ایضاً سایۂ باع ر۳ = سایہ یا خود سر اع۲ = سایۂ یا حج ۸ - صرف نسخہ ع۲ میں مصراع ثانی اس طرح ہے - کہ ذوقِ برگ ذوقِ برگ جانے است ۹ - کابیست خوش رو ر۳ ۱۱ - کز روم و از ہند ر۳ - ۱۲ - یافتن کام س۳ ۱۵ - عالم اعظم حج -

| | |
|---|---|
| بهشتے فرض کن هندوستاں را | کز انجا نسبت است ایں بوستاں را |
| وگر نه آدم وطاؤس ز آنجائے | کجا اینجا شدندی منزل آرائے |
| اگر دعوی کنی بارے چنیں کن | بحجّت مومِ خود را انگبیں کن |
| سخن باید که چوں گوید خردمند | دروغش نیز باشد راست مانند |
| ۵ زباں باید به دُرسفتن چو الماس | نه آنکه ز بهرِ دُر دُرودن بود داس |
| غرض طبعم که تند است آبخیزش | به هر سو میدود سیلابِ تیزش |
| پریشاں چند موج انداز گردم | کنوں در جوے اصلی باز گردم |
| دُوَل رانی که هست اندر زمانه | ز طاؤسانِ هندستاں یگانه |
| برسمِ هندوی از مام و بابش | دراول بود دیول دی خطابش |
| ۱۰ بنامِ آں پری چوں دیوره داشت | فسونِ بنده از دیوش نگه داشت |
| چناں رسمِ بَدَل کردم مُراعات | که آں هندی عَلَم برزد ز هندات |
| یکے علّت درو فگندم از کار | که دیول را دُوَل کردم به هنجار |
| دُوَل چوں جمع دولتهاست در سمع | دریں نام است دولتها بسے جمع |
| چو رانی بود صاحب دولت و کام | دُوَل رانی مرکّب کردمش نام |
| ۱۵ چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد | فلک در ظلّ ایں هردو عَلَم شد |
| خطابِ ایں کتابِ عاشقی بهر | دُوَل رانیِ خضر خاں ماند در دهر |

۱- که آنجا نسبت س ع لح ۲- مجلس آرای س ۵- نه آنکه از بهر که دُردن س ع لح ۔ نه آنکه از بهر دُرُده دن ع س ۱۱- رسم بَدَل ع س ۔ رسمے بدل س ر ع

مبارک نقش این حرف ورق مال — بدو معنی مبارک میکند فال

یکی هست آنکه اندر کامرانی — خضرخانا تو دولتها برانی

دگر چون لیلی و مجنون بترتیب — دول رانی خضرخان کرد ترکیب

چو بود این نام محتاج بیانی — بیان کردن نمیدارد زیانی

۵ چو لولو باشد اندر گوش ماهی — سرش را باز کن گردید خواهی

اگرچه مغز بادام است بس نغز — بباید پوست کندن تا دهد مغز

دو کشتی نقل بخشد پسته خندان — چو گردد غرقه دروی دُرّ دندان

چو عذر نام بیرون دادم از کام — دگر عذری ندارم از پی نام

کنون گر در بقا باشد درنگی — برین شیشه نبارد چرخ سنگی

۱۰ ز بخششها که من در سینه دارم — بریزم هرچه در گنجینه دارم

بهنجاری نگارم نقش این درج — که چون آب روان گوهر شود خرج

نه لافم بیش ازین ناکرده ترتیب — که گل نارسته نتوان گفتن از طیب

چو آید نقش این دیبا بپایان — بیاید خود بری کش هست شایان

خدا عمرم بخشد تا بدان گاه — که از گلگونه بیرون آید این ماه

۱۵ چو هیئت گرد کردم جلوه سازش — کم از شهری نباشد نرخ نازش

---

۱- حرف این نقش ع[۱] = نقش این حرف ع ح ۳- گشت س[۱] = کرد ع = کرده ح ع[۲] ۴- نمی داند ح ۵- گردیده خواهی س[۱] ۷- غرقه س س[۲] س[۳] ع[۱] ح = غرق ع ۸- ندارم ع[۱] ح ع[۲] = نیارم س[۳] ۹- نیارد ع[۱] ح ۱۲- بیش ازین س[۳] ع[۲] = بیش ازان ح ع ایضاً گفتن س س[۳] ع[۲] = گفت ع ۱۴- خدایم عمر بخشد س[۳] = خدا را عمر بخشد س[۲] = خدایا عمر بخشد س ع[۲] ح = خدایا عمر باشد ح ۱۵- کرده ام در جلوه س ع[۲]-

زشاهی کوست آن بت را وفا جوی | توانم خواست لابد هدیهٔ روی
خدایا ده فراغ و زندگانی | که بینم این صنم را در جوانی
چو شد پرورده زآب خضر جانش | سپارم در کنار خضر خانش
کز آب لطف آن خضر زمانه | بسر سبزی بماند جاودانه

## ۵ قلم زدن نخست در شرح تیغ زدن جمهور سلاطین ماضیهٔ دهلی علی الخصوص در بیان آثار ذوالفقار محمد علاء الدین و الدنیا

خوشا هندوستان و رونق دین | شریعت را کمال عز و تمکین
زعلم باعمل دهلی بخارا | زشاهان گشته اسلام آشکارا
تمامی کشور از تیغ غزا کار | چو خارستان ز آتش گشته بیخار
۱۰ زمینش سیر خورده آب شمشیر | فرو خفته غبار کفر در زیر
زبردستان هندو گشته پامال | فرودستان همه در دادن مال
بجای کاب جسته کدخدایان | ز مغز خویش روغن داده رایان
بدین عزت شده اسلام منصور | بدان خواری سران کفر مقهور
بذمه گر نبودی رخصت شرع | نماندی نام هندو ز اصل تا فرع
۱۵ سر هندو چو فرمان را مطیع است | زآب تیغ خونش را شفیع است

---

۱- وفاکوش اور مصرعهٔ ثانی هدیهٔ روش ع حاشیہ ۵- دہلی کا لفظ ر۲ ر۳ ع۲ میں نہیں ہے- اور در بیان صرف ر۳ میں نہیں ہے- اور نسخہ ح ح ع۲ میں بجائے علاء الدین و الدنیا کے علاء الدنیا و الدین ہے اور نسخہ ع۲ میں محمد کا لفظ نہیں ہے- ۸- عسلے ر۲ ۹- کہ ز آتش ر۲ ح-
۱۴- بذمہ ر۳ ح = بذمی ع۱ ر۲ حاشیہ = بجزیہ ر۱-

زغزنین تا لبِ دریا دریں باب   ہمہ اسلام بینی بر یکے آب

نہ زاں زہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر   ہمہ در کیشِ احمد راست چوں تیر

نہ ترسائی کہ از نا ترس گاری   نہد بر بندہ داغ کردگاری

نہ از جنسِ جہوداں جنگ و جوریت   کہ از قرآں کند دعوی بہ توریت

۵ نہ مغ کز طاعتِ آتش شود شاد   وزو با صد زباں آتش بفریاد

مسلمانانِ نعمانی روش خاص   ز دل ہر چار آئیں را باخلاص

نہ کیں با شافعی نے مہر با زید   جماعت را و سنت را بجاں صید

نہ ز اہلِ اعتزالی کز فنِ شوم   ز دیدارِ خدا کردند محروم

نہ رفضی تا رسد زاں مذہبِ بد   جفائے بر وفا دارانِ احمد

۱۰ نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی   کند با شیرِ حق روباہ بازی

زہی خاکِ مسلماں خیز دیں جوئے   کہ ماہی نیز سنی خیزد از جوئے

کنوں از باغِ اصلی نو کنم بر   ز شاخِ خشک ریزم میوۂ تر

چنیں گوید خبر دانندۂ حال   کزاں میموں خبر میموں شدش فال

کہ از غزنین چو بیروں کرد صمصام   معز الدین محمد گوہرِ سام

---

۱- بریں باب س۳ ۲- نہ آں رہ س۱ = نہ زاں زہ ع = نہ زاں رہ ح ع۲ = نہ زاں کنز س۳ ایضاً گرہ گیر ع ح = غوض گیر ح ع۲ س۲ ۳ ترسا شہ
۴- یو ریت ع۲ ۶- با ہر چہار آئیں س۲ = در ہر چہار آئیں ع۲ ح ۸- گردند ع = گشتند س۲ = کردند س۳ ع۲ = گردیدہ ح ۱۲- ۱۲- اس
شعر کے اوپر صرف نسخہ س۱ میں یہ عنوان درج ہے "ذکر اسامی بادشاہان دہلی" باقی نسخے اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یہ عنوان
امیر خسرو کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نہ اس کی یہاں ضرورت ہے عنوان سابق تمام فصل کے لئے کافی ہے س۳ ۱- کزیں ع۲ ح -

ازاں سلطانِ غازی بے مُدارا — بہ ہندستاں شد اسلام آشکارا

سریرِ دہلی ازوے یافت بنیاد — کہ بنیادِ سریرش تا ابد باد

چو بود است اعتقادے در نہادش — قوی ماند ایں بنا چوں اعتقادش

چناں کوز آہنِ شمشیرِ شاہی ق — زدود از روئے ہندستاں سیاہی

۵ ز یزداں با ہزاراں دلفروزی — جزائے ایں عمل بادش بروزی

ہر آنچہ آں شاہ غازی کرد بنیاد — ز قطب الدین سلطاں گشت آباد

زہے بندہ کہ از یک حکمِ مخدوم — ہمایوں کرد ز اسلام ایں کُہن بوم

ز شمشیرے کہ زد بر رائے قنّوج — در آبش غرقہ کرد از آتشیں موج

فگند از آبِ گنگش جامہ در نیل — گرفت ازوے ہزار و چار صد فیل

۱۰ چناں قطبے چو در مغرب سر آمد — ز مشرق چترِ شمس الدین بر آمد

تفِ تیغش چناں گشت آسماں گیر — کہ ہمچوں صبحِ دُوم شد جہانگیر

چو ذوالقرنین تا یک قرنِ کامل — نتاجِ فتح زاد از تیغِ حامل

ز حدِّ مالوہ تا عرصۂ سند — نمودار غزائے اوست در ہند

چو رفت آں شمسِ رُوشن در سیاہی — بر آمد اخترِ فیروز شاہی

۱۵ بہ بخشش خلقِ عالم را رہی کرد — ہمہ گنجینۂ شمسے تہی کرد

چو شش ماہی دراں دولت بسر بُرد — چو طفلِ ہشت ماہہ دولتش مُرد

---

۳- بود است ع حہ = بودش ع ایضاً بر اعتقادش ع ہم۔ ۴- ز آہنیں ع ۲ حہ ۶- سلطان گشت ر ۲ = سلطانی شد ر ۳ ح حہ ع ۲ ۷- حکم محکوم ر ۱ ۸- غرقہ ر ر ۲ ع ۳ حہ = غرق ع ۱۰- چو در مغرب ع ۲ حہ = کہ در مغرب ع ۱۱- چناں شد ع ع ۲ ۱۲- نتاجِ فتح ع حہ حاشیہ = نتائج فتح ر ر ۲ ع ۳۔

| | |
|---|---|
| ازاں پس چوں پسر کم بود شایاں | بہ دختر گشت رائے نیکرایاں |
| رضیّہ دخترے مرضیّہ سیرت | سریر آراست از جائے سریرت |
| مہے چند آفتابش بود در میغ | چو برق از پردہ میزد پرتو تیغ |
| چو تیغ اندر نیام از کار میماند | فراواں فتنہ بے آزار میماند |
| ۵ برید از صدمہ شاہی نقابش | ز پردہ روئے بنمود آفتابش |
| چناں میراند زور مادہ شیراں | کہ حال میشد ندا زوے دلیراں |
| سہ سالی کش قوی بُد پنجہ و مُشت | کسے بر حرف او ننہاد انگشت |
| چہارم چوں ز کار او ورق گشت | بروہم خامۂ تقدیر بگزشت |
| رواں شد زاں پس از حکم الٰہی | نگین سکّۂ بہرام شاہی |
| ۱۰ سہ سال او نیز اندر عشرت و جام | نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام |
| بروہم کرد بہرام فلک زور | شد آں بہرام نیز اندر دل گور |
| ازاں پس برفراز تخت مقصود | سعادت داد ہفت اختر بہ مسعود |
| دو سہ سالے دگر از دولت و بخت | علای داشت از وے مسند و تخت |
| چو آں گلہائے کم عمر از چمن جست | جواں سروے بہ بالیں گاہ بنشست |
| ۱۵ بہ محمودی شہ روئے زمیں گشت | بگیتی ناصر دنیا و دیں گشت |
| بسال بیست زاوج پایۂ خویش | جہاں میداشت اندر سایۂ خویش |

۱- وزاں پس حج ۲- دخترے ع[۱] حج - دختر ع ۵- پرید سع[۲] ۷- پنجہ و مشت ع - تخۂ پشت سع[۱] = بخت را پشت سع[۲] = برتخت بنشست حج ۱۰- سہ سالے اوہم سع[۳] حج - سہ سال او نیز ع
۱۴- دو سہ سال دگر ع[۲]-

عجب عهدی همه در کامرانی | بهر خانه نشاط و شادمانی
نه کس دادی کمندِ کینه را تاب | نه کس دیدی خیالِ فتنه در خواب
مسلمان چیره دست و هندوان رام | ندانستی کس از جنسِ مُغل نام
شهے در ذاتش از یزدان شکوهے | هم از سنگ و هم از گوهر چو کوهے
۵ خود او مستغرقِ کارِ الٰهی | بامرش بندگان در کارِ شاهی
چنیں تا دَورِ او هم بر سر آمد | جهاں را نوبتے دیگر در آمد
الغ خانی کِش آں محمودِ والا | بخویشی کرده بودش کار بالا
ز بهر عونِ مظلومانِ دل تنگ | غیاث الدّین و دنیا شد براورنگ
شهے بود او که از بخشایش و زور | خرامِ پیل نپسندید بر مُور
۱۰ درایامش مغل ره یافت ایں سُوئے | بتاراجِ بضاعت گشت ره جوئے
بکیں می آمد افروخته چهر | ز شه میبافتند افروزشِ مهر
گر آں مدغل زیاں بود ست وگر سود | گزشت آں روزگار و بود نے بود
شد آں خورشیدِ روشن نیز مستور | به برجِ خاک شد از بیت معمور
پس از وے پورِ پورِ وی بشاے | برآمد بر سریرِ کیقبادے
۱۵ ز سر نو کرد اکلیلِ شهاں را | معزّ الدین و دنیا شد جهاں را

---

۱۔ نشاطِ زندگانی ر[۳] ۷۔ الغ خانی ر[۲] ع[۲] ح = الف خانِ ر = الف خانے ر[۳] ۸۔ غیاث الدین و دنیا ر[۲] ر[۳] ع[۲] ح = غیاثِ دین و دنیا ع ۱۰۔ بتاراجِ بضاعت ع = بتاراج و بغارت ح = بتاراج و بطاعت ع[۲] = بتاراج و تطاول ر[۳] ۱۲۔ گر سود ر[۲] ع لحج ح ۱۵۔ معزالدین و دنیا ر[۳] ع[۲] ح = معز دین و دنیا ع

سه سالی سکّهٔ او نیز در ضرب — رواجی داشت اندر شرق تا غرب

چو او هم رخش عشرت راعناں داد — بدو هم چرخ دورِ همگناں داد

بهر پیمانه پُر مے ریختی دُر — هم آخر خفت چوں پیمانه شد پُر

دو ماهی وا پس چوں صورتِ خواب — چراغ کیقبادی شمسِ دیں تاب

۵ هنوز آں صبح بود اندر تب شیر — که شیرش وا گرفت ایں دایهٔ پیر

چو بود ایں طفل در کار جهاں خام — جهاں بر پخته کارے یافت آرام

بفیروزی دریں فیروزه گوں مهد — سرِ فیروز شه شد سرور عهد

ز بهرِ خطبهٔ صدق و صوابش — جلال الدین و دنیا شد خطابش

چه یارم گفت من وصفِ چناں شاه — که هست اندیشه را زاں دست کوتاه

۱۰ چو تاجِ خویشتن در سربلندی — چو نامِ خویش در فیروزمندی

هنر بری بود هنگامِ جوانے — نموده بر هنرِ براں پهلوانے

زبس خونریز کافر در گذرها — بر آبِ تیغ پل بسته ز سرها

ز مُلتاں سوئے غزنیں کرده آهنگ — زدوده در حدِ چرخ از سناں زنگ

ازانجا بر تتاراں رانده توسن — بسے لاله دمانیده ز سوسن

۱۵ بهر جائے که اسپش آب خورده — ز محرابی بسے محراب کرده

به تیغِ چوں پرِ طوطی دراں بوم — پرانیده بسے سر چوں پرِ بوم

---

۱- سه سالی ع۲ ۵- برگرفت ر ع۲ ۹- وصفاں جهاں شاه حم ۱۳- در حدِ خلج حم ۱۵- بهر جائیکه اسپش ر۲ = بهر جا اسپش آنسو حم = بهر جا رخشش آنسو ع۲ = بهر جا چشمش آنسو ع ۱۶- با پرِ بوم حم ح = چوں پرِ بوم ر۳ ع۲ ع-

بترکستان چنان هندی نموده | که از ترکان بهندی جان ربوده
چو زانجا باز این شورخ نهاده | بقتل گهکهران بازو کشاده
بتاب پنجه بر لبهائے پنجاب | بطا نرا چاشنی داده زسرخاب
هلالِ رایتش را روز تا روز | فلک میخواست بدری عالم افروز
۵ چو روا اندر برآمد داشت تابش | همیکرد آسمان حاصل خراجش
همی شد چون کواکب در ثریّا | همه اسباب اقبالش مهیّا
هران کارے که میجست انتظامش | زدولت پیش ازان میشد نظامش
چو شد هنگام تقدیرِ الٰهی | سپرد اندر کفِ او تیغ شاهی
که تا بستد جهان زان تیغِ چون برق | نه چون بے قوتان از حیلهٔ و زرق
۱۰ برآمد کردن بر فرق افسر بخت | بدار الملکِ دهلی بر سر تخت
زعدل آفاق را پیرایه بست | که گنجِ شرع از وسرمایه بست
زعینِ عدل او شد قاف تا قاف | نهفته حرف بیدادی در اطراف
بعزم رزم لشکر هر کجا راند | بآب تیغ گردِ فتنه بنشاند
بخنجر داد چندین شیرِ سرکش | چو خاشاکی که ریزندش بر آتش
۱۵ بفیروزی درین زنگارگون سطح | بسے قلعه کشاد از بازوے فتح
رعیّت را ز آسایش چنان داشت | که خلق آسایشِ دارالجنان داشت

---

۲- گہکراں ح ۳- بآب ع[۲] ۷- بیشش ازان ح ح خ ع[۲] ۱۵- یاری فتح س ع[۲]-
۱۶- دارالامان ع س[۳] ح = دارالجنان س س[۳] ع[۲] ح-

مغل را ازپئے قانون و تدبیر ۔۔۔ هم از آهن هم از زر ساخت زنجیر
بسالے هفت کو شاهِ جهاں بود ۔۔۔ کرم پیدا و بیدادی نهاں بود
چگویم آنچه من دیدم ازاں داد ۔۔۔ کے از کلک و زباں شرحش تواں داد
چو او کشتی به نه دریا رواں کرد ۔۔۔ چو من یک قطره نه دریا زیاں کرد
۵ چنانکه او کرد رحمت بر جهانی ۔۔۔ زغیبش باد رحمت هر زمانی
بجائے تاجِ غفراں افسرش باد ۔۔۔ بجائے چترِ طوبیٰ بر سرش باد
غرض چوں دَورِ آں دولت بسر شد ۔۔۔ سریرِ ملک را دَورے دگر شد
فرو پیچید گردوں نَطعِ آں شاه ۔۔۔ جهاں را شاهِ دیگر شد جهاں شاه
چو بکشاد آسماں از رخ نقابے ۔۔۔ پس از ماهی عیاں گشت آفتابے
۱۰ سعادتها بگیتی روئے بنمود ۔۔۔ برآمد کوکبے از برجِ مسعود
ز تیرِ چرخ و پرِ جیسِ کماں گیر ۔۔۔ ز سر شد تختِ دہلی آسماں گیر
سریرِ شاه فیروز از چه ز انجم ۔۔۔ گرفت از چار بالش تختِ پنجم
تو گوئی قالبے بست آں زمانه ۔۔۔ کزاں طاقی برارد جاودانه
چو شد طاقِ علائی آسماں سائے ۔۔۔ ازآں قالب تهی کرد آسماں جائے
۱۵ خدایا گر برآں فرخ جهاندار ۔۔۔ ز حکمت بر سر آمد نوبتِ کار
همیشه باد از مه تا بماهی ۔۔۔ غلغلِ نوبتِ ایں پادشاهی

---

۱۔ قانونِ تدبیر ع[۲] ۳۔ نه از کلک س[۳] ۴۔ زباں کرد ع[۲] ۷۔ دورِ دگر ع[۲] ۹۔ عیاں شد ع ۱۲۔ از چه
انجم ع[۲] ۱۳ ابست ایں س ع[۱] ک ایضاً برآمد ع = برآید س[۲] = برارد س[۳] ع[۲] ح۔

نُخُست از گوہرش گویم کہ چونست — کہ دریا ہا دراں گوہر درونست
یکے والا ہمیں فیروز مرحوم — کہ از فیروزیش کردیم معلوم
دگر اعظم شہاب الدینِ مسعود — کہ ہم لشکرکش و ہم پہلواں بود
دو دُر بود ایں سزائے تاجِ شاہی — زیک باراں و از یک گوش ماہی
۵ ازاں رُوشن شہاب چرخ مقدار — علاء الدین و دنیا شد پدیدار
فلک حیراں بکارش کز شہابی — چگونہ گشت پیدا آفتابی
زہے سیّارۂ مسعودِ سرمد — کہ زاد از فیض نورش ایں محمّد
علی وار از غزا آفاق گیرے — کہ او صافش نگنجد در ضمیرے
ز دولت ہم بدورانِ امیرے — سلیماں شد بملکِ دیو گیرے
۱۰ بملک جم چناں شد دیو رامش — کہ اول رام دیو آمد بدامش
گرفت و مملکت بر باد کردش — نخستش بندہ پس آزاد کردش
بدستش داد دولت ناگہانی — جہانی گنج بل گنجِ جہانی
فراواں پیل و جوہر نیز چنداں — کہ صد اشتر زمیں گیرد بدنداں
بعہدش کارہائے یافت بنیاد — کہ ماند تا بہ بنیادِ جہاں یاد
۱۵ کسے در میری واندک سواری — جز او نہ نہاد بر پیلاں عماری

---

۷۔ آں محمّد ع[۲] ۱۱۔ نخستش ر[۱] ر[۳] ع[۱] ح = نخستیں ع ۱۳۔ پیل و جوہر ر[۱] ر[۳] ع[۱] = پیلِ جوہر ح ۔ ۱۴۔ کہ ماند ر[۳] = کہ ماند ایں ع ح = کہ مانداں ر ع[۲] ۱۵۔ کسے در شبروی اندر ر[۳] حاشیہ = کسے در میری واندک ر[۲] ر[۳] ع[۱] ح

زہی در زیر رانش خنگِ خوش گام | کہ کرد از موئے پرچمِ پیل را دام
زموجِ پیل و گنجِ پیل بالا | بملکش رہنموں شد بخت والا
ز روزہ رفتہ نصفے با ہمیں فال | ز ہجرت ششصد و پنج و نود سال
کہ در دولت شد از عونِ الٰہی | بما نکپور تخت آرائے شاہی
۵ کفِ دستش چناں در موجِ دُر شد | کہ مانک پُر ز دُرّ و لعل پُر شد
بچتر آسماں سر در نیاورد | کہ بر خورشید چترِ زر بر آورد
بچشمِ آفتاب از اوج گاہش | سوادِ دیدہ شد چترِ سیاہش
ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل | رواں شد فتح دہلی را بہ تعجیل
خزائن ریز شد منزل بمنزل | ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل
۱۰ ملوک از پیش می آمد جریدہ | ز زر میشد غلام زر خریدہ
نشد گردن کش از وے کس بعصیاں | کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دُور | فشاندہ گنجہا بے منعِ گنجور
زیکمن تا بہ پنجہ مُہر زریش | بر ینساں کرد ثابت سکۂ خویش
جہاں را بود گاہِ آنکہ باراں | دُرافشاند چو دستِ تاجداراں
۱۵ ہوا طوفاں فشاں در منزل و راہ | زمیں در زیرِ طوفانِ زرِ شاہ
گدا کز دہلی آمد ژندہ در زیر | تہی گاہش بکین زر نشد سیر

---

۱۔ پیل را رام ح ع۲ ۸۔ شکوہ و لشکر سر۳۔ ۹۔ خزائن سر۳ ع۱ = خزانہ ع ح۔
۱۵۔ طوفاں فشاں سر۲ سر۳ ع۱ ح ک ح۲ د = طوفان نشان ع

| | |
|---|---|
| چه زر بلکه آهنش هم بود دُرشت | کسے کز زر نمرد از آهنش کُشت |
| چو با دہلی بفتح افتاد کارش | گرفت از منجنیق زر حصارش |
| عروسک ساخت نُصرت از زرافشاں | ظفر عرّاده شد گوہرافشاں |
| ازاں عرادهٔ زر بر لب جوں | ہمی شد دوست قاروں خصم فرعوں |
| ۵ زعشقِ زر بدہلی خاصه و عام | بعبره جوں را دربندِ آشام |
| چو زر از ہر طرف آواز میداد | دواں لبّیک گویاں خلق چوں باد |
| شتاباں ذرّه و نو گشته خورشید | جہانی کرده روشن روئے اُمید |
| بدہلی نیز در مسند به تعظیم | شرف نو کرده رکن الدین براہیم |
| ملوک و خاں زاندازه بروں بود | که ہر یک تختِ دہلی را ستوں بود |
| ۱۰ اگرچه بود تختش را سکونے | کز انبوہِ ستوں بُد بے ستونے |
| ز بانگِ زر که در رقص آورد پائے | برقص آمد ستونہا جمله از جائے |
| ستونہا چوں سوئے تختِ دگر راند | ز ارکاں تختِ رکنی بے ستوں ماند |
| زجا دُر جنبش آمد رکن بے زور | برفت آں رکن و ارکاں گشت پرشور |
| درآمد تند رایاتِ علائی | بضبطِ دارِ مُلکِ پادشائی |
| ۱۵ ازاں پس بیں که چوں کرد آسماں کار | که شد سرگشته گیتی آسماں دار |

---

۱- بلکه ع ۱ح = بلک ع ۵- خاص تا عام ۳ح -

۶- دواں ۳ح = رواں ع ع ۱ح - خصم چوں با دح -

۹- فزوں بود ۳ ع ۲ح ۵ ۱- ازیں پس ع ۲ح -

## طلوع اکلیل علائی تا اوج جبههٔ اسد بر سریر سپهر منزلت دہلی و در مطلع صبح دولت لوامع آفتاب شمشیر در شرق و غرب گستردن

کسے کز سیر گردوں بہره مند است — ز انجم ہمچو انجم سربلند است
سرے کز بہر تاج آرایش دہر — ز دوران فلک باشد فزوں بہر
۵ چو عون غیب سوئے مقبل آید — غرض پیش از تمنا حاصل آید
ہنوزش آرزو باشد بسینہ — کہ پیش از خواست پیش آید خزینہ
بمشرق گر بود کشت مرادش — ز مغرب در رسد باران و بادش
کواکب کز رصد ہا در شمارند — شمار کار عالم پیشہ دارند
بآئینے کہ می آید ز تقدیر — بکار خلق می سازند تدبیر
۱۰ یکے ز ایشاں شود نخلے رطب ریز — یکے در خاک و خاشاکے زمیں خیز
ز روزی خواه درده خواه در شہر — مقام ہر کسے پیدا است در دہر
پرنده بال و پر بہر ہوا یافت — خزنده از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش بالا بر نیاید — مگر آں کش غلیوازی رباید
عقاب از اوج نتواں داشتن پست — مگر در بازوش لنگر تواں بست

---

۲- زمردم ہمچو انجم ر۳ ۷- بمغرب در رسد ر ر۲ ح = بمشرق در رسد ع۲ ۱۰- خاک خاشا کی ر ر۲ ر۳ ع۲ = خار و خاشاکے ع = خاک و خاشاکے ر ح ۱۱- شمار ہر کسے ر۳ = مقام ہر کسے ع ع۲ ح-
۱۲- از زمیں بودن ر ر۲ ر۳ ع۲ ح = در زمیں بودن ع ح۲-

بحیله چند باشد پست را اوج | ز دریا بر شود باز او فتد موج
بن جو را ز یک گز نگذرد شاخ | شود گر جو بجو تا ابر گستاخ
چو دولتمند باشد نیک بختی | ق | که از دولت شود عالی درختی
بود چون آسمان برگ فراخش | زمین سایه نشین گردد ز شاخش
۵ اگر جوید کلید کار در مشت | کلیدے گردد از دستش ہر انگشت
بدو دشمن چو تیر انداز گردد | ز شویش ہم بدشمن باز گردد
اگر خنجر کشد بروی بد اندیش | براو اندازد و بُرّد سر خویش
فروغ دولتش از بخت فیروز | چو ماه نو فزاید روز تا روز
پدید است این نشان در پادشائی | که ہست او دین و دنیا را علائی
۱۰ چو از تلقین غیبی داشت فرہنگ | ز من بشنو که چون بر شد براورنگ
چو روز ماه رایت برد بر ماه | دران سالی که بالا کردم آگاه
شمار ماه ذی الحجه دو و بیست | بران طالع که در دولت توان زیست
شہے کآمد عنایت ز آسمانش | که دولت خواه شد دور زمانش
بدولت خانهٔ دہلی در آمد | بتخت ملک در دولت بر آمد
۱۵ نهاد از عون غیب و قوت بخت | بفرق سرفرازان پایهٔ تخت

---

۲- گز جو بجو ع[۲] ح ۷- بروں اندازد سر ع[۲] ۱۱- چو ماه روزه س[۳]-
۱۲- ذی الحجه دو و بیست ع س[۳] = ذی الحجه ده و بیست س[۲] = ذی الحجه دو و بیست حج
= ذی الحج در دو و بیست ع[۱]-

چناں محکم گرفت ایں پایہ بنیاد    کہ زیر خاک شد سرہائے پُر باد

چو سرداران حضرت سر نہادند    دلیران سر تہِ خنجر نہادند

بھر جانب ز بعضے لشکر آرائے    غبار انگیزئی میشد بھر جائے

چو ابر فتح بار آہنگ آں کرد    ق    کہ از یک قطرہ شاند آں ہمہ گرد

۵ ولے بختے کہ ثابت خواستش کار    عناں بگرفت و گفتش جا نگہدار

بحکمِ حضرتِ عالم پناہش    علم بر بامِ ملتاں زد سپاہش

سپہ کش بود الغخانِ معظم    کہ بر ہر فتح فتحی میشدش ضم

شد آں بازوئے شاہنشہ ظفر کوش    لِ فتح از سرِ ملتاں شدش نوش

بدرگاہ آمد و آورد در پیش    سرانِ آں ہمہ سرحد ز حد بیش

۱۰ کہ آں فیروزی بود از الٰہی    ظفر برگو ہرِ فیروز شاہی

چو بادِ تندِ قہر شہ در آں خاک    فرو رُفت از زمیں سند خاشاک

ازاں پس عزم شد سلطانِ دیں را    کشیدن از مغل صد سالہ کیں را

تمامی خوردہٴ آں تیرہ کیشاں    بروں کردن بزخم تیر از ایشاں

زبانِ تیغ شہ کاندر زمانہ    ق    چراغ فتح را آمد زبانہ

۱۵ مغل می آمد و زاں تیغ سرکش    چو پروانہ علف میشد بر آتش

---

۱- ایں پایہ س۲ س۳ ع۱ ح = ایں تخت ع = ایں مایہ حج ۳- زبعض س ع۲ ۴- فتح بار ع۲ حج = فتح بار ع الیضاً شاند آں ہمہ گرد ع۲ س۳ = بنشاند ہمہ گرد حج ۵- بختے س۲ ع۲ حج = بخشش ع-

۱۰- کہ آں س۳ ع۲ = کزاں حج ع ۱۱- زمیں ہند س = زمیں سند س۲ س۳ ع۱ حج

۱۴- آمد زبانہ س۲ س۳ ع۱ حج = آمد نشانہ ع ۱۵- تلف می شد حج-

| | |
|---|---|
| نخست اندر حد منجور و جارن | الغخان بر مغل زد همچو قارن |
| کشش‌ها کرد و داد از زخم شمشیر | شگالان را کباب از پهلوئے شیر |
| گلوئے کافر از خنجر گزاران | چو در خنده لبِ تنبول خواران |
| ز زخم گرز هائے تند کینه | سرِ دشمن شده مهمانِ سینه |
| ۵ ز خونِ آن همه تاتار کارے | زمین شد پُر ز ریحانِ تتارے |
| چه شک کانجا که آن سُرخان شده پست | دمد گر سُرخ مَرد از خاک پیوست |
| ازاں پس بود قتلغ خواجه گستاخ | قوی تر شجرهٔ ملعونه را شاخ ق |
| بحدِّ گیلے آمد کا فرآن سال | شه آن جرأت مبارک دید در فال |
| چو سگ در بیشهٔ شیران کند راه | کند بر خود اجل را راه کوتاه |
| ۱۰ چو آید مور در جنگِ سُلیماں | کند پیمانهٔ سم نقض پیماں |
| به پیش آهنگ شد شه تا دو فرسنگ | کشید اندر حدِ گیلی صفِ جنگ |
| دلیری کرده قتلغ خواجهٔ شوم | بجنگِ شاهبازی آمده بوم |
| اشارت کرد شه کار ند با جزم | الغخان و ظفر خاں روئے در رزم |
| شدند آن هر دو اژدرها شتابان | درید از زلزله کوه و بیاباں |
| نبردے کرد الغخانِ جهانگیر | که در یوز آمد آن یکدشت نخچیر |

۱۔ مسنجو و جارن ع = منجور جارن ر۳ = سنجور چارن ع[۲] ح = سنجور جارن ر ر۲ ۵۔ پر ز ریحانِ ر ر۳ ع لح = پر بر ریحان ع۔ تتاری ع ر۲ ع[۲] = بهاری ر۳ = نثاری ر ۷۔ شجرهٔ ملعون ح حج۔
۹۔ دست کوتاه ع[۲] ۱۰۔ سم ع[۲] حج = پرسم ر۲ = نیسم ر = رسم ر۲ = هسم ع
۱۲۔ قتلو ر۲ = قتلق حج۔

سپه دنبال و قتلغ خواجه در پیش | بجائے تیر در افگندن کیش
اگرچه حالی از شمشیر جاں برد | ولیک از سہمِ حربه رفته تا مُرد
بفیروزی ستاده شاهِ آفاق | چو خورشید اندریں فیروزه گوں طاق
زخوں کُہسار گیلے غرقه در سیل | سرِ گبراں فرو غلطیده چوں کیل
۵ سر آرنده ز هر سو تیغ داراں | کجا کاسه بهم گشته سواراں
نیرزیدار چه دانگ آں کاسهٔ سر | همیداد از کرم شه تنگهٔ زر
چنیں فتحے چو داد اسلام را دست | مغل را بازوئے شمشیر بشکست
ازاں پس بست در ترغی کمر سخت | فگند او هم بخاک از تیغ شه رخت
اگرچه سخت چشمیها بسے کرد | هم از کیشِ محمد بیکلے خورد
۱۰ چو از کفّار در دیں خواست آزار | کشانیدش زمانه هم ز کفار
پس اندر دشت خوں آشام شد ریگ | ز لشکرهائے ترتاق و علی بیگ
سپاهِ دیں که چوں دریا در آمد | مغل را موج دریا بر سر آمد
شد از یک بندهٔ هندوے درگاه | گرفتاراں دو خانِ ترک ناگاه
ز تیغ شاه کابل بود بس تیز | فرو رفت آں دخانِ آتش انگیز
ازاں پس سه سپهدارِ دگر تند | ق | که صرصر بود با آهنگ شاں کُند
در آمد در سوادِ مولتاں تیز | شدند از آب راوی آتش انگیز

---

۲- رفت تا مرد س۳ ۴- فرو افتاده س۳ ۵- بهم گفته س س۲ ۸- بر ترغی حم = در ترغی ع ع۲
۹- شوخ چشمیها س۲ ۱۰- خواست ع۲ حم = خاست ع- ۱۴- دو خانِ ع حم۲ ع۲ = دخانِ حم

یکے تابو دگر اقبال مُدبر | کبک سیوم برزم وکین مُدبّر
سپاه بے عدد چوں ذرّهٔ ریگ | زبهر کینِ ترتاق وعلی بیگ
بدستوری که حضرت راند دستور | معظم بیضهٔ اسلام کافور
بداں تابوئے آں تابوئے مُردار | چناں پوشد که بیروں ندهد آثار
۵ بدانساں عزم آں غزوِ گراں کرد | که دو شب یک مهره درمیاں کرد
چو باد تند ناگه زد برایشاں | همه جمعیتِ خس شد پریشاں
گزشت از تیغ سیلِ خونِ تاتار | دراں دشتِ فراخ از تنگ رهوار
گریزنده سگانِ کفر بدحال | چو شیراں غازیانِ دین بدنبال
بهم اقبال و تیبو ز آتش جنگ | بسوئے آبها کردند آهنگ
۱۰ غنیمت ها که می بردند زیں پیش | غنیمت داشتند آں دم سرِ خویش
سپاهِ دیں که چوں دریا درآمد | کبک را موجِ دریا برسر آمد
درآمد جرّه بازی از سپه زود | کبک را همچو کبک از جائے بربود
قلاده بسته آں کلبِ مُعلّم | رواں کردند پیشِ شاهِ عالم
برآمد فتح از عونِ الٰهی | که فارغ شد مغل از کینه خواهی
۱۵ ازاں پس سیلِ جیحوں راند شد زور | که بر باید ز هندستاں یکے مور

---

۱۔ یکے تابو ر۳ = یکے تیهو ع ۲ح ۴۔ تابوئے مردار ر۳ = بابوئے مردار ح ع۲ = بدبوئے مردار ع = تیهوئے مردار ح حاشیه ۵۔ یک مهره ر۳ = یک مه ع ۱۰۔ درپیش ر۱ ح ع۲ ح۔

۱۵۔ پرمور ر۳

عجب تر بیں زاقبالِ علائی    ق    کہ با داجا و داں در پادشائی

برانساں تاخت از دوزخ سمومی     کہ آہن را ز آتش ساخت مومی

ہمہ مردند و بویحیٰ کہ جاں بُرد     ز ننگ جانِ شاں او نیز مے مُرد

اگرچہ آں خارِ آفت بود بسیار     ہمہ خاکسترِ دوزخ شد آں خار

۵ چناں بنشاند ہر سوفتنہ را جوش     کہ کس بانگِ سگے نشنید در گوش

خدا را گوئی از دینِ محمد     ہمیں بایست کاں ماند موئد

کہ نیرو ایں محمد را چناں داد     کہ بست از تیغ دیں را حصنِ پولاد

زہی در امن و راحت خواب ما را     کہ سلطاں پاسباں باشد گدا را

خداوندا چو او را پاسِ عالم     تو فرمودی تو داری پاسِ او ہم

۱۰ چناں بیدار دارش در ہمہ باب     کہ تا صبحِ قیامت نایدش خواب

## داستان در حک کردن نقش کفر بپلارک شاہی از سوادِ ہندوستاں

## و حرفی چند از دیباچۂ عشقِ خضر خاں کہ خانِ خاناں بُود

کنوں از فتحِ ہندستاں دہم شرح     کنم دیباچۂ گرشاسپِ طرح

بگویم آنچہ کرد از کار دانے     گہے لشکر کشی گہ پہلوانے

کہ چوں شاہ جہاں شد عار باشد     کہ ذکرِ او بدیں مقدار باشد

---

۳- و بویحیٰ ا ۳ ا = بویحیٰ ع ع۲ حہ ۸- آنزار ۱۲- خانِ خانانِ جہاں بود ۳ح حہ ع۲ = خانِ خاناں بود ع ۱۳- گرشاسپ ا ع ۳ حہ = گرشاسبی ع۲-

بجز یک فتحِ ملکِ دیو گیری | کہ کرد ایں کارِ شاہاں را امیری
بدولت زاں پس ش کیں چرخِ خم پشت | کلیدِ فتحِ دہلی داد در مشت
چو ملکِ سندھ و کوہستان و دریا | ق | بطاعت گاہِ فرماں شد مہیّا
بقدرت رائے زد بختِ بلندش | کہ رائے گوجرات افتد بہ بندش
۵ ہماں اعظم الغخاں را فرستاد | کہ خاکِ آں زمیں را داد برباد
برائے عزّتِ دینِ ابد را | برائے نیک زد آں رائے بد را
بدریا و سواحل چوں ہژبراں | لبالب داد دَور از خون گیراں
خلل در سومنات افگند زانساں | کہ شد بتخانۂ گردوں ہراساں
زبس نیرو کہ آں بنیاد برکند | زمیں را لرزہ چوں دریا درافگند
۱۰ سعادت بیں چہ ساں زاں نجمِ مسعود | بہ محمودی برآمد فالِ محمود
چو زانسو چہرہ برمقصودِ خود گشت | زحضرت سوئے دیگر نامزد گشت
چو آں مرحوم بازو بود شہ را | ق | کہ نیرو باشد از وے دستگہ را
مصالح کو زغایت بیش می کرد | بمعنی شہ بدستِ خویش می کرد
برادر ہست بازو گر بود یار | ولے بازو برادر نیست درکار
۱۵ زدو بازو تن تنہا برنج است | دوتن را چار بازو کار سنج است
نیت باز آنچناں شد پادشا را | کہ راند لشکرِ کشور کشا را

---

۳ - ملکِ ہند ؔ حح ع ۲ = ملکِ سند ع نخہ
۱۴ - ہست بازو ع ۲ حح = سست ع -

روان گشت از پےِ پیل و خزائن　　الغ خانِ معظم سوئے جہائن

بسوئے حصنِ رنتھنبور شد تیز　　گزان کہ لالہ رویاند بجو تیز

بگردش　دَورِ لشکر شد مُہیّا　　چو گردِ رُبعِ مسکوں دَورِ دریا

پیاپے ہم برسم گشت شہ نیز　　برآنسو رفت و زد برکوہ دہلیز

۵ خود آں قلعہ برفعت جائے آں داشت　　بہ نسبت رائے ہم یارائے آں داشت

کہ بُد رائی ہم از نسلِ پتھورا　　ولے درکبِر از و بردہ گرو را

فریبِ دادہ دہر پُر غرریوش　　برآوردہ لقب ہمّیردیوش

بقدرِ دہ ہزارش اسپ تیزی　　چو باد تندخیز از تندخیزی

دو ہفتہ رہ زدہلی برکشیدہ　　عمار یہا بہ پیلاں درکشیدہ

۱۰ سپاہ و راوت و رانہ زحد بیش　　پیادہ خود چگویم از عدد بیش

حصاری دَورِ دیوارش سہ فرسنگ　　ز بہر ژالہ دادہ ابر را سنگ

مدورچنبری گشتہ فراہم　　فرو بالا زخیبر نقطۂ کم

محمد شاہ عالم چوں درآمد　　علی ساں گردِ آں خیبر برآمد

برآمد مغربی از شرق و از غرب　　ہمی افگند برجی را بیک ضرب

---

۱۔ رواں کرد سر۳ = رواں گشت ع ح۲ ۳۔ دَورِ لشکر سر۲ سر۳ ح ح ع۲ = آں دو لشکر ع ایضاً گردِ ربع مسکوں سر۲ سر۳ ح ح ع۲ = گیرد ربع مسکوں ع ۶۔ کہ بُد رائی ع ح سر۲ = پتھورائے سر سر۳ ع۲

۷۔ ہمّیرِ دیوش سر۳ ح ح ع۲ ۹ ز دہلی سرکشیدہ ح ح ع۲ = زدہلی برکشیدہ ع ایضاً بہ پیلاں برکشیدہ ح ح ع۲ = بہ پیلاں درکشیدہ ع ۱۲ ۔ مدوّر چنبری ح ح ع۲ = بدورِ چنبری ع ایضاً تہ و بالا زخیبر سر۳ = فرو بالا زخیبر ح ح ع۲ ۱۴۔ واز غرب سر۲ سر۳ ح ح ع۲ = تا غرب ع

بدانساں سنگِ ہیبت ناک میزد — کہ ہر کنگرہ کلہ بر خاک میزد

چو بود از سوئے شاہ آں سنگ چالاک — بخوردن قلعہ میزد بوسہ برخاک

چو شاہ از روئے ہمت داشت بنیاد — بماہی یکد و ہمت بست و بکشاد

دری کز سنگ تو بر تو نشستہ — رہِ سی سالہ کوشش بود بستہ

۵ چو سوئے حق نیت را بود راہی — برآمد حاجتِ قرنی بماہی

مثل زد زیرکی کو ہوشمند است — کہ بنیاد نیت قصرِ بلند است

اگر نقدی نداری چوں نیت ہست — دہندت مزدِ آں ناداده بردست

خبرزاں داد دانائے فلک سیر — کہ از خیر است بہتر نیتِ خیر

چو شد ز اقبالِ شاہ ہفت اقلیم — ق — از انساں دار کفری دار اسلیم

۱۰ الغخاں را سپرد آں قلعہ و قصر — خود اندر دارِ ملک آمد شہ عصر

بدولت کرد زاں پس عزم چیتور — خرابی داد آنرا ہم بیک دَور

در آں ہم بود رائی لشکر آرائے — گراں جنبش و زور آیاں سبکپائے

بتختِ ہندواں گر باز پرسے — بہ بالا بر شدہ از ہفت کرسے

بدآنجا نیز کمتر شد درنگے — دو ماہی بود ہر سو نیم جنگے

۱۵ فلک را دست ہمت بود در جیب — ستد ز آنجا کلید نصرت از غیب

---

۲- بوسہ برخاک س۱ س۲ س۳ ح ع۱ = روئے برخاک ع ۴- رہ سی سالہ کوشش ع س۲ ح = رکشش سالہ کوشش ع۲ = رہ سی سالہ گردش س۱ ۸- کہ درخیر است نیت بہتر از خیر س۳ ۹- اقلام اور قافیہ مصرعہ ثانی اسلام ح ع۱ ح۲ ۱۱- خرابی داد س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = خرابی ساخت ع ۱۲- از و س۳ ع۲ = وزوح = وزاں ح ۱۳- بالا تر شدہ ح۲ ۱۴- بیم جنگے س۱ س۲ ح ع۱ = بیم و جنگے س۳ = نیم جنگے ع ۱۵- ستد آنجا س۲ -

کشاد آں قلعہ را ز انگونہ آساں | کہ کیواں شد ببرج خود ہراساں
بانعامِ خضر خاں شاد کردش | پس آنگہ نامِ خضر آباد کردش
بہشتِ ہندواں خُرّم حصاری | بہر سو چشمۂ و سبزہ زاری
سرش بر آسمانِ سبز مے سود | مگر بالائش سبزہیا ازاں بود
۵ چو شاہنشہ براں سبزہ رواں گشت | سکندر گوئیا بر خضر بگذشت
خضر خاں را برغمِ چرخِ اخضر | ہماں جا داد چترِ لعل بر سر
ازانجا خضر رہبر کردہ درپیش | چو خضر آمد بفرّخ روضۂ خویش
خدایا باد جاوید ایں سکندر | بفرق خضر والا چتر بر سر
درختِ قامتِ خانِ خضر نام | چو طوبیٰ در بہشت آسایش عام
۱۰ سخن کاب از دلِ من خورد گستاخ | نگر تا برچہ ساں شد شاخ بر شاخ
کنوں ریزم شرابی کاں بجام است | کہ شاخ آنجا کشد میوہ کہ کام است
ازاں پس عزم شد شہ را بجوبے | کہ گیرد ملکِ رایانِ جنوبے
وزیرے بود کو کا لشکر آرائے | بملکِ مالوہ غالب تر از رائے
سوار افزوں ز تقدیر چل ہزارش | پیادہ خود ندانَد کس شمارش
۱۵ زحضرت دہ ہزار آں نو گزر کرد | ہمہ جمعیتش زیر و زبر کرد

---

۳۔ چشمۂ و سبزہ زاری ۳ع۲ = چشمہ بود و سبزہ زاری ح = چشمہ ہا و سبزہ زاری ع
۸۔ ان سکندر ۲، ۳ ح ع۲
ایضاً۔ سایہ گستر ۲، ۳ ع۱ ح = چتر بر سر ۳ ع
۹۔ خانِ خضر نام ۲، ۳ ح ع = جاں خضر خاں نام ۳ ع۲

سرش بر شہ رسید از یک دو وادو — مداخل شد علم را پرچمِ نو

تنی کش سوئے طاعت رائے نامد — بسر آمد اگر از پائے نامد

اسیر و کشتہ شد ہندو با نبوہ — بغیر از رائے مہلک دیو بر کوہ

چو شہ میخواست آن سو بے مدارا — کہ گردد نورِ اسلام آشکارا

۵ بعینُ الملک اشارت کرد زا بر روئے — کہ آرد زود سوئے مالوہ روئے

زبینائی کہ عینُ الملک را بود — بدیدہ در پزیرفت انچہ فرمود

روانہ شد سپاہی صف کشیدہ — بگردش ہمچو مژگاں گردِ دیدہ

اگرچہ این تیغ زن صاحب قلم بود — بخنجر نیز در لشکر علم بود

چو بختِ شاہ عالم را علم کرد — قلمزن تیغ رایاں را قلم کرد

۱۰ بگردِ حصن ماند چند گاہے — ہمید او اسپ را آب و گیاہے

بخنجر از زمیں ہا خاری کند — بہ آہن قلعہ را مسماری کند

عجب حصنے کہ دَورش چار فرسنگ — ز اوجش آسماں را شیشہ بر سنگ

رہی می جُست و کمتر بود راہش — بہ بالا بر شدن تا برج ماہش

چنیں تا فُرجہ ناگاہ دریافت — بدو فوج از دو سوئے قلعہ بشتافت

۱۵ برآمد تا گرفت اندر سر آرائے — گرفت و کُشت و رایت کرد بر پائے

---

۱- برمہ رسید س ع[۲] ایضاً- تداغل س[۲] ع[۱] = بداخل س[۳] ع[۱] ح

۴- مہلک دیو ع[۲] ۵- ازاں روئے ح ۸- ایں تیغ زن س[۱] س[۲] س[۳] ح ع[۱] = تیغ زن ع

۱۰- حصن مندو س ع حصن ماندہ ح ۱۳- تا برج س[۱] س[۳] ح ع[۱] ع[۲] = تا اوج س[۲]

۱۵- اندر سرارائے ع ح = سر رائے س[۳] ع[۲] ح س[۱] س[۲] ایضاً- کرد بے رائے س[۲]

فرستاد آگہے در حضرتِ شاہ ‏‏ ‏ همان اقطاع داو ندش ز درگاہ

ازاں پس شہ بدولت شد روانہ ‏ ‏ برسم گشت برسمتِ سمانہ

بدآنجا بود رائے سخت بازو ‏ ‏ گستہ سنگِ رایاں را ترازو

درشت آہرمنی نامش ستلدیو ‏ ‏ ہمش راوت بفرمان وہمش میو

۵ بسے گبرانِ آہن دل بکارش ‏ ‏ ز رویں قلعہ سنگیں تر حصارش

برنگ بہرماں خنجر نمودہ ‏ ‏ گلیم از بستر رایاں ربودہ

نشستہ لشکرِ شہ پنج وشش سال ‏ ‏ نکرد نیم خشتش را فروِ مال

بیک جنبش کہ شاہ آہنگ آں کرد ‏ ‏ براں کوہ از سپہ دریا رواں کرد

ستلدیوی کہ پیلے بُد بمقدار ‏ ‏ بخوابِ پیل رفت از شاہ بیدار

۱۰ ازاں پس نامزد شد لشکرِ شاہ ‏ ‏ کہ برسمتِ تلنگی بسپرد راہ

تلنگے صاحبِ صد پیل رائے ‏ ‏ جہانِ تلک را فرمانروائے

شغب میجست با قلبِ جہاں گیر ‏ ‏ ولی شد ہیبتِ شاہش عناں گیر

نبودش زہرۂ چوں خنجر گذاری ‏ ‏ شد اندر حصن بیدولت حصاری

میانِ دو رلشکر مانْ پرکم ‏ ‏ چو دیوی درمیانِ حلقۂ جم

---

۲۔ وزاں پس حج = ازانجا س۳ ایضاً سمانہ س۳ حج = سوانع س۲ ۴۔ درشت آہرمنے نامش ع = درشت واہرمن نامش ع۲ = درشت اہرمن نامش حج = درشت وسخت نام او س۳ ۵۔ زرویں قلعہ سنگیں تر س۲ س۳ ع۲ = زرویں قلعہ وُسنگیں ع ۶۔ بیشتر رایان ع حج ع۲ = بستر رایان س۳ ۷۔ نیم برجش را س۲ س۳ ع۲ = نیم خشتش را ع حج ۹۔ بدپیلے س۲ ۱۱۔ جہانِ ملک س۱ س۲ س۳ حج ع۲ = جہانِ ملک را ع ۱۳۔ زہرہ چوں خنجر گزاری س۳ حج ع۲ = زہرۂ خنجر گزاری ع ۱۴۔ لشکر جم س۳ حاشیہ

چو اقبالِ شہ از غایت فزوں دید | بجنگِ دولتش خود را زبوں دید
وثیقت جست و دستِ راست در خواست | بدادند آنچہ آں شوریدہ سر خواست
نخست از زر مثالِ خویشتن ساخت | ہم از زر در گلو گاہش رسن ساخت
فرستاد آں بُتِ زریں و صد پیل | خزانہ بیشتر از حدِّ تحصیل
۵ ملک ہر چند آنرا در پذیرفت | ق | سرش بخشید و نرخ سر پذیرفت
ولیکن آز مو نرا راند تندی | کہ بنو دبے غرض در تیر کندی
اگر رای آمد ار نہ ماستادیم | بخنجر شد بدل دستی کہ دادیم
چو بشنید ایں عتاب آں گردنی رائے | براں سر شد کہ از تارک کند پائے
بیامد پیشتر ز آوردن خویش | گرفتہ بار سر بر گردن خویش
۱۰ چو ایں طاعت نمود آں گردن افراز | سرش ایمن شد از تیغِ سر انداز
بگفتندش کہ تا بر جائے باشد | بملکِ خویش ثابت پائے باشد
زمینداریش را کردند محکم | زُحل را برجِ خاکی شد مسلّم
مظفر لشکری با پیل و با مال | ق | سر گردنکشاں را کردہ پامال
بدرگاہ آمد و خاصِ کرم گشت | سواری ہمل میری محترم گشت
۱۵ ازاں پس نامزد شد باربک باز | کہ ساز د پیلِ معبر طعمۂ باز

---

۱- ازغایت فزوں ح حج ع[۲] = ازغایت بروں ع ۴- حدِ تحصیل[۲] ر مر[۳] حج ع[۱] = حد و تحصیل ع ر
۶- بے ہدف ر ع[۲] - در تیز کندی ع = در تیر کندی ر مر[۲] حج ع[۲] ۸- ایں عتابے ح مر[۳] = ایں عتاب ع[۲]
ع حج ۱۱- جائے ماند او در قافیہ مصرعہ ثانی پائی ماند مر[۲]

کند بر دَور لشکر دست بر دست　　دلیراں را ز خونِ معبری مست

سواحل تا حدِ لنکا بگیرد　　بقطرهٔ عرصهٔ دریا بگیرد

همه خاکِ سواحل تا سراندیب　　کند از بوئے ایماں عنبریں طیب

سرِ ابلیس فعلاں را دمادم　　بہ تیغ اندازد اندر پائے آدم

۵ رواں شد لشکری با فتح همراه　　کہ از دریا برآرد گَرد بر ماه

رسید اندر دیارِ رائے رایاں　　زمیں گم گشت زیرِ چار پایاں

چو ملکِ دیوگیری رام شہ بود　　عزیمت شد بدیوانِ دگر زود

چو لشکر پیشتر زاں شد زمیں مال　　بحد دیوگیر افکند زلزال

بدانجا نیز رائے بود با نام　　بلالش نام و نام آورد رایام

۱۰ بمالش زد ر وزپیلش سری هم　　زبونش دیوگیری معبری هم

سپاه اول همانجا بُرد غارت　　کفایت بود زانسویش اشارت

زپیل و مال و اسپ آنچش بکف بود　　سپاه شاه را وجہ علف بود

نگشت آں رائے زیرک گرد جنگی　　بروں آمد ز قلعہ بے درنگی

چو هم در ره دوید آں فتح فرّخ　　سپہ را هم بکارِ اصل شد رُخ

۱۵ همہ سازِ غزا کرده مهیا　　رواں شد کوه آهن سوئے دریا

درآمد باد ایں لشکر دراں خاک　　کہ سنگش هم گریزاں شد چو خاشاک

---

۱- در دَور س[۳] ح ح ع[۲]　۱۰- دیوگیر د ح　۱۶- ز کہ سنگش ع = کہ سنگش هم س[۱] ح ح ع[۲] = کہ و سنگش س[۳]

سوار باد چوں بر د آنطرف دست — ہم از بادش سوارِ آب بشکست
لبِ دریا سواحل بر سواحل — بجوشش آمدہ وشہر و مراحل
در آں حد نیز رائے بود والا — بتاجِ ہندواں لولوئے لالا
برآب و خاک فرمانِ تمامش — برہمن بیر پنڈیا کردہ نامش
۵ بسے شہرش بخشکی و تری ہم — پٹن خوش کردہ و مرہت پوری ہم
پٹن را ساختہ منزل گہِ خویش — بُت و بتخانہ در مرہت پوری بیش
ز زر بتخانہ را بر ماہ بردہ — زحل را زاں بتاں از راہ بردہ
بتے در وے غریقِ لعل و یاقوت — کہ شہری را بود ہر گوہری قوت
سپہ بسیار و کشتی بیکرانش — مسلماناں چو ہندو چاکرانش
۱۰ ہزارش پیل مستِ معبری پیش — کمیتِ تند جوشاں خود ز حد بیش
چو در حدِ پٹن شد لشکرِ شاہ — ز ہیبت کردہ گم رہ رائے گمراہ
درونِ بیشہ کانجا کم خزد مور — چو مورے در خزیدہ باچناں زور
رعیت ہر طرف غم خوردہ میگشت — سپاہ و پیل سر گم کردہ میگشت
ملوک لشکر چو سر لشکر نباشد — چہ کار آید ز تن چوں سر نباشد

---

۱۔ ہم از باد ع = ہم از بادش سر۲ ع۲ = ہم از بادی سر۳ حج ۵۔ مرہٹ سر۳ = مرہت حج ع۲ = مرہپ سر = برمت ع ۶۔ فتن را ح ع۲ ایضاً در مرہٹ سر۲ = در مرہت حج ع۲ = در برمت ع ۸۔ از لعل دیاقوت سر۲ ایضاً ہر گوہرش سر۲ = ہر گوہرے سا سر۳ حج ع۲ ۹۔ وہندو سر۳ ۱۰۔ ہزارش سر۲ ع۲ حج = ہزاراں ع ایضاً معبری سر۲ ایضاً تند خوشر دسر۲ ۱۱۔ رائی بیراہ سر۳ حج ۱۲۔ چو موری کردہ درخز سر۳ ع۲ حج = چو موری در خزیدن سر۲ = جو مور در خزیدہ ع ۱۴۔ چہ کار آید تنے سر۲

مسلمانان آن لشکر سپاهی | گرفتند این طرف جانرا پناهی
سپهدار از نوازش کرد شان شاد | کرم فرمود و جان بخشید و دل داد
سپه را زان پس از فتح خداوند | مسلسل گشت پانصد پیل در بند
پس آهن بر بتِ زر ساز کردند | سرِ بتخانهٔ زر باز کردند
۵ اگرچه آن قبلهٔ بد گبرِ لعین را | زمین بوسید بیت المالِ دین را
زر و گنجِ فزون از وزنِ بازو | که کوه افتد ز وزنش در ترازو
مهیّا شد ز بهرِ درگهِ شاه | که هر کوهان برد کوهی بدرگاه
چو کارِ رائے معبر شد بپایان | برجعت گشت رائے نیک رایان
سپاه آمد بر آن فیروزمندی | گرفت از بخششِ شاه ارجمندی
۱۰ تعالی الله کرا باشد چنین بخت | که گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدهلی او کند زابرو اشارت | فتد در معبر و بحرین غارت
عزیمت سنے و در ملکِ سلیمان | همه دیوانِ هندش زیر فرمان
سکندر خود سفر کردی در اطراف | بحرفِ تیغ زان زد قاف تا قاف
نبسته او بجنبش ترکشِ خویش | شده تیرش درونِ عرصهٔ کیش
۱۵ چنان بودند دیگر خسروان هم | که بے جنبش نشد ملکی مسلّم

---

۴ - سرِ بتخانهٔ زر ساز س ا ح ج ع[۲] = سرِ بتخانه را در ع ۵ - اگرچه آن قبله بد س ا ح ج ع[۲] = اگرچه قبله بد ع
۱۰ - بے جنبش از تخت س ا[۲] ح ج = بے جنبشِ تخت ع ع[۲] ۱۳ - بحرفِ تیغ زد زان س ا س[۳] = بحرفِ
تیغ ازان زد ع[۲] ح خ = و دستی تیغ زد زان ح حاشیه

چناں خورشید کوہست آسماں گیر — سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را — کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را
بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا — مگر ہم زادۂ او شمسِ والا
خِضرِ خانی کز اقبالِ مبینش — گواہی میدہد نورِ جبینش
۵ چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر — چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغِ فتح اندر نہفتہ است — ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نُصرت در نیام است — ہنوزش نافۂ اُمید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش — ہنوز اندر برافزونیست آبش
ہنوزش صبحِ دولت در نقاب است — ہنوزش دیدۂ بینش بخواب است
۱۰ ہنوزش بخت در تزئینِ بار است — ہنوزش دہر در تدبیرِ کار است
ہنوز اقبالش اندر کار سازیست — ہنوزش نخل تر در سرفرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صباہا — ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
ہنوزش فتح ہائے غیب پیش است — ہنوزش مژدہا زاندازہ بیش است
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج — تتُق بالا کشد خورشید از برج
۱۵ جمالِ کارِ آں بختِ جہانگیر — بروں آید ز نشا دُروانِ تقدیر

---

۱۔ خورشید ہم ہست ع — خورشید کیں ہست حو ح — خورشید کوہست سر[۱] — خورشید گر ہست ع[۲] ر ۳۔ بریں گونہ ع حو ع[۲] — بدیں گونہ سر[۲] ر[۳] ۴۔ اقبال مبینش سر[۲] ۵۔ جوانے پیر تدبیر سر[۱] سر[۲] حو ع[۲] حو[۳] — جوان و پیر تدبیر ع۔
۱۰۔ ترتیبِ بار سر ۱۴۔ زمانہ باش سر[۳] ع[۲] حو — زمانے باش ع ایضاً بالا کند سر[۲] سر[۳] حو ع[۲] — بالا کشد ع

شود روشن که این مه بر زمین کیست | خدا این آفتابِ ملک و دین چیست

ز نورش چشم میدارد زمانه | که گردد شمعِ گردوں را زبانه

بدور مه شود بدرے هلالش | که ایمن باشد از نقصاں کمالش

غلط کردم که گردد آفتابے | که کم بیند زوال و انقلابے

۵ ولے با این وجودِ مقبلِ خویش | گرفتار است در دستِ دلِ خویش

نه روزش خشک گردد زیرِ چشم آب | نه شب پهلو زند بر بسترِ خواب

همه شب با خیالِ غمزه در گفت | مغیلاں زیرِ پهلو چوں توان خفت

بجاں آید چو از شب زنده داری | ز مطرب این غزل خواهد بزاری

## غزل از زبان عاشق

۱۰ دمی بیدار باش اے بخت با من | مگیر از بهرِ کامی سخت با من

بداں هنجار کن پیوندِ کاری | که یاری را دهی پیوندِ یاری

برافگن پرده زاں رخسارِ چوں بدر | که روزم عید گردد شب شبِ قدر

مرا در دل غبارِ نازنین است | که جانم در تهِ پایش زمین است

مرا در دیده سروی سرفراز است | از آنم روز تا شب دیده باز است

---

۱- خدا این آفتاب ملک و دین کیست سر۳ حج ۳- بدرے سر۳ حج = بدرِ ع ۴- که باشد آفتابے سر۳ ۵- در دست سا سر۲ سر۳ حج ع۲ = از دست ع ۶- زیر چشم آب سا سر۳ ع۲ = چشم پر آب سر۲ = زیر سر آب حج ۹- عاشق گوید ع حج ۱۰- مگیر از بهرِ کامی سخت ع حج ع۲ سر۳ حاشیه = مگیر امروز کامی سخت سر۲ حاشیه = مگیر از روزگارِ سخت سر۳ ۱۲- غبارِ ع = عتابِ سا ع۲ = غبارے سر۳

منم شاہی کہ چوں گردم صف آرائے — نیارد باد سودن بر زمیں پائے

زبونِ شوخ چشمے بیں کہ چونم — کہ با چندیں سپہ کردہ زبونم

جفا از دل شکایت از کہ خوانم — بلا در سینہ خنجر بر کہ رانم

چو شد گنجِ دل اندر سینہ تاراج — بفرقِ من چہ سود از گوہریں تاج

۵ چو عشق افگند در چہ بیژنی را — کشد سیمیں تنے رویں تنے را

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد — بغم صاحب کلاہی بر نگیرد

شہاں را گرچہ آئین است مشہور — کز ایشاں دورباشے کم بود دُور

چو خواہد نرگسِ خوباں خراشے — نہ ہر غمزہ کم است از دورباشے

مرا گر توسنِ دل نیست در راہ — کمندِ زلفِ او ہم نیست کوتاہ

۱۰ گرفتم کنگرِ تاجم بلند است — نہ آخر حلقہ جائے ایں کمند است

بہ آبِ دیں غم پرداخت نتواں — کزیں لو لو مفرح ساخت نتواں

سپیدم باد ایں چشمِ سیہ روئے — کہ از وے زرد رو گشتم بہر سوئے

ولے از خونِ دل صد شکر گویم — کہ یکدم می نخواہد زرد رویم

گر آید بر سر ایں روزِ جدائی — ق — کہ یابد دیدہ زاں روز روشنائی

۱۵ کشم در دیدہٗ نازک درونش — بہ بندم چشم و نگزارم برونش

چو زاں مردم شود ایں دیدہ آباد — مرا تا دیں باشد مردم او باد

---

۲۔ کردہ زبونم ن۱ ن۲ ن۳ = گیرد زبونم ساحہ ۷۔ دورباشے کم بود س ن۲ ن۳ حہ ع۲ = دورباشِ کم بود ع

۸۔ نہ ہر غمزہ ن۳ حہ ح ع۱ = نہ از غمزہ ع ۱۲۔ زہر سوے ح حہ ع۲ ۱۳۔ ولیک ح حہ ع۲ ۱۴۔ کے آید بر سر ن۳ حہ ع۲

چو جادو این فسوں خواند از لب شاه — بروں زد زهره این سحر از لب ماه

## پاسخ از لبِ معشوق

خبر داری که بے تو در دلم چیست — ز هجرِ سینه سوزت حاصلم چیست

درونم خوں شد آخر چند جوشم — مے اندر آبگینه چند پوشم

۵ اگر زخمی رسد بر سنگِ خارا — برآرد بانگِ فریاد آشکارا

تو سنگم بیں که در جانِ بلا کوش — خورم صد ضربتِ هجران و خاموش

بدرّد غازی از شمشیر تارک — مرا غم در جگر کارد پلارک

تو هم دانی که خود نتواں ربودن — بری زیں کاشتن جز جاں درودن

مرا مادر بشیرِ ناز پرورد — تو گر نازم بجوئی چوں تواں کرد

۱۰ فضولست ایں که با ایں بختِ بدساز — کنم با چوں تو صاحب دولتی ناز

همیں بس نیست کز یادِ جمالت — همه شب عشق بازم با خیالت

شبے و خلوتی و چوں تو یارے — ازیں خوشتر نباشد روزگارے

سعادت نامه هر کس ز آسمان جست — مرا بس باشد ایں داغی که از تست

گر از غم آرزوئے نیست بر دست — غمت را زندگانی باد کو هست

---

۱- چو جادو س۱ س۳ ح ع۲ = بادو س۲ ۲- غزل از زبان معشوق گوید ع = پاسخ از لبِ معشوق گوید ح
۴- چند جوشم ح ح ع۱ = چند نوشم ع ۶- جانِ بلا کوش س۱ س۲ س۳ ح ح ع۱ = جانِ بلا نوش ع
۸- خود نتواں س۱ س۲ س۳ = چوں نتواں ح ح ع۲ ۱۰- بخت ناساز س۱ = بخت بدساز ع۲ = بختِ دمساز ح
۱۱- همیں بس هست س۱ س۳ ۱۴- گر از غم آرزوئی س۱ س۲ س۳ ح ح ع۲ = گر از عمر آرزویم ع

ز دوری تا کیم این دیدۂ بے نور — کم از نظّارۂ کِت بینم از دور

چو خوابم شد حرام اندر خیالت — حلالم کن نگاہے در جمالت

چو دست از کام ماند کہتراں را — نوازش شرط باشد مہتراں را

نہ ابرِ احساں ہمہ بر منعم آرد — بکشتِ خوشہ چیناں نیز بارد

۵ برد گرچہ آفتاب از قصرہا زنگ — مداں کز فُرجۂ موشاں کند ننگ

درت معذور دارم نیز شاید — کہ دریا میہمانِ چشمہ ناید

چہ جوید پیل رہ در خانۂ مور — کہ نے از حیلہ در گنجد نہ از زور

گرم بنوازی و گر جوئی آزار — خدایت یار بادا در ہمہ کار

## آغاز انشعابِ عشیقۂ عشق خضر خانی از شاخ سبز و تر دولرانی

۱۰ ہمیشہ دورِ چرخِ لاجوردی — نداند پیشۂ جز رہ نوردی

ز دورش ہر یکے گردش بکاریست — بزیرِ ہر یکے دیگر شماریست

بیارآید یکے را گوہرِ مہد — کہ بنشاند دراں مہدش بصد جہد

کند آں دیگرے را خانہ تاراج — کہ پوید بر درِ ہر خانہ محتاج

چو نے امید پاینده است و نے بیم — خوش آں کس کو نہد گردن بہ تسلیم

---

۲- چو خوابم س۳ ح ع۲ = چہ خواہم ع ۳- دست از کام س۲ س۳ ح ع۱ = دست از کار ع ۹- انشعاب عشیقہ عشق خضرخاں ع ح ع۲ = انشعاب عشیقۂ عشق خضرخانی ح = برآمدن عشیقۂ عشق خضرخانی س۳ ۱۱- بکاریست اور قافیہ مصرعۂ ثانی شماریست ح ع۱ ح س س۲ س۳ = بکار است و شمار است ع

چو نتواں رشتۂ گردوں گسستن  بباید دل درو ناچار بستن
بس آفت کاں نوید کامرانیست  بسا غم کاں کلیدِ شادمانیست
چه داند طوطی کافتاد در دام  که از شکّر دهندش طعمه در کام
چه داند باز چوں بندند پایش  که دستِ شاه خواهد بود جایش
۵ بساهندو که گرید در اسیری  کند شکرِ اسیری در امیری
همایوں طالعی باشد جواں بخت  که در کارش نگیرد آسماں سخت
بهر کامی که پیش آید نیازش  بصد هنجار گردد کارسازش
بنو داری نهد در وے به تدبیر  که خلق از عزتش گردد عناں گیر
شرابی کش بود زاقبال بوئے  رسد در گوهریں جام از سبوئے
۱۰ گلی کو خواست والا دستگه یافت  نیا رد سوئے دیگر دست ره یافت
دُری کو خواست شد بر افسرِ خاص  رسد در گنج شاه از دست غوّاص
چو روزی مهند را بر دند جائے  ق  که از روزی نهد بر گنج پائے
دراں حالت نباشد صاحبِ هوش  که شکرِ منعمش گردد فراموش
خدایا هر کرا نعمت دهی بیش  در آموزش سپاسِ نعمت خویش
۱۵ کنوں زینجا بنامه باز گردم  بگردِ نکته هائے ناز گردم

---

۱- درو سر۲ سر۳ حو = برو ع۱ سر ۳- چه داند سر سر۲ سر۳ حو ع۱ = نه بینی ع ایضاً هم از شکر ع- نهندش حو ۱۲- روزی شاه را سر حو ع۲ ۱۳- شکر نعمتش سر۲ سر۳ حو = شکر منعمش سر ع۱ ع۲ ۱۵- نکته هائے راز سر سر۲ ع۲ = نکته هائے ناز سر۳ حو

چنین خواندم دران دیباجهٔ راز — که هر حرفی ازو میکرد صد ناز
که چون شاهنشهِ جمشید مسند — علاء الدین والدنیا محمد
بملکِ دهلی از عونِ الٰهی — برآمد بر سریرِ پادشاهی
سری کز بادِ کین دیدش خطرناک — بآبِ تیغ کردش طعمهٔ خاک
٥ هم اندر هند رایان را رهی کرد — هم از تاتار غزنین راهی کرد
چو کرد از خونِ گبران خاک راسیر — بدریا خواست شوید خونِ شمشیر
خود از خونے چنین زینگونه محراب — بدریا پاک گردد نی بهر آب
مگر میخواست آن خورشیدِ بی میغ — که دریا را کند خشک از تفِ تیغ
بفیروزی فرستد قلبِ شاهی — ز برجِ مه بمنزلگاهِ ماهی
١٠ الغخانِ معظم را بفرمود — که لشکر جانبِ دریا کشد زود
صنم خانه که بر شد تا ثریا — دراندازد نگون در قعرِ دریا
چو زانسو رفت الغخانِ ظفر یار — برآنسان کرد ز آئینِ ظفر کار
که داد آن ملک و دولت را بتاراج — ز رای و رانه بستد رایت و تاج
دران حد کرن رای بود با نام — بقدرت کامگار اندر همه کام
١٥ ازو رایانِ ساحل در تف و تاب — روان در بحر و بر فرمانش چون آب

---

٧- خونے چنین سا۳ = خونے چناں ع۱ = خونِ چنین ع سا سا۲ حج - زینگونه سا۳ = زانگونه سا سا۲ ع۲ حج ٨- بگرمی خواست سا سا۲ ع۲ ١١- بر شد ح ١٢- چو زانسو رفت ح ع۱ حج = آنسو رفت ع ایضاً بدانسان ح ع۱ حج = برانسان ع

چو تیغ افشاند بر روی خانِ مغفور — رمید آں تیرہ دل چوں سایہ از نور
سپہ دنبال کرد آں محترم را — ستد زاں کعبۂ گبراں حرم را
حرمہائے رہینِ رائے والا — سراپا غرقہ در لولوئے لالا
بدست افتاد باپیل و خزانہ — جہانی پرشد از رانی و رانہ
۵ بتانی نے ستان دیدہ نی ماہ — نہ چشم بد درایشاں یافتہ راہ
سرِ آں جملہ خوبانِ گُل اندام — پری روئی کہ کنولادی بدش نام
چو دین زار جمندی نازنیں خوئے — چو جاں پوشیدہ از بینندگاں روئے
نہ در تو ئی خرش موری خزیدہ — نہ بادِ تند بر رویش وزیدہ
گرامی آفتابے سایہ پرورد — ولے خورشیدش از ہیبت شدہ زرد
۱۰ امانت دار آں خانِ جہانگیر — کہ از عصمت بر آں آہو نزد تیر
بفیروزی چو باز آمد از آں فتح — بہ پیشِ تختِ شہ زد بوسہ بر سطح
بعرضِ بارگاہ آورد در پیش — متاع و پیل و اسپ و زر زحد بیش
ہنانی تحفہ کاں پیشکش کرد — ہماں نازک تنانِ ماہوش کرد
سرِ آں جملہ کنولادیِ رانے — سزائے خدمتِ تختِ کیانے
۱۵ چناں ماہی و آں انجم بدنبال — بفرماں در حرم رفتند در حال

---

۲ - دنبالہ کرد [۳]سر [۴]ہم - غرقہ [۱]سر [۲]حر ع [۲] = غرق ع ۵ - درایشاں سر [۲]سر [۳]حر ع [۲] = بدایشاں ع ۶ - شدش سر [۲]حر ع [۲] = بدش [۳]سر ع ۸ - موئے خزیدہ [۲]سر [۳]سر ۱۰ - امانت دار آں [۳]سر = امانت داری سر [۲]حر ع [۲] = امانت داری از ع ۱۳ - نازکِ تنانِ سر [۲] = نازک بتان حر ع [۲] ۱۴ - سزائے خلعت در سر

مه اندر برج شد چون لعل در دُرج | و بالش را شرف رو داد زان بُرج

چو آمد در شبستانِ شه آن شمع | پریشان خاطرش گشت اندکی جمع

چنان افشرد بهرِ بندگی پائے | که کرد اندر دلِ شاهِ جهان جائے

کسے کش بخت و دولت پائے گیرد | بچشمِ بختیاران جائے گیرد

۵ هر آن فعلے کزو گردد پدیدار | شود منعم بصد جانش خریدار

پرستاری که دولت یار باشد | همه کارش جمالِ کار باشد

چه نیک اختر کسے کز بخت فیروز | شود پیشِ بزرگان خدمت آموز

چو خاکِ تیره گیرد دامنِ باد | نماند ابر را زو دامن آزاد

چو پیچش با چنار افتد کدو را | چنار از خویش برتر دارد او را

۱۰ غرض القصه کنولادیِ رانے | دو دختر داشت گاهِ کامرانے

چو رانی سوئے حضرت شد شُبکپائے | بماند آن هر دو گوهر در کفِ رائے

چنان اُفتاد حکمِ ایزدِ پاک | که شد دُرِّ بزرگ اندر دلِ خاک

دویم را عمرِ شش مه بود رفته | که بود آن شش مهه ماهِ دو هفته

پری روی ز مردم حور زاده | سپهرش نام دیولدی نهاده

۱۵ همی آراستش مشاطهٔ بخت | همیداوش سعادت مژدهٔ تخت

چو کنولادیِّ آن دُر را صدف بود | بخدمت پیشِ شاهِ بحر کف بود

---

۵ - بصد جانش ن۳ حاشیه ۱۳ ا شش مهه ن۳ ح ع ۲ شش مهے ع ۱۵ - مژده بر تخت ن۲

همیکرد آنچناں خدمت بدرگاه — که حاصل میشدش خوشنودیِ شاه

شبے خوش دید دارائے زمن را — بعرض آورد رازِ خویشتن را

نخست اندر دعا لب را زباں داد — زبانرا در دعاگوئی عناں داد

که شاها تا ابد مسندنشیں باش — بشاہیِ خسروِ روئے زمیں باش

۵ همیشه بر سریرِ ملک جایت — سرانِ ملک را سر زیرِ پایت

بیادت هرکه نبود بر زمیں شاد — اگر خود آسماں باشد زمیں باد

پس آنگه با دلِ پُر بیم و امید — بشرحِ حال شد لرزنده چوں بید

که از شاخِ جوانی بر درختم — دو غنچه ناشگفته داشت بختم

چو زینجا بادِ اقبال آنطرف تاخت — مرا زانجا ربود ایں جانب انداخت

۱۰ شدم من خوش ز بختِ روشنِ خویش — ولے ماند آں دو گل در گلشنِ خویش

یکے زاں دو پسر داند جوانی — پرستاراںِ شه را زندگانی

دوم مانده است و چوں پیوندِ خون ست — دلِ من بهرِ آں خوں بے سکون ست

دمی گر مهرِ شه بر بنده تابد — بگرمی خوں بخوں پیوند یابد

ازیں پیوندِ فرزندی بما در — نیاید پائے شه فردا برآدر

۱۵ چو شه را در شد ایں دیباجه در گوش — نموداری دگر رو دادش از هوش

بدل میگشت جستن هر زمانش — پرستاری زبهرِ خضر خانش

---

۴ مسندنشیں باش ۔ زمیں باش ر ر ۳ ع ۱ = مسندنشین باد زمیں باد ر ۲ ح ۶ ۔ در زمیں ر ر ۲ ح
۱۲ ۔ مانده است آں ر ۳ = مانده است چوں ر ر ۲ ح ع ۱ = مانده است و چوں ع

موافق باز خواندش در دل آں گفت — ستاں خواست تا مہ را کند جفت

برائے کارداں فرماں فرستاد — کہ ما را بخت آگاہی چناں داد

کہ داری در سرائے دولتِ خویش — مبارک روئے دُختے دولت اندیش

چو بر طغرائے فرماں دیدہ سائی — زدو دیدہ فرست آں رُوشنائی

۵ کہ گرد د بیتِ ایں خورشید معمور — شود روشن شبستانش بداں نور

سریر آرائے ملکِ ہنددواں کرن — کہ بد صاحبقراں رائے دراں قرن

ازیں شادی کہ آمد ناگہانش — نگنجید اندرونِ پوست جانش

کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید — دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید

چو با چشمہ کند بحر آشنائے — شود آں چشمہ ہم بحر از روائے

۱۰ براں شد کاں طرب را کار سازد — علم بر پشت پیلاں بر فرازد

متاعِ قیمتی صد پیل بالا — ق — ز دیبا و خز و لولوئے لالا

دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں — کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں

پس آنگہ با ہزار امید واری — نشاند نازنیں را در عماری

فرستد سوئے دولتخانۂ تخت — کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

۱۵ دریں اثنا چناں شد شاہ را رائے — کہ بستاند ازاں رائی کرن جائے

---

۱- باز گفتش ر ع۱ = باز خواندش ع ر۲ ر۳ ح ۲- نامہ فرستاد ع = فرماں فرستاد ر ر۲ ر۳ ح ع۲ ایضاً چناں داد ر۳ ع۱ = چنیں داد ر۲ ع ح ۳- مبارک روئے دختر ر۲ ۱۱- قمتی ر ر۲ ر۳ ح ع۲ = قیمتِ ع
۱۳- نشاند نازنیں را ر۳ = نشاند آں نازنیں را ر۲ ح

برآنسو نام زد گشتند در دم — الغ خانِ معظم پنجمیں ہم
امیرانِ دگر با جیش و انبوه — که از پامالِ اسپاں سرمه شد کوه
چو در گجرات رفت آں لشکر سخت — بخاک افگند رائے کاردان رخت
ہمیدانست کو را نبود ایں زور — که پیشِ قلبِ جم بند صفِ مور
۵ چو آں جانی صلاحِ جان و تن دید — ہزیمت را صلاحِ خویشتن دید
جنیبت راند و بیروں شد شتاباں — چو بادِ تند در کوه و بیاباں
نبرد از ہمدمان و خون و پیوند — بجز خاصِ شبستاں لعبتے چند
نہاں از دیدهٔ مردم پری وار — بسوئے دیوگیر افگند رہوار
رسید آنجا و گشت ایمن ز خونریز — عناں را نرم کرد از جنبشِ تیز
۱۰ چو سنکہن دیو پورِ رای رایاں — بشد آگاه ز آگاہے سرایاں
که کرن از گوجرات آمد بریں سوئے — ز تابِ تیغِ ترکاں تافته روئے
بہ پرده دختری دارد نہفته — گلی پوشیده روئے ناشگفته
لطافت مایه چوں آبِ باراں — سزائے تختگاهِ تاجداراں

---

۱- پنجمیں ح ح ع[۱] = پنجمی س[۳] = اینچنیں س س[۲] ۲- جیش و انبوه س[۳] = جیش انبوه س س[۲] ح ح ع[۲] ۵- چو آنجا نے صلاح س س[۳] ح ح ع = چو آنجانی سلاح ع[۱] = جو آنجا بے سلاح س[۲] ایضاً صلاح خویشتن ع ح = سلاح خویشتن ع[۲] ۷- ہمدمانِ س[۳] ع[۲] = ہمدمان و س س[۲] ح ع[۲] - خون و پیوند س[۲] = خویش و پیوند س ح = خویش پیوند ع[۲] ۹- نرم کرد س[۲] س[۳] = گرد کرد س ع[۲] = سست کرد ح = گرم کرد ع ۱۰- بسنکہن دیو س س[۲] ح = بہ سنکہن دیو س[۳] = چو سنکہس ع = بسنکیں دیو ع[۲] ایضاً شد آگاہی س س[۲] س[۳] ح ع[۲] - بشد آگاه ع ۱۱- بدیں سوئے س[۳] ح = بریں سوئے ع ع[۲]

طمع در بست سنکهن تا بصد جهد | برد در برجِ خویش آن ماه را مهد
برادر را که بھیلم بود نامش | بخواند و کرد حمّالِ پیامش
بر آن سو رفت بھیلم دیو چون باد | بهان را زِ مهمانے برون داد
چو کرن آزردهٔ بختِ پریشان | حمایت جوئے بود از سوئے ایشان
۵ نیازست اندر آن پیغام نه کرد | ضرورت باز رحلِ پوینده کرد
نشانیها که باشد شرطِ این کار | بمقداری که رایان راست مقدار
همه یک یک به یکدیگر سپردند | به صد دریا یکے گوهر سپردند
دو جانب چون فراهم گشت تدبیر | روان شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بومے همائے | مهِ روشن بکامِ اژدهائے
۱۰ چو یک فرسنگ ماند اندر تگاپوئے | که اندر دیوگیر آرد پری روئے
سپاهِ شه که بود اندر پئے کرن | که کردی در زمانے کارِ یک قرن
چو بادِ تند زد ناگه بر ایشان | همه جمعیّتِ خس شد پریشان
بکوه و دشت سر زد کرنِ سرکش | سپاهی در عقب چون کوهِ آتش
چنان بگرفت ز اندیشه سرِ خویش | که چون اندیشه ناپیدا شد از پیش
۱۵ دلاور پنجمیں کو مرد گو بود | بفرمانِ الغخان پیشرو بود

---

۱- طمع بربست س۳ ح ۲- برادر رای بھیلم دیو ح = برادر را که بھیلم دیو ع۲ س۱ = برادر را که بھیلم بود س۳ ع
۱۰ ۱- آرد س۱ = آید س س ع۲ ع = آمد ح ۱۴ ۱- ناپیدا شد از پیش ح ع۲ ح = ناپیدا از سر پیش ع
۱۵ ۱- دلاور پنجمی س۳ ایضاً الف خاں س س۲ س۳ ح

چو کرن از تابِ تیغش برق ساں جست | خرمہا زو چو ابر از باد بگسست
دراں جنبش دو دلرا نی کہ بخشش | بری میخواست چیدن از درختش
دواں می شد بہ پشتِ باد پائے | چو گل کش باد بر گیرد ز جائے
بہ پیکاں گوش او کز اوج واز پست | بسانِ تیر میشد شست در شست
۵ غرض ناگہ رسید از غیب تیرے | کہ تیرِ چرخ زاں برزد نفیرے
بماند آں رخش آتش پائے سرکش | گرفتِ ماہ شد در برجِ آتش
سیہ کش پنجمیں نزدیک تر بود | رسید و در عنانش پنجہ زد زود
ازاں گل برگ وزنِ لالہ بازو | ق | گراں شد پنجمیں را چوں ترازو
امینِ شاہ بود آں گرگِ خونریز | ندید از بیم سوئے آں برہ تیز
۱۰ بعصمت ہم بداں ساں بہرماں پوش | الغخاں را رسانید از سرِ ہوش
الغخاں در حرم میداشت مستور | چو فرزندِ خودش در پردۂ نور
چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس | بشہر آرند چوں برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید | بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید
کنوں بیں کاخترِ ہر ہفت کردہ | چہا بیروں دہد از ہفت پردہ
۱۵ بیا مطرب بساز ابریشمی چنگ | بریں شادی کہ آمد دوست در چنگ

---

۴- بہ پیکا گوش اوج ع۲ حہ = بہ پیکان گوش خود ع ۷- پنجمی س۲ ۱۰- بداں ساں بہرماں س۱ = برانسان بہرمان ع ع۲ = بدانسان پرنیان حہ ۱۴- کاخترے س ایضاً جہاں ع۲ حہ -

بداں تاں کند در سینہ بخواست　　رواں کن ایں غزل در پردۂ راست

## غزل از زبان عاشق

چہ رویست اینکہ چشم کرد روشن　　چہ بویست اینکہ مجلس کرد گلشن

نہ ماہِ آسماں را باشد ایں روئے　　نہ فردوسِ بریں دارد چنیں بوئے

۵ رُخے دیدم کہ جاں را زندگی داد　　ولے دل را نویدِ بندگی داد

ازاں روعیش فرخ زاد در من　　چناں روئے مبارک باد بر من

بیا اے زندگانی بخشِ جانم　　کسے کز تو زید نہ از جان من آنم

نہم بر دیدہ پائے جانفزایت　　ولیکن نیست آں تعظیمِ پایت

ستانم دیدہ از خورشید وامے　　کہ تو خوش خوش براں بالا خرامے

۱۰ براہی کامدے ہمرہ کہ بودت　　دل افروزِ رہ و بیگہ کہ بودت

خوش آں بادی کہ از صحرا و از دشت　　بگرد اگرد رویت داشت گلگشت

کدامی گرد در زلفِ تو رہ کرد　　کز آبِ دیدۂ خود شویم آں گرد

کدامی مرغ بر سر کرد پرواز　　کہ سازم در زمانش طعمۂ باز

فروغت در کدامی خاک پیوست　　کہ از دریوزہ خورشید دمہ رست

۱۵ ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک　　ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک

---

۱۔ بردں کن حج ۲۔ عاشق گوید ع حج = عاشق گوید معشوق بندہ نواز سر۲ یہ غزل تمام وکمال نسخہ حج میں متروک ہوگئی ہی ۷۔ نزجان سر ع۲ = اے جان سر۲ سر۳ = بیجان ع ۱۰۔ دل افروزِ سر۳ ع۱ = دل افروزے ع ۱۴۔ دریوزہ سر۲ سر۳ ع۱ = در ویزہ ع۔ خورشید دمہ سر۲ سر۳ ع = خورشید مہ سر ع

زهی اقبالِ آں خاکِ رہ افسوس — کہ نعلِ توسنت میزد برو بوس
ولیک از دست با دم آہ و صد آہ — کہ نقشِ بوسہ برمی چیدزاں راہ
فلک زیں آرزو می مُرد کای کاش — ہلالم نعل بودی در تہ پاش
گذشتہ است آنکہ چوں افسردہ چند — دلم بودی بخورد و خواب خرسند
۵ کنوں دل را زمانِ بت پرستی است — حریفِ عشق را آغازِ مستی است
شرابِ دوستی دہ تا نہانی — بروئے دوست نوشم دوستگانی
نوازندہ چو زیں دستاں بہ پرداخت — دگر سازندہ دستانِ دگر ساخت
بپاسخ از زبانِ دلبرِ نو — رواں کرد ایں غزل در مزمرِ نو

## پاسخ ازلبِ معشوق

۱۰ زمانہ بیں چہ ساں شد کارسازم — چہ درہائے سعادت کرد بازم
بہ بے مہری نخستم کرد تاراج — زمہرم داد زاں پس مژدۂ تاج
نگہ کن تا چہ میمونست بختم — کہ سر بر ماہ زد میموں درختم
نسیمے خوش وزید از سبز گلشن — کہ از وے تازہ گشت ایں جانِ روشن
مرا چوں گل زشاخِ ناز برکند — بدولت خانۂ اُمید افگند
۱۵ کنونم اعتماد بخت خود ہست — کہ گلبوئے شود از بوئے من مست

---

۴۔ فلک زیں آرزو می مرد س۲ ع۱ = فلک ایں آرزو می برد س۳ ہ۔ بخورد و خواب س۱ س۳ ع = بخواب و خورد خورسند ع ۵۔ حریفِ عشق س۱ س۳ ع۲ = حریفِ عیش ع ۹۔ پاسخ ازلب معشوق س۳ ح ع۱ = پاسخ از زبان معشوق بہ عاشق س۱ = پاسخ از زبان معشوق گوید ع ۱۴۔ شاخ ناز س ح ع۲ = شاخِ تان س۱ س۲ ۱۵۔ اعتماد بخت س۱ س۲ س۳ ح ع۱ = اعتقاد بخت ع

گواہی میدہد خاطر برآنم — کہ باقی عمر جز دولت نرانم
شود پیوندِ من با مہربانی — کہ بندم در وفاش از مہر جانی
سرِ خود در رہِ او خاک سازم — ز بہرِ بودنش جاں چاک سازم
براہم طائرِ میموں زد ایں فال — کِت از فرخ رُخے فرخ شود حال
۵ برآں فرخندہ فال اُمیدوارم — کہ گردد اخترِ فرخندہ یارم
مرا خود ہست در طالع شماری — کہ دُر گردم بتاجِ تاجداری
گر اخترِ صادقست ایں پایہ یابم — ز دُرہائے فلک پیرایہ یابم
وگر قلب اند گوہرہائے افلاک — بقلبے نیز خوش باشد ہوسناک
عروسے کش ہوس بیش است یا کم — زمُرّد سازد از مینا بخاتم
۱۰ ز ہندستاں غزالے شیر مستم — کہ از یک غمزہ ترکستاں شکستم
رسیدم تا زِ چشمِ آہوانہ — ددانم ہرطرف تیرِ روانہ
دلی رائم غزارِ خویش سازم — جواں شیرے شکارِ خویش سازم
دریں ناوک زنی و کینہ توزی — شکارِ جاں شکارم باد روزی
شکارِ جاں شکارم خضر خاں باد — کہ چوں خضرش حیاتِ جاوداں باد

---

۴- براہم طائرِ میموں س، ر۱، ر۲، ر۳، حج ع۱ = برایم طالعِ میموں ع ۸- بقلبے س، ر۱، ر۲، ر۳، حج ع۱ = بقلب ع ۱۰- غزالے ر۱، ر۲، ر۳، حج ع۲ = غزالِ ع س ۱۱- تیرِ دوانہ حج = تیرِ روانہ س، ر۱، ر۲، ر۳، ع۱، ع۲

## گرم شدن چشم دولرانی در روی شمس الحق والدین خضرخاں و از تابِ مهرآب در چشمش گشتن و مهرباں گشتنِ آں چشمۂ مهر برآں نیلوفرِ هندی و چوں شعاعِ خورشید ازصفرا بر زمیں اُفتادن

چه خوش باشد در آغازِ جوانی — دو بیدل را بهم سودائے جانی

۵ گه از ابرو بیانِ راز کردن — گه از مژگاں عتاب آغاز کردن

گهے از گوشهائے چشم خواندن — گهے از دُورباشِ غمزه راندن

ازیں جاں دادن و ازوے ربودن — وزیں گفتن جفا وزوے شنودن

ازیں با خویش خوں در گریه خوردن — ازو در لب بدُزدی خنده کردن

ازیں کندن بحسرت سینۂ ریش — ازو دیدن ندادن سوئے خویش

۱۰ ازیں در پیشِ محرم غم کشادن — ازو پائے رقیباں بوسه دادن

ازو شوخی وزیں در غم نشستن — ازیں زاری وزورو برشکستن

ازیں چوں دشمنانِ سخت بازو — خدنگِ دوستی کردن ترازو

ازو ناوک درونِ جاں گرفتن — بصد جاں لذتِ پیکاں گرفتن

فشرده عشق درجا نها قدم سخت — خرد برده بصحرائے عدم رخت

۱۵ وکیلانِ بلا در فتنه مشغول — عملدارانِ غم را کرده معزول

---

۱ شمس الحق خضرخاں سر۳ م۴ - ازصفرا سر۳ = بصفرا سر۲ حر ۷ - ازو گفتن سر۲ سر۳ ع۲ - زیں شنودن سر۲ ع۲ ۹ - سینه ریش سر۱ سر۲ ع۲ = سینه خویش سر حر ۱۰ - رقیباں سر۳ = رقیبش حر ع۲ ۱۱ - وزورو برشکستن سر۳ = وازوی برشکستن حر حر ع۲ = وازدی برگسستن ع

بخونریزی کرشمه تیر در شست … نهاده دل شده جان بر کفِ دست

درون جان خیالِ زلف و بالا … چو دزدِ خانگی جاسوسِ کالا

هوائے دل بکنج سینه پنهاں … چو طراران با فسون بردنِ جاں

جفائے کاید از جاناں پیاپے … بعزت در پذیرد عاشق از وے

۵ مے تلخست جورِ گلعذاراں … که هر چندش خوری باشد گواراں

هر آتش کاں بیفروزد بتِ سیم … خلیلاں را بود باغِ براهیم

وگر شد هر دو دل زیں شعله معمور … بنا میزد زہے نورٌ علیٰ نور

خضرخان و دولرانی دریں کار … دو دل بودند یکدیگر گرفتار

کنوں حرفی که من خواندم دریں لوح … چنیں بخشد بدلها راحت و روح

۱۰ که چوں آمد دولرانی بدرگاه … بشارت یافت از بختِ نکوخواه

برسمِ بندگی بر پائے مے بود … بفرش خاص جبهت سائے مے بود

بفرخ روزی اندر خلوتِ قصر … خضرخاں را بخواند اسکندرِ عصر

اشارت کرد بانوئے جهاں را … که بیروں افگند رازِ نهاں را

خلف را از خلیفه گویداں راز … که گشتست بخت و دولت کارپرداز

۱۵ دولرانی خجسته دخترِ کرن … که نارد چرخ چوں آں مه بصد قرن

---

۲- زلف و بالا ر۲ ب ع۱ حج ع عا = زلفِ بالا ع ۳- بافسون ر۳ = درافسون ب د ع۲ = درافیون س حج ۴- بعشرت کا ۶- بتے سیم ر۳ ۷- نور علی نور ر۳ د ۸- بودند یکدیگر ر۲ ر۳ ب ع۱ حج د = بون بیکدیگر ع ۱۵- چوں او مه ر۳ حج ب ع۲

شد است از بہرِ تزویجت مُہیّا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که گرد دخانه زان ماہت ثُریّا
چو خاں را آمد ایں دیباجه در گوش ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ز شرمِ شاه بانو ماند خاموش
درآں شرمندگی زایواں بروں رفت ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ولیکن مہرش اندر جاں دروں رفت
درآں دم بود خاں ده سالهٔ راست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که ایں ہنگامهٔ شادیش برخاست
۵ دَوَلرانی بقدرِ ہشت ساله ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ دو ہفته ماه را بسته کُلاله
همه دندانش مست شیر بُد راست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ازاں مستی ہمی اُفتاد میخاست
برادر داشت در ہر وصف شایاں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چراغ افروزِ گوہر ہائے رایاں
بصورت اندکی با خانِ کشور ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ مشابه بود ہمچوں روئے با زر
ز ہجرِ آں برادر در نہانش ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ غمے میزاد ہر دم تو امانش
۱۰ چو دیدی روئے خاں چیزے از آنساں ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ازاں رونقش خانش بود در جاں
چناں بے سلخ ماہی را ته پوست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ بمہرِ آں برادر داشتی دوست
نمیدانست چوں او نیک و بد را ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ گماں بردی برادر جفتِ خود را
ولیکن بود خانِ اعظم آگاه ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که از نه طاق جفتِ اوست آں ماه
بدیں خوش بود آں بازِ شکاری ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ که زانِ اوست کبکِ مرغزاری
۱۵ بریمیناں مہرِ آں ہر دو دل افروز ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ چو ماهِ نو ہمی افزود ہر روز

---

۴- ایں ہنگامه عاد = آں نه گانه ع[۲] ۶- مست از شیر س[۳] ۸- مشابه گونه س[۳]- رویش برابر ع = رویش باذر ح س[۲] س[۳] ب = ہمچوں روئے بازر ع کا نُسخه ۱۰- بدانساں س[۲] ۱۱- در ته پوست س[۳] ح
۱۴- صید اوست س[۲] حاشیه

ببازی بود شاں عشقی کہ یک دم — نبودندے جدا در بازی از ہم

نبُد چوں عشق در بازی مجازی — شد آں بازی بآخر عشق بازی

چو طفلانے کہ با ہم لعب سازند — بہم گہ طاق دگاہے جفت بازند

نہانی باختندی آں دو مشتاق — ز طاقِ ابرواں ہم جُفت وہم طاق

۵ بہر بازی گہے چوں خورد سالاں — دویدی خورد شیری با غزالاں

بریں آئیں کہ تا بگزشت سالے — سری برزد ز باغش ہر نہالے

شناسا شد دو دلرا نی ہم از بخت — کہ بختِ اوست ایں فرماندہِ تخت

بطالع ہست در بہتر زمانے — قرانش با چناں صاحب قرانے

فلک چوں سروری بخشد سری را — کند پیوند او نیک اختری را

۱۰ کند چوں زُہرہ با برجیس دیدار — سعادت ہا بہ ہر آید پدیدار

بشدی ہر سو کہ آں خورشید پایہ — صنم رفتی بدنبالش چو سایہ

نبودی ز و جدا در گاہ و بیگاہ — چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ

دویدی شمسِ والا ہم پس و پیش — ز تابِ مہر سوئے سایۂ خویش

بیکجا خوردِ شاں بودی جدا خواب — نخوردندی دمے بے یکدگر آب

---

۱- ہر دم ب ایضاً از بازی حہ ۴- آں دو مشتاق سر۱ سر۲ سر۳ حہ ب ع۲ د = ہر دو مشتاق ع

۶- بدیں سر۳ حہ ایضاً ز باغش سر۳ ع حہ ب د = بباغش ع - ہر نہالے سر۱ سر۲ سر۳ حہ ب ع۱ د ح =

نو نہالے ع ۷- زان اوست سر۱ = جفتِ اوست ب د ۱۰- چوں زہرہ سر۱ سر۲ سر۳ حہ ع۱ د =

زہرہ چو ع ۱۳- کہ ماند مہر سر۳

زلیخا نعمتِ دیدار در پیش | نبودی سیریش از یوسفِ خویش
چنیں تا ہشت سالہ دخترِ رائے | نہاد از دورِ گردوں بر نہم پائے
خضر ہم شد بران حالت کہ کوشد | کزاں چشمہ زلالِ خضر نوشد
بسلطاں میرسید از ہر جریدہ | نسیم آں بہارِ نو رسیدہ
۵ کہ بادش در پئے غنچہ شگافیست | ولے ابرِ حیا در پردہ بافیست
مہین بانواں را جست یک روز | نہانی گفتش اے شمع شب افروز
خضر خاں چوں بسر سبزی چناں گشت | کہ خواہد عالمے را سایباں گشت
بباید کرد نخلے ہمنشینش | کہ بر خوردار گردد میوہ چینش
پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را | ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
۱۰ کہ چوں خالِ خضر خاں الپخان است | کہ زیبِ چہرۂ دولت بدان است
بدرجِ عصمتش دریست مستور | کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش باہزاراں ارجمندی | بعقدِ آں زمرّد عقد بندی
چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را | نوید خواستگاری داد مہ را
بسوئے الپخاں فرمان فرستاد | ازاں اندیشہ خیریش خبر داد
الپخاں کاں بلندی یافت از بخت | پذیرفت آں مبارک مژدہ از تخت

---

۴ - تمام نسخوں میں بہار ہی سوائے ع کے - مگر اس میں بھی بہار کو چھیل کر نہال بنایا گیا ہے ۵ - ابرِ حیا ر ۲ = بردی حیا ر ۲ ح ۵ د = روئے حیا ع ۲ ۶ - مہین بانوان ر ۳ ح ب د ع ۲ = تہیں بانوے خود ع ۸ - تاں نخلے ر ۳ ۱۱ - از نور ر ۳ د ح = از دور ح ع ۲

مهیا کرد با صد زینت و زین | ز بهر چشم ملک آن قرة العین

شدند اهل حرم زین نکته آگاه | درون رفتند پیشِ بانوئے شاه

برسمِ بندگی و نیک خواهی | نمودند اندران درگاه شاهی

که دخت الپخان چون شد مقرر | که گردد همنشیں با خانِ کشور

۵ نه او بیگانه شد از دور پیوند | که او هم شاه با نور است فرزند

خضرخان کز بهارِ زندگانی | بهر سو میزند شاخِ جوانی

نباید کان گلی کش بار گردد | ز خارِ غیرتش افگار گردد

ازیں مهر کیه گیتی زوست گلشن | نمو داری که ما راهست روشن

برایں آتش اگر خاشاک پوشیم | چو روشن تر شود ناگه بجوشیم

۱۰ همانا خان برخوردارِ نوخیز | بباغ حسن دارد رغبتے تیز

چو غنچه دل بشاخِ سبز بسته است | ز گلرویانِ دیگر باز رسته است

بهر بادی در صد جامه چون گل | نه ریحان دامنش گیرد نه سنبل

ازآن گاهی که دختِ کرن گجرات | حوالت کرد شاهنشه بدان ذات

بگوشِ او که این گفتار در شد | تو گوئی در تنش جانِ دگر شد

---

۴- مقدر سا ۵- بیگانه شد دور سا ب کا = بیگانه شد از دور سا حج ع د ۷- یار گردد سا
سا ب ع صا = بار دارد سا حج ع د حج ۸- مهر و که حج ۱۰- همانا خان برخوردار نوخیز سما سا سا
ب حج حج ع کد = همان خان برخوردار از شاخ نوخیز ع ۱۲- صد جامه چون گل سا سا سا د حج ع
= صد چاک چون گل حج ب = چون جامه صد گل ع

زیادِ او شود آسوده جانش — نیاساید ز نامِ او زبانش
دو فرقد را فتد سوگندِ باین — دو مه را بُعد ممکن نیست کاین
بُرند از هم دو پیکر آشنائی — مُیسّر نیست ایشاں را جُدائی
صواب آں شد که دو لولوئے هم دُرج — شود هر یک چراغے در دگر بُرج
۵ خوش آمد ایں سخن بانوئے شه را — دو منزل شد مُعیّن هر دو مه را
بجائے شه شد و جائے دگر دوست — دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
همیں شد رسمِ دَورانِ ستم ساز — که نتواند دو کس را دید دمساز
کجا بُرج از دو کوکب کرد معمور — که باز از یکدگر نفگند شاں دور
کجا دو مرغ را خانه بهم ساخت — که باز اندر میاں سنگی نینداخت
۱۰ فلک کو بند هامی بُرّد از بند — چه شک گر بگسلاند هر دو پیوند
غرض هر یک بخلوت جائے خود رفت — بپائے دیگراں نه از پائے خود رفت
پس از یک هفته آں ماهِ دو هفته — بخدمت آمدی از تاب رفته
خِضر خاں کردی از دورش نگاهے — برآوردی ز دل دُزدیده آهے
دولرانی هم از دنبالهٔ چشم — بدیدی و فگندی شعله در چشم
۱۵ خِضر خاں راست کردی مونه از پیش — چنیں کردی سلامِ دلبرِ خویش

۱- نیاساید ج ب ج۲ ۲- پیوند باین ج۲ ایضاً نیست ممکن بُعد ر۲ ۴- ایں دو لولوئے درج ر۳ ء
۷- همیں شد رسم س ر۳ ج ج۲ ع۲ د ء ع۱ = همی رسمت ر۲ = همی شد رسم ع، ۱۰- بندها ج ج۲ د = بندها ع ع۲
ایضاً چه شد ر۳ حاشیه ۱۵- از پیش س ر۲ ر۳ ب ء ج ع۲ د ج۲ = در پیش ع

سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے | گل افگندی بخاک و برگرفتے
جسدہا دُور و جانہا یکدگر یار | زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار
بپرسش ہر نظر زیں سو بیانے | بپاسخ ہر مژہ زانسو زبانے
کرشمہ تیغ میزد در چپ و راست | ولیکن آبِ دیدہ عذر میخواست
۵ جگر بے صبر و تنہا در قناعت | مژہ در خشم و لبہا در شفاعت
بمہر ایں در درونِ او جگر وش | بنازِ او از درونِ ایں جگر کش
درونِ یکدگر در رفتہ پنہاں | نہ قالب در میاں گنجیدہ نی جاں
دو آئینہ گر از رسمِ خیالی | رود در یکدگر نبود محالی
دو شمع ارچہ بوند از یکدگر دُور | ولے پیوند یابد نور با نُور
۱۰ چو رفتندی دگر در خلوت آباد | شدندی با خیالِ یکدگر شاد
چو گشتند اندراں دُوری خیالے | ن زگریہ چوں خیالی در زُلالے
خیالِ یکدگر در بر گرفتند | ز مہرِ سینہ ترکِ خور گرفتند
غم از تن خوردرا رغبت بروں بُرد | شکم را شعلہ از خونابِ دل مرد
کسے کش سوزِ معدہ در فروغ است | زسوزِ دل سخن گوید دروغ است
۱۵ چو داغی نیست چند از گفتِ ابتر | زباں دیگر زبانہ ہست دیگر

---

۵۔ قناعت ع س۳ ب د = صناعت س س۲ حہ حہ۲ ع۲۔ کا د حاشیہ ۶۔ در درونِ س س۲ س۳ ب
۔ حہ حہ۲ د = درون ع ع۲ ۹۔ بانور س۳ ب حہ۲ = در نور ع ع۲ حہ د ۱۲۔ ترک خور ح ع۲
= ترکِ سر ع حہ۲ ا ب

گرفتارِ شکم را ناں عزیز است | پرستارِ جسد را جاں عزیز است
کسے کو عزّتِ معشوق داند | کجا از نان و جانش یاد ماند
اسیرِ عاشقی را جاں چہ باشد | چو جاں گم شد حدیثِ ناں چہ باشد
دراں سینہ کہ گشت از جانِ خود سیر | بود برگ و ترہ پیکان و شمشیر
۵ دو غمخوار از خورش بے نوش ماندہ | رُخ از خونِ جگر پر جوش ماندہ
خوری کاشام و خوردش نام کردند | جگر خوردند و خوں آشام کردند
گہے رفتی بسیرے لُقمہ شاں زیر | کہ دیدندی جمالِ یکدگر سیر
غذائے روح چوں برداشتی دل | شدی تن ہم بخوردِ خویش مائل
وگرنہ ہر خورش کاں پیش بودے | اگر حلوا بُدی حنظل نمودے
۱۰ میانِ آں دو سروِ پائے در گِل | پرستاراں بسے بودند یک دِل
چہار از سوئے شہ پوشندۂ راز | چو رازِ سینہ با جاں گشتہ دمساز
ستادہ راست ہر چار اندریں فن | بسانِ چار عُنصر عُمدۂ تن
سہ بودند از کنیزانِ دروتے | دریں رہ کردہ شہ را رہنمونے
یکے عزّت کہ او زاں راز داری | مشرّف شد بعزِّ استواری
۱۵ دوم گرنا کہ از نیکش خبر بود | زبد چوں نیم نامِ خویش گر بود
سہ دیگر یاسمن خوشخوتر از آب | چو گُل کو گنجد اندر بسترِ خواب

---

۴ - برگ ترہ س۱ س۲ س۳ حہ ب د ع۱ = برگ و ترہ ع = برگ ترب حہ۲ ۱۴ - از راز داری د ۱۶ - سہ دیگر یاسمن خوشخوتر س۱ س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ ب د = سوم بُد یاسمینِ خوشتر ع

چهارم سوئے بیرون بندهٔ خاص ‏ ‏ ز رحمت آیتے بر لوحِ اخلاص

بحُسنِ خلق آئینی تمامش ‏ ‏ حسن خُلقی و احمد خواجه نامش

شگرفی زیرکی و کاردانی ‏ ‏ برزم اندر دلی در بزم جانی

سواری چابکی کو گاهِ نخچیر ‏ ‏ دو آهو کُشتی از یک چوبه تیر

۵ فراوان خدمتِ شهزاد کرده ‏ ‏ گهے چوگان زده گه زخم خورده

گه و بیگاه ازان خورشیدِ پُرنور ‏ ‏ نبوده همچو سایه یک زمان دُور

چو خان را در نهان همدم همو بود ‏ ‏ درین سودائے دل محرم همو بود

چو شه رفتی ز خلوت خانه بیرون ‏ ‏ بروپش دادی این افسانه بیرون

بروئے او تهی کردی دلِ پُر ‏ ‏ بگریه غرق همچون رشته دُر

۱۰ فشاندی جمله غمهائے جگرخائے ‏ ‏ که باشد بهر غمهائے دگر جائے

اگرچه آن چشمه در بیرون کشیدن ‏ ‏ فزون تر گشتی از افزون کشیدن

چو آن چشمه که در زادن در آید ‏ ‏ چو آب افزون کشی افزون تر آید

صنم هم داشت پنهان محرمے چار ‏ ‏ طریقِ محرمیت را سزاوار

یکے نرگس که گر خارے بره دید ‏ ‏ ز پیشِ نازنین از دیده برچید

---

۲- بحسن و خلق س۱ ح د ایضاً بحُسن خلق و احمد س۳ = حسن خلقی محمد ع۲ ۵- گوی خورده کا س۱ حاشیه ۷- در نهانی همدم او س۳ د = درجهان همدم همو ب ۹- همچون رشته دُر س۱ س۲ س۳ ح ب = همچون رشته دَر دُر س ع۱ ح۲ د = خون چون رشته در دُر ع ۱۱- چشمه س۱ س۲ س۳ ح د ع۲ = آب ع = چشم ح۲ ۱۲- خود آن چشمه س۱ س۳ ع۲ ح ب ح۲ د = خوش آن چشمه س۲ = چو آن چشمه ع ایضاً افزون تر آید س۲ س۳ ع۲ د ح۲ = برآید ع ۱۳- محرم چار ع ح۲ ع۲ ۱۴- برچید س۱ س۲ س۳ ح ب ع۲ ح۲ د = می چید ع

دوم آں مشک ریزی کز سرِ ہوش | خزیدہ ہمچو زلفش در بنا گوش
سیوم لادی گرفتہ بر سرایں بار | کہ در ہندیست لادی بار بردار
چہارم خواجہ کافورِ سرائے | کہ بُد چشم وفا را رُوشنائے
چو صفرا مین زعقد مختلف بود | کہ سرحرفِ امانت چوں الف بود
۵ گہ از گاہ او ہم اندر رازِ مستور | بگنجیدی چو در لَوزینہ کافور
غرض آں محرماں در شام و شبگیر | شدہ جاسوس چشمِ فتنہ چوں تیر
دروں سو رازِ جانہا داشتندی | بروں پاسِ زبانہا داشتندی
بغمہا مونسِ دو یارِ جانی | کہ بے مونس مبادا زندگانی
چہ خوش گفت ایں مثل یاری بیاری | کہ ہر غم را بباید غمگساری
۱۰ غم ارچہ بے عدد باشد چو باراں | تواں خوردن بروئے غمگساراں
شود یک ذرّہ ریگے غرقِ دریا | برد کوہی چو کشتی ست شد مُہیّا
چو یک سر باشد از باری ہراساں | دو سر یکجا شود برگیرد آساں
چو باشد بے ستونے بر سرِ بام | ستوں گر ہست زیرش گیرد آرام
غمِ کس ہر کسے را در نگیرد | کہ مہماں نزلہ غم بر نگیرد
نہ نقلِ غم چناں زیباست در خورد | کہ از ہم صحبتاں تنہا تواں خورد

---

۴ - سرحرف س۱ س۲ س۳ ح ب ء د کا = برحرف ع ۵ - گہ از گہ او ع۱ ح د = گہ دگاہ او س۳ ب۱ ب۲ = گہ و بیگہ ب = کہ از کار او ع ۷ - راز جانہا س۱ س۲ س۳ ب ع۱ د ح۲ = سوز جانہا ع ۹ - آں مثل ب ع۱ ع۲ د = ایں مثل س۳ ح۲ = گفتا مثل ح

کسے کیں تلخیش شیریں گوار است — مبرزاں صحبتِ شیریں کہ یار است

درآسایش بسے باشند یاراں — بغم کن آزمونِ دوستداراں

## حکایت

بمہمانِ بُزی شد کہنہ میشے — بہ پہلو خارشی بر پشت ریشے

۵ گرفت از سبزہ زارِ بُز چناں نوش — کہ کرد از فربہی سختی فراموش

بہ بُز گفتی کہ پیشِ گرگ و قصّاب — رَوم من بہرِ تو در آتش و آب

لبِ بُز کَنْد تا گہ سگ بدنداں — بُز آمد باز سوئے میش خنداں

ازاں خندیدن اندر گریہ شد میش — کہ با او ہم کند سگ گرگیِ خویش

بہانہ کرد تا بگریزد از وے — کہ بر یاراں ازینساں خندہ تا کے

۱۰ بسے میش است بُز را یارِ جانی — ولے در سبزہ نے در کارِ جانی

غرض القصّہ چوں بانوئے آفاق — بپردہ بخت رازِ آں دو مشتاق

اشارت کرد تا خاصانِ درگاہ — برند آں ماہ را زانجا شبانگاہ

بقصرِ لعل دارندش نہانے — چنانکہ اندر خزینہ لعلِ کانے

چو عزمِ کار گشت آں حلقہ را جزم — کمر بستند چوں حلقہ دراں عزم

۱۵ در اندیشید بانو باز در دل — صواب اندیش شد زاں راز در دل

کہ چوں پرّد تدروِ مرغزارے — بتا پاک او فتد بازِ شکارے

---

۲- حکایت بطریقِ تمثیل س۲ ح۲= ۰ س۳ ۴- بمہانے س۳ ۵- سبزہ زارش آں چناں ب الیضاً محنت س۳ ۱۲- زیں جا س۲ ۱۶- بطاپاک س۳

فسون دل کہ در جانش عمل کرد — عزیمت زاں پری پیکر بدل کرد

بمنزل استقامت داد مہ را — نکرد از زہرہ صفر آں جا نگہ را

ولے در عزم اوّل نیک خواہاں — خبر بردند بر خورشید شاہاں

کہ شہ بانو براں عزم ست کامروز — ق دہد پروانہ کاں شمع شب افروز

۵ زبرج خاص برگیرد دل خویش — بقصر لعل سازد منزل خویش

بد انساں زاں خبر شہ بے خبر گشت — کہ در گشت و خرام از پائے در گشت

چو باز آمد بخویش آہی بر آورد — کہ دود از زہرہ نیکو خواہی بر آورد

بد انساں نیست شد صبرش در آں درد — کہ شد نزدیک کز ہستی شود فرد

چو در جیب خرد کم دید چارہ — بزد دست و گریباں کرد پارہ

۱۰ بچاک جامہ عاشق را مکن عیب — کہ اوّل جاں شدش چاک آنگہی جیب

بدوری کے بود دل را صبوری — کہ دشمن را مباد از دوست دوری

مثل گر چوب و گر سنگ است و پولاد — شود گاہِ جدا کردن بفریاد

نہ مردم سخت تر زانہاست در پوست — کہ رنجی نبودش در دوریِ دوست

بر آنساں شہ دریدہ جامہ چوں گل — خراب از خونِ دل نہ از خوردنِ مل

۱۵ پریشاں حال و آب از دیدہ ریزاں — چو مستاں میگزشت افتاں و خیزاں

ملایک زاں غم اندر بال کندن — فلک زیں فتنہ در زیور فگندن

---

۲- کہ کرد ب حج ع۱ د حج۲ = نکرد ع ۸- صبرش س س۲ حج ع۱ د = خیرش ع ۱۲- جُدا کردن ح حج ع۱ د حج۲ = جدا بودن ع ۱۴- نزخوردنِ ح حج۱ = نہ از حج ع۱ د = برخوردن ع

پریده جاں ز تن دیو و پری را — نمانده تاب ماه و مشتری را

شه و شهزاده با چندیں رقیباں — دریده جامه دامن تا گریباں

گلش پژمرده و نرگس گهربار — چو شاخِ زعفرانش برگِ گلنار

هراں کاں تختهٔ حیرت فرو خواند — چو نقشِ تخته در حیرت فرو ماند

۵ کسے آں حال پرسیدن نیارست — چه پرسیدن که خود دیدن نیارست

یکے از خاصگاں کش بود یارا — بپرسید از سرِ رفق و مدارا

که اے چشمِ جهاں را نورِ دیده — چو تو چشمِ جهاں نوری ندیده

چه حالست ایں و آں غم بر تنت چیست — شگافِ فتنه در پیراهنت چیست

کدامی خار دامانت گرفته است — کدامی غم گریبانت گرفته است

۱۰ ز گردِ کیست ایں بر دامنت خاک — ز دستِ کیست ایں پیراهنت چاک

که تیزت دیده تا چشمش برآریم — که خارت خست تا تیغش گزاریم

ورت دل رفت جائے غیر مقدور — درآغوشت دهیم ار خود بود حور

شهِ دل خسته از بیمِ دو افسر — که باشندش بدولت هر دو برسر

بصدق ایں ماجرا خواندن نیارست — غمِ دل بر زباں راندن نیارست

---

۲- رقیباں س[۱] س[۲] س[۳] ب ء کا ع[۱] د ح[۲] = رفیقاں ع ح ایضاً تا دامن گریباں س[۳]

۴- هرآں کاں س س[۲] ح = هرآنکه اں ع[۱] د ح[۲] = هرانکو ع س[۳] ب

۸- چه حالست و ایں غم ب ایضاً شگافِ سینه ح کا ۱۱- خسته ح ب د ۱۳- بودندش د کا = بادندش س[۲] س[۳] ب ء ع[۲] ح[۱] = باشندش ع

زبس کز شرم بے پایاں خجل بود | سخن را قلب زد زانچش بدل بود

بپاسخ گفت من از بانُ قصر | شتاباں میشدم سوئے شہِ عصر

نبود اندر شتابم جائے پرہیز | زد اندر پیرہن سنے نیزۂ تیز

دریں زخمی تو ہم خود منصفم باش | کہ با چوبی چہ یارم کرد پاداش

۵ چو شنونده کہ کرد ایں نکتہ در گوش | سخن را جان دید و ماند خاموش

اگرچہ ایں لمعہ زاول صبحدم داشت | ازاں خورشید دوّم صدق پنداشت

وزاں پس بر طریقِ مہربانی | بسے گفتش دعائے زندگانی

پس آنگاہیش گفت اے دیدۂ شاہ | زردیت چشمِ بد را دیدہ کوتاہ

رسد گر چشم زخمی در جہالت | جہانی کور گردد در خیالت

۱۰ اگر چشم تو کاے آتش براں نے ق | شدی خستہ عیاذاً باللہ از وے

فلک گر آں دو چشم افگار کردی | چساں با ما دو دیدہ چار کردی

فلک را گر کشیدندی ہمہ چشم | چناں بودی کہ پاداشِ گہر چشم

جہاں کس را ازیں بے دیدہ بودن | چگونہ رو توانستی نمودن

اگرچہ کوریٔ دارد زمانہ | بماندی کور تر زیں جاودانہ

---

۱- قلبه زد حر ع۲ د ۲- کازهٔ ء حر۲ ۳- دریں زحمت سر۲ = دریں زخمی سرع۲ د = دریں زخمه حرب حر۲ ۴- منصفم باش سا سر۲ سر۳ ب حرع۲ د حر۲ = منصفی باش ع ۶- زاول ع سر۳ = اول سرسر۲ حرب ع۲ د حر۲ ایضاً صبح بنداشت سر۳ حاشیه ۱۱- ان دوچشم افگار سر۲ ء ع ب = بادوچشمت خار سرع۲ د = بادوچشمت کار سر۳ ایضاً دوچشمش چار سر۳ ۱۳- جہاں سر سر۲ سر۳ حرب د حر۲ = چناں ع ع۲ ۱۴- بماندی سا سر۲ حرب ع۲ د = نماندی ع

چرا غفلت کنی زینگونه در خویش | که زینیاں چشم زخمی آیدت پیش

چه گوئی اے فدا دوران دورت | حمل قرباں کنم با جدی و ثورت

چه گردانم برائے عمرِ جاوید | بفرقت مشتری با ماه و خورشید

برایشاں من خود ایں گردش چه سنجم | که میگردند خود بر فرقت انجم

۵ سرِی کِت بدبیناں کار کرد است | زخوابت گوئیا بیدار کرد است

که تو شاهی چناں بگذر خراماں | که گستاخی کند خارت بداماں

چناں کن ایں دم از نے نیزه پرهیز | که فردا رُد کنی صد نیزهٔ تیز

نصیحت گوئی زینیاں در سخن بود | ولے عاشق بکارِ خویشتن بود

چو جانش بے خبر بود اندراں گشت | حدیثے چند ازو بشنید بگذشت

۱۰ چو زانجا چند گامے پیشتر شد | بمشکوئے نشاطِ خویش در شد

پرستاراں بخدمت در دویدند | لباسِ پارہ ازوے بر کشیدند

ثبلهائے تُنک بردند در پیش | که در ناید بوصف از صِفوتِ خویش

چو روئے ناخنش یکجا سرو بن | که گنجد صد گز اندر درزِ ناخن

چو پوشندش نمی باشد براندام | غلط کردم زبادی بافته دام

---

۲- دوران و دورت حج۲ ۳- یا ماه س۱ ح ب ع۱ د ۴- برایشاں س۳ ح ب ع۱ د = پریشان ح۲ = بدیساں س۱ ع = برانسان کا = برانیان ع ۷- ولے س۱ س۲ ح ع ا ح۱ = دل س ب د ع۲ ۱۱- برکشیدند س۱ س۳ ب ع۱ د ح۲ = درکشیدند ع ح ۱۳- یکسان س۱ س۳ ح ع = یکجا س ب د ع۱ ح۲ ۱۴- تاری بافته س ع۱ د ح۲

بداں نمود میلے خانِ اعظم — کزاں جامہ تنک دل تر بُد از غم

بتن پوشید کتّانی چو مہتاب — تُنک بر برگ گل شد قطرۂ آب

چو شہ تشریفِ رسوائے بدل کرد — بدلہا داغ آں کسوت عمل کرد

زبس کاں ہر ہمہ دلہائے غمناک — شد از غم چاک چوں آں جامہ چاک

۵ ازآں ساں کسوتِ رفتہ زساماں — کہ بود از مہر صبحی چاک داماں ق

ہمہ کردند پارہ پارہ تقسیم — چو نانِ نیک مرداں بہر تعظیم

نہ آں پارہ بجائے بند کردند — کہ جانِ پارہ را پیوند کردند

چو از جاں پارہ بود آں پارہ چند — ز جانی ہم بجانی یافت پیوند

ازاں پس آگہی دادند شہ را — کہ در منزل ثباتے ہست مہ را

۱۰ دَولرانی کہ میشد در دگر قصر — توقف داشت آنرا با نوبے عصر

خضر گو غم مخور کاشوب جاں نیست — ہنوز آں چشمۂ حیواں رواں نیست

گرفتارِ دل آرام از دروں یافت — چو جاں ساکن شدش دل ہم سکوں یافت

چو باز آمد ز رفتن سروِ آزاد — نہالِ ملک را در سر شد آں باد

کہ گل چیند بہارِ خویشتن را — ببوسد غنچۂ کوچک دہن را

۱۵ نہانی بلبلے را داد پیغام — کہ رَو چوں باد سوئے آں گل اندام

---

۱- تنک دل تر بد سر[۲] حہ ب ع[۱] د حہ[۲] = تنک تر بود سہ[۲] = تنک تر دل مُد ع

۴- زغم شد حہ ۵- بساماں حہ کا ب ۸- پارہ بد ب ۱۱- جاں ہست- رواں ہست حہ

۱۲- درجان شد ب حہ ی ع[۱] د = بر سر شد سہ[۳] ۱۴- ببر سد ب

بگوش از من کہ اے شمعِ دلِ من | زتو سوز و گدازی حاصلِ من
تو گر نادانی و عالم ندیدہ | گلے از باغِ عالم برنچیدہ
زمن بشنو کہ خوئے آسماں چیست | بکارے کآسماں میگردد آں چیست
زبہرِ آنست ایں گردندہ پرکار | کہ یاری راجدا گرداند از یار
۵ کجا باہم دو تن را داد پیوند | کہ از ہم بازشاں دوری نیفگند
چو حال اینست آں بہ کآدمی زاد | دمی باشد بروئے دوستاں شاد
دہد از روئے یاراں دیدہ را نور | زمانی نبود از ہمصحبتاں دور
چو خواہد عاقبت بودن جدائی | غنیمت داشت باید آشنائی
بیا اے بے تو روزِ من شب تار ق | کہ چوں شبہائے دوری رفت بسیار
۱۰ بروز آریم بر رویِ تو یک شب | نخسپت پائے بوسیم آنگہے لب
بحلوائی لبت انگشت یازیم | مگس گردیم گرچہ شاہ بازیم
سراپا گم شدہ سویت شتابیم | شویمت ذرّہ ہرچند آفتابیم
بگردِ شکّرت در شور گردیم | سلیمانیم و پیشت مور گردیم
جوابی دہ کامیدش یار باشد | امیدم را کلیدِ کار باشد
۱۵ چو گلرخ را رسید ایں مژدۂ دوست | نگنجید از طرب چوں غنچہ در پوست

---

۱- بگوش س۱ س۲ س۳ ح ح ع۱ د ح۲ = بگو ع ۲ - وا نچیدہ ح ح س ع۲ د ۸ - دیدن جدائی ب ۹ - رفتہ بسیار س ح۲ ء ۱۱ - یازیم ح ء = تازیم ع۲ د = بازیم ع ح = سازیم ح ۱۵ - آں مژدہ س۱ س۲ س۳ ح ع۱ د = ایں مژدہ ع ب ح۲

خود او آں عیشِ جاں افروز میخواست بخواہش ہر شبے آں روز میخواست

لبش در خندہ شد زاں لذّت کام بدل صبرش نماند و در تن آرام

بر آں شد کز پے مہمانِ خود را بہ آوردن فرستد جانِ خود را

بپاسخ گفت محرم را کہ رَو باز برفتن جانِ من با خود کن انباز

۵ دراں خدمت ببوس از من زمیں را نشاں بر دیدہ آں مسند نشیں را

ز راہِ مردمی سوئے من آرش نشاندہ بر دو چشمِ روشن آرش

وگر دارد ز چشمِ چوں توئی عار بہ ایں دیدہ زیرِ پائے او دار

وگر از دیدۂ من ہم کند ننگ ق بہ پشتِ پا بروں انداز آں سنگ

ازیں بہتر ندارم فرشِ راہش چو پا در رہ نہد عذرے بخواہش

۱۰ دلم آنجاست کو آں مہر جو را کہ در ہر گام بوسد پائے او را

پس آں وعدہ طلب را شد رضا کوش زعینِ وعدہ کردش حلقہ در گوش

کہ چوں بیزد فلاں شب عنبرِ ناب درآید شہ بکُنجِ ما چو مہتاب

فرستادہ بدیں میعادِ دلکش بطاعت گاہِ فرماں باز شد خوش

طرب زاں گونہ بر شاہ اشتلم کرد کہ پا افزار جستن پائے گم کرد

۱۵ بداں دل شد زجانِ ناشکیبا کہ پیچد نطعِ مہلت را چو دیبا

---

۱- خود او آں س۲ ر۳ ح ع۲ د = خود آں م ع ۴ - با خود کن ر۳ ح ۵ ع۱ د ح۲ = کن با خود ع

۸- ایں سنگ ر۳ ع۱ د ح۲ = آں سنگ ح ب ع ۱۱- آں وعدہ ر۳ ح ب ع۱ د ح۲ = از وعدہ ع

۱۴- پا افزار ب ح ح۲ = پا افراز ع۱ د ۱۵- زجاناں ر۲-

وگر ممکن بود در حال چون باد | ز جا بجهد فتد بر روزِ میعاد
چه کوهِ غم نهاد اندر دلِ تنگ | که خود را چند روزی داشت با ننگ
کجا دیوانهٔ را سنگ باشد | گر زو تا صبر صد فرسنگ باشد
چو آب از تشنه باشد تیر پرتاب | بیاشامد زمین را تشنه چون آب
۵ چو بازرگاں که با سودِ مهیّا | نماید شربتِ آبیش دریا
چو در پیچید مهلت را زمانه | وگر عذرے نماند اندر میانه
دگر بار آں بحکمِ عهد و پیماں | سوئے بلقیس شد مرغِ سلیماں
صنم خود بود مانده چشم در راه | که تا در چشم او کی ره کند شاه
فرستاده ز دولت زندگی سخت | نویدِ میهمانی برد بر تخت
۱۰ سبب نو شد طربهائے نهاں را | بهانه جمله باقی شد جهاں را
شرابِ خوشدلی در داد ساقی | نماند از شادمانی هیچ باقی
بدیں شادی بیا اے چنگیِ خاص | بچنگِ خویشتن کن زخمهٔ رقّاص
چناں گو ایں غزل از جانبِ شاه | که پا کوباں خرامد جانبِ ماه

## غزل از زبانِ عاشق

۱۵ من امشب میهمانِ جانِ خویشم | چو هست او جانِ من مهمانِ خویشم

---

۱- در روز سر۱ سر۲ سر۳ حہ کا ع۱ د = بر روز سر۳ ب ء حہ۲ ۲- چو کوه ب ء حہ۲ ایضاً پاسنگ سر۲ حہ ب ع۱ د
۳- دیوانهٔ را سنگ سر۱ سر۲ سر۳ حہ ب ء کا ع۱ د حہ۱ = دیوانه را آں سنگ ع ۵- با سود ج حہ ع۱ د حہ۲
= از سود ب ع ۱۰- باقی شد سر۱ سر۳ حہ ب ء کا ع۱ د حہ = شد باقی ع

غلط کردم نوید من زجائیست — کہ جاں آنجا زمیں روب سرائیست

بمیر ای آفتاب امشب تہ چاہ — کہ من شب زندہ خواہم داشت باماہ

نفس گر خود ز عیسیٰ وام بردی — گر امشب دم زدی ای صبح مردی

شب و روز از تو ناخوش بودم ای غم — چو تو رفتی شبی خوش روز من ہم

۵ من و آں شربت امیدم امشب — من و آں چشمۂ خورشیدم امشب

گہی میرم ز نیش چشم غمّاز — گہی از نوش لب زندہ شوم باز

گہی در سیب سیمیں دست یازم — گہی با زلف مشکیں عشق بازم

چو ہست اندر دل تنگ آں دل آرای — ق اگر تنگ آید از بس تنگی جائے

دہم در چشم خویشش جائے آرام — چو مغزے کو بود در عین بادام

۱۰ ہمہ شب ز نشاط و ناز خواہم — دہم بوسہ بوام و باز خواہم

بگو ای باد آں سرو رواں را — کہ استقبال کن بخت جواں را

نباید از خیال خویش کم بود — کہ دور از من نیارد نیم دم بود

ولیک از تو نخواہم آمدن پیش — کہ گل مستور بہ در غنچۂ خویش

چو بوئیت با صبا صحرا خرام است — ہماں بوئیت کہ پیش آید تمام است

۱۵ اگرچہ از بوئے تو ہم دل بداغ است — کہ راہش با صبا در ہر دماغ است

---

۴۔ ناخوش بودم س، سر۲ ب حج ع۲ د = ناخوشنودم سر۱ = ناخشنودم حج۲ = ناخوش بود ع ۷۔ یازیم سر۲ = تازم ع۲ د
۱۱۔ کن سرو جوانرا سر۱ و کا ۱۵۔ اگرچہ از بوئے تو ہم دل بداغ حج = اگرچہ از بوئے تو دل ہم بداغ سر۲ سر۱ ب د
= اگرچہ از بوئے تو دل ما چراغ ع۲ = اگر از بوئے تو ہم دل بداغ ع

ولے تا چند دل در خوں تواں داشت  کہ بوئے مشک و گل نتواں نہاں داشت

چہ آرم یادگارِ خدمتِ خاص  نمیدانم متاعی بہ ز اخلاص

بہیں تحفہ غمت شد نزدِ من بس  بیاراں تحفۂ غم چوں برد کس

ولیکن چوں تو ام نُزلے کشی پیش  میاری یادگارے جُز غمِ خویش

۵ چو بربط زن زد ایں خوش نغمہ در رود  زچوبِ خشک داد آبی وامرود

نوا سازِ دگر رودے دگر ساخت  بپاسخ زایں نوائے نغز بنواخت

## پاسخ از لبِ معشوق

بشارت میدہد بختِ بلندم  کہ من امروز بر روئے سپندم

زمانہ دولتم را کارساز است  ستانِ رفعتم را سرفراز است

۱۰ جہاں می بندم پیرایۂ ناز  وفا می بیزدم در پردۂ راز

سعادت میکشد شانہ بمویم  سپہر آئینہ میدارد برویم

دو زلفم فتنہا را میدہد خیز  دو چشم غمزہا را میکند تیز

بشادی میخورد جانم غم امروز  ہم از شادیست چشم را نم امروز

مبارک می پرد چشمِ سیاہم  مگر خواہد نمودن روئے شاہم

---

۲- یارم ب ہ- چو نتو ام نزلے کشی س۲ ح ب د = گر تو ام نزلے کشی س۳ ء ح = چو نتوئے نزلے کشی س ع۲ = گر توم منزل کشِ ع ۵- ابی وامرود س س۲ س۳ ء کا ح د ح۱ = ابی وافزود ع ۸- برر ویت س۲ س۳ د ۱۰- جہاں س س۲ س۳ ب ح ع۲ د ح۲ = چناں ع ایضاً می بیزدم س س۳ ح ع۱ د ح۱ = می داردم س۲ س۳ حاشیہ = می بیندم ب = می پرورم ع ۱۱- میکند س س۲ س۳ ح ح۲ ب ء ع۱ د = میکشد کا ع

بیارید از فلک گلگونۂ نور ‌ بخواهید از بهشتم زیورِ حور
کہ مارا روئے میتابد زیاری ‌ کہ با او جان و دل را هست کاری
اگر بُد تیره شبهائے جدائی ‌ رسید اینک زمانِ روشنائی
بیا اے چشمِ دولت روشن از تو ‌ کہ گردد حجرهٔ من گلشن از تو
۵ چو هست این دیده بہ خاکِ آن پائے ‌ بدین منصب ندادم سُرمہ را جائے
کنون شد وقتِ آں کائے خراماں ‌ نوازی دیده را زاں گردِ داماں
زجاں خواهم باستقبالت آیم ‌ ولے در قیدِ مستوریست پایم
مرا دامانِ عصمت دور از انبوه ‌ بسے سنگیں تر است از دامنِ کوه
کسے کش دامنِ کوهست برپائے ‌ زجا گر کوه جنبد-جنبد از جائے
۱۰ ولے جاں میفرستم پائے کوباں ‌ باستقبالِ پایت خاک روباں
همیں جاں را بساطِ راهِ خود کن ‌ بران پا نہ گزر بر راهِ خود کن
اگر جاں گردم پامالِ غم چیست ‌ تو باقی ماں کہ من خواهم بتو زیست
بقائے خواهمت کز هیچ سانی ‌ نباشی بے دولرانی زمانی

## صفت ماهتابی کہ پیش او مہرِ روشن پردۂ ابرِ حیا بر رو کشیده

۱۵ شبے داده جہاں را زیورِ روز ‌ مہے چوں آفتابِ عالم افروز

---

۱- بجوئید از بہشتم حہ ۲- می باید سہ حہ۲-
۵- بدیں سہ حہ حہ۱ = برین ع ع۱ د ب س۱ س۲-

فلک نوری که گرد آورده از مهر　　ازاں گلگونه کرده ماه را چهر

نموده آفتابِ آسماں قدر　　جمالِ خویش در آئینهٔ بدر

سه خورشید وام از نورِ جاوید　　دو چنداں باز داده وامِ خورشید

ستان زیرِ نورِ آسماں پوش　　بسانِ نو عروساں پرنیاں پوش

۵ رخِ هفت اختر اندر هفت پرده　　بحسنِ آرایشِ هر هفت کرده

وبالِ اختراں نابود گشته　　زحل چوں مشتری مسعود گشته

فگنده تیغِ کیں مریخِ خونریز　　عطارد کرده در شعری قلم تیز

ذنب را چرخِ میموں کرده تسدیس　　ز حسنِ زهره حال آورده برجیس

فلک دل بسته در بیدل نوازی　　کواکب یکدگر در عشق بازی

۱۰ بخوابِ خوش جهانے آرمیده　　ازیں خوشتر جهاں خوابی ندیده

زمستان و هوائے آنکه مشتاق　　نباشد یک نفس از جفتِ خود طاق

قصب پوشی که برباری رسیده　　ببر چوں شکّر اندر نی خزیده

بر آتش دستها در کوے و منزل　　چو مشتاقی که دارد دست بر دل

بزرگاں قاقم و سنجاب بر دوش　　فرو دستاں چو روبه پوستیں پوش

۱۵ چو گل زردار در خز کرده در خز　　برهنه مفلساں چوں در خزاں رز

---

۲- نموده س[۲] س[۳] ح ح[۲] ا ب و د = نمودی ع[۱] = نهفته ع ۳- مه خورشید نور از وام جاوید ب

۴- زیر نور س[۲] ح ب ۃ د ح[۲] = زیور نور ع س[۲] ایضاً لعبتاں س[۲] س[۳] ب ۃ ح ع[۱] د ح[۲] = نوعروساں ع

۹- بیدل نوازی س ح ع[۱] دک ح[۲] = پے دلنوازی ع س[۲] ایضاً باہم اندر س[۳] حاشیه

نشانِ روز در شبہائے دیجور — چو در دریائے ظلمت چشمۂ نور

دراں شب کز فروغِ سبز گلشن — زمانہ بود چوں دریائے روشن — ق

نہانی وعدہ محکم گشت خاں را — کہ باہم یک تنی باشد دو جاں را

ہماں شب زاتفاقِ بخت ناگاہ — طلب شد شاہ بانو را بدرگاہ

۵ شد آں مستونِ عصمت برآنسوئے — بمسند کردہ بہرِ بندگی روئے

ازیں سو یافت فرصت عاشقِ مست — خضر خاں کآبِ خضر آرد فرادست

بہ بے صبری شدہ زاں شمع سرکش — چو پروانہ کہ پا کوبد بر آتش

نہ دل برجا کہ غم را پائے دارد — نہ صبرِ آنکہ دل برجائے دارد

پرستارانِ محرم نیز زیں درد — دمیدہ در چراغِ جاں دمِ سرد

۱۰ زاندہ بسکہ عزت زار گشتہ — بتن جانِ عزیزش خوار گشتہ

کبودی یافتہ رخ یاسمیں را — ز حسرت بر زمیں سودہ جبیں را

دمِ کرنا گرہ بربستہ درنائے — بزاری دمبدم نالاں چو کرنائے

بسوزِ دل درآں تابندہ مہتاب — ز دوری تافتہ شمسِ جہاں تاب

ہمہ تن مہر بود آں شمسِ پرنور — اگر شد تافتہ ہم بود معذور

۱۵ نزدں دزد در مہتاب چوں شیر — چو خود مہتاب رہزن شد چہ تدبیر

اگرچہ کاہشِ مہ روشنش بود — ولے مہتابِ روشن رہزنش بود

۵- بدانسوئے ۱؎ ح ۹- خان ب ۶ ۱۲- دگر کرنا س ۱؎ ح د ع ۲؎ ۱۳- یافتہ س ب د

۱۶- مہ برتنش ۱؎

چناں میخواست رفتن جانبِ ماہ — کزاں عقرب وثے کم گردد آگاہ
چو دُختِ الپ خاں بُد جفتِ ایں طاق — برادرزادۂ بانوئے آفاق
کہ گرد رحضرتِ بانوئے معصوم — ق — شود رمزی ازاں دیباچہ معلوم
کند عونِ برادرزادۂ خویش — شود آزردہ از فرزندِ دل ریش
۵ دہد دوری فزوں تر ہمدماں را — بود بیم سیاست محرماں را
وزاں سو چشم درِ ماندہ دلبند — کہ یارب کے بچشم آید خداوند
بخود میگفت گُشت ایں ماہتابم — کہ شب رفت ونیامد آفتابم
پرستاراں او نیز اندریں غم — چو مرغِ کندہ پر اُفتادہ پر کم
نشستہ نرگسِ پژمُردہ بیمار — بہ مخموری وصفرا زرد رُخسار
۱۰ ستادہ مشک ریز از دیدہ خونریز — جگر در دل چو مشکِ قلب آمیز
دراں مہتاب روشن خان بے صبر — ہمی جُست آسماں را پاں ابر
بدردِ دل تمنّائے ہمی پُخت — بسوزِ سینہ سودائے ہمی پُخت
نیازی از دل شوریدہ میکرد — دعا میخواند وآبِ دیدہ میکرد
ازاں جا کاہِ عاشق فتحِ درہاست — نیازِ دردمنداں را اثرہاست
۱۵ یکے عاشق دگر صاحب سعادت — دُعایش دررود بالا بعادت

---

۲- آں طاق س۳ ۶- دراں سو س۳ حم ۷- گُشت س۳ حم ب د = گشت ع ۹- نرگس س ع۲ د الیضاً وصفرا س۳ حم ع د حم۲ = صفرا س۲ ع ۱۰- قلبہ آمیز ب ع۲ د = عنبر امیز س۳ ۱۱- خان بے صبر ب ۵ د = جان بے صبر ع
۱۳- آب دیدہ میکرد س۲ س۳ ع لحم = آب از دیدہ میکرد حم۲ د ع = آب دیدہ میخورد ب

قبول اُفتاد در حضرت نیازش ‏ بکامِ دل شد اختر کارسازش

برآمد تیرہ ابری ناگہ از غیب ‏ ہمہ گلہائے انجم کردہ در جیب

گرفت از پیش گردوں پردہ داری ‏ نہاں شد ماہ در شبگوں عماری

چناں میجست برق از بامِ افلاک ‏ کہ بودش بیم اُفتادن سوئے خاک

۵ چناں گیتی در ابر و باد شد گم ‏ کہ چوں خس مے پرید از باد مردم

قیامت بود گیتی جملہ تاریک ‏ قرانِ آفتاب و ماہ نزدیک

کہ ومہ گرچہ بود آں شب ہراساں ‏ ہمی بالیست خاں را ہم بدانساں

بجائے خویش بالش را بہ بستر ‏ نمونہ کرد و پوشیدش بچادر

سزائے چار بالش مسند آرائے ‏ یکے بالش نگر چوں داردش جائے

۱۰ بجائے سرو چوں جا کرد بالش ‏ ز بالش خاست سرو نونہالش

کنیزے پاسباں را کرد بر راہ ‏ ق ‏ کہ گر آید کسے از بانوئے شاہ

بگوئی کاینک است آں بختِ بیدار ‏ بخوابِ خوش چو بیداراں خبردار

خود آری اہل دولت راز ہر باب ‏ بمعنی عینِ بیداری بود خواب

نہ بینی تیغِ سلطاں خفتہ در ناز ‏ از و در ہائے امن وایمنے باز

۱۵ بخسپد گرچہ غافل شیر در دشت ‏ نیارد دام و دد پیرامنش گشت

---

۱- اختر س۱ س۲ س۳ حم ع۱ د۲ = آخر ع حم۲ ۵- چناں گیتی س۲ حم۱ = جہاں گیتی حم ع۱ ع۲ د ایضاً پرد حم ع۱ ع۲ د ۷- گرچہ س۱ س۳ حم ب ع۲ د حم۲ = ہرچہ ع ۹- نگر س۳ کا = نگہ ب ۶ حم ع۲ د ۱۳- خود آری اہلِ س۳ حم۱ = چو داری بخت د حم د ع ایضاً اصل بیداری حم س۲ ب = اہل بیداری ع۲ د

چو خاں کرد ایں وصیّت پاسباں را — بپاسِ کارِ خود خوش کرد جاں را
دراں ظلمات شد عزمِ نہانی — خضر را سوئے آبِ زندگانی
نبود اندر سیاہی راہ پیدا — نہ روشن کوکبے و نے ماہ پیدا
نہ از پا اندریں رہ بلکہ از فرق — رواں شد سوختہ در پرتوِ برق
۵ بُد آں نزدیک برقِ گیتی افروز — کہ از پردہ بروں اُفتد ز بس سوز
نہ بُد چوں برق را پروائے دیگر — فتاد اما نہ آنجا جائے دیگر
ہمی کرد ابر ہم گریہ بزاری — براں درماندگی و بیقراری
چو گریہ ابر بد اند خلق حالی — کہ ہست آں عارضی و بلکہ خالی
ولے آنکو گرفتار است جائے — شناسد کابر ہم دارد ہولئے
۱۰ چو عاشق در رسید آنجا کہ دل خواست — بخلوت وعدہ با دلخواہ شد راست
از آں سو در رسید آں دلستاں نیز — بہارِ تازۂ سروِ جواں نیز
گلِ کرنہ نبز دستش بود چندے — دہانِ ہر گلے در نیم خندے
گل و باری نبا شد سرو را یار — عجب سروے کہ بود آوردہ گل بار
نہ تنہا بوئے گل بود آں ز گلزار — کہ با آں بود بوئے یار ہم یار
۱۵ چو آں بو در دماغ خاں درون رفت — نسیمِ جاں بمغزِ جاں درون رفت

---

۴ ۔ کوکبے ۳ح ۵ ۔ بصد سوز ب ۱۱ ۔ از انجا س ع[۲] ۱۲ ۔ گلے کرنہ ح ع[۲] د ایضاً ہر یکے س ۳ح ع ۱۳ ۔ ناری س ۳ د ع[۲] ایضاً بود آوردہ گل بار س ۲ ح ب ع[۲] د = آوردہ گلی بار ع = بار آرد گل و نار ۳ = بر آوردہ گلنار ۃ

چو زنبورانِ گل زاں بوئے شد مست | بدآں نزدیک کافتد چوں گل از دست
چو در نخچیرگہ در شد جواں شیر ق | کہ بر نخچیرِ شیر افگن شود چیر
ستونی بود شد تکیہ بر آنش | بروز و تکیہ جانِ دلستانش
نہ اسبابِ صبوری ماندہ جاں را | نہ یارائی سخن گفتن زباں را
۵ ستادہ ہر دو چوں دو سروِ نوخیز | بیکدیگر نظرہا داشتہ تیز
دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار | بدیدن زیر منت ماندہ ہر چار
دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور | چو دو دیدہ بیکجا و زہم دور
دو سیارہ قراں کردہ بیک برج | زہم بے بہرہ چوں دو دُر بیک دُرج
دو طاؤسِ جواں باہم رسیدہ | ولے طاؤسِ ہر دو پر بریدہ
۱۰ دو گلبن در یکے گلشن شکر خند | ببوی یکدگر از دور خرسند
دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز | ز سوزِ یکدگر افتادہ در سوز
دو بیدل روبرو آوردہ مشتاق | نظرہا جفت و دلہا جفت و تن طاق
بتاراجِ طبیعت حیرت و شرم | کجا بازارِ رعنائی شود گرم
قوی گشتہ ز حیرت عشق را حال | قوی دستانِ شہوت گشتہ پامال
۱۵ عجب حالی زلال از چشمہ جستہ | جگرہا تشنہ لبہا مہر بستہ

---

۱- بداں س۲ س۳ ب ح ۲- براں ح ج ع د ھ ۴- ماندہ جاں را ح ۶- منت گشتہ ب

۱۱- و شب افروز ح د = در شب و روز س ب ع ۱۴- بحیرت ب

کماں دارانِ رغبت تیر در شست — نہ امکانِ زدن بر آہوئے مست

ہوائے دل ہمیکرد از دروں جوش — تحیّر بانگ بر میزد کہ خاموش

جواں شیری ز کارِ خویش خنداں — کہ صیدش پیش وا و بر بستہ دنداں

ہوس دل را بجاں مشغول کردہ — غرض را از عمل معزول کردہ

۵ ازیں سو ایستادہ عاشقِ زار — درون رفتہ بوہم اندر دلِ یار

بمعنی گرچہ بود اندر دل دوست — بصورت می ندید از دوست جز پوست

درآں بیہوشیِ کش زار می کُشت — رمیدہ خونش از رو آبش از پشت

تنش را با چناں زور و دلیرے — گُسستہ عشق بازوہائے شیرے

بلے نازِ غزالانِ قصب پوش — دہد شیر افگناں را خوابِ خرگوش

۱۰ چو مرغی بست دل در سبزیِ شاخ — پریدن پیش ممکن نیست گستاخ

چو چشمے سُرخ شد در لالہ سنگے — عجب نبود گر آید پا بسنگے

وزآں نو نازنیں با جانِ پرجوش — ز حیرت ناز را کردہ فراموش

نہ زُلفش را کمندِ فتنہ در پیچ — نہ تندی در کمانِ ابروشں ہیچ

شدہ مسکیں وجود تند خیزش — ولے میداد ہم دم مشک ریزش

۱۵ کسے کو بیدلست و مبتلا ہم — بدل دادن کجا گردد فراہم

---

۱۔ آہوئے مست س۱ س۳ ح ب ع۲ د ح۲ = آہواں مست ع ۴۔ را دل بجاں س۲ س۳ = دل را بجاں س۱ ح ب د ح۲ = داری بجاں س ع۲ د حاشیہ ۹۔ یکے نازِ ح د ح۲ ب ۱۰۔ سبزۂ شاخ ب ۱۴۔ سُست خیزش ب

چو غیرت دید کارِ مرد دشوار — بدل گفت ایں نشاید داشتن خوار

اگر در قرّۃ العینِ شہنشاہ — ق — معاذ اللہ کہ یابد چشمِ بد راہ

اگر صد جان ما گردد سپندش — کجا باشد ازاں پس سُود مندش

بدیں اندیشہ دستِ عاشقِ زار — گرفت و بُرد و بنشاندش بر یار

۵ ہنوز آں جستہ را کم بود ساماں — کہ یازد دست در کبکِ خراماں

کمالِ دوستی باشد بہ بنیاد — کہ از شہوت نیاید مرد را یاد

چو نبود دامنِ عصمت نمازی — ہوس بازیست آں نے عشق بازی

بہ بزمِ خسرو از شیریں سخن پرس — خراشِ کوہکن از کوہکن پرس

نشستہ ہر دو دلدار و فاجوئے — چو دو آئینہ باہم روئے در روئے

۱۰ خیالِ ایں درو گشتہ پدیدار — جمالِ او دریں بنمودہ دیدار

دلِ شیرژیاں تا قوتے داشت — عنانِ شیرے از سرپنجہ نگذاشت

چو طاقت طاق شد در سینۂ چاک — بہ بیہوشی فرو غلطید در خاک

چو اُفتاد آں نہالِ تازہ و تر — صنم خود بود شاخِ سبزِ بے بر

سر اندر پائے خضرِ نازنیں سود — زسودائے خضر صفراش بر بود

---

۲ - کہ گر س۳ ۳ - کجا باشد س۱ س۲ س۳ ح ب ع۱ د = گردد ع ح۲ ۶ - کمالِ آں دوستی س۱ ع۲ د = کمالِ دوستی ع س۲ س۳ ب ح ح۲ ایضاً نباشد ب ۷ - بازی بود نے ع۱ = بازیست نے آں ب ۱۱ - طاقتے س۳ ۱۲ - برخاک س۱ س۳ ح۲ ۱۳ - شاخے س۱ ح۲ د - سبز و بے بر س۱ ح د ۱۴ - بربود س۱ س۲ س۳ ح۱ ع۲ = افزود ع ح ب د

پرستاران چو چشم آنسو فگندند | بناخن روئے و ز سر موئے کندند
ز هول اندر پریشانی فتادند | ز چشم اشکِ پشیمانی کشادند
پرید از بادِ هیبت جانِ ایشاں | بہ بست از بیخودی دندانِ ایشاں
نمودند اندر آں حالت شتابی | زدند آں سبزهٔ گل را گلابی
۵ چہ نالشہا کہ کردند اندراں سخت | کہ تا بیدار گشت ایں دولت و بخت
چو زاں صفرادی ہشیار گشتند | ہماں غم را دگر غمخوار گشتند
شدہ ہر دو بحالِ خویشتن گم | کہ چوں گردد ازینساں حال مردم
کنیزاں را ہم آمد جاں بہ تن باز | کہ بُد ہر یک زباں بستہ دہن باز
بدینساں تا گزشت از شب دو پاسے | بنود از کام دل جاں را سپاسے
۱۰ پس اہل راز کردند اندراں جہد | کہ مہدی باز گردد جانبِ مہد
پریوش جامہ ابریشمیں داشت | کبوتر دامِ عنقا در کمیں داشت
ازاں سرپردهٔ ابریشمیں ساز | بگوشِ خاں چناں می آمد آواز
کہ جاں از بہرِ شادی جائے میرفت | دل از بس شادمانی پائے میکوفت
چناں بود آں پتولہ گرچہ دل بند | ق | کہ جانِ پارہ بتواں کرد پیوند

---

۶ - ہشیار س۱ س۳ حج ع۱ ب د حج۲ = بیدار ع ۷ - بکار س۱ س۲ س۳ حج ع۲ ب د حج۲ = بحال ع ۹ - دو تاسے ب حج ۱۲ - ازیں جامہ ب ایضاً خان چناں حج۲ ء = جانِ خاں کا = جاں چناں حج ع۲ د ع ۱۴ - جانِ پارہ بتواں س۱ س۳ ع۱ ب ء کا = باجان پارہ بتواں س۲ حج حج۲ د = باجان پارہ نتواں ع

ولے چوں شو بسو آواز می کرد | برونِ پردہ کشفِ راز می کرد

ببازی گفت عاشق نازنیں را | چہ کردی خاص غمّازی چنیں را

ہمہ جا پردۂ ستر راز باشد | نشاید پردہ کاں غمّاز باشد

پتولہ کاں سخن گوید لب لب | برائے جانِ من پوشیدی امشب

۵ کہ گر گفتار را او را بشنود کس | حکایت چوں تواں پوشید ازاں پس

عبارت کردہ ام زینگونہ غمزی | بروں نفگند عاشق جز برمزی

درآندم کاں دو بیخود روبرو بود | زبانہا را چہ جائے گفت وگو بود

بسوز سینہ دو یارِ وفادار | وداعِ یکدگر کردند ناچار

ز دل بر چہرہ خوں انداز گشتند | پس از ہم دیدہ پُر خوں باز گشتند

۱۰ جگر پر خوں و جانہا پر ہوس بود | قدم میرفت و روہا باز پس بود

خضر گوئی کہ اسکندر ہوس گشت | کہ تشنہ ز آب حیواں باز پس گشت

چو روزی را نباشد روزِ ہنگام | رسیدہ باز گردد لقمہ از کام

کسے کش چرخ فردا بہرہ کرد | کجاش امروز باشد بہرہ خورد

دو کوکب را چو رجعت شد بمنزل | ز چشمِ ہر دو پرویں ریز شد دل

۱۵ سراسر دردہائے کہنہ نو شد | دل و جانِ گرد از سر گرو شد

بروں زد سیلِ درد از چشمہا سخت | صبوری را بطوفاں غرق شد رخت

---

۱- برونِ پردہ س۲، س۳، مح و ب حم۲ ء = بروں از پردہ س ع۲ د ع ۶- کردم ایں زینگونہ س ب ء ع۲ د مح ۱۳- زہرہ خورد س۳ حاشیہ ۱۵- دلِ جاناں ب

گرا وّل بو دشاں یکجاں گدازی　　　یکے صد شد گداز عشقبازی

بلطف ہر گرچہ یکدیگر بُریدند　　　درونِ دل بیکدیگر رسیدند

بقطع اندرمیانِ آں دو دلبند　　　بخونِ گرم شد پیوستہ پیوند

بسا اندک جدائی کاں بامید　　　رساند مژدۂ پیوندِ جاوید

۵　ازاں زرمی بُرد استادِ زرساز　　　کہ باکفشیر پیوندد بہم باز

شکایت کردن ازدوری نہ زیبست　　　کہ قدرِ آب بے پہلوئے جویست

کسے را صحبتِ جاناں دہد ذوق　　　کہ یکچندے بسوزد جانش از شوق

کسے کو دمبدم حلوا پزد دیر　　　ہم اندر دیدنِ حلوا شود سیر

بدوری قدر باشد یاوراں را　　　قِراں از بعدِ بُعد است اختراں را

۱۰　دراں دردِ جدائی خانِ مشتاق　　　نہانی میزد افغانہائے عُشاق

رواں چشمش ز دلتنگی چو رودی　　　کسے مونس نہ جز رود و سرودی

چو گشتی ز آتشِ دل در تف و تاب　　　زدی بر آتشِ خود زیں غزل آب

بیا مطرب فروگو ایں غزل زود　　　بزن آبی بجانِ آتش اندود

## غزل از زبانِ عاشق

فروگو اے خیالِ یارِ دمساز　　　کہ من شب باکہ بودم یار وہمراز

---

۲ - پیوستہ چندب　۴ - بامید ب ح[۱]　۵ - استایِ زرساز س[۱] ایضاً باکیر ب　۶ - نے پہلوے س[۲] س[۳] ب ۵ ح[۱] = بل پہلوئے ح　۸ - بر دزیر س[۳] ح[۱]　۱۰ - خان س[۳] د = جان ع ع[۱] ح ح[۲] س س[۳]
۱۲ - آتشِ خود س[۲] س[۳] ح ح[۱] د = آتشِ دل ب ع ع[۲]

خرامش سوئے بستانِ کہ کردم — تماشا در گلستانِ کہ کردم

بصحنِ گلشنے گلگشتم اُفتاد — کہ بنود ذرہ کانجا بگزرد باد

نہ بے فرماں دروجنبد ہوائے — نہ بے دہشت زند مرغی نوائے

درآں رضواں سرائے بادشائی — نسیمِ دولت اندر عطر سائی

۵ ہزاراں سروِ بالا دست بنداں — ہزاراں غنچۂ اقبال خنداں

گلی دیدم کہ با او نیست خارے — خزاں نادیدہ خرّم نوبہارے

بداں گونہ شدم از بوئے گل مست — کہ از مستی نبردم سوئے گل دست

چو در چشمہ نبود است آبخوردم — رسیدم برلب و لب ترنکردم

بآبِ زندگانی راہ جستم — کفے ناخوردہ از وے دست شستم

۱۰ بکامِ دل شد آں شربت چشیدہ — ولے نے از دہن از راہِ دیدہ

نبوداں مردمِ چشم ار چہ در تفت — دلم دُزدیدہ واندر دیدہ در رفت

دو جاں با یکد گر دلداری داشت — متاعِ کالبد بیکاری داشت

بمعنی روحِ صافی شربت آشام — جسد را کام از شربت بنا کام

غذائے روح مردم را بود خورد — غذائے تن بحیوانست درخورد

---

۳ - از دہشت ب ۴ - سرائے س۱ س۲ س۳ ب حہ حہ۱ د ع۲ = قبائے ع ۵ - سروِ والا س۳ حہ۱ د

۶ - کہ با او نیست س ع۲ = نہ با او نیش س۱ س۳ ب حہ حہ۱ ع ۱۱ - بنو داں س۳ ب حہ۲ = نمو داں س۱

= بنو داز حہ ع۱ د - کفت س۲ ۱۳ - خشک از شربتِ کام ۔ = خوش از شربتِ کام ب ۱۴ - مردم

را بود س۲ حہ ب ع۱ د حہ۲ ح = مردم راست ع

حریفِ می شناسد لذتِ مے — صراحی کے شناسد لذتِ مے

بجائے کرد دولت میہمانم — کہ بیگانہ نمود آں جائے جانم

کشادہ قند و پروائے مگس نے — ستادہ شمع و پروائے نفس نے

اگر نشاندم آں شمعِ رواں را — ق — بہ برہم لیک عذرے دارم آنرا

۵ کسے کاید ز بامِ دیدہ عارش — نشاندن حیف باشد در کنارش

ہمیشہ دیدۂ من جائے او باد — سوادِ دیدہ نطعِ پائے او باد

چو مطرب از لبِ خانِ زمانہ — فرو گفت ایں غزل را عاشقانہ

بپاسخ مطرب از پردۂ راز — شد ایں سوزِ نہانی را نوا ساز

## پاسخ از لبِ معشوق

۱۰ بنامیزد چہ دولت داشتم دوش — کہ بود آں بختِ بیدارم در آغوش

مرا تاجے ز دولت بر سر آمد — کزاں دولت سرم تا ماہ بر آمد

یگانہ آہوئے بودم رمیدہ — گیا در روضۂ دولت چریدہ

بہ نخچیر اندر آمد شہسوارے — دلے نفگند تیرے بر شکارے

مرا بے زخمِ تیر آں مردِ چالاک — فگند و بست در دنبالِ فتراک

---

۱۔ مَے۔ وے ر[۱] ر[۲] ب کا = وے۔ وے ع = وْے۔ مَے ح حج حج[۲] د ۳۔ پرواز مگس حج[۱] = غوغائے مگس ر[۲] ر[۳] **ایضاً** سودائے نفس ر ع[۱] د ۴۔ لیک ر ر[۳] ب ع[۲] د = لنگ ع حج حج[۲] = نیک ر[۲] ۵۔ مے ر[۳] **ایضاً** حیف ر ر[۲] ر[۳] حج حج[۱] ب د حج[۱] = عیب ع ۱۲۔ بودم رسیدہ حج[۲] ر[۳] حاشیہ **ایضاً** روضۂ دولت ر[۳] ب حج[۲] ع[۲] د = روضۂ رضواں حج = روزۂ دولت ع

چو خود بودم یکے طاؤسِ طنّار — به نزهت جائے خود در جلوهٔ ناز

همائے بر سرِ من کرد سایه — که قدرم را بگردوں برد پایه

سحرگه در شبستاں خفته بودم — که بختِ نیک خوابی خوش نمودم

که پیدا شد چراغم روشن از دور — شبم را شمع داد و شمع را نور

۵ بسے پروانه جُستم از برِ او — که چوں پروانه گردم بر سرِ او

چو دیدم خود چراغم بود خورشید — که هر دم زد دمِ صدصبحِ امیُد

کجا پروانهٔ را باشد آں تاب — که گردد گردِ خورشیدِ جہاں تاب

بسا شبہا که در ہجراں نخفتم — حکایت با مه و ستّاره گفتم

مگر ز روشن شود وقتے خیالے — به پیشِ آفتابی از ہلالے

۱۰ که ناگه آں دمِ صبحم اثر کرد — سعادت ز آسماں در من نظر کرد

ہماں مہرے که بود اندر دلِ من — ز طالع کرد روشن منزلِ من

بسانِ کافتابی کاید از گشت — بکنجی پرتوے افگند و بگذشت

مرا با آنچناں فرخنده فالی — قِرانی شد و لے بے اتصالی

نظر میدارم از دورانِ گردوں — فراواں اتصالاتِ ہمایوں

۱۵ خدا یا ز اتصالاتِ سمائی — ہمیشه شمسِ مارا روشنائی

---

۴- روز را نور حج ۶- چراغم س[۱] س[۲] س[۳] ب حج حج[۲] ع[۱] د = چراغے ع ۸- از ہجراں س[۳]

۱۱- ز طالع س[۱] س[۲] س[۳] حج حج[۲] ع[۲] ب = بطالع ع

حیاتِ مہر و مہ پیوند ذاتش | بدولت باد و لرانی حیاتش

## صفت بہار و گلگشت شجرۂ بلند بالش مملکت والا خضر خان طول الله

## در باغ بہشت آسا و بسوئے گلہائے گرنہ گرشتن و بوئے دوست

## بازیافتن و ہوش بباد دادن

٥ صبا چوں باغ را پیرایہ نو کرد | دلِ بلبل بروئے گل گرو کرد

بباریدن درآمد ابرِ دُر بار | چو چشمِ عاشقاں در حسرتِ یار

فتادند اہلِ دل در جاں گدازی | ز سر نو شد ہوائے عشقبازی

بسانِ بیدلان و ناشکیباں | درید از بانگِ بلبل گل گریباں

پریشاں گشت زلفِ سُنبل از باد | بنفشہ بوسہ زد بر پائے شمشاد

۱۰ برآمد سبزہ گل را در بُنا گوش | گرفتاران دل را کردہ بیہوش

دریں موسم کہ از دلہائے پرسوز | بشستہ گردِ غم بارانِ نو روز

دلِ شاہ از جدائی ریش ماندہ | گرفتارِ ہوائے خویش ماندہ

ز بہرِ جان خود را دست بر دل | ز بہرِ سروِ خود را پائے در گل

---

۶۔ حسرتِ یار س، س۲، س۳، ح، ح۲، ب، ع، ع۲ = حیرتِ یار ح = گریۂ زار ع۲ ۔ ۱۰۔ کردہ مدہوش ح

۱۳۔ مصرعوں کی موجودہ ترتیب ہم نے س۳، ح، ح۲ کے مطابق رکھی ہے ورنہ قریباً باقی تمام نسخوں میں ترتیب اس کے برعکس ہے۔

اگر بشنیدی از مرغے نوائے — بر آوردی بدرد از سینه وائے

بهر سوئے که ابرے سر کشیدے — چو ابر از دیده بارانش چکیدے

تمام ار باز رانم شرحِ ایں حال — نگویم حالِ یک شب تا بیک سال

ولیکن الغرض زیں داغِ دوری — فرو ریزم نمطهائے ضروری

۵ بفردوسِ حرم باغیست دلکش — که فردوسِ ارم نبود چناں خوش

بکشورهٔ کجا نادر نهالے — درو نوشیده از کوثر زلالے

زگلهائے خراساں گونه گونه — نموده هر یکے دیگر نمونه

نیاورده ز نرمی تابِ مهتاب — زلاله خوں چکیده وز سمن آب

هوا شسته جمالِ ارغواں پاک — شده گوگردِ سرخ از رنگِ گل خاک

۱۰ بنفشه بهر چشم بد به تعجیل — کشیده در بُنا گوشِ چمن نیل

دمیده برگِ نازک یاسمیں را — لباسِ پرنیاں داده زمیں را

بر آبِ نسترن نسریں شکر خند — چو دو همشیره نزدیک مانند

زگلهائے ترِ هندوستاں هم — شده سرگشته باد و بوستاں هم

گلِ کوزه که دورِ چرخِ گرداں — پدید از خاکِ پاکِ هند کرد آں ق

۱۵ بتریِ آب را در کوزه کرده — لطافت آب از و دریوزه کرده

---

۱۔ وائی ر[۲] ا ح ح[۲] ع[۱] د ح = آہے ع ۶۔ نوشنده ح ب ۹۔ رنگ ا د ب ۱۳۔ باد و بوستاں ر[۲] ا ح ح[۲] ع[۱] ب د ح ح[۲] = باغ و بوستاں ع ر[۲] د حاشیه۔

گلِ صد برگ را خوبی زحد بیش — نمودہ صد ورق دیباچۂ خویش

بسانِ دفترِ شیرازہ بستہ — زہر برگش سرشکِ شیر جستہ

اگرچہ پارسی نامند اینہا — ولے در ہند زادند از زمینہا

گر این گل در دیارِ پارسی زاد — چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد

۵ ہم این لشکر درین صحرا بر آمد — ہم ایشاں را علَم اینجا بر آمد

بسے گلہائے دیگر ہندوے نام — کز ایشاں بو برَد مشکِ خطا وام

ازیں سو بیل پیشانی کشادہ — بیک گل ہفت گل بر ہم نہادہ

وزاں سو دلربائے عاشقاں جائے — ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جائے

بخوبی کیورہ جا در ریحا فش — بسانِ نقرہ و زمینا غلافش

۱۰ صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش — سپر افگندہ از نوکِ سنانش

ازو نرگس شدہ بیمار و بیتاب — بساں در خواب خوردہ جستہ از خواب

ز بویش حُلّۂ خوبان معطر — دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر

ہر آں جامہ کہ از وے بو گرفتہ — دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

---

۲- زہر برگے حم۲ ۴- گر این گل س۱ س۲ س۳ ح ب د ع۱ حم۲ = گر اینہا ع-

۵- ہمیں لشکر ع حم۲ ۷- ہفت تو ب ۹- از نقرہ س۳ ط

۱۱- بے آب س۳ ح ع۱ د حم۲ ح = بیتاب ع ۱۲- حُلّہ خوباں ع۲ د ب = جامہ خوباں حم۲ = حلقۂ خوباں ع حم-

دگر آں رائے چینہ شاہِ گلہا  
کہ بویش مشکبار آمد چو گُلہا

چو معشوقِ سمن بر ناز پرورد  
ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

چو پیکانِ زرو بدریدہ آساں  
بہ پیکاں صفّ گلہائے خُراساں

بروغن پرورندش بہر سرہا  
کہ سر از مشک ترگیرد اثرہا

۵ دگر ما دل سرے کش طُرفہ نامے  
برنگِ طُرفہ مروارید فامے

زبادطیب خود در خویشتن گم  
بطیبت نامِ صندل کردہ ہیُزم

بہیئت چست و برگش خُرد و باریک  
بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک

برندش شہر شہر ارچہ بود خشک  
چنیں گل کم تگیرد از نافہ مُشک

بسویش بسکہ دلہا گشتہ مایل  
شدہ در گردنِ خوباں حمایل

۱۰ دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ  
قوی گل شکرّی بہرِ دلِ تنگ

نصیب بوستاں در خوب طیبی  
نصیب افزائے گل زاب نصیبی

---

۱۔ مست کار آمد سر ب ی د حر۲ ع = مست کار آید ع۲ = مست می آید سر۲ = مستکار آمد سر۱ = مشک را آمد (مشک زا آمد) حر۲ کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہی جس کی صورت کاتب نے بگاڑ دی ہے اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرأت مجھکو نہیں ہوئی۔ نقشۂ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر مجھکو فرہنگ جہانگیری میں اتفاقاً مل گیا۔ جہاں "رای چینا" کے تحت میں سنداً پیش کیا گیا ہی۔ اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فرہنگ جہانگیری مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۵۶) رشید احمد ۳۔ پیکانِ زرو سا ع۲ ی د حر۲ = پیکانہ زرو حر = پیکانے زرہ سر۳ = پیکان زری ع ۷۔ بدلہا سر۱ سر۲ سر۳ حر ب ع۱ د حر۲ = بدا ماں ع ۹۔ گشتہ سر سر۲ حر ع۱ حر۲ = گشت ع د ۱۰۔ برگے سر۱ سر۲ سر۳ ح حر ب د = برگِ ع۱ حر۲ = برگش ع ۱۱۔ دوستاں سر۲ حاشیہ (دوسرے مصرعے میں تمام نسخے متفق ہیں)

چکد هر جا که یک قطره خوی از وے     گلابی خونِ خود ریزد براں خوے

دگر دو نه که آں ریحانِ هند است     زتری بوش در خورِ دلپسند است

سپرغم رنگ و برگش اسپرغم     غلام او شده شاهِ سپرغم

دگر کرنه که چوں زو جست بوئے     معطر گردد از یک خانه کوئے

۵ بسوده مشک و بویش نام کرده     زبو از بهرِ دلها دام کرده

چو پیکانِ هیله سیوتی خُرد     که جاں ها بهرِ آں پیکاں هوس برد

زعشقِ بوئے او جاں داده زنبور     نگشته بعد مردن نیز ازو دُور

همه خوبانش عاشق وار جویاں     که معشوقیست نزد خوبرویاں

قرنفُل هم زهندستانست وردی     که از نامِ عرب شد شهر گردی

۱۰ چه بینی ارغوان و لاله خنداں     که رنگی هست و بوئے نیست چنداں

گلِ ما را بهندی نام زشت است     وگرنه هر گلی باغِ بهشت است

گر ایں گل خاستی در روم یا شام     ق     که بودی پارسی یا تازیش نام

شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم     چساں غلغل زدندی در ری و روم

---

۱- چکد هر جا خوی یک قطره ح ۲- زتری س۱ س۳ ح ب د = به تری ع۱ ح۲ = زتیزی ع ۳- برگش اسپرغم س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ = برگش را سپرغم ب د = بویش اسپرغم ع ۴- کزو چوں جست ب ۵- زبوئے او بدلها س۳ ۶- به پیکانِ ع۱ ح۲ ایضاً سیوتی خرد س۱ = سیوتی خورد س۱ س۲ ب د ع۲ ح۲ = سر دلی خورد ع ح ۸- معشوقی است س ح ح۲ ب ع۱ د = معشوقست ع ۹- شهره گردی ب ح ۱۰- نامی هست ب ح - بوی نیست ح ب ع۱ د ح۲ = بویش نیست ع ۱۲- و تیزیش نام ح

کدامی گل چنیں باشد که سالے — دهد بو دور مانده از نهالے
بتانِ هند را نسبت همین است — بهر یک موئے شاں صد ملک چین است
چه گیری نام از یغما و خَلُّخ — که غالب تیز چشم اند و تُرُش رُخ
چه یاد آری سپید و سرخ را ردئے — چو گلهائے خراساں رنگ بے بوئے
۵ وگر پرسی خبر از روم و از روس — از ایشاں نیز ناید لابه و لوس
سپید و سرد همچوں کُندهٔ یخ — کز ایشاں رم خورد کانونِ دوزخ
خطائے تنگ چشم و پست بینی — مغل را چشم و بینی خود نه بینی
لبِ تاتار خود خنداں نباشد — خُتن را خود نمک چنداں نباشد
سمرقندی و آنچه از قندهار اند — بجز نامی ز شیرینی ندارند
۱۰ بمصر و روم هم سیمیں خد انند — ولے چستی و چالاکی ندانند
اگرچه بیشتر هندوستاں زاد — ق بسبزی همه اند چوں سرو آزاد
ولے بسیار باشد سبزهٔ تر — بلطف از لاله و نسریں نکوتر
بے زیبا کنیزِ سبز فام است — که صد چوں سروِ آزادش غلام است
نه سبزی بے نمک چوں برگِ کشنیز — نمکدانی و بردی تَرّهٔ تیز
۱۵ نه چوں طاوسِ بے دنبال زشت اند — که در خوبی چو طاوسِ بهشت اند

---

۴ – نام یغمائی حج ۳ ء ب ع ۱ د حج ۲ = نام از یغما ع ۴ – رنگ و بے بوے س۳ حج ۵ – لابه د لوس س ع ۱ د حج ۲ = لابه و بوس ع حج ۶ – رم خورد س۲ ب ع ۱ حج ۲ = نم خورد س۳ حج ء د ع –
۱۳ – کنیزک س۲ = کنیزی د –

سه گونه رنگِ هندستان زمین است — سیاه و سبز و گندم گون همین است
بگندم گونست میلِ آدمی زاد — که این فتنه ز آدم یافت بُنیاد
یکے گندم بکام اندر نمک ده — ز صد قرصِ سپیدِ بے نمک به
سیه را خود بدیده جایگاه است — که اندر دیده هم مردم سیاه است
۵ ز بهرِ دیده باید سرمه را سود — سپیده عارضی رنگی است بے سُود
ازین هر دو نکوتر رنگِ سبز است — که زیبِ اختراں زاد رنگِ سبز است
برنگِ سبز رحمت را سرشت است — که رنگِ سبز پوشانِ بهشت است
چو رحمت بار گردد ابرِ افلاک — نتیجه سبز زاید اوّل از خاک
مدد هائے که آید ز آسمانها — نشانه سبز بیند از نشانها
۱۰ دل اندر سبزه هائے گل شکیبا ست — گلے بے سبزه در بستان نه زیبا ست
بهارست ارچه صد گونه در ایام — بهارِ سبز دارد در جهان نام
بسبزی نقش بستندش زن و مرد — نگویند کس بهارِ سرخ یا زرد
کساں کز فالِ فرخ خیر جویند — بسر سبزی دعائے خیر گویند
برنگِ سبز زیں بهتر چه مقدار — که از نامِ خضر خاں دارد آثار

۳ - سپیدِ بے نمک سر، سر۳ ب حرع۱ د حر۲ = سپید و بے نمک ع = سپیدی بے نمک ر۲ د ۷ - را احتهار ر۲ ع حر۲ ۸ - ابر از افلاک ر۳ حر د ب و ایضاً سبزه روید سر = سبزه زاید ب = سبز روید ع حر۲ - ۹ - بجز ع کے تمام نسخوں میں بجائے نشان کے نشانہ ہے - نشانہ بیند از سبزی نشانہا ع ۱۰ - سبزہ ہائے گل سر، ر۲ ب ع۲ ۱۱ - صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر ر۳ -

خدایا تا گیاہا سبز رویست — خضر در باغ و سبزہ چشمہ جویست

خضرخاں باد و، دیولدیؔ رانی — بہم چوں خضر و آبِ زندگانی

سخن را ایں کہ با گل داشت پیوند — چساں زد باد و سوئے سبزہ افگند

کنوں زیں سبزہ با صد عذر خواہی — روم سوئے سپیدی و سیاہی

۵ دراں باغے کہ بالا گفتہ ام باز — مدام آں مزرعِ دولت داشت پرواز

ز دولتنگی چو دیدے کار مشکل — شدی زانسو گر بکشاید ش دل

نبودی گرچہ آنجا ہم شکیبش — نمودی خار و خس آبی و سیبش

شدی از طرّہ سُنبل مشوّش — گرفتی در دلش از لالہ آتش

و لے پنداشتی حالے کہ بارے — نگاہی میکنم در سیب و نارے

۱۰ خَضرِخانے کہ نو رستہ در غنش — ق — بہ آبِ زندگی پروردہ بختش

گلش بے آب از تابِ درونے — جگرباراں ز نرگسہائے خونے

دراں خُرّم بہارِ خاطر افروز — بگردِ آں چمن میگشت یک روز

خیالِ غمزۂ خونخوار در دل — گلش در پیشِ چشم و خار در دل

چو مرغاں نالہائے زار میکرد — دلِ مرغانِ باغ افگار میکرد

۱۵ زآہے کز دلِ غمناک میزد — ہمہ گلہا گریباں چاک میزد

---

۱- گیاہاں ح = گیاہِ ر۱ ب ایضاً چشمہ سبزہ ر۱ ر۲ ح ب = چشمہ سبز ع۱ د ح۱ ع عا = سبزہ چشمہ ع -
۲- باد و لدی کوست ر ح۱ ب = باد و دیولدیو ر۳ ح = باد و ل کوہست ر۲ ۷- خار و خاک ر ع۱ ح۲ ۱۰- خضرخانی ر۱ ر۳ ح ب ع۱ د ح۱ = خضرخاں ر۲ ع ۱۱- بے آب وا ز ح -

دہانِ غنچہ ہا از خندہ میماند | بنفشہ سر فرو افگندہ می ماند

چنیں تا دید ناگاہ اندراں گشت | ق بدانگونہ کہ مست و سرگراں گشت

گلِ کرنہ شگفتہ بر درختاں | بہ بوئے خوش چو خُلقِ نیک بختاں

ازاں مشکیں نسیمِ روح پرور | دِماغِ عُلویاں گشتہ معطر

۵ چو در رفت آں نسیم اندر دماغش | بسینہ تازہ شد دیرینہ داغش

گزشتش در دل آں گلہائے خوشبوے | کہ آنرا داشت با خود یارِ گلروے

چوزاں گلہائے کرنہ یادش آمد | دل و جاں ہر دو در فریادش آمد

بنودش بسکہ تابِ نسیم موئے | فرو غلطید ہم زآسیبِ بوئے

تو پنداری کزاں صفرائے جانی | بہ پرواز آمدش مرغِ نہانی

۱۰ ازاں بوئے کہ عاشق بیخبر بود | نہ بوئے گل کہ آں بوئے دگر بود

چہ ماند بوئے گل با بوئے جاناں | کہ ہست ایں روحِ تن واں قوّتِ جاں

دراں صفرا کہ گشت آں سُرخ گل زرد | کنیزاں را برخ زردی اثر کرد

ازیں سو ماند نرگس دیدہ پرآب | گرفتہ زاں خمارش آخریں خواب

زخویش آں سوئے کرنہ راجبہ نہ | کناں ہم روئے ہم گلہائے کرنہ

۱۵ زعزت دور ہمچوں عزت از خوار | بہارِ زندگی گشتہ بیک بار

---

۱- سرفرو دافگندہ ح[۲] ب سہ - دماغِ قدسیاں س[۲] ۶ - کہ باخود داشتی آں یار گلروئے ح ج ب = یار دلجوئے س[۲] ۱۱ - واں آفت جاں س س[۲] س[۳] ح ب ع[۲] د ح ح[۱] = واں قوتِ جاں ع

۱۳ - ازیں سو س[۳] ح ب ع[۱] د ح[۲] = ازاں سو ع - ۱۴ - روئی خود ع

زتیغِ بید وشش لرزنده چوں بید — زجانِ خود همه بریده اُمید

بزاری گریه کردند از دلِ تنگ — زدند آبی بر آں رُخسارِ گلرنگ

که تا بعد از زمانی دیر نے زود — نسیمِ جاں رگِ جانش فرسود

چو بوئے جاں دماغش را خبر کرد — دگر روهم بداں گلهائے تر کرد

۵ بزاری گفت کای گل کاشکے من — گیاهی بودمے چوں تو به گلشن

که تو آنجا گذرداری و من نے — گل آنجا محرم است و نارون نے

ازاں گل کوست در صد پرده مستور — منِ مسکیں ببوئے قانع از دُور

چه بختست ایں که تو از بخششِ غیب — خزی گه در گریباں گاه در جیب

چو آنجا هارسی صُبحے و شامے — توانی گفتن ار گویم پیامے

۱۰ جوابش را دهانِ کرنه بشگفت — که آخر کرنه ام هم بشنوم گفت

بدو گویم همه آں رازی که گوئی — بجویم زو همه آں حاجت که جوئی

پس آنگه گفت شه با صد خرابی — ق که هر باری که آنجا باریابی

---

۳- بفرسود ع۲ ب حہ۲ ایضاً دل و جانش بفرسود ع۲ حہ۲ ۴- دگر روهم براں گلهائے ترکرد س ب ع۲ حہ۲ = دگر روهم دراں گلهائے ترکرد د = دگره هم دراں گلها نظر کرد س۳ = دگر دهم بداں گلها نظر کرد حہ = دگر روهم دراں گلها نظر کرد ع (کلام کے سیاق و سباق پر کافی غور کرکے میں نے اپنی ذوق شعر فہمی کے مطابق پہلی اور دوسری صوُرت کو ترجیح دی ہے اور کثرت روایت بھی اُسی کی موید ہے۔ لیکن چونکہ "روکردن" کے لئے "بر" کا صلہ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا اور "در" کا صلہ اگرچہ مستعمل ہے مگر وہ مجھکو یہاں اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے لفظ "بداں" میں نے نسخہ حہ سے لیکر اپنی دانست میں مصرعے کی بہترین صورت قایم کردی ہے) رشید احمد ۸- که از بس بخشش س۱ س۲ حہ۲ ع۲

۹- صبحی و شامے س۳ حہ حہ۱ ح ب ع۲ د = هر صبح و شامے ع **ایضاً** توانی گفت اگر س ع۲ حہ۲

۱۲- باریابی س۱ س۲ س۳ حہ حہ۱ ب ع۲ د = راه یابی ع

بگوئی از منِ نادیده کامے　　بصد خونِ دل آلوده سلامے
وگر بپذیرد آن جانِ جہانم　　بخوانی این غزل نیز از زبانم
برآرای فاختہ با آهِ جاں سوز　　ز سوزِ سینہ این دو جہاں سوز

## غزل از زبان عاشق

۵ ندانم از کجا می آید این گل　　کہ غارت می شود زو وقتِ بلبل
نسیمش از کدا ایں بوستان است　　کہ تاراجِ نہالِ دوستان است
گر آنسو بگذری اے بادِ شبگیر　　میاویزی دراں زلفے چو زنجیر
مجنبانی ازاں مرغول موئے　　مغلطانی خمِ مویش بسوئے
بگستاخی مبوسی خاکِ کویش　　بر عنائی نگردی گردِ رویش
۱۰ دمِ سردِ مرا از من ببر وام　　بدیں روب آں غبارِ زلفِ شب وام
زآبِ چشمِ من ابری برانگیز　　بدیں ابر آں طرف باراں فرو ریز
بگردا گردِ آں نسرین وشمشاد　　نخواہم جز ہمیں ابر و ہمیں باد
دلم شد شاخ شاخ از ناصبوری　　ندارم زیں فزوں تر برگِ دوری
ز خارِ غم چہ بیروں بیروں آزار　　کہ ہست از گل خراشِ من نہ از خار
چو غنچہ چند دل بندم بہر شاخ　　چو بادی چند دو جویم بہر کاخ

---

۱- سلامی س۳ ہ = پیامی ح ب ع۱ ح ع۳- این در دِ س۳ ۱۰- شب۱ ام س۳ ب ح ع۱ ح۲ ح = شب فام
ع د ۱۲- آں نسرین ح ب ع۱ د ح۱ = این نسرین ع ۱۴- چہ بیروں ریزم س س۲ ح ب ع۱ د ح۱ ح
= چہ ریزم بیروں ع

نہ دل بکشایدم باہیچ شاخے | نہ جاں آسایدم درہیچ کاخے

بروئے دوستاں گلشن بود خوش | بگلہا چشمۂ روشن بود خوش

چہ کار آید چمن بے خوبروئے | فریب ابلہاں شد رنگ و بوئے

ازاں گلشن کہ ما راہست جائے | بصد فردوس نفروشم گیائے

۵ اگرچہ نے گلے زاں باغ چیدم | نہ ہرگز میوۂ از وے چشیدم

زہے بے بہرہ مرغے نا سر انجام | کہ درماند بری ناخوردہ در دام

اگر در عاشقی چشمم گنہ کرد | چرا خونِ دلم در دیدہ رہ کرد

مثل خوش زد بنفشہ بر سرِ رود | کہ ہر کو کاشت نرگس لالہ ندرود

اگر شد شاخِ نسرینم خسک پاش | چہ چارہ با قضا گو ہمچنیں باش

۱۰ چو برزد فاختہ ایں خوش نوا را | ق فراہم کرد ریشِ بے دوا را

بپاسخ مادۂ از قمریاں طاق | غزل را جفت کرد از راہِ عشاق

## پاسخ از لبِ معشوق

کہ مینالد چنیں در گوشۂ باغ | کہ ما را تازہ کرد اندر جگر داغ

مگر او نیز چوں ما دردمند است | کزینساں نالۂ دردش بلند است

۱۵ بگو اے باد آں مہمانِ ما را | کہ آخر چند سوزی جانِ ما را

مرا خود صد جراحت ہست پنہاں | چہ ژوپین میزنی دیگر تو در جاں

---

۲- زگلہا س ع ح ۲-

| | |
|---|---|
| دلم را خود خراشی هست کارے | تو دیگر ریشم از پیکاں چہ خارے |
| چو تو در بوستاں نالے بدانسوز | نگر ما را بزِنداں چوں رود روز |
| دلت گرچہ زتنگی شاخ شاخ است | براق عیش را میداں فراخ است |
| اگر باغے روی یا لالہ زارے | نیاد یزد بدا مانِ تو خارے |
| ۵ توانی گفت باہر دل غمِ خویش | توانی ریخت درھر گل نمِ خویش |
| نہ چوں من بکُنجی ماندہ مہجور | ز رویت دور بلکہ از خویش ہم دور |
| نہاں چوں سایہ در پیغولۂ تنگ | ندانم آفتاب و ماہ را رنگ |
| کسے مونس نہ بامن جز خیالت | بہ تنہا عشق بازم با جمالت |
| دلم را روزنی ہم نیست در پیش | کزاں بیروں دہم دودِ دلِ خویش |
| ۱۰ شدہ صد روزن ایں جانِ پر اندوہ | ز زخمِ غم کز و روزن شود کوہ |
| دریں رُوزن دو صد گرد ومبر ظن | کہ دودِ من بروں آید ز روزن |
| برم ہر دم ھزار آہِ نہاں زیر | کنم چوں بوالعجب آشامِ شمشیر |
| چنانم باغمت شاداں دریں کاخ | کہ یادم نیست ہیچ از سبزیِ شاخ |
| چو من در گوشہ خو دادم ہوس را | چمن زنداں بود مرغِ قفس را |
| ۱۵ چو عادت گیر شد طاؤسِ خانہ | بود کنجش بہشت جاودانہ |

---

۶- نہ ہم چوں من س ع[1] ح[2]  ۸- بامن نہ مونس ح  ۱۲- آہے نہاں ع[1] ح[2] -

۱۴- خو دادم ح د ح[1] ب = خود دادم ع[1] ع -

| | |
|---|---|
| همیں بس نیست آخر باغ جانم | که دایم هست در دل خضر خانم |
| بود تا آسمانِ سبز بر پائے | سرش با دا بسبزی آسمان سائے |

## جدائی افگندنِ تیغ زبانِ بدگویان میانِ عاشق و معشوق و روان شدنِ دولرانی از خانهٔ دولت سوئے کوشک لعل و در فراق خضرخاں از دود آه کوشک لعل را سیاه گردانیدن

۵

| | |
|---|---|
| گرامی گوهرے شد آدمی زاد | زهی گوهر که نه دریا ازو زاد |
| نه این منظر ببازی برکشیدند | که در وی هر دو گیتی درکشیدند |
| هزار افسوس گر نقشے چنیں خوب | بنا خوبی شود در دهر منسوب |
| چو در هر نیک و بد نظّاره کردم | بگفتِ خوب دیدم قدرِ مردم |
| ۱۰ کسے کو میتواند لعل و دُر سُفت | چرا ریزد برون خرمهره در گفت |
| چو سوسن هست زآزادی نشانش | ز بوئے خوش سخن گوید زبانش |
| نباتِ زهر را کم بو کند کس | که از کشتن حکایت گوید و بس |
| چو مشک و گل شو ار غمّاز باشی | که با جانها بو همراز باشی |

---

۱- دروے حج۳- افگندن س۱ س۲ س۳ حج ع۱ د حج۲ ب ح = اُفتادن از ع ۴- از خانهٔ دولت رانی س ب ء ۷- ببازی برکشیدند س س۲ حج ب وع۲ د حج۱ = درکشیدند ع ۱۱- ز آزادی س س۲ حج ع۱ د حج۲ ب = آزادی ع -

نشاید شد پیاز و سیر بر خواں | که از غمازئ ایشاں رمد جاں
کسی کش خو بود پرده دریدن | زباں با سر هم باید بریدن
بباید سوختن ز آتش خسی را | کز و خاری خلد در دل کسی را
زبانی کو کند آتش فشانی | زبانه گوی آنرا یا زبانی
۵ بگوشِ مهتراں گفتارِ ناخوش | بود مانندِ دم دادن در آتش
نکوگوئیست بس شائسته کاری | چنیں شو گر شوی گوینده باری
خموشی بهتر از گفتارِ زشت است | زباں چوں خس درو شد داسِ کشت است
لبی کز آنگبیں باشد درو بهر | نه دانائیست از وی ریختن زهر
مگس کز شهد خیزد وز و بپرهیز | که دارد نوش و نشتر میزند تیز
۱۰ برآں بلبل بخندد غنچهٔ باغ | که در بستاں برآرد نالهٔ زاغ
دهانی کو نکوگوئیست پیوست | بگفتن باد یارب هر کرا هست
نکوگوئی که بود آگاه زیں گفت | سخن را با سخن زینساں کند جفت
که پیشِ مسندِ بانوئی آفاق | ق | ز حالِ درهم آں هر دو مشتاق
چو اصحابِ غرض گفتند هر چیز | فراواں بخت بانو آں غرض نیز
۱۵ صواب آں شد کز آں فردوسِ پُرنور | بقصرِ لعل سازد جائی آں حور
نشاند اندر سُکهاسن آں پری را ۔ | چو گردوں در ترازو مشتری را

---

۱- یا زبانی سا، ع، د، حر۲ = نی زبانی سا ب حر ع ۱۳- درهمی آں دو مشتاق سا حر ع حر۲
۱۴- فراواں بُخت حر - ۱۶- سکاسن ب

اشارت کرد کاناں کاہلِ کار رند — زمرّد را بدُرجِ لعل دارند

بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال — رواں شد زہرہ و پرویں بدنبال

رواں سیّارۂ پرّان تر از طیر — بسوئے شمس والاشد سُبک سیر

فگند آں گلستاں را خار خارے — کہ سرو ت راند سوئے لالہ زارے

۵ شہ آندم بود حاضر پیشِ اُستاد — کتابِ عاشقی را شرح میداد

سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ — خبر گوئی زلیخاش آمد از راہ

مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد — ز حالِ بیتِ احزانش خبر کرد

چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش — نماند از جاں خبر و ز ہیچ چیزش

جمالِ یوسفی را سود بر خاک — ز داز مہرِ زلیخا پیرہن چاک

۱۰ چو گرگِ بیگناہ اُفتاد بیروں — ہمش پیراہن و ہم چہرہ پر خوں

کتاب و سبق و خط بر جائے بگزاشت — قلم از دست و کفش از پائے بگزاشت

برہنہ پا و سر از جا بروں جست — ز مکتب بے سر و بے پا بروں جست

ہمی شد چوں الف زاں حرفِ معلوم — بجاناں قایم و از خویش معدوم

چو بود از راہِ میداں رفتہ راہش — ہماں جانب فتاد آہنگِ راہش

۱۵ دو میداں وار تگ میزد بدُنبال — شدہ سرگشتہ ہمچوں گوئی بے حال

---

۲- بفرمانِ مہِ پوشیدہ سر، سر، سر ب ع [۲] د حہ [۲] = بفرمانِ شہ آں پوشیدہ ع حہ ۵- کتابِ عاشقاں ع دع [۲] = عاشقی حہ [۲] ۷- احزانش سر حہ ب حہ [۲] = الاحزانش دع ۸- آں خبر سر، سر ب [ع] لحہ = ایں خبر سر حہ دع ۹- بہر زلیخا سر -

دراں میداں کہ با صد یارِ دلجوی ‌ ‌ ‌ بہ پشتِ خنگ چوگانی زدی گوی
دو پایش گشت چوگاں دردویدن ‌ ‌ ‌ کہ ممکن گشت برگویش رسیدن
رسید و سر بہ تُنکھا من دروں کرد ‌ ‌ ‌ بگریہ پائے جاناں غرقِ خوں کرد
نگارِ خویش را زاں چشم خوں زائے ‌ ‌ ‌ حنا می بست گوئی برکفِ پائے
۵ پری چوں دید در پا فرقِ جمشید ‌ ‌ ‌ چو نیلوفر بصفرا شد ز خورشید
بروں شد دانش و ہوش از سرش پاک ‌ ‌ ‌ ز تنکھا من فتادن خواست برخاک
گرفتش دامن از غیرت کہ شہ داشت ‌ ‌ ‌ ز لوثِ چشمِ اغیارش نگہداشت
ہم از چشمِ ترِ خود زد گلابش ‌ ‌ ‌ کہ باز آمد ز صفرا ماہتابش
نہادہ ماند پس چشمِ ترِ خویش ‌ ‌ ‌ بزیر پائے آں سیمیں برِ خویش
۱۰ ز غیرت بسکہ پایش پاک می جُست ‌ ‌ ‌ ہمیز د بوسہ و از گریہ می شست
برآں پا بس چہ غایت اشک میکرد ‌ ‌ ‌ کہ از لبہائے خود ہم رشک میخورد
ہمہ تن گشتہ آب آں چشمۂ مہر ‌ ‌ ‌ برآں پا میزد آب از دیدہ و چہر
زہے مہ کاسمانش آں پایہ جوید ‌ ‌ ‌ کہ پا از چشمۂ خورشید شوید
صنم ہم رو بروئے شہ نہادہ ‌ ‌ ‌ کشادی زآبِ چشمش روئے دادہ

---

۴ - درکفِ پائے سا سا۲ سا۳ حم د حم۲ = برکفِ پائے ع ب ۵ - درپا سا حم ب ع۲ د حم۲ = بر پا ع = پا بر سا۳ ایضاً بصفرا شد چو نیلوفر سا۳ ۷ - از غیرت سا ب ع۲ د حم۲ = آں غیرت سا۲ حم ۱۱ - رشک میخورد سا سا۳ ع۱ حم۲ = رشک میکرد سا۲ حم ب د ۱۲ - آب گشت سا۳ حم۲ ع۱ د = گشتہ آب سا۲ حم ع = آب گشتہ سا ۱۴ - کشادی زآب سا سا۲ سا۳ حم ب = کشادِ آب ع۲ د ی = کشادی آب حم۲ ع

بروئے خود زگوهر خوشه می بست | زرویش بهر هجران توشه می بست
شده محمل کشان لرزنده زان غور | که هم دوران مخالف بود و هم دور
شتابان چشمهٔ خورشید با ماه | نه از دوری نه از دورانی آگاه
چو تاب آن نماندش در تن خویش | ق | که موئے بگسلد زان مویساں بیش
۵ بسے پیچه برید از جعد چون قیر | که آری می برد دیوانه زنجیر
نبد جائے بریدن چون سر موئے | همی برید موئے خویش ازین روئے
کسے کاو بخت در موئے دل دے | بمو دادن خلاصش کی بود کے
کسے کو را سر یار عزیز است | سخن در سر رود مو خود چه چیز است
پس آن مو داد بر دستش که یارے | زمن بهر یر زمیناں یادگارے
۱۰ ز بهر خاطر شوریده جانے | کنی انگشت پیچش هر زمانے
بسازی از شبه انگشترینے | دلم بر تست زان سازی نگینے
وگر خواهد دلت زان پیچه چند | مگس رانی کنی بر لعل چون قند
ازاں مو داومت کم موئے شد تن | چو آنرا بنگری یاد آری از من
پری پیکر چو کرد آں موئے بر دست | ازاں مویش سخن در لب گره بست

---

۲- غور ۲ ۳ حو ۱ = غور ۲ حو ب ء ع ۲ ع ۳- نه از دوران ۳ = نه از دوری حو ب ء ع ۱ د حو ۲ ۴- بر تن ۳
۵- بسے پیچه حو ۱ = بسے پنجه ۲ ۳ حو ب اح ء ع ۱ د = بسر پنجه ع ۶- یک سر موئے حو ایضاً روئے خویش حو ع ۲
۹- در دستش ۳ حاشیه ۱۰- انگشت پیچی حو ۱۲- پیچه چند حو ۲ ء = پنجه چند حو د ع ۲ ع ۱۴- بر دست ۳ حو ب
ع ۲ د حو ۲ = در دست ع ۳ حاشیه = را دست ۲ ایضاً بر لب ۲

زبانش همچو موئے ماند خاموش | سر موئے نماند اندر تنش هوش

پس از دیری که موئے هوش را یافت | ز بهرِ هوش هم زاں مو رسن تافت

براں مو کرد لختے گریهٔ زار | چو بارانی که بارد در شبِ تار

بشاه آں موئے برکف کرده میگفت | ق | که اے باتارِ مویت جانِ من جفت

۵ ز تو هر موئے دلبندِ جهانے | کمندِ عقل و دست آویزِ جانے

چنیں موئے بُریدن چوں دلت داد | که بر یک موئے تو صد سر فدا باد

روا باشد که مسکینے چو من را | چه افگندی و ببریدی رسن را

مرا باید دو صد جانِ وفا جوئے | که هر جانی ببندم در یکے موئے

بها صد جانست چوں هر تارِ مو را | یکے جاں چند جا آویزم او را

۱۰ ولے جانم چناں دیوانهٔ تست | که با صد سلسله بندش بود سست

اگرچه مویت آں بندِ هلاک است | که زنجیرِ هزاراں جانِ پاک است

ولیکن جانِ چوں من مستمندی | چه داند دولتِ زینگونه بندی

جهانے غم نهی گر تو بریں تن | جهاں ننهم بتارِ موئے تو من

چو زینساں عذرخواهی کرد بسیار | شدش لابد جوابِ هدیهٔ یار

۱۵ بصد عذرش از دو دستِ نازنینش | کشید و داد دو انگشترینش

---

۲- وا یافت سا[۳] ب د = را یافت حج ع حج[۲] ایضاً ؛ هم زاں مو رسن تافت سا[۳] ب د = خود هم زاں رسن یافت حج = خود زاں مو رسن تافت سا سا[۲] ع ۶- صد سر سا سا[۲] حج ب ع عاح ع[۲] د حج[۲] = صد جان ع
۸- بر یکے حج ۱۳- بریں تن سا سا[۳] حج ب ح حج[۲] د ع[۲] = بدیں تن ع ایضاً ؛ جهاں ندهم حج ب -

چو خاتم بر کشید آں نایۂ ناز　　بماند از حیرت آں خاتم دہن باز

چو آں خاتم بدستِ شاہ بنشست　　بماند اندر دہانش انگشت زاں دست

بزاری گفت چوں میداد خاتم　　کہ اے دستت سزائے خاتم جم

براو رنگِ زرت جا باد در خور　　چو تمکینِ نگیں بر خاتمِ زر

۵　بدست از چرخ فیروزہ نگینت　　جہاں در دست چوں انگشترینت

نگینِ دولتت رخشاں چو خورشید　　قضا بر روے نوشتہ ملکِ جاوید

دلم کاں مو ستد خاتم گرو داد　　شبِ معراج بستد ماہِ نو داد

بود ہر چند جاے طعنِ جاوید　　ق　مہِ نو تحفہ بردن پیشِ خورشید

مگیر از ناقصے لافِ کمالے　　سُہا گر شمس را بخشد ہلالے

۱۰　بہدیہ گر رضا باشد درینت　　دہم انگشت با انگشترینت

ولیک انگشتریں لختے بپاید　　ز انگشتم وفاداری نیاید

پس اندر دست چو تو آشنائی　　وفاداری نہم نے بیوفائی

دگر گویم کہ ایں دو شکلِ تدویر　　ق　دو عالم داں کہ بختت را بتاثیر

بشارت مید ہند از عالمِ حق　　کہ یابی بر دو عالم دستِ مطلق

۱۵　ولیک ایں زیر دست اندر نہانی　　ق　ازاں انگشتریں دادت کہ دانی

---

۱- برکشید ۳ ح ب ع ۲ د ح ۲ = درکشید ع ۵- نگین است- انگشترین است ح ح ح ۲ د ۹- سُہا کو ۳ ع ۱ = سہا را شمس اگر س ع ۲ ۱۰- یا انگشترینت س ۳ ۱۲- وفاداری کنم س ۱۳- تباشیر س ۲ ۳ ع ۲ ح ب = بتاثیر ح ع د ۱۵- دادم ح = دادہ ۳

که عالم بے تو گر خلدِ برین است | مرا چون حلقهٔ انگشترین است

دگر زاں دادمت زینساں خیالے | که دارد از دہانِ من مثالے

نگہدارد گہِ بوسِ نہانم | ہمیں انگشتریں جائے دہانم

ببوسی گہ گہ ایں انگشتریں را | ق | بدل داری ز لعلم ایں نگیں را

۵ اگرچہ سنگ چوں مرجاں نباشد | مثالِ کالبد چوں جاں نباشد

کجا چوں ایں دہاں انگشتریں است | کہ آنجا موم و اینجا انگبین است

ولیکن چوں بجز ویسے نسبتے ہست | ق | میانِ انگبین و موم پیوست

بدیں امید جانم میشود شاد | کزاں موم آیدت ایں انگبیں یاد

چو ہر دو یادگارِ مہربانے | ق | رسانیدند یکدیگر نہانے

۱۰ وداعِ یکدگر کردند گریاں | بطوفاں ہر دو غرق و ہر دو بریاں

شتاباں گشت زانسو ماه رمہد | وزیں سو بازگشت آں مہدیِ عہد

پری چوں بر پرید و رفت چوں باد | سلیماں زادہ را دیوانگی زاد

توانی داشت آں فرزندِ جمشید | کہ بازآرد سلیماں وار خورشید

ولیکن چوں سلیماں بود بر جائے | بتنظیمِ سلیماں گشت زاں رائے

۱۵ بمنزل گاہِ خود شد با دلِ تنگ | رخے چوں گل ز خونِ دیدہ گلرنگ

---

۳ - نگہ دارد گہِ بوسِ ع ب ع[۱] د ح[۱] = نگہ دارد بوس اندر سا = نگہ داری گہ بوسِ نہانم ح = نگہ داری گہ در بوسے ع ۸ - بدیں سا سا[۲] ح ب ع[۱] د ح[۲] = ازاں سا[۳] = بایں ع ۱۵ - با دلِ تنگ سا[۳] ح ب ع[۲] د ح[۲] = زاں دلِ تنگ ع -

ز دلتنگی نواسازاں طلب کرد  نواہائے دلش آہنگِ لب کرد
غمِ دل زیں غزل با نالشِ زار  بطرب داد تا آرد بگفتار

## غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوئے  غنیمت داشت باید از ہمہ روئے
کہ گردوں گرچہ چشم آمد سراپائے  دو مردم دید نتواند بیک جائے
ز شمشیری کہ بر بالا کشید است  بسا پیوندہا کز ہم بریدہ است
کجا دو غنچہ باہم کرد روئے  کہ ہر یک را خزاں نفگند سوئے
چہ بینی رُستہ دہ گل بر یکے شاخ  کہ ہر یک جانبے رنگیں کند کاخ
بیک رشتہ شود صد دُر فراہم  ولے در رشتہ کے مانند باہم
۱۰ نمیدانم کہ دورانِ دغاباز  چرا پیوند دو بُرّد ز ہم باز
جُدائی گرچہ آمد جاں گدازے  شود دشوار تر در عشقبازے
مرا کز مہر خوں آمیخت با خوں  جدا دارند آخر چوں نیم چوں
زمن تا رفت سروِ راستینم  ز خوں یکدم نشد خشک آستینم
دراں برجی کہ آں مہ شد حصاری  سپردم دودِ دل را پردہ داری
۱۵ ز دم موجی ز چشمِ خوں چکیدہ  کہ قصرش لعل گشت از خونِ دیدہ

---

۲- این غزل حج۱ ۸- چہ بینی س۱ س۲ حج دع = نہ بینی ب = چو بینی سع۱ حج۲
۱۲- کز مہ س۱ س۲ ب حج ع۱ د حج۲ = گر مہر ع
۱۴- در پردہ داری سع۱ حج۲ = را پردہ داری س۱ س۲ حج ب دع

بگو ای باد کت آتش بنعل است — رہت گہ گہ بر آں گلہائے لعل است

بقصر لعل آں دلخواہ چونست — شفق چونست و دروے ماہ چونست

کجائی اے چراغ دیدۂ من — رخ خوب تو باغ دیدۂ من

بقصرے کز تو فرخ شد در و بام — دل و جانم ہمانجا ساخت آرام

۵ چو گل چینی بہشت رانگاں را — کم از بوئے گلے بیمانگاں را

بہار عیش من گرشد خزانے — ترا ہر روز بادا نوجوانے

عطارد از زبان شمس انور — ق — چو بنمود ایں فروغ مہر گستر

بپاسخ زہرہ نیز از پردۂ خویش — کشاد ایں زیر خوں پروردۂ خویش

## پاسخ از لب معشوق

۱۰ بیا اے نو شدا روئے دل من — ز تو صد تلخی غم حاصل من

ہر آنچہ از مہر تو آمد بر و یم — نیارد تاب اگر برکوہ گویم

من و شبہائے ہمچوں کوہ در پیش — فراقے با ہزار اندوہ در پیش

پس دیوار غم غمخوار ماندہ — تنے چوں صورت دیوار ماندہ

خیالت نقش بندی گشتہ استاد — گرفتہ پیشۂ شاور و فرہاد

۱۵ گہے نقشت ز خون دل برآرد — گہت در جان سنگینم نگارد

---

۵ - گلے بیمانگاں را س ر، سا ح ب ع ع[۱] د ح[۲] = گل ہمانگاں را ع ۶ - باد ازندگانی ع[۲] ۱۰ - تلخی جاں ع[۱] ح[۲] ۱۱ - آید سا ع[۱] ۱۳ - تی ح ع[۲] ۱۴ - گشت ر ح ب ایضاً پیشہ شاور س ع ع[۱] د ح[۲] ع = تیشۂ شاور ح = پیشہ شاپور ب ر ۱۵ - گہت سا ح ب د = گے سا ع[۱] ح[۲] ع -

دراں کنجی کہ شب بگریزم از جمع | مرا سوزندہ نبود جز شمع
کسے چوں شمع با سوزم نسازد | کہ ہم میسوزد و ہم میگدازد
گہے سوزم چو شمع از دودِ داغے | گہے افسانہ گویم با چراغے
ز سوزِ دل چو خونم بر زند جوش | ترا خواہم کنم عمداً فراموش
۵ ولیکن چوں تو ئی پیوستہ با خوں | بآساں چوں روی از سینہ بیروں
ز تو خوں گریم و بر خویش نالم | شکایت از تو و از خویش نالم
چو تنگ آیم ز شبہائے سیہ روز | بر آرم از جگر آہی جہاں سوز
ندانم از تو ایں رنجِ ابد را | دعائے بد کنم شب را و خود را
زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو | گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو
۱۰ دعا ہا کز پیت جاں کردہ تلقین | ہمہ شب گویم و دل گوید آمین
ز چشم خویش سحر آموزم آنگاہ | فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ
نیاز خویش بینم چوں ز حد بیش | دعا سویت دمم افسوں سوئے خویش
گر آمد آفتابِ من بزردی | چہ چاں با سپہرِ لاجوردی
مرا بر زندگی گر گم شد امید | ترا خواہم بدولت عمرِ جاوید
مرا گر دودنِ سبزار داد بر باد | خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

---

۱- بجز شمع سہ ۲- باسوزت حمہ ۶- از خویش ب د حمہ = بر خویش ع۲ -
۱۰- دعائے کز لبت ع۲ حمہ۱ = دعا ہا کز لبت سا -
۱۴- بر زندگی سا۱ سا۲ سا۳ ب ع۱ حمہ۱ د۲ = در زندگی حمہ = با زندگی ع -

# صفتِ آرایشِ شہر و کشور چوں عروس از برائے تزویجِ شاہ و شاہزادہ بہ جفت خضر خاں زادت خضرۃُ رأسہٖ و شاہت وجہُ العدوِّ بباسہٖ

سعادت ہاست اندر پردۂ غیب — نگہ کن تا کرا ریزند در جیب

۵ سری کو خواست شد تاجِ جہانے — تولّد یابد از صاحب قرانے

دُرے کز روشنی گردد جہانگیر — شود پیدا ز ابرِ آسماں گیر

زبرجد زادۂ کوہِ بلند است — کز انساں در بلندی ارجمند است

شعاعِ مہر گیرا تر ز مہر است — کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر است

بسے ہست ارچہ زادِ خسرواں نیز — کہ در نرخِ شرف نرزد بکشنیز

۱۰ دلے من گوہرے رامیکنم یاد — کہ از وے گنجِ شاہی گردد آباد

سزائے تخت گر فرزند شاہی است — ہم از عہدِ ازل گیتی پناہی است

دو دولت دارد آں گیتی خداوند — ق کہ ریزد دانش دہد شائستہ فرزند

یکے آں کوست خود ظلّ الٰہی — دگر دارد خلف در خوردِ شاہی

---

۱۔ "چوں" سوائے ع کے اور کسی نسخہ میں نہیں۔ ۲۔ عربی فقرے کو مختلف نسخوں سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابل اطمینان ہو گیا ہے ۵۔ قرانے یا بدک ۸۔ گیران تر ب ایضاً او در سپہر س[۲] ر[۳] ح ک ح[۱] ع[۲] ۹۔ ہست ارچہ زادِ س[۱] ر[۲] ح ع[۲] د ع = ہست ارچہ دُرّ ب ح[۱] د = خر مہرہ زاد از ر[۳] ایضاً نہ ارزد ع[۱] = نارزد ح[۲] د ۱۱۔ شاہ است۔ پناہ است ب د ۱۲۔ آں س[۲] ر[۳] ک ح[۱] = ایں ع[۲] د ح ع ۱۳۔ آنکہ اوست ح ع[۲]

زہی بستانِ آں شہ را جمالے | کہ باشد چوں خضر خانش نہالے

چو الہامِ الٰہی شاہ را گفت | کہ آں دُرِّ سعادت را کند جفت

اشارت کرد تا در گردشِ دہر | بیارایند یکسر کشور و شہر

کمر بربست در کارش زمانہ | بخرج آمد خزانہ در خزانہ

۵ چناں در نغمہ و شادی شد آفاق | کہ در رقص آمد ایں نُہ سقف و شش طاق

بگرد اگردِ قصرِ پادشاہی | بر آمد قبّہ از مہ تا بماہی

جہاں از قبّہ ہائے کارداراں | شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں

بچرخِ قبّہ حیراں قبّہ چرخ | برابر ہر دو چوں بغداد با کرخ

در اطلس چرخ قبّہ پیش تا پس | چو دیگر قبّہ ہا در چرخِ اطلس

۱۰ مُرصّع پردہا چوں چرخ ز انجم | شدہ انجم در آں دُرّ و گہر گم

ہمہ زر دوزیِ مہرِ زرانگیز | نظر با صد تعجّب دوختہ تیز

ہر آں کِلّہ کہ بر کردند آں را | شد استر ابرہائے آسماں را

کشیدہ تا بگردوں سایہ بانہا | فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا

مہ و خورشید ہمچوں پری و حور | بشادُروانِ عصمت ماندہ مستور

۱۵ ہمہ دیوار نقشے کردہ پرکار | فلک حیراں درو چوں نقشِ دیوار

---

۴- تا از گردش س ع۲ ۴- بر خزانہ س ر۲ حر۲ ع۲ ۵- ایں نہ حقہ حر = ایں نہ شقہ عکا حر۲ ۷- رود بار ر۱ ب ۸- تا کرخ ب ۹- یا پس حر۲ ۱۰- چرخ ز انجم س۳ ب حر۲ د = چرخ و انجم ع = چرخ انجم حر ع۲ ۱۲- ہر آں خرگہ کا ۱۳- سایہ بانے - آسمانے ب ۱۵- نقشے ماندہ س۳ ایضاً حیراں شدہ س

رسیدہ صورت قبہ بانجم — درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم

فرس گوئی کہ در خواہد دویدن — پری گوئی کہ بر خواہد پریدن

بہر جانب کہ مردم برزمیں رفت — ہمہ بر فرشِ دیبا ہائے چیں رفت

زبس شارع کہ خفت اندر خزِ ناب — زمیں را کس نہ دید الّا کہ در خواب

۵ نشستہ کوس و افغاں پردہ برماہ — زسرتا پا ہم اشکم ہم تہیگاہ

فتادن خواستہ شیرِ فلک زیر — چو چرمِ گاو کردہ نعرۂ شیر

ہماں نعرہ کہ شد تا چرخِ گرداں — بہیجا ارغنونِ شیرمرداں

چو آں نعرہ شود در نیلگوں سطح — دو دبدبک گویاں نصرت و فتح

دمامہ تہ مسِ پختہ زبر خام — زباں چوبین و او گویائی بے کام

۱۰ نر و مادہ بہم چوں دوست با دوست — بسے مرموز چُرِیک گفتہ در پوست

زہر سو خاستہ غلغل بر آں ساں — کہ گشتہ شہرِ سلطاں شہرِ یزداں

دُہل در بانگ و رخشاں پیشِ او تیغ — چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ

جوانمردیست کاسِ لا اُبالی — بلند آوازہ او خانہ خالی

بہ بازیِ سلیح اصحابِ شمشیر — زبیجہ بر زدہ شمشیر چوں شیر

۱۵ شدہ در تیغ رانی تیغ راناں — دو کردہ مو دو موئے چوں جواناں

---

۲ - در خواہد پریدن ر۱ ب ۱۱ - زہر جا ر۳ ۱۲ - رخشاں برق در میغ ر۲ ب ۱۳ - کاسہ ر۲ = کانسہ ح۱ = کوسِ ب ۱۴ - سلاح ر۳ ء ح۲ ک ۱۵ - دو مویاں ءعک = دو موئے ر۱ ر۲ ر۳ ح د ح۲ ع۱ ع = دو کردہ موئے بفرقِ جواناں ب -

بخنجر ہائے چوں پرِ مگس صاف　　مگس پرّاں دو نیمہ کردہ بے لاف

بر آوازِ دُہل مردِ سلح کار　　معلّق زن بنوبت نوبتے دار

ہر آں بازی کہ بودہ آسماں را　　بروں افگندہ دہر از پردہ آں را

سپہر بوالعجب از ہفت پردہ　　جہاں را دار بازی راست کردہ[۴]

۵　بگردش دار بازاں بر سرِ دار　　شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار

نظر در ہر یک از دورِ رواں دید　　کہ گر نقطہ نہی حلقہ تواں دید

رسن بازاں بہ بالائے رسنہا　　چو دلہا گیسواں را در شکنہا

نہ با آں حبلِ پیچاں کردہ بازی　　کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی

زدست بوالعجب گوئی آسمان گیر　　بسانِ گرد مہرہ توسنِ میر

۱۰　زبس کاں گوئی بر چرخ اشتلم کرد　　سپہر از بیم دنداں خندہ گم کرد

فرو بردہ مشعبد تیغ چوں آب　　چو مستسقے کہ نوشد شربتِ ناب

بہ بینی تیز کز کلک را فرو خورد　　چو آبی کز رہِ بینی خورد مرد

زلعبِ مرکبانِ طفلانِ غازی　　بہ پشتِ باد چوں گل کردہ بازی

جہاں از خُردِ چنبر ہر گراں تن　　چو پیل از روزن و اشتر ز سوزن

۱۵　نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو　　گہے خود را پری کردہ گہے دیو

---

۴ - داد بازی ح ع۲ عاب = دادہ بازی ح۲ (اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نسخوں کی غلطی پر متفق ہو گئی ہے۔ صحیح لفظ "دار باز" ہے جس کے معنی نٹ ہیں۔ فرہنگ جہانگیری میں یہی شعر سنداً پیش کیا گیا ہے۔ رشید احمد)

۵ - زانساں ب ۷ - از دور س۲، س۳ ح۲ و = ایں دور س ع۲ = آں دور د ح ع ۱۲ - نہ بینی ح۲ -

زدھے آموختہ گوئی دو رنگے ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ گہ رومی نماید گاہ زنگے
بہر لحن آدمی ہم زیست وہم مُرد ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ در ہر نغمہ ہم جاں داد وہم بُرد
ترنُّم زہرہ را آواز میداد ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ نوا جاں می ربود و باز میداد
بریشم بر ہوا بُردہ نوا را ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کمند افگندہ مرغانِ ہوا را
۵ چو شاہِ سازہا چنگست زآہنگ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بزہ بر بستہ دہ جا تیر را چنگ
زیک ساقش شدہ موتا زمیں پست ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ دگر ساقیں شبے موچوں کفِ دست
رگ و مو سر بہم بستہ دو سُویش ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ تو گوئی کز سرِ رگ رستہ مویش
ہمہ تن نائی گشتہ حلقٌ و حلقوم ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ چو زنگی کارغنوئی سازد از رُوم
سیاہ و زرد شاخی طرفہ سانی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ رُستہ زآبنوسی خیزرانی
۱۰ دف از دیوارِ خود حصنِ حصین ست ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ حصارِ چوب و صحنِ کاغذین است
میانِ دستہا پیوستہ گرداں ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ عجب باشد حصاری دست گرداں
چو بر کف کرد دف زن آں سبق را ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ہنا خن کردہ حک روئے ورق را
ز ابریشم نوا باریک زادہ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ پدر چوں خود خلف باریک دادہ
نگر در چنگ و بربط فرقِ روشن ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ کہ ہست آں سر بزرگ و ایں فروتن
۱۵ چو رود بربط آوا دادہ بیروں ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بطِ می کردہ ہر دم گریۂ خوں

---

۵- بزہ بربستہ ب = بزہ بستہ ح ع[۲] ع ا- زہرہ را ح = نیزہ را س ع[۲] د ب = تیر را[۱] س[۲] س[۳] ک ع ا
۶- بازمیں ب = برزمیں س[۳] ۱۰- بست - بست س[۲] ح ب = ش - ش ح[۲] ۱۴- ایں سر بزرگ واں
ح ب = ایں سر بزرگ واو ح[۲] = آں سر بزرگ واد ع[۲] ۱۵- رود و بربط س[۲] ح

نواگر کاسۂ طنبور حالی ٭ بغایت کاسۂ پُر لیک خالی

گراں سر از کدوئے خویش طنبور ٭ فرو غلطیدہ نے مست و نہ مخمور

یکے تخمِ کدو سازندہ بر دست ٭ کدو خالی و خلقی زاں کدو مست

برسمِ ہند گوناگوں مزامیر ٭ بجا بنہا بستہ اشکال از بم و زیر

۵ الاون را رگ از اندام بیروں ٭ کدو بر پشت و رگہا گشتہ بے خوں

عجب بیں کو کدو بر خود بنہادہ ٭ ولیک از چشمِ خلقی خوں کشادہ

دگر سازِ بر بحیں نام آں تال ٭ براَنگشتِ پری رویانِ قتّال

دو رویں تن کہ رد بار وئے در حرب ٭ چو دَف در پارسی میزان ہر ضرب

شُنیدہ تینکے ہندی فُغانے ٭ شدہ تبنک زنش چوں ترجمانے

۱۰ خمیر خام کش بر رُوزدہ پست ٭ نمودہ صد دقیقہ پختہ ہر دست

عجب رود از کمیں دنداں نمودہ ٭ لبش نی و دہن خنداں نمودہ

ز زہرہ بردہ لحن ہندوی ہوش ٭ شدہ مریخ را ترکی فراموش

---

۱- نواگر کاسہ ع = صداگر کاسہ ب = صلاگر کاسہ سا۳ حہ دح = صلا گو سا سا۱ ء ع۲ = صلا گو کانسہ حہ۲- حالی ع سا سا۲ سا۳ حہ ء = خالی ب حہ۲ ع۲ **ایضاً** بغایت ع سا۳ حہ حہ۲ ء نوائب دع۲ سر = نبات سر۲ = نواگر ب (افسوس ہے کہ اس شعر میں ہمارے تمام نسخے تو بر تو غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی تصحیح میرے امکان سے باہر ہے۔ تمام اختلافات درج کر دیئے۔ رشید احمد) ۳- تخم از کدو حہ۲ (سا۳ حہ دع۲ میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۴- اشکالِ بم ع۲ ۵- اولاون سر۲ = الاوان حہ د ۷- نام آں حہ ب ع۲ د حہ۲ ح = نام او سا۳ ع ۹- مندل سا۳ ب، حہ۲ = دنبل سا سا۲ دع۲ حہ ح (علیٰ ہذا القیاس مصراع دوم) ۱۰- خام راب **ایضاً** بر دست سا۲ ء حہ۲

۱۲- ہندواں سا حہ ع۲ حہ۲ د ء ھا = ہندوی ب ع

پریرویانِ ہندی جادوی ساز — زلب کردہ درِ دیوانگی باز

لباسِ دیوگیری شاں تنک دام — پری را سایہ بگرفتہ در اندام

بریشم پوش بعضے پرنیاں روئے — بابریشم دروں در رفتہ چوں موئے

گرفتہ چوں پیالہ تال در دست — نازی کز سرودِ خویشتن مست

۵ سرودِ دلکش از لبہائے خوباں — شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں

برقص وجَست خوبانِ ہوا باز — نہادہ پائے بر بالائے آواز

پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا — معلّق زن کبوترساں ببالا

بجَستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے — بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے

ہمہ سنگیں دلان وسیم سینہ — دو رُخ در مہر و دو نرگس کینہ

۱۰ بخونریزِ حریفاں زخمہ در چنگ — لب اندر آشتی وغمزہ در جنگ

بسے در مستی افگندہ زیانہا — بسے تاراج دادہ خان ومانہا

گہِ رفتن بصد ناز آمدہ پیش — بہر گامی ہزاراں اشکنہ بیش

بمژگاں سنے یکے صد سینہ سفتہ — چہ غم دارد مراد ز دیدہ گفتہ

نوازش زیرِ لب تا دست گیرد — کرشمہ در رہا کن تا بمیرد

۱۵ بہر چشمک زدن گشتہ جوانے — بہر خندہ زدن بربودہ جانے

---

۱- جادوئے ساز س[1] س[3] ح ح[2] ب ع ع[1] = پارسی ساز س ع[1] = ہندوی ساز ع ۲- تنگ شاں دام ع[2]
۴- بردست ب ۷- پریدہ ح[1] ۹- دلانِ سیم ح ع[1] ۱۱- مستی ح[1] ع[2] ۱۲- بصد چشم ح[2] ۱۳- بژگانِ یکے
س[3] = بژگانے یکے ح[1] ایضاً ز دیدہ رفتہ س[1] [2] ۱۵- جوانے س ح[1] ع[2] = جہانے ب[1] س[3] د

زخالِ چوں حبشہ بر دُرجِ مرجاں　　بیک کُنجد نہادہ نرخ صد جاں
زابروہا کہ قرباں گشتہ جانہا　　دو گاں افگندہ در قرباں کمانہا
زابروہا کمانکش گشتہ زیں سو　　بر آں جانب کمند افگن زگیسو
دو گیسو گردِ مہ یک پیچ کردہ　　چو ماری گردِ صندل پیچ خوردہ
۵ خیالِ زلف شاں در جانِ یاراں　　چو شام اندر خیالِ روزہ داراں
کژی در چشم شاں شورِ ظریفاں　　چو کعبِ کژ نشیں چنگِ حریفاں
ربودہ خوابِ بیداراں بیکبار　　زچشم نیم خواب و نیم بیدار
حجابت دادہ ابرو را بہ پیغام　　اجازت کردہ لبہا را بدشنام
دہن ہائے چو غنچہ گاہ گفتن　　گہے در بستن و گہ در شگفتن
۱۰ زنخہائے چو سیبِ لعل گونہ　　نہ چوں سیبِ دو رنگ ابرص نمونہ
زِ زلف افگندہ تا پا دامِ عشاق　　بر آں پا دام بستہ ماہیِ ساق
عرق کز روئے ہر طناز میریخت　　کرشمہ میچکید و ناز میریخت
بہ سینہ فرقِ سرپوشِ شفق وام　　شفق را نیم روزی کردہ باشام
از ینسو دادہ دل زاں سُو ربودہ　　از ینسو کشتہ جاں زانسو درودہ
۱۵ بجز نظارۂ خوبانِ مہ روئے　　دگر نظارہ ہا نیز از ہمہ سُوئے

---

۲- قرباں دادہ حہ د = گشت ۲ء الیضاً دو ترک افگندہ در بازو ب ۳- بگیسو ب ۴- کو بصندل ۶- کعبے ء = کعبہ حہ ۲ = لعب حہ د ۸- حکایت دادہ د حاشیہ ۱۱- سر زلفش کہ باشد ب الیضاً بداں ۲ حہ ۲ ب ء ۱۳- نیم روزی حہ ۲ عا ۱۵- خوبانِ دلجوئے ۲ الیضاً دگر سُوئے حہ ۲-

بهر جا منجنیقے سر فگنده     گروهے بر گروهے زر فگنده

ز زخمِ هر گروهے بیست در بیست     یکے کشته شده وان دیگرے زیست

تهِ هر قبّه حشری ز عامه     پرنده تنگه چون در حشر نامه

ز بس سینه که بر سینه نشسته     بد شواری نفس از سینه بسته

۵ فراوان قبه ها از اهلِ پرهیز     شده آوازِ قرآن آسمان خیز

بجا نها لحنِ داؤدی نشانده     کتابِ مصطفیٰ بے لحن خوانده

بنالشهائے شیرینِ شکر بار     فرشته چون مگس گشته گرفتار

سه سال آن سازِ شادی ساز کردند     که گنجِ هفت گردون باز کردند

چو شد عالم همه در زیور و زیب     کلاهِ قبه ها با مه زد آسیب

۱۰ اشارت شد ز درگه کاهلِ تقویم     شمارند اختیارے را به تنجیم

فلک سنجان که شانزده دو را افلاک     بود صفری بروئے تخته خاک

نه از رسم اختیارے پیش بردند     که بسته اختران با خویش بردند

بدین طالع که خواهیم گفتنش باز     شد اقبال این طرب را کار پرداز

مه روزه دراز درجک برون داد     چو روز از مطلعِ دولت شد آباد

---

۱- گروه بر گروه س۱ ی س۲ س۳ = گروهے برگروه از زر فگنده ع۲ د = کزو بر هر گروه آز زر فگنده ح۲ ۲- هر گروه س۳ ح ب ی = هر گروهے ع۲ د ع = برگردهِ ح۲ ۵- قبّه ها راز اهل پرهیز د ع۲ = قبه هائے اہلِ پرهیز ح۲ ۹- برمه س ا ب ع۲ ۱۴- اس شعر میں اور نیز اگلے شعر میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ب ح۲ عصا۔

میانِ ذوقِ بے پایانِ دل شہر — شمارِ سال دادہ از طرب بہر
کشادہ گویم ایں تاریخِ ابجد — بسالِ یازدہ از بعدِ ہفصد
بروزِ چارشنبہ مہ سہ و بیست — ز روزہ خلق اندر بہترین زیست
قمر در قوس جا درخواست کردہ — کمانِ خدمتی را راست کردہ
۵ عُطارِد با زحل در جَدی ہمدست — چو ہندو بر سرِ بُز تیر در شست
ذَنَب کو ہم پے ایشاں گرفتہ — دُمِ بُز ہمچو درویشاں گرفتہ
کند تا سبزہائے خاک را تر — بدلو افگندہ گردوں چشمۂ خور
بماہی زہرہ کاندر زیر گشتہ — برو دِ خشک ماہی گیر گشتہ
گرفتہ برّہ را برجیس در پیش — کہ بر سلطاں برد قربان درویش
۱۰ بثور انداختہ مریخ بارے — مہیّا کردہ از پرویں نثارے
سعادت راس را بخشیدہ مایہ — نشاندہ بر سریرِ پنج پایہ
تہی ماندہ بسے برجِ دگر زاوج — کہ پر گوہر کند سلطاں بیک موج
چو زینساں شد شمارِ آسمانے — ق بفرخ تر زمانِ کامرانے
شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جاوید — جہاں را باد چوں تابندہ خورشید
۱۵ برآمد بر کُمیت تند و پر جوش — چناں کز دَورِ او شد چرخ بیہوش

---

۳- خلقے ب حج ۵ - بر سریرو نیزہ در دست سا ع[۲] = بر سریرو تیر در شست سا[۳] = بر سرِ بُز تیر در شست ب حج[۱] = بر سرِ بُز نیزہ در شست د ۹ - فرمانِ درویش سا سا[۱] د ع[۲] حج[۱] -

چناں شد بانگِ بسمِ اللہ سوئے ماہ — کہ گفتند اختراں اَلحمدُ لِلّٰہ

زُحَل چوں ہندوازرہ خاک میرفت — فلک بر روئے ہر اک اللہ میگفت

دوانِ پیش براقش خسرواں شاد — چو گلہائے پیادہ در رہِ باد

بخندہ تیغہا چوں برق در میغ — بعطسہ آفتاب ازخندۂ تیغ

۵ عماریہائے زرّیں گوہر آمود — ملمع چرخ راکردہ زراندود

بگردش تیغ وخنجر بستہ رستہ — رہِ چشمِ بد ازپولاد بستہ

تو گوئی گردش از تیغِ کشیدہ — بگردِ لالہ سوسنہا دمیدہ

طبقہائے رزویاقوتِ گلگوں — چو روئے عاشقاں در گریۂ خوں

زمیں در زیرِ لولوئے خطرناک — تو گوئی ژالہ باریداست برخاک

۱۰ بدینساں کایزدش یاری گر آمد — بایوانِ الپخانے درآمد

برآبِ سدرہ وطوبیٰ نہالش — نشست اندر میانِ چار بالش

فلک حیراں ززیبائیش ماندہ — گہش سیّارہ گہ ثابت فشاندہ

بدورِ حلقہائے آسمانے — ملک درخواندنِ سبعُ المثانے

بترتیبِ آنچناں کاقبال میخواست — نشستند اہلِ اقبال ازچپ و راست

۱۵ جہاں صدر آں شُریحِ آسماں قدر — جہانِ دُرِّ معنی ریخت از صدر

---

۳- برسرِ باد ب ۶- دستہ دستہ س۱، س۲، س۳ ب ۱۰- کایزدش س۲ ح۱ ب = ایزدش ح د ع۲ ۱۱- برآبِ سدرہ ع ح۲ ع۱ = پرابِ سدرہ ع د ۱۲- گہش س۱، س۲، س۳ ح د ح۱ ب ع۲ = گہے ع ۱۳- فلک س ح د ح۱ ع۲ ۱۴- اہلِ دولت س۳ د ح۲ ۱۵- جہانے از معانے ب -

بمقدارے کہ ملکے را بود نقد     بہم بست آفتاب و ماہ رعقد

نثار افگن رسیدند اہلِ درگاہ     ز خرمہائے گوہر تنگ شد راہ

بہر کس ہدیہ وادند از خزائن     خراجِ مصر و محصولِ مدائن

چو رسمِ کارِ خیرِ پادشاہاں     بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں

۵ بہ آئینے کہ رفت آں نوسرافراز     بدولت گاہِ خود شد ہمراں ساز

نشستہ بود بیروں سوئے خنداں     دروں با درد و داغِ دردمنداں

بروں زربفتِ شاہاں گشتہ سازش     دروں چوں زر بر آتش در گدازش

چو در صدرِ بزرگاں مجمرِ عود     دروں پر آتش و بیروں زر اندود

چو تنگ آمد ز اندوہِ دروںنے     بخلوت خانہ شد با اشکِ خونے

۱۰ خیالِ یارِ خود را داشتہ پیش     دریں سوز ایں غزل میساخت با خویش

## غزل از زبانِ عاشق

فراغِ عیش و برگِ شادمانے     متاعِ خوشدلی و کامرانے

نشاطِ خرّمی را یک یک اسباب     کہ جوئندہ نیارد دید در خواب

کشادہ آسماں درہائے روزی     چراغِ بخت در عالم فروزی

۱۵ بزرگاں شغل جوئے پاسبانم     سلاطیں خاکروبِ آستانم

ہمہ سر بر زمیں سوئے کہ بینم     ہمہ رو ہا بخاک آنجا کہ شینم

---

۷- باتش س۲ ح۲ ۱۰- غزل میگفت س۳ ۱۴- نشاط و خرمی س۱ س۳ ح۲

اگر خوانم غلامے را سوُئے خویش ‌ ‌ ‌ رسد سجدہ کُناں اقبالم از پیش

چو گردم چاکری را کار فرمائے ‌ ‌ ‌ دود فتح از سر خود ساختہ پائے

ز دولت ہر چہ گنجد در صفت چیز ‌ ‌ ‌ مُہیّا گشتہ بیروں از صفت نیز

چہ سود ایں جملہ چوں یار آنِ من نیست ‌ ‌ ‌ دلِ دیوانہ در فرمانِ من نیست

۵ خیال از خونِ من پروردہ گشتہ ‌ ‌ ‌ دلم آوارہ وجاں بَردہ گشتہ

ز دلبندی کہ دارم کار مشکل ‌ ‌ ‌ بدلبندی دگر نکشایدم دل

نہ ہمدردی کہ با او راز گویم ‌ ‌ ‌ نہ ہمرازی کہ رازش باز جویم

ستادہ در نظر صد ماہ پارہ ‌ ‌ ‌ یکے در دل نمیگنجد چہ چارہ

ہزارم بندہ با زلفے چو زنجیر ‌ ‌ ‌ یکے دلبندِ من بنود چہ تدبیر

۱۰ ہزاراں شربت اندر کامِ جانم ‌ ‌ ‌ جُز آں شربت کہ من زاں زندہ مانم

ہمہ شب بر تنم خار است ہر مو ‌ ‌ ‌ مُغیلانست قاقُم زیرِ پہلو

چو من نے از خورم آگہ نہ از خواب ‌ ‌ ‌ چہ خارم در تہِ پہلو چہ سنجاب

دلِ ہر کس بجا من بیدل وبس ‌ ‌ ‌ ہمہ کس با من و من ماندہ بیکس

ہمہ دلجوی من گشتہ درین غم ‌ ‌ ‌ دلِ گم گشتہ را جویندہ من ہم

۱۵ ندانم تا کجا انجامد ایں کار ‌ ‌ ‌ خدا یا صبر و آرامی پدید آر

چو زینساں دردِ یار از دل بروں راند ‌ ‌ ‌ ازو ہم پیش خویش ایں غم فرو خواند

---

۵- پروردگشتہ ع۲ **ایضاً** جان پُردَرد گشتہ ع۲ ۱۲- خورم حج۲ = خودم حج ح۲ د ع ۵

# پاسخ از لب معشوق

گذر کن اے صبا سوئے کہ دانی ‌ ‌ ‌ بگو از من بران روئے کہ دانی

کہ اے ببریدہ از دیرینہ پیوند ‌ ‌ ‌ بناز و نعمتِ نوگشتہ خرسند

ترا خوش باد باہمدم نشستن ‌ ‌ ‌ مرا از دولت در غم نشستن

۵ چو باہمدم نشینی شاد و خرم ‌ ‌ ‌ دمے یاد آری از درماندۂ ہم

چو آن سروِ بلند آری در آغوش ‌ ‌ ‌ مکن زین کاہ برگِ خود فراموش

بشادی خسپ تو باہمدمِ خویش ‌ ‌ ‌ حوالت کن بجانِ من غمِ خویش

تو تنہا باش با یار آرمیدہ ‌ ‌ ‌ کہ من پاسِ تو میدارم ز دیدہ

من و ہر شب ز دیدہ خونفشانی ‌ ‌ ‌ بس است این از تو مزدِ پاسبانی

۱۰ اگر من دور ماندم از جمالت ‌ ‌ ‌ خوشم نیز از کرمہائے خیالت

تو بہرِ نام اگر ناری بیادم ‌ ‌ ‌ من اندر دل ہم از نامِ تو شادم

وگر صد رخنہ از جورت بجان است ‌ ‌ ‌ بجانِ تو کہ مہرِ دل ہمان است

ندارم گر ز من تنگ آمدی ننگ ‌ ‌ ‌ کہ تنگ آید ہمہ کس از دلِ تنگ

ورا از من دل گرفتن نیست مشکل ‌ ‌ ‌ ز غمناکان بگیرد جملہ را دل

۱۵ جفاہائے کہ می آید ز تقدیر ‌ ‌ ‌ چو من شائستۂ آنم چہ تدبیر

---

۸ - بدیدہ ب ۹ - دُرفشانی سر ح۲ ۱۱ - ہرگز نام ب ۱۳ - ندارم سر۲ سر۳ ب ع۲ ح۲ = ندانم گر ز من تنگ آمدی تنگ ع ۱۴ - دل گرفتے سر۳ ح۱ ۱۵ - ادیم سر۳ -

بہ افتاد از فلک بر آدمی زاد — کہ تنہا داند آں گردن چو افتاد

اگر سنگے فتد بر پشتِ مورے — ازاں تہ کے جہد چوں نیست زورے

چو بادی پشہ را بر باید از جائے — سنادن را کجا ثابت بود پائے

بہ تندی میگریزد بختم از پیش — عنانِ بخت چوں پیچم سوئے خویش

۵ نہ دولت سایہ انداز د بریں مور — نہ بختِ آنکہ با دولت کنم زور

نیارد دولتت چوں یاد ازیں خس — تو دولت راں کہ ما را یادِ تو بس

## صفتِ نگار بستنِ مشاطۂ نوروز دستہائے نازکِ گل را و نمایش کردن نوبراں اوصاف از پردہائے حریری در جلوہ گاہ شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر سترِ فی استار النور خالدۃً

۱۰ چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ — کشاد از گوشۂ نرگس چشمِ گستاخ

ہوائے شد چو آغازِ جوانی — سزاوارِ نشاط و کامرانی

نسیمِ صبح چوں مشاطۂ پرکار — بزیور بستنِ خوبانِ گلزار

بسرخ و سبز نوروزِ طرب زائے — عروسانِ چمن را پیکر آرائے

---

۱- نہاد س ر۲ ح د ع۱ = نہد س ر۳ ح۱ = بنہاد ع ۲- یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہے ۴- را چوں پیچم از خویش س ر۳ ۵- بخت آنکہ س ر۳ ب ح ح۱ د ع۱ = بخے آنکہ س ر۲ ع ۹- شمہ مشرق ح۱ = شمس مشرق ح۲ = شہنشاہ شرق ع۲ ۱۱- نشاط و کامرانی ح ب

۱۲- پرکار س ر۱ س ر۳ ح ب ح۲ د ع = برکار س ع۱ -

بروئے باغ بارانِ بہاری — بدُر پاشی دمِ مروارید باری
بہار از لالہ و سوری بگلشن — حنا بستہ بپائے سرو و سوسن
ز رنگ سبز و ترشاخِ نگوں سر — چو ابروئے بتاں در وسمہ تر
بصد گلگونہ باغ آراستہ رُوئے — بمشکِ سودہ سنبل بافتہ موئے
۵ خراماں در چمن خوبانِ سقلاب — کشادہ چشمہائے بستہ را آب
زعشقِ پائے خوباں نرگسِ مست — نہادہ چشمِ خود را بر زمیں پست
بتی کو سوئے بستاں رائے کردہ — میانِ چشمِ نرگس جائے کردہ
زغنچہ بسکہ بکشادہ دمِ مُشک — شدہ از بوئے تر چوں نافہ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں — سرافگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
۱۰ ز مُرغانے کہ گشتہ ارغنوں زائے — نمی آمد صبا را بر زمیں پائے
دریں ایّام کردند اختیارے — کہ بنشیند گلی با نوبہارے
چو یکشنبہ کہ ہست آں روزِ خورشید — فلک را داد برکف جامِ جمشید
مہِ ذی القعدہ در ذی الحجہ زد دست — چو ماہی درکشید از نیمہ شست
شبِ غُرّہ دوشنبہ بامدادش — ہماں سالے کہ اوّل رفتہ یادش
۱۵ سعادت بردہ مہ را در شرف گاہ — قرانِ سعد کردہ زہرہ با ماہ
بسر تاجِ شرف خورشید را ہم — شدہ مِریخ در خرچنگ پرُ کم

---

۴ - تافتہ موئے حہ ۱۳ - برکشید سہ

ببرجِ ثور ہم نیک اختر  عُطارِد جفت گشتہ مشتری را

ذَنَب در جَدی و کیواں ہمدراں  ز برجِ ماہ راس آراستہ دُرج

زشب یک پاس ساعت زہرہ را بود  مہ و زہرہ بہ شرف پیوندِ مسعود

کہ شاہ آمد بُشکوئے معنبر  وز و چوں نافہ شد مشکو معطر

٥ سریرے سر باوجِ ماہ بردہ  مہش خورشید را از راہ بردہ

نہادہ کرسیِ برگوہریں فرش  کہ بود آں ہمسر و ہمپایۂ عرش

برآں کرسی نشست از رسمِ شاہاں  چو بر چرخ آفتابِ صبح گاہاں

چناں در بارشِ آمد گوہر و دُر  کہ گردوں خواست تا دامن کند پر

زگوہر نازنیناں را تہِ پائے  شدہ اندر آبلہ پائے گہر سائے

١٠ گہرہائے کہ ہر یک راز اُمید  ق  بصد خونِ جگر پروردہ خورشید

فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار  چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار

ہمی بارید سیّاراتِ پر نور  کہ ابر از پیشِ مہ شد ناگہاں دور

مَشاطہ پردہ را از پیش برداشت  ستارہ زآفتابِ خویش برداشت

پدید آمد مہے کاندر نظارہ  دلِ مہ پارہ شد زاں ماہ پارہ

١٥ نمود از جلوہ چوں برجیس در قوس  بہیں دیباچۂ حورانِ فردوس

---

٢- بہ برجِ ماہ حہ٢ ٥- سر بریش سا ٦- ہمسر و ساع٢ حہ٢ = از شرف سرا = در شرف سا = ہم شرف ب حہ = سر و ہم دع۔

براں دیباجهٔ صنعِ لایزالی
نوشته آیتِ فرخنده فالی

برخ هنگامهٔ بُتاں شکسته
بلب بازارِ خوزستاں شکسته

دو زلفش مشکِ چیں را خون و پیوند
دو لعلش توأماں همشیرهٔ قند

دو چشمِ شوخ نے خفته نه بیدار
غلط کردم که نے مست و نه هشیار

۵ مبارک صبحے از رویش دمیده
کزاں چوں صبح مه دامن دریده

نمک دانی به تنگے چوں دلِ مور
نمک چنداں که در عالم فتد شور

ازو بفگنده طاؤسِ بهشتی
هزار آئینهٔ خود را بزشتی

سہے سروے جمال افروزِ بتاں
چراغِ خانهٔ و شمعِ شبستاں

دو صد فتنه وزارت دارِ رویش
هزار آفت نیابت دارِ مویش

۱۰ زخوے ناید براں رخسار دیدن
تو گوئی خواست آب از وے چکیدن

بنازار مشتری آں شکل دیدی
فلک بفروختی نازش خریدی

نهاں در شرم چوں لولو بدریا
بگو هر غرق چوں مه در ثریا

همه گوهر سزائے تاجِ جمشید
چراغ افروخته از شمعِ خورشید

شد اندر جلوه چوں خورشیدِ افلاک
عروسِ پاک تن در حجلهٔ پاک

---

۱- آیتے ع[۲] د = آیهٔ حج ع ۴- خون و پیوند ساحح[۲] ب = خون پیوند سا[۲] سا[۳] ع[۲] د ع ۹- وزارت رآنِ ح[۲] = وزارت زار ع[۲] ۱۰- گه خوئے باید سا[۲] ح[۲] = زخوئے ناید بر ساحح ع[۲] د = زخوبی ناید سا[۳] ع ع

۱۲- چوں گوهر بدریا ب -

بلند آئینهٔ مهرِ سمایش | بجلوه بود در خوردِ نمایش
ولیک آں آئینه چوں در حمل بود | جمالِ خضر خاں نعم البدل بود
همه شاد از خضر خانِ غم اندیش | خضر خاں هم ولیکن با غمِ خویش
نه از خویش و نه از خویشاں خبر داشت | که تن آنجا و دل جائے دگر داشت
۵ بروں گل بر عروسِ خویش میزد | درونش خارِ هجراں نیش میزد
دو چشمش ماه را نظاره می کرد | مهِ دیگر دلش را پاره میکرد
بلب نام عروسِ خانه میگفت | بجاں پیشِ خیال افسانه میگفت
پس از جلوه چو بر شد بر سرِ تخت | قِراں کردند باهم دولت و بخت
گهرهائے دگر بیروں شد از دُرج | مه و خورشید باهم ماند در بُرج
۱۰ ز بهرِ مصلحت را چاره ناچار | بکارِ مصلحت شد صاحبِ کار
نکرد از چیزِ خود کم نقطهٔ نیز | که خلق آں حمل کردی بر دگر چیز
در آمد تند شیرِ اژدها زور | چو شیر و اژدها کاید سوئے گور
به نیروئے زد اندر صیدِ خود چنگ | کزاں نیرو جهاں بر صید شد تنگ
چو بیروں کرد پوست گوهریں یافت | تنش چوں گوهرِ خورشید میتافت

---

۱- درخوردِ نمایش سا ۲ سا ۳ ع ۱ د کا = درخوررونمایش حج حج ۲ ع ع الیضاً سمائی- اندررونمائی ب
۲- وحل ء ۳- ولیکن سا ۲ سا ۳ حج ب ءعا حج ۲ د ع ۲ = ولی شاد ع الیضاً باغمِ خویش سا ۳ حج ع ۱ حج ۱ ب د = ازغمِ خویش ع ۱۴- گوهریں یافت سا ۲ حج حج ۲ ح ع ۲ د = گوهری یافت سا ۳ ع-

بماہِ آسماں میداد تابے | درونِ چاہ در شب آفتابے
---|---
نخستش دل بگردِ پستہ درگشت | ز پستہ چاشنی گیر شکر گشت
پس اندر برکشید آں نازنیں را | بتنگی چون قطرہ انگبیں را
چو خازن دست بر دُرجِ نہاں داشت | صدف مہرِ خدائی بر دہاں داشت
۵ رسیدہ چشمہ را ماہی خریدار | ولے چشمہ ز ماہی ناپدیدار
برآں ساں تند گشت آں ماہیِ تیز | کہ شد زاں چشمۂ آب آتش انگیز
مبارز گشت در جولاں نمائی | بہ نیزہ بازی و حلقہ ربائی
ہم اندامش بجنبش برق گشتہ | ہم انگشتش بگوہر غرق گشتہ
ازآں در خیز گشتہ خیزرانے | شدہ در کامرانہا کامرانے
۱۰ چو میلِ مس شد اندر سرمہ داں صرف | ز مس زنگار زاید زاد شنگرف
در آتش بوتہ می برد از مسِ ناب | شگافی داشت بوتہ ریخت سیماب
چناں تر گشت شاخِ بُندُقیں سر | کہ زاد از شاخِ بُندُق لولوئے تر
ز خوے ہر مو بروں افگندہ جوئے | شدہ سلکِ گہر ہر تارِ موئے
چو آمد آب و آتش را فرو کشت | ز شرزند آزاد شد محراب زرتشت
۱۵ دو تن کز سودِ پنہاں سودگی یافت | ازاں سودن دمے آسودگی یافت

---

۳ - چوں قطرہ سا۲ سا۳ ء = قطرۂ چوں حم د = ہمچو موری عا = چوں صراحی حم۲ = قطرہ چوں سا ع۲

۸ - بگوہر سا۲ سا۳ حم حم۲ د = بجوہر سا = بحلوا عا سا۳ حاشیہ

۱۴ - وآتش سا۳ حم ایضاً زر دشت سا حم۲

چو گشت آسودہ آں گلہائے سیراب — دراں آسودگی رفتند در خواب

صنم در خواب روئے خضر خاں دید — خضر خاں ہرچہ در دل داشت آں دید

بجست از خوابِ خوش واز خوابگہ نیز — ز خورشیدش گرفتہ دل زمہ نیز

ہماں ماہِ خودش در دل نشستہ — ہماں مہرش درآب و گِل نشستہ

۵ چو تنگ آمد ازآں فردوسِ پرحور — ازآں حور و ازآں فردوس شد دور

بمجلس رفت و مطرب را طلب کرد — ز دل سوزِ دلش آہنگ لب کرد

بروئے شعلۂ خود کرد روشن — کزاں پُر دود شد ایں سبز گلشن

نوازن زاں دم افغانی بروں زد — کہ رودِ خشکِ بربط موجِ خوں زد

تو گوئی بود زخمہ نشترِ تیز — کہ از رگہائے بربط گشتہ خونریز

۱۰ چناں گشت ایں غزل زاں زخمہ در ساز — کہ ہر جانب رواں شد خوں زآواز

# غزل از زبانِ عاشق

فراواں دیدم اندر دورِ ایّام — نہ آسانست دل را یافتن کام

جہاں جز حیلہ پردازی نداند — زمانہ جز دغا بازی نداند

فلک بیں چوں منی را چوں دغا داد — کہ ریحانم نمود و گندنا داد

۱۵ تو با باجی فگندم تیر و تقدیر — تو باما جے دگر بردش چہ تدبیر

---

۲- آنچہ در دل ح ۷- گشت س ح حِ ح۲ ع۲ د = شد س س۲ ع ایضاً ایں س۳ ح۲ ع۲ د = آں ح ع ۱۰- زخم ح ح ایضاً چکاں س۳ حاشیہ-

۱۵- و تقدیر س۳ ی = تقدیر ح ب ح۲ ع۲ د-

برفتن رو بنحو زستاں نہا دم | غلط شدن بہ ترکستاں فتادم
چنین است آسماں را سیرت و کیش | کہ حلوا خواہی و سکبا نہد پیش
طرب ار در دل بینا رساند | زمرّد گوید و مینا رساند
اگر ماہ است جفتِ من دگر حور | چہ کار آید چو تن جفت است و دل دور
۵ بسا تن کاں بہم در عطرسائیست | درونِ دل بصد منزل جدائیست
اگر خود صورتِ باغ بہشت است | چو میلِ دل بسویش نیست زشت است
دلم را چوں ز سروِ خود بہار است | مرا با سدرہ و طوبیٰ چہ کار است
چہ سود م زہرہ و پرویں در آغوش | چو دور است از برم ماہِ قصب پوش
بہ حلوائی کہ نبود میل چنداں | گلو نپذیرد آں بخشش ز دنداں
۱۰ وگر گرم است با نارِ ترش تاب | ہم از یاد وے آید در دہاں آب
بقدرِ آرزو زیبا بود خورد | بنا بایست رغبت چوں تواں کرد
چو در شد دوستی در مغز و در پوست | دگر در مغز چوں او کی شود دوست
نہ یکدل در دو دلبر کند گم | نہ در یک دیدہ در گنجد دو مردم
مرا یارے کہ در پیش است رویش | بیاد دیگرے بینم بسویش

۳۔ طرب کت ب حہ۲ = طرب را س۲ **ایضاً** زمرد گوئی حہ ۷۔ خود کنار س ۹۔ آں بخشش ز دنداں
س، س۲، س۳ حہ حہ۲ ح دع۲ ک ا = ارنجشی بدنداں ع = گلو بند د دہر نخشس بدنداں ب
۱۰۔ وگر کریم است س۳ ء
۱۲۔ شود دوست س، س۲، س۳ حہ حہ۲ ح دع۲ ب = بود دوست ع

بلے آنکہ از بتے دارد بدل داغ — زغمنا کے کند میلِ گل و باغ

ولے داند ضمیرِ کاردانان — کہ نبود روئے گل چوں روئے جاناں

سمن با عارضِ سیمیں چہ ماند — شکر با بوسۂ شیریں چہ ماند

ہماں گلبرگِ من در جیبِ من باد — کہ از گلہائے دیگر نایدم یاد

۵ چو گفتند از زبانِ عاشق ایں حال — زجاں ایں حال بیروں ریخت قوال

## پاسخ از لبِ معشوق

الا اے آرزوئے جانِ مشتاق — کہ جُفتِ دیگرانی و زمن طاق

مبارک باد بر تو دلبرِ نو — حریر اندامِ نو بر بسترِ نو

مرا ہم باد ز اقبالت مبارک — ولیک از غیرت آشامم پلارک

۱۰ تو خوش میکن لبِ جاناں بدنداں — کہ من ہم میکنم از دولتت جاں

ترا خوش باد شب با یارِ دلکش — کہ من ہم شب خوشم لیکن بر آتش

تو با او خسپ بر دیباطربناک — کہ من دور از تو خواہم خفت بر خاک

مرا کز سایۂ خود رشک بودی — ق — مگس پہلوئے تو عنقا نمودی

کنوں خورشید جائے سایہ دیدم — نہ گنجیدے مگس عنقا شنیدم

۱۵ چو کردی سر یکے با دلبرِ خویش — سرِ من ہم مکن دور از درِ خویش

---

۱- زغم تا کے کند، دع[۲] ۴- جیبِ من سا، سا[۳] حح حح[۲] دع ب = جیب او ع ۵- زیا رعا

۱۰- خوش میگز حح[۲] ۱۳- سایۂ خور سا[۳] ۱۵- چو کردی دل سا ع[۲] د حاشیہ۔

نگہ کن تا چہ باشد مشکل ایں کار — تو با او خفتہ و من بے تو بیدار

مرا دل سوئے بازوئے تو مائل — ترا با دیگرے بازو حمائل

دمے زیں غم ز دردِ سر نہ ام فرد — کہ زیر آں سرت بازو کند درد

سرے کورا ازاں بازو خم آید — چہ باشد گرد ریں بازو ہم آید

۵ وگر آں سر ازیں بازو دریغ است — کم از موئے نہ آخر مو دریغ است

گریز انست جانِ مستمند م — ز سر بفرست موئے تا بہ بندم

زمشکیں موئے تو با بوئے سازم — چو گشتم موئے ہم با موئے سازم

تو بہر نام اگر ناری بیادم — من اندر دل ہم از نامِ تو شادم

چو باہم صحبتاں رانی مرادے — فرامُش گشتگاں را کم زیادے

۱۰ چو بخشی آشنا را بوئے عُودے — بہ بیگانہ ہم آخر کم ز دودے

دل از ہمخوابہ نوشاد بادت — طفیلِ او ز من ہم یاد بادت

## صفتِ داغہائے جدائی کہ دود از نہادِ آں دو آتش زدۂ فراق برآوردہ

مباد آسماں را خانہ معمور — کہ یاراں را زیکدیگر کند دور

۱۵ گشاید عقد ہائے مہربانی — بُرد پیوندِ صحبت ہائے جانی

---

۳ـ ایں سرت ح۲ ب ۵ـ سرے کورا درآں بازو ح۲ ۸ـ یہ شعر صرف ح ح۲ سے لیا گیا ہے۔ باقی نسخوں میں نہیں ہے ۹ـ ہم زیادے س۳ـ

دو ہمدم را کزاں مہرے کہ دارند ق دمے از ہم جدا بودن نیارند

چناں دور افگند کز بعد یک چند بنام و نامۂ گردند خرسند

اگر عضو بدن تن باید جدا کرد نہ چوں درد جدائی باشد آں درد

وگر در سینہ گردد آتش افروز نہ ہمچوں سوز ہجراں باشد آں سوز

۵ ہمہ کس پیش رو باشد خریدار بدو رسے دوستی گردد پدیدار

نہ یاری خس کشی باشد کہ گہ گاہ ز نزدیکے ربا ید کہربا کاہ

کم از ذرہ نشاید بود کز خاک دود سرگشتہ سوئے مہر افلاک

بہ نیلوفر نگر کز مہر جا دید فرو میرد چو پنہاں گشت خورشید

وفاداری ز ماہی باید آموخت کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت

۱۰ چو سوز عشقبازی شد ضروری چہ با دلدار نزدیکے چہ دوری

چو روغن را چراغ از جاں پذیرد بسوزد با وی و بے او بمیرد

مراد و کام رسمے ز آشنائی است چو عشق آمد حلاوت در جدائی است

بدوری دوستاں را قدر دانند بسیری انگبیں را سر کہ خوانند

ز بہر وصل کردن چارہ سازی ہوسبازی بود نے عشقبازی

۱۵ کسے باید کہ نام شوق گیرد کہ درد و نیمہ کردن ذوق گیرد

---

۱- ازاں مہرے ۲ ع اح حہ ۲ - گردند سا ۳ حہ ب ع ۲ د = گردد ۳ ع = گردم حہ ۲ ۶ - نہ یاری خس کشی باشد = نہ یاری خس کسے باشد ۲ سا ۳ حہ حہ ۲ ع ۲ ب ۱۰ = نہ یارِ خس کسے باشد سا د = نہ یاری خسے باشد ع -

۱۲- رسم آشنائی حہ حہ ۲ ب ۱۴ ۱- جستن حہ ۲ ایضاً ہوسبازی سا حہ ۲ ع ۲ = ہوسناکی ۲ حہ ب ع -

اگر تو عاشقی آتش کن آشام | کہ در شربت ہمہ کس خوش کند کام
کسے کش روزیست ایں سینہ سوزی | فزوں باد و مرا ہم باد روزی
ببازی چند بیروں ریزم ایں راز | بسر حرفِ حدیثِ خود شوم باز
چنیں خواندم دریں لوحِ نہانی | کہ عشق افزائے بود آں لوحِ جانی
۵ کہ چوں دورانِ چرخ از بیوفائی ق | فگند آں ہر دو عاشق را جدائی
شہ آمد باز ازانجا با دلِ تنگ | بسنگیں حجرہ شد چوں لعل در سنگ
ازآں پس یکزماں بیغم نبودی | زدی دمہائے سرد و دم نبودی
گہے شوریدہ درایواں نشستے | زخونِ دل درایواں نقش بستے
گہے تنہا بخلوت خانہ بودی | زسودائے پری دیوانہ بودی
۱۰ نہادہ رو بزانو با دلِ تنگ | زگریہ بستی آں آئینہ را زنگ
گہے بیروں شدی بر عزمِ نخچیر | زآہِ خود زدی برآہواں تیر
زدودِ دل بطاں را زاغ کردی | زدم برران گوراں داغ کردی
بمیدانش غبارِ دل بہر سوئے | گہِ چوگاں زدن سرگشتہ چوں گوئے
شب و روز ماندہ و تیمار یارش | نہ در شہر و نہ در صحرا قرارش
۱۵ وگر وقتے زغم کردی بے میل | زخونِ دیدہ راندی برزمیں سیل

---

۲- فزوں بادش ع۲ ۷- وزاں پس حہ ۱۰- آئینہ را زنگ حہ حہ۲ ب ۱۳- زہر سوئے ب
۱۴- اندہِ تیارِ یارش حہ حہ۲ ع۲ ۱۵- اگر وقتے حہ۲ ب ایضاً بے کردی زغم میل ب-

قرا بہ کردی از لب مے فشانی | وے از دیدہ فشاندی لعلِ کانی
چو بودی گاہ نقلش با صدا فسوس | زدی بر خاتمِ جاناں بسے بوس
گرفتہ بر کف آں انگشتریں را | بیادِ آں دہن بوسیدی ایں را
گہ آں انگشتریں بر دیدہ سودی | نگینش را نگینے در فزودی
۵ گہے زاں گوہر گم گشتہ از مشت | گرفتے در دہاں چوں خاتم انگشت
بجلس دیدہ ہمچوں ساغرِ مے | بخلوتگہ چو در آتش دروں نے
نہ محرم جز غم و دردی و روئے | نہ مونس جز کتابی و سرودے
گہے از لیلی و مجنوں سخن راند | گہے افسانۂ مہر و وفا خواند
صف اندر صف پرستارانِ مہوش | دلش ہم با خیالِ ماہِ خود خوش
۱۰ عروسِ ناز کش گرچہ بہ بر بود | چہ بیند چوں دلش جائے دگر بود
کسے کش دل گرفتارِ ہوائیست | مہِ دیگر بچشمش اژدہائیست
اگر صد روئے خوب آید فراپیش | کجا باشد چو روئے دلبرِ خویش
بباغ ار صد چمن در پیش باشد | نہ ہمچوں گلعذارِ خویش باشد
چرا گل دامن از بلبل نہ چیند | کہ ہر دم بر گلے دیگر نشیند
۱۵ دلے کش ہر دم از روئے فروغست | حدیثِ عاشقی از وے دروغست
برایناں عاشق اندر ناصبوری | ہمش دوری و ہم وصلِ ضروری

---

۴- انگشتریں حہ حہ ۲ ع ادب = انگشتری ع ۱۶- بدیناں حہ -

وزاں سوئے دگر معشوقِ طنّاز   بخوں خوردن درونِ پردۂ راز
شب و روز از ہوائے دیدنِ یار   چو چشمِ خود دِژم چوں غمزہ بیمار
ازاں موئے کہ بودش ہدیۂ دوست   نگنجیدی بسانِ موئے در پوست
دراں کحلے رقم بسیار دیدے   بجائے سُرمہ در چشمش کشیدے
۵ دراں سودائے دلکش داشتی ہوش   چو طفلی کو کند سبقش فراموش
چو آں مو را شکنج و تاب دادی   ز مژگاں شانہ کردی آب دادی
ہمہ روز آں شبِ دیجور بردست   چو دیدہ ظلمتے پُرنور بردست
گہش خونریز و شور انگیز خواندی   گہش دلبند و جاں آویز خواندی
نہانی گفتہ بودش محرمِ راز   کہ زانِ دیگراں شد یارِ دمساز
۱۰ بشادی با عَروسِ خویش بنشست   عروسانِ دگر بگذاشت از دست
مہِ گوشہ نشیں زاں داغِ جاں کاہ   ہمی بود از دروں کاہندہ چوں ماہ
غمِ دوری نہ بس بودش جگر خوار   برآں غم گشت غمہائے دگر یار
یک آتش می نشاند از چشمِ خونریز   کہ سوئے دیگرش زد آتشِ تیز
تواں خوردن بسینہ دُور باشی   کہ نتواں خوردن از غیرت خراشی

---

۲- چو غمزہ خود دژم چوں چشمِ بیمار حہ[۲] ۵- داشتہ سا حہ حہ[۲] دع[۲] = داشتی سا[۲] سا[۳] ع ایضاً سبق ساز د[۳] سا = سبق کردہ ع[۲] = چو طفلے کند در سبقے فراموش حہ[۲] = چو طفلے کو کند در سبق فراموش ب (امیر خسروؒ نے ہمیشہ سبق کو ساکن الاوسط باندھا ہے۔ سوائے ان اختلافی نسخوں کے یہ لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط میری نظر سے نہیں گذرا مگر ایک جگہ یعنی صفحہ (۱۵۶)

توان در چشمِ خود صد خار دیدن — کہ نتواں یار با اغیار دیدن

چرا غنچہ ندرّد پیرہن را — کہ او گل دوست دارد گل چمن را

غمے بود آں پریوش را دراں سوز — کہ شبہایش بد شواری شدی روز

چو شب رایت برآوردی بعیّوق — ق — چو روزِ عاشق و گیسوئے معشوق

۵ چراغِ دل ہمہ شب داشتہ پیش — نخواندی جز نہانی قصۂ خویش

بشستی با ہزاراں داغِ دوری — بخونِ دیدہ تعویذِ صبوری

دلش پیشِ چراغ افسانہ گفتی — گدازِ شمع با پروانہ گفتی

حکایتہائے عشق اندود کردی — شکایتہائے خوں آلود کردی

دلِ خود را فریبی دادی از نار — بنوکِ غمزہ کردی زلف را باز

۱۰ کہ گر غم پرسِ من می پرسدم کم — چہ کم دارم ز خوبی تا خورم غم

ہنوز از شاخ سبزم بر نرستہ است — ہنوز ایں سبزہ را شبنم نہ شستہ است

ہنوزم بر زمرّد مہرِ کانی است — ہنوزم در سرائے پاسبانی است

ہنوزم فتنہا در مونہفتہ است — ہنوزم لالہ در رو ناشگفتہ است

ہنوزم طرّہ ہا شوریدہ کارند — ہنوزم غمزہ ہا خنجر گزارند

۱۵ ہنوزم بوئے مرزنگوش تند است — ہنوز از دیدنِ من دیدہ کند است

---

۱۔ یار با اغیار دیدن س حہ حہ۲ ع۲ = یارِ خود با یار دیدن ب۲ ب۳ ب د ع ۳۔ جگر سوز حہ۲ ایضاً شود روز حہ۲
۸۔ عشق اندودہ۔ خون آلودہ س د ع۲ ۹۔ کردی زلف را باز ہ ب ع = گفتی زلف را راز س د ع۲
= گفتی زلف را باز ب۳ حہ حہ۲ ۱۰۔ یہ شعر اور اس کے بعد کے ۱۳ شعر ب میں نہیں ہیں۔

هنوزم ابروان محکم کمانند　　هنوزم چشمها پیکان فشانند

هنوزم نرگسِ خونریز مست است　　هنوزم زلف کافربت پرست است

نیازد دست آفت برجهالم　　نیابی تهمتِ فتنه بخالم

لبم هم شیرۂ تنگِ نبات است　　رُخم هم چشمۂ آبِ حیات است

۵ خریدارِ من ارباب این نکوئے　　ق　　ندارد رغبتی ازمهر جوئے

بمهدش با صد زیبا رُخِ عهد　　هم از دامانِ پاکِ من مرا مهد

صدش خورشید و ماه از پیش و از پس　　خیالِ او مه و خورشیدِ من بس

دگر راهش که کردی غیرت افگار　　زدی پیشِ خیالش نالۂ زار

که اے زانِ من و زانِ کساں هم　　سرِ من بلکه سلطانِ کساں هم

۱۰ چو شمع از رشک جانم میفروزد　　ز شمعے کو بیالینِ تو سوزد

چو دل زو کز تو سوز و سوزِ جاں دید　　کسے کو با تو سازد چوں تواں دید

زبیخوابی همه شب چشمِ من باز　　تو با همخوابۂ خود خفته در ناز

---

۱- پیکاں فشانند س ۱ س ۲ س ۳ ح ح ۲ ع ۲- پیکاں فشانند د ع ۳- نیازاده است آفت را س ۳ ے = نیازاد است آفت ا ۱ س ح ۲ د = نیاز د دست آفت بر ع ایضاً سا ر و ہیں فتنه است خالم س ۳ = بنا تہمتی فتنه است خالم س ۱ = نیا ہمنشینی فتنه خالم = نیابی ہم تہی از فتنه خالم ے ا = نیائی ہم تنی فتنه است خالم ح ۲ = نیاید تہمتی فتنه بخالم د = نیا ہمتنی و فتنه خالم ع ۲ = نیابی تہمتِ فتنه بخالم ع = نیا ہمتی اے فتنه خالم ح (ح میں یہ شعر نہیں ہے اور ے میں یہ مصراع پڑھا نہیں جا سکا یہ تمام اختلافات اگرچہ بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے درج کر دیا ہے کہ شاید ان کو دیکھکر کسی کا ذہن صحت کی طرف منتقل ہو سکے) ۵- در مہر جوئے ح ۲ ۹- سلطانِ خساں بِ ۱۱- چو دل کو از تو سوز د س ے ا = چو دل پیش تو سوزد س ۳ ۱۲- خفته در ناز س ۱ س ۲ ح ح ۲ د ع ۲- خفته با ناز ع -

ترا بادا احترام آں شکر دے — کہ مے نوشی ز لبہایش پیاپے

مرا بادا احلال اندوہ خوردن — ز غیرت لقمۂ چوں کوہ خوردن

روا باشد کزیں بختِ رمیدہ — تو ساغر نوشی و من خونِ دیدہ

دراں منگر کہ تو صاحب کلاہی — کہ من ہم دارم اندر حسن شاہی

۵ ترا گر چتر زر بالائے ماہ است — مرا ہم گردِ سر چترِ سیاہ است

مرا دل دہ کہ بیدل ہم تو کردی — گرہ بکشا کہ مشکل ہم تو کردی

گر از روی تو رنگی بینم از دور — تماشا را ہمینم بس بود سور

ور از بویم گریزی ہم بخوشم — کہ تو عطار و من ماہی فروشم

ز گل بوئے پیاز آید کسے را — کہ بر کبکے گزیند کرگسے را

۱۰ برابلہ کش نماید زعفراں خشک — جوئے انگوزہ بہ از خرمنِ مشک

دراں روزی کہ باصد گونہ شادی — شہے را تاجِ زر بر سر نہادی

دراں جولاں کہ ایں گردت آلود — کہ ماہ و زہرہ زاں کاہش نیاسود

فروغت در کہ ایں خاک پیوست — کہ از دریوزۂ خورشید و مہ رست

وے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک — ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک

۱۵ زہے اقبالِ آں خاکِ ن افسوس — کہ نعل توسنت میزد براں بوس

---

۲- زغیرت لقمہ سا۳ ح۲ ا ب د ع۲ = زبس غیرت غمے و ع ۱۰- زعفران پشک سا۲ سا۳ ایضاً ۲ خرمنِ سا۳ ح۲ د = یا خرمنِ ح ع۲ = از خرمن ب ع ۱۲- سالود سا۳ ح = نیالود ع۲ = بیفزود سا۲ ب = بیالود ح۲ = بیاسود ع د ۱۴- خورشید و مہ جست ح۲ ۱۵- برآں بوس سا۳ ح۲ ب = برو بوس ع د ع۲-

دلیک از دست با دم آه و صد آه — که نقشِ بوسه بر مے چید زاں راه

خوش آں رخشے که نعلِ روشن وے — زمیں را عینِ عزّت داد هر پے

فلک زیں آرزو میمرد کای کاش — هلالم نعل بودی در تهِ پاش

بدیناں پیشِ دل چوں ناشکیبی — گہے عذرے نمودی گه عتیبی

۵ گه و بیگه همیں شعله بجاں داشت — زبانه داشت در دل نے زباں داشت

همه روزش دریں گفتن گزشتی — شب از گریه بدُر سُفتن گزشتی

نگنجیدش چو در دل قصّهٔ درد — سرِ خامه زخونِ دل سیه کرد

## عتاب نامهٔ دلارائی که عذرا بود سوئے وامق خویش

بنامِ آنکه نقشِ خوبرویاں — نشاند اندر خیالِ مهر جویاں

۱۰ چناں آراست هر یک را کمالش — که مقناطیسِ دلها شد جمالش

زکانِ عشق گوهر داد دل را — وزاں پیرایه زیور بست گل را

یکے را شمعِ وصل آرد شب افروز — یکے را ز آتشِ هجراں دهد سوز

بحکمت گشت حکمش کار رانے — نه زینش سود و نے زانش زیانے

بس آں به کادمی در نیش و در نوش — سپاسِ حق نگرداند فراموش

۱۵ زهے اقبالِ آں جانِ پر اخلاص — که بخشند از سپاسش خلعتِ خاص

---

۱- ولے از دست س۳ ۲- خوش آں رخشی که د ح ع ح۱ = خوشا رخشی که ع ایضاً صد پے ب ۵- زبانه داشت بر لب ح۲ ۷- سر نامه ح۲ ایضاً زخونِ دل س ح ح۱ ب د ع۲ = زدو دِ دل س۲ س۳ ۱۲- کار رانے ح ح ع۲ ح۱ د حاشیه = کار دانے ع د ۱۵- آں جانِ س۳ ح ح۱ ب د ع۲ = از جانِ ع -

پس از دیباچهٔ نامِ الٰہی — کہ آراید سپیدی و سیاہی

زاندوہِ جدائی قصہ راندہ — بروئے نامہ خونِ دل فشاندہ

بنوکِ خامہ خاریدہ سرِ ریش — جگرہا ریختہ بیروں ز حد بیش

کہ اے یارِ وفادارِ جفا کار — جفا با من و فایت با دگر یار

۵ جفائے کز دیم شد بندِ جاں سست — وفائے عمر میدانم چو از تست

تو با یارِ دگر گشتہ وفا کوش — خیالت از وفا با من ہم آغوش

وفا را گر نمیدانی شمارے — بیاموز از خیالِ خویش بارے

ولے با من تو کے پیوند خواہی — کہ ہم شاہی وہم فرزندِ شاہی

نہ زود آید بصحبت سرفرازی — نہ در دام اُفتد آساں شاہبازی

۱۰ من و شبہا و فریادِ جگر سوز — شبِ خود را ز آہِ خود کنم روز

نہ شامم را چراغِ آشنائی — نہ صبحم را اُمیدِ رُوشنائی

نہ دولت سایہ اندازد بریں مور — نہ آں بازو کہ با دولت کنم زور

تو در برجِ شرف من در و بالت — تو در خوابِ خوش و من در خیالت

تو شبہا رو نہی بر روئے گل دام — مرا بستر مغیلاں زیرِ اندام

۱۵ ترا در آئینہ رویاں نظر تیز — مرا ز آئینہ دیدن نیز پرہیز

---

۲- بروئے نامہ سا، سا، سا، حہ، حہ، اب دع = بروئے نالہ ع ۴- وفایت پیشِ اغیار حہ ۷- نمیدانی سا، سا، سا، حہ، اب عا، عا = نمیداری دع حہ ۱۱- چراغے ز آشنائی سا، حہ، دع = چراغ از آشنائی ب حہ = چراغِ ز آشنائی ع ۱۳- باخیالت حہ د -

ترا صد سرمه‌کش هر شب در آغوش | مرا خود سرمه از نرگس فراموش
تو چوگاں برکشی گه سبز و گه زرد | نیارم من برابر و وسمه کرد
تو هر جانب کمند انداز بر صید | مرا پا از کمندِ خویش در قید
تو در مجلس نشینی شاد و خرّم | من اندر کُنجِ دیواری خورم غم
۵ تو در بستاں گل و گلزار در پیش | مرا در بستهٔ و دیوار در پیش
تو خوش خوش مے خوری با بختِ مقبل | خورم من هم ولے خونابهٔ دل
ببانگِ چنگ و نے تو مجلس آرائے | من اندر بزمِ غم نالنده چوں نائے
نُثارت لعل و یاقوتِ گزیده | نُثارم لعل و یاقوتِ دو دیده
تو رانی در بیاباں بادپا تند | من آشامم گوشهٔ خنجرِ کُند
۱۰ تو صید افگن بهر صحرا و هر کوه | منِ محبوس در زندانِ اندوه
تو آنجا میزنی پیکاں بہ نخچیر | مرا اینجا بسینه میخلد تیر
دلم صیدِ تو با صد گونه زاری | تو در دنبالِ شاهینِ شکاری
ترا هر سو بجولاں ره نوردی | بدنبالت دواں جانم چو گردی
چو هر سو سرمه از گردت برد باد | چه باشد گر ز چشمِ من کنی یاد
۱۵ چو گریه شُست چشمم را سیاهی | کنم لابُد ز گردت سرمه خواهی

---

۲ - وسمه هم کرد ستا ۶ - تو مے خوش میخوری ستا = تو خوش مے میخوری حح ۸ - از دو دیده ساحح[2]
۱۰ - منم محبوس ستا = منِ محبوس سا ستا حح حح[2] ب دع[2] ع ۱۳ - دواں حح حح[2] ب د ع[2]
= رواں ع ۱۵ - عذر خواهی ستا = سرمه سائی ب

ایا یاری کہ من جاں بو دمت یار — شدی امسال با جانِ دگر یار
دلت چونست و دلدارِ تو چونست — من از رفتم ز دل یارِ تو چونست
من از معزول گشتم زاں نظرگاہ — نظرگاہِ تو با د آں رُوئے چوں ماہ
تو خوش می غَلَط بر دیبائے گلگوں — کہ من میغلطم اینک بے تو در خوں
۵ تراگر خوابِ خوش در چشمِ ناز است — شبت خوش باد ما را شب دراز است
توگر بگریزی از خونابۂ من — خیالت بس بود ہمخوابۂ من
من و در پشتِ دیوارِ تو رویم — ترا روسوئے دیگر پشت سویم
چو جاں ہر لحظہ در پرواز گردد — صبا بوئے تو آرد باز گردد
بمردن دیر بود ز آرزویت — گرم جانبخشیِ نبود ز بویت
۱۰ نسیمِ گلشنے کز جاں فزونست — تو آں گلشن تصوّر کن کہ چونست
غمت مزد و رمیگیرد بلا را — کہ کاود سینۂ ایں مبتلا را
چو شد کاویدہ بنمادِ نہانم — رساند مزدِ دستش نقدِ جانم
چو بشکست از غم ایں شخصِ سفالیں — چہ سود م بالشِ دیبا ببالیں
نگرتا چوں بود آں جانِ مہجور — کہ دور از دیدنِ رویت بود دور
۱۵ گہے بے رویت ار زیں چشمِ بدخوئے — جہاں خواہم کہ بینم ہم بداں روئے

---

۷- در پشت سا ۳ حو حو ۲ ب د ع ۲ = بر پشت ع ۱۱- میگیرد سا ۲ حو ۲ د ع ا ب ع ۲ = میگردد حو ع = غمت دو اسپہ میگیرد سا ۳ ۱۲- تاند مزد ع ا ۱۴- ایں جان سا ۳ سبا -
۱۵- از ایں چشم بدخوئے سا ۲ -

وگر بے خاک پات ایں چشمِ نمناک ‌ ‌ ‌ ‌ گہے بے آب دیدم ہم بداں خاک

چو بینا بے تو ماند ایں دیدہ در من ‌ ‌ ‌ ‌ بکش زیں چشم و منّت ہم بر و نہ

چو خواہم دور ماند از تو پس زیست ‌ ‌ ‌ ‌ بعمدا دور بودن از پئے چیست

زمن گسل چو میدانی کہ جانی ‌ ‌ ‌ ‌ کہ بے جاں کرد نتواں زندگانی

۵ من ارچند آستانت را کنیزم ‌ ‌ ‌ ‌ بدیں خواری مکش در خاک نیزم

چو گفتی عاشقم گر گفتی ایں راست ‌ ‌ ‌ ‌ زنقدِ سروری بر بایدت جاست

بعشق اندر کہ باشد شرطِ یاری ‌ ‌ ‌ ‌ نگنجد سروری و تاجداری

ہراں بندہ کہ دارد پادشا دوست ‌ ‌ ‌ ‌ مخواں بندہ کہ بیشک پادشا اوست

## حکایت تمثیل

۱۰ شنیدستم کہ در درگاہِ محمود ‌ ‌ ‌ ‌ ایاز زِ خاص را خدمت چناں بود

کہ جز در پیش تخت از صبح تا شام ‌ ‌ ‌ ‌ نکردی جائے دیگر یکدم آرام

بخدمت پیشِ شاہِ مند آرئے ‌ ‌ ‌ ‌ ستادہ بندگی کردی بیکپائے

چو عکسِ روزِ روشن برگزشتی ‌ ‌ ‌ ‌ طریقِ بندگی برعکس گشتی

ہر آں طاعت کہ کردی بندہ در روز ‌ ‌ ‌ ‌ ملک شب بیش ازاں کردی بصد سوز

---

۱- گہے بے آب دیدہ ع[۱] ۲- چو بینائی تو س[۱] س[۲] چو بے پا یتو د = چو تنہا بے تو ع[۱] ایضاً دیدہ در دہ س[۱] س[۳] ح = دیدہٗ رہ د ح[۱] ع[۱] ۴- پسِ زیست س[۳] ح[۱] ع[۲] = پس از زیست ح د ب ۶- زبندِ بندگی بر بایدت خواست س[۳] ایضاً خاست س س[۲] ح ح[۱] ب ع[۲] د = خواست س[۲] ع ۹- حکایت سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہٗ ح[۲] ۱۰- چنیں بود ب ہمیں بود ع[۲]-

بسلطانی نشستی بنده بر تخت ‌ ‌ ‌ شہ افشردی قدم در بندگی سخت

چو شرطِ عشقبازی درمیاں بود ‌ ‌ ‌ نہ ایں را سود و نے آنرا زیاں بوُد

چو مہرِ بنده بر دل شاه گردد ‌ ‌ ‌ کمندِ خواجگی کوتاه گردد

چو کردی سبزه را باسرو گستاخ ‌ ‌ ‌ بہ آسیب بر مشکن زبُن شاخ

۵ چو میدانی کہ ہر شب درچہ روزم ‌ ‌ ‌ زدوری روز و شب زینساں سوزم

ز دلتنگی چنانست ایں دلِ تنگ ‌ ‌ ‌ کہ نالش ہم نمیگنجد دریں چنگ

گہے از لطمہ کوبم چہرهٔ زرد ‌ ‌ ‌ گہے بر چہره ریزم گریۂ درد

کنم ہردم چنیں در بیقراری ‌ ‌ ‌ گہے زرکوبی و گہ نقره کاری

ہمہ شب کوبشِ سینہ است کارم ‌ ‌ ‌ بدیں چوبک زنی پاسِ تو دارم

۱۰ دمے صد بار در یادِ تو میرم ‌ ‌ ‌ بدیں بے طاقتی نامِ تو گیرم

من ار میرم ز بالائے چو تیرت ‌ ‌ ‌ پرستارے کمینہ مرده گیرت

وگر از آه من رویت کند خوئے ‌ ‌ ‌ چو خونم صد بباید ریخت بر وے

مرا گویند کایں زاری و فریاد ‌ ‌ ‌ مکن کز پرده بیروں خواہی اُفتاد

چو جانم سوخت از خامی چہ ترسم ‌ ‌ ‌ شدم رسوا ز بدنامی چہ ترسم

۱۵ چہ اندیشم کنوں از رخنۂ بام ‌ ‌ ‌ کہ طوفاں بر سر آمد کشتی آشام

---

۳- بر دل س ا[2] س ا[3] حہ ب د حہ[2] ع[2] = در دل ع ۴- ازیں شاخ س ا[2] س ا[3] حہ ع[2] حہ[1] = زبن شاخ د ع

۵- مسوزم س ا[2] س ا[3] ع[1] حہ[1] = نسوزم ب د = بسوزم ع ۷- اکثر نسخوں میں مصرعوں کی ترتیب یہی ہے صرف ع میں

ترتیب معکوس ہے ۱۰- بایادِ تو ب = بریادِ تو حہ ۱۵- چہ اندیشم کنوں ب = چہ اندیشہ کنم حہ حہ[2] ع[2] د -

زبادی کو بباید سر زگردن | گله را بیهده است اندیشه کردن
چو از تو دل ندارد ایستادم | بهر چه آید ز تو گردن نهادم
گرت یاد آیم و گر نایمت یاد | همیشه یادِ تو در جانِ من باد
چو آن نامه که منشورِ وفا بود | ق ز خونِ دیدهٔ دل ماجرا بود
۵ بپایان شد بر و مینو است پنهان | که جائے ریسمان بند در رگِ جان
چو رگ پیوسته بُد با یارِ جانی | یکے از رشتهابستش نشانی
سریع السیر ماهی شد بامّید | سپرد آن صبح صادق را بخورشید
چو شاه آن ماجرائے جانفشان دید | تو پنداری که جسمِ کشته جان دید
نهاد از عزّتش بر دیده هر پے | که هر دم بوسه دادا ز دیده بروے
۱۰ چو بکشاد و سوادش را نظر کرد | همه حرفش ز خونِ دیده تر کرد
چو تر کردی ز خونابِ نیازش | ز آهِ گرم کردی خشک بازش
سراسر خواند و دامن کرد صد چاک | ز بیهوشی فسرده غلطید بر خاک
دمے کامد دمش در کالبد باز | دمِ پوشیده را شد کالبد ساز
جوابِ حرفِ یار آراستن خواست | خراشی داشت هر حرفی که آراست

---

۱- زبادی س۱ س۲ س۳ ح۱ ح۲ ب ح ع۱ = زباری ع ۴- ازنایمت س۱ ایضاً جانِ من ب ۴- این نامه س۱ ۶- رشتها ح ع ا ع = ریسمان س۱ س۳ = ریشها د ح۱ ع۱ ب ایضاً نشانی س۱ س۳ ح ب ح۱ د ح ع۱ = نهانی س ع ۸- این ماجرائے س۱ ح۲ د ایضاً جسم مرده ب ۱۲- برخاک س۱ ح ح۱ ع۱ ب = درخاک ع د ۱۳- دمے پوشیده س۱ ح ح۱ ب = دمِ پوشیده س۱ س۳ ع۱ = دمے بوسیده ع = دمِ بوسیده د-

زمژگاں مردمِ چشمش قلم کرد — سیاهی بستد از چشم و رقم کرد

## جوابِ خون آلودهٔ عاشق از سیاهیِ دیده سوئے معشوقِ خویش

سرِ نامه بنامِ کردگاری — که از کِلکش رسد یاری بیاری

نگارندِ نقشِ پیران و جوانان — کند پیوند مهر و مهربانان

۵ مبارک روئے هر صاحب جمالے — بیاراید ببدری و هلالے

ولے کز زندگی بخشد نشانش — زجانانے دهد در سینه جانش

کسے کش در دل ایں آتش نیفروخت — بماند خام گر خود جاوداں سوخت

بمقصود او رساند مقبلاں را — هم او بخشد صبوری بیدلاں را

پس از دیده جگر در خوں سرشته — عتابِ دوست را پاسخ نوشته

۱۰ که اے آزرده زیں جانِ جفاکار — جفاهائے مرا از جاں خریدار

دلم را گرچه از دوری خراشی است — که در دل هر دمے چوں دور باشی است

ولے کردم چو زخمِ نشترت نوش — جراحتهائے خویشم شد فراموش

فرستادی بمن نقشے پُر از دود — سراسر چوں دلِ من آتش اندود

بعنواں دیده از خوں پاک کردم — نه عنواں بلکه جاں را چاک کردم

---

۴- مهرِ مهربانان ح۲ ۶ - زجانان می دهد س۳ ۷ - گرچه ب س۳ حاشیه

۱۱- خراش است - دور باش است س۳ ح ب ۱۴- چو ایں نقشے س۳ -

زخونِ دیدہ دیدم مہرِ آں راز — ہم از خونِ دو دیدہ کردمش باز
چو آں راز نہانم برلب آمد — باستقبال جانم برلب آمد
ہم از دیدن چناں بیخویش بودم — کہ بردل خواستم بردیدہ سُودم
ہمی بوسیدم و دیدہ جگر بار — ہمی سودم رقم بردیدہ ہر بار
۵ درآں بوسیدن و سودن ہمہ شب — لب از دیدہ بر شک و دیدہ از لب
بسانِ ہدیۂ طفلاں ازیں چہر — سیاہ و سُرخ گشت آں نامۂ مہر
نشست از ہر رقم بر سینہ داغے — چو بر پہلو و پشتِ مردہ زاغے
برآں داغ از مژہ گشتم نمک ریز — کہ تا سوزم بتر زاں سوزشِ تیز
رقم کردی کہ در باغے و بستاں — حریفت لُعبتانِ نارپستاں
۱۰ بلے دارم بہ بستان و چمن جائے — ولیکن گل بچشم و خار در پائے
گلے نورستہ ام در دیدہ خار است — درختِ نارم اندر سینہ نار است
بیادت چوں کنم در گل نظارہ — کنم چوں گل گریباں پارہ پارہ
مگر لالہ چو من شد عشق پیشہ — کہ داغے در جگر دارد ہمیشہ
مگر چوں من بنفشہ دید مویت — کہ بشکستہ است چوں زلفِ دو تویت
۱۵ اگر صد نارپستانست پیشم — کم از یک نارِ پُستانست پیشم

۳- بیخویش ۲،۳ حہ د ب = بیہوش ع = بیذوق ع۲ ۴- دیدہ جگر بار ۳ = دیدم دگر بار ۱ حہ ب د ۵- بوسیدن و دیدن ب ۷- دیدہ داغے ۳ ۸- شو زِ شم تیز ۱
۹- حریفِ ۳ ۱۳- گل لالہ ع۲ ۱۴- کہ خم شکست ۲،۳-

کسے کش نا رسیمت یاد باشد ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ زنارنجِ دگر کے شاد باشد

وگر طعنم زدی کز عیش و شادی ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ کُنی کیخسروی و کیقبادی

اگر کیخسروم ور کیقبادم ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ بجانِ تو کہ با یادِ تو شادم

بروئے جفت دارم دیدهٔ باز ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ ولیکن با توام در سینہ ہمراز

۵ نظر اینجا و چشمِ جانم آنجاست ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ تن اینجا و دلِ بریانم آنجاست

تو گر تنگ آمدی از گوشۂ تنگ ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ برونِ پرده نتواں کرد آہنگ

عَروساں را چو مستوری جمال است ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ جمال آں بہ کہ خود مستور حال است

مرا ایں عرصہ گشتہ جہانے ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ ز دل تنگی بہ تنگی ماندہ جانے

روم بر آہوئے صحرا بہ نخچیر ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ ولیکن زا ہوئے خانہ خورم تیر

۱۰ ز دل تنگی چہ در صحرا شتابم ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ کہ صحرا ہم بریں دل تنگ یابم

ز جفتِ خویش چوں دور او فتد گور ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ بیابانش بود چوں دیدهٔ مور

بہر باغے بسے آبی و سیب است ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ بہر جو آبِ مرغابی فریب است

نہ کس مرغِ چمن را راہ بستہ است ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ نہ بطِّ خانگی را پر شکستہ است

ولے چوں دل بجائے بستگی یافت ‌‌ ‌‌ ‌‌ ‌‌ ہوسہائے دگر آہستگی یافت

---

۲- اگر طعنم زنی کز عیشِ شادی ب ۳- کہ با یادِ تو س س[2] س[3] ح ح[2] د ع[2] = کہ با جانِ تو ع

۴- ہم سینہ و راز س ح ب = ہم سینۂ راز د ۶- برونِ پرده س س[3] ح ح[2] ب د ع[2] = بروں از پرده س[2] ع ۸- گشتہ جہانے س س[2] س[3] ی **ایضا** ماندہ ح ح[2] د = ماند ب ی ع ع[2] = مرده کا۔

اگر زنداں است چوں با دوستان است | مگو زنداں کہ باغ و بوستان است
چمن بر سینہ کو دردناک است | جہنم باشد ار فردوس پاک است
وگر ہمخوابۂ دارم در آگوش | بجائے صاف دُردی میکنم نوش
نشینم با وی و دل در خیالت | بپوشم چشم و بینم در جمالت
۵ عجب بیں خوابگہ با وے گزینم | ولے خفتہ ترا در خواب بینم
وگر گوئی کہ خوابم نا ید از غم | بسے باشد کہ خواب آید ز غم ہم
بغم گرچہ آدمی بیدار باشد | ولیکن خوابِ غم دشوار باشد
مگو خوابست خوابِ غم بہ تمیز | کہ ہست آں مردن از مردن بترنیز
دو جَور است از جہاں بر روزگارم | کہ بر میگیرم و طاقت ندارم
۱۰ یکے نا دیدنِ روئے کہ خواہم | دگر رو دیدنے کز وے بکاہم
جمالے کاں بد لخواہی دلیل است | اگر آتش بود باغِ خلیل است
وگر حسنی است کز وے دل نفور است | نماید دیو مردم گرچہ حور است
خیالت نقشبندی گشت اُستاد | گرفتہ پیشۂ شادُروفرہاد
گہم نقشِ تو پیشِ چشم دارد | گہمت در جانِ سنگینم نگارد

۳ - وگر ہمخوابۂ دارم در آگوش س۲ س۳ ح ع ح۲ د = اگر ہمخوابۂ دارم ہم آغوش ع س ۴ - بندم چشم س۳ ح۲ = بوسم چشم س۲ ح ۸ - نکو خوابست ح۱ ۹ - در روزگارم س۲ ب = ہر روزگارم د = و روزگارم ح ایضاً بر بگیرم س۱ س۲ ح ح۲ د ع۲ ب = بر نگیرم ع ایضاً طاقت نیارم ب ۱۱ - جمالے کو ب ۱۲ - پیشۂ شاپور س۱ س۳ ح ح۲ د ب = تیشۂ شادُر س۲ ۱۴ - گے نقشِ تو ع ع۱ ح۲ = گہم ح د ع -

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم　　　　کہ بے سیمیں برت با سنگ ما نم

چہ پرسی ماجرائے ناصبوری　　　　کہ طوفانے برآید از تنوری

بچشمِ من کہ از دریا فزونست　　　　ز ہر یک قطرہ صد دریائے خونست

بدت گویم چو خوں گریم دریں راز　　　　پشیماں گردم از گفتارِ خود باز

۵ چہ گویم ایں حدیثِ دردمنداں　　　　زباں خواہم فرو بُرّم بہ دنداں

گرم روزی شود روزے جمالت　　　　فرو ریزم جفا ہائے خیالت

رسید آوازۂ ما گوش در گوش　　　　ز روزِ بدنیامد دوش بر دوش

اگرچہ دولتم را صبح گاہ است　　　　ولے بیتو جہاں بر من سیاہ است

وگر خود ہست گنجے بے شمارم　　　　بہائے نیم جو نازت ندارم

۱۰ شہم خواندی و در عشق ایں دریغ است　　　　نوازش نیست ایں بل زخمِ تیغ است

چو عاشق را دلے چوں آبگینہ است　　　　نوازش چوں عتابش سوزِ سینہ است

چو آتش راست خو کز نم بمیرد　　　　ز آبِ زندگانی ہم بمیرد

مزن طعنم بسلطانی و شاہی　　　　کہ پیشت بندہ ام ہر چونکہ خواہی

---

۲ - طوفانے برآمد س[۱] ح[۱] ع[۱] = طوفانے برآید س[۳] ح ب د ۳ - صد دریا فزونست س[۲] ح[۲] ایضاً بہر یک قطرہ س = نہ ہر یک قطرہ س[۳] ح[۲] ع[۲] = ز ہر یک قطرہ ح د = نہ آں قطرہ کہ ب ۴ - چو خوں گریم س[۳] ح ح[۲] ب د ع[۲] = چہ خوں گریم ع ۵ - چو گویم ح[۲] د = چہ گویم ح ع[۲] ایضاً زدو بندم ب ۶ - خیالت - اور قافیہ مصراع ثانی جمالت ب ۷ - گوش بر گوش ع ح[۲] ایضاً دوش با دوش ع ۱۰ - نیست ایں س س[۳] ح[۲] ع[۲] د = نیست آں ع ح ب ۱۱ - عتابش س[۳] ح[۲] = عتابِ ع ح ب د ع[۲] ۱۲ - ز آب س[۳] -

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد — بغم صاحب کلاہی بر نگیرد
چو از بلقیس جنبد باد بیداد — بسے تختِ سُلیماں را برد باد
بتندی مگذر اے سروِ خراماں — چو من خاکم مکش زیں خاک داماں
کسے داند کہ در دِ چوں منے چیست — کہ یکچندے بدردِ بیدلاں زیست
۵ شرابِ دردمنداں خونِ دیدہ است — کسے داند کہ ایں شربت چشیدہ است
ہمہ دانند کز نشتر رسد درد — نہ ہمچوں آنکسے کو نشترے خورد
نہ سوزِ عشقبازی ہست یکساں — یکے خرمن یکے دامن یکے جاں
چو پروانہ کند مہمانیٔ شمع — شود خود مرغِ بریاں از پئے جمع
چو سوزد بہر ہندو خویش را زن — زمغزِ خود زند بر شعلہ روغن
۱۰ کم از ہندوست آنکس وز زنی ہم — کہ در عشق آید از ہندو زنی کم

## حکایت

شنیدم ہندوئے آتش پرستی — مگر کز عشقِ آتش گشت مستی
ز خود پرکالہ پرکالہ پیاپے — ہمے بُرّید و مے افگند در وے
یکے گفتش چہ مہر است اینکہ جانے — دہی بہرِ چنیں نامہربانے
۱۵ جوابش داد مردِ غم کشیدہ — ق — کہ اے از سوزِ من دودے ندیدہ

---

۲ ـ بسے تختِ س۳ ب ح۲ = نہ بس تخت ع۱ د = زبس تختِ ح ع ۷ ـ ہست آساں ب **ایضاً** یکے راتن یکے جاں س د حاشیہ ۱۰ ـ وزنش س۳ ۱۴ ـ چہ مہر است س۲ ح ب ع۲ ح۲ د = چو مہر است ع **ایضاً** نامہربانے س، س۲ ح ح۲ د ع۱ = بے مہربانے س۲ ع ـ

دریغے نیست جاں راپوست دادن | نوالہ در دہانِ دوست دادن

کسے کز عاشقی زینساں نسوزد | مدہ پروانہ کیں آتش فروزد

بدستِ خود نیسم من ورنہ خود را | بسوزم از پئے نام ابد را

کہ گردد ایں حکایت در جہاں فاش | وزاں شعلہ رسد داغے باو باش

۵ کہ ناگہ ہندوی آتش برافروخت | مسلمانی دراں چوں ہندواں سوخت

تو تنہائی بزندانِ غم و درد | غم اندر کُنجِ تنہائی تواں خورد

اگر دودے برآری از دل وکام | نسوزد کس بجز دیوار یا بام

من اندر دل خورم از بیم اغیار | مشعبدِ دار شمشیرِ جگر خوار

کسے کو خنجر آشامد بسینہ | نگر کش چوں بود با خویش کینہ

۱۰ بمردن میدہد ہجراں نویدم | ولیکن پائے میگیرد اُمیدم

شبِ ہجراں اگرچہ تیرہ روز است | اُمیدِ وصل دروے دلفروز است

چہ بینی مار را کفچہ بلاسنج | تو آں را بیں کہ دارد مہرۂ گنج

بسا مفلس کہ پا بر گنج دارد | چو آگہ نیست قوت از رنج دارد

وگر میدارد ایّام از تو دورم | تو ئی در سینۂ من زاں صبورم

۱۵ درونِ سینۂ می بینم بسویت | کہ دل بتخانہ شد از آرزویت

مرا از خود دمے شاید جدا خواند | کہ جاں نزدیکِ تست ار تن جدا ماند

---

۷ - از دلِ خام ب ایضاً ایوان یا بام ح ۱۱ - بروے ب ۱۲ - چو بینی ح ۱۶ - سینے باید ح

من آنجا یم کہ تو با تو نہانے — ولے اینجا نہٴ تو تا بدا نے

خدا اینجات دارد مسند آرائے — کہ جانم وارہد ز آہنگ آنجائے

چو آمد آں سوادِ خضر خانی — نہانے تر ز آبِ زندگانی

بہ پیچا پیچِ شوق آں نقش خامہ — صنم میخواند و مے پیچید نامہ

۵ بروں بُد حرفِ نامہ بر زبانش — دروں چوں نامہ مے پیچید جانش

رواں جانش درآں خطہائے انبوہ — لباسِ کاغذیں میکرد ز اندوہ

نہ از خارشِ غم دامن دریدن — نہ از تیغِ ہراسِ سر بُریدن

گہے با عجز و گہ با ناز میخواند — گہے پست و گہے ز آواز میخواند

سرش می بست و دیگر باز میکرد — چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد

۱۰ گہے بر دل گہے بر دیدہ مے سود — گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود

بدست از ماجرائے راستینش — رقیبِ گریہ گشتہ آستینش

بدستش آتش و در آستیں آب — بدیں آب ایمنی بودش ازاں تاب

فتاں خیزاں نہ صبری و نہ تابے — چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے

نہاد آں نامہ را پس بر دلِ خویش — کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

---

۳- نزدِ آب بٓ ۴- رواں جانش حٓ ےٓ = دواں جانش سٓ سٓ حٓ دٓ = دروں جانش ب عٓ = دل و جانش
۷ ایضاً ازاں خطاب عٓ ایضاً خطہا ز انبوہ حٓ ح ۱۱- آں ماجرا سٓ سٓ ےٓ عٓ حٓ حٓ قیاً
= از ماجرا حٓ ب ع د ایضاً رفیق گریہ سٓ ۱۲- آتشے در ب ۱۴- کہ از کاغذ کشد سٓ سٓ ےٓ
= کہ آں کاغذ کشد س ع حٓ حٓ -

فتاد از پای و در بر خویش در بست　　　زد و دِ دل تتق در پیش بر بست

ازاں پس ہمدراں پیغولۂ غم　　　نشستے سایۂ خود کردہ محرم

بجائے رقعۂ صبر اندر آں سوز　　　نخواندی جز ہماں نامہ شب و روز

درو کردی نگہ بے صبر و تسکین　　　چو در آئینہ ماہِ خویشتن بیں

۵　وزآں جانب چو شہ نامہ رواں کرد　　　حریرِ دوست را پیوند جاں کرد

اگر خفتی و گر بیدار بودی　　　دو چشمش ہمدراں طومار بودی

دو نیمہ کرد جاں را از میانہ　　　نہادہ در روی آں حرزِ دوجانہ

نواسازانِ محرم کاندرآں راز　　　زدندی ارغنونِ عشق را ساز

ہمہ ہمدست و ہم آواز و ہم سال　　　زدند ایں نغمہ را در حسبِ آں حال

## غزل از زبان عاشق

۱۰　چہ فرخ بود پیکے کآمد امروز　　　کہ فرخ شد مرا زو طالعِ روز

بدستم نامۂ کز دلستاں داد　　　نہ نامہ بلکہ دستبوئے جاں داد

خطش ہر یک کہ از من جان و دل خواست　　　مگر زاں زلفِ کژ شد نسخۂ راست

بہر حرفے کزاں کردم نگاہے　　　برآں دودہ دمیدم دودِ آہے

---

۱- برخویش دربست ب ۲- وزاں پس حہ ۳- رقبۂ صبر سا حہ حہ ۲ = رقعۂ صبر سا دع ع ۲ ۴- دراں کردی سا حہ ۱ (سا اور ب میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۷- آں حرز حہ دب = ایں حرز ع حہ ۱ ع ۲ ۸- کاندرآں راز سا ۳ حہ ب حہ ۲ ع ۲ د = کاندرآں ناز ع ۹- برحسبِ ایں حال سا ۳ حہ ۲ = برحسبِ آں حال د ۱۲- نسخۂ راست ع ۱ د حہ ب = نسختے راست سا ۳ حہ ۲ = نسخت راست سا ۲ -

بہر نقطہ نشانِ خال دیدم — بسانِ نقطہ در جانش کشیدم
بہر نونے کہ دیدہ برکشادم — چو ابرو بر سر و چشمش نہادم
بیا اے نامہ دردا از کجائی — کہ بینم در تو حرفِ آشنائی
ندانم زیں نسیمِ خوش کہ دادی — کہ نافِ مشک یا شاخِ زبادی
۵ غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خونے — کہ جستہ از دلِ یارے بر ونے
زجائے کامدی آں جائے چونست — بگو با چشمِ من کاں پائے چونست
زجانِ کیست ایں رازے کہ در تست — زسوزِ کیست ایں سازی کہ در تست
چہ ناخوش روزگارے بود روزی — کہ رفت از من جہاں گیتی فروزی
من اندر دادنِ جاں بودم آں دم — کہ بود آں ہمدمم در پرسشِ غم
۱۰ در آں جاں دادنم دل آنچناں داد — کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد
چو رفت او باز گشتم ہم براناں — کہ پنداری دلم دا دوستدجاں
ہماں دل با من است او در آں دل — چو جانی کش دہد جا درمیاں دل
دہم ہر دم درونِ سینہ آواز — کہ اینجا چونی اے سرمایۂ ناز
اگر تنگ آمدی از تنگیِ جائے — اجازت دہ کہ جاں بیروں نہد پائے

---

۲- بر سرِ چشمش س۳ ح۲ ۳- حرفے ز آشنائی ع۲ د = حرف از آشنائی س۳ ۵- یاری بر ونے ح د ع۲ = یارم برونے س۳ ب (ب میں مصحح نے ی کے نقطے چھیلکر م بنادیا ہے) = یارِ برونے ح۲ ح = یارِ درونے ع ۸- گیتی س۳ ح۲ ۱۰- نبود آں س س۳ ع۲ ح۲ د ب = نبود ایں ع ح ۱۴- اجازت کن س۳ ح ح۲ ع۲ ب د = اجازت دہ ع-

دریں دل تا تو باشی یار تا تو | مُزاحم چوں توانم دید با تو
چو پرسشد رودِ عاشق زیں ترانہ | جواب از رودِ دیگر شد روانہ

## پاسخ از لبِ معشوق

مبارک نامۂ کاید زیارے | کہ بخشد بیقراری را قرارے
۵ کند تازہ وفا ہائے نہانی | دہد یاد از وفا دارانِ جانی
رسید امشب بچوں من مبتلائے | زباغِ مہر گلبرگِ وفائے
عقابے را کہ از من کرد پرواز | جوابے بود کامد سوئے من باز
دلم کاں ماجرائے راز میخواند | غمے با غم مقابل باز مے خواند
بہر خط بود دودے آتش انگیز | تہِ ہر حرف پنہاں شعلۂ تیز
۱۰ بخواندن گرچہ از جاں شعلہ میخاست | ہنوز آں خواندنِ او جان ہمی خواست
چو آں مرغے کہ باشد آتش آشام | ق | کز آتش خوردنش شیریں شود کام
من و ایں دودِ آتش خیز زیں پس | من و ایں شعلہ ہائے تیز زیں پس
دلِ بے سوز اگر خود گنجِ معنی ہست | بروز اہلِ وفا ہر لحظہ طعنی ہست
چراغ از شعلہ زندہ است ار چہ دانی | کہ ہستش روغن آبِ زندگانی

---

۱- تو باشی یار ما تو ع۲ د = تو باشی یار تا تو حج = تو لانے یار ما تو د حاشیہ = تو باشی یار با تو ع حج۲ **ایضاً** مزاحم ح ب ع۱ حج۲ د = تراہم س۳ = فراہم ع ۲- ترشد س۳ ۷- عقابے سا س۲ س۳ حج حج۲ ع۱ ب د = عقابےع (ق کو چھیل کر کسی نے ت بنا دی ہی) ۹- تہِ ہر حرف عودِ آتش انگیز ع۲ ۱۰- انجانم نمی خاست س ع۲ د = از جانِ دیدہ میخواست حج۲ ۱و = او جان ہمی خوہست س۲ س۳ ب ع ۱۱- شعلہ آشام س۳ ۱۲- گرچہ حج۲ ب = اگرچہ ع = گر خود حج = اگر خود ع۲ د **ایضاً** ہر روز ع۲

دلِ عاشق ز سوزِ دل زید خوش ‏ ‏ ‏ چو آں شمعے کہ جانش باشد آتش

مرا بگزار کیں آتش فروزم ‏ ‏ ‏ وگر سوزم رہا کن تا بسوزم

دریں سوز ارچہ جان و دل زیاں بود ‏ ‏ ‏ رضائے دوستاں سودی گراں بود

جفا ہا دیدم ارچہ از عشقبازی ‏ ‏ ‏ وفا آموختم از عشق سازی

۵ کنوں گر مہر خواہد یار و گر کیں ‏ ‏ ‏ پذیرفتم بجاں خواہ آن و خواہ ایں

جفا و مہر ہرچہ از سوئے یار است ‏ ‏ ‏ چو من یارم مرا با وچہ کار است

من و خونِ دل و ایں نامۂ درد ‏ ‏ ‏ نگارم ہر دمش بر چہرۂ زرد

دریں نامہ چو نامِ خضر خان ہست ‏ ‏ ‏ نہ نامہ است ایں کہ خود تعویذِ جان است

چو زاں نامم گریزد صبر واپس ‏ ‏ ‏ ہمیں نامہ فسونِ صبرِ من بس

## ۱۰ صفت شب سیاہ ہجراں کہ خضر خان را در کوشکِ جہاں نمائے جہانِ غم نمود و دولرانی در قصر لعل عرقِ خوناب بود و افروختہ شدن شمع مرادِ ایں دو محترق ہم از آتشِ دلِ ایشاں و روشنائی در کار ایشاں پدید گشتن

شبے چوں سینۂ عشاق پر دود ‏ ‏ ‏ ز تاریکی چو جانہائے غم اندود

---

۳ - دریں سوز ارچہ جان و دل ب ح[۱] د ح[۲] = دریں سودا اگر بردل ع ع[۲] د حاشیہ ۴ - از عشق سازی س س[۲] س[۳] ح ع[۲] ب د = در عشق سازی ح ح[۲] ع ۶ - چوں از سوئے ب ایضاً مرا با نہ ح ح[۲] ح ب د = باآں ع س[۲] س[۳] = با او ع ۸ - نہ نامہ است ح ح[۲] ع[۲] د ط = نہ نام است ع د ۹ - چو زیں نامہ ب ۱۰ - جہاں غم نمود ح ح[۲] ع[۲] د = غم روئے نمود ث ۱۱ - خوناب = خونِ ناب ح د ۱۲ - پدید آمدن س س[۲] س[۳] ع[۲] ح[۲] = پدید گشتن ح د ع = پدید شدن د

فلک دودے ز دوزخ وام کردہ — سرشتہ ز آبِ غم شب نام کردہ

اگرچہ رہبرِ خلقند انجم — دراں ظُلُماتِ ہایل کردہ رہ گم

سیاہی بسکہ بستہ ذیلِ جاوید — گریزاں شب پرک ہم سوئے خورشید

رسیدہ ابرے از دریاے اندوہ — شدہ پیشِ دلِ درماندگاں کوہ

۵ ہمہ آفاق زانسا تیرہ و تار — کہ زیرِ غار پنہاں رخنۂ مار

شدہ چوں پرِّ زاغ ایں نیلگوں باغ — شبیخوں بردہ ہر سو بوم بر زاغ

زبس ظلمت کہ پرویں آمدہ تنگ — بمردن گشت دندانش سیہ رنگ

چناں ماندہ سپہر از رفتنِ راہ — کہ پیشش گوئیا دریاست یا چاہ

بماندہ در زمیں خورشیدِ انور — بمرگِ خویش کردہ خاک بر سر

۱۰ ز چشمِ انجم افتادہ ہم از شام — مہِ باریک چوں ابرِ سیہ وام

چناں صبح از حدِ عالم گزشتہ — کہ از روزِ قیامت ہم گزشتہ

ہماں ابرِ سیہ در گردِ آفاق — چکاں ہمچوں سوادِ چشمِ عُشّاق

شبے زینساں بغمناکے سیہ پوش — دولرانی بخاک افتادہ بیہوش

فرو ماندہ بسودا مبتلائے — چو مورے در دہانِ اژدہائے

۱۵ پرستاراں بگردش خفتہ جمعے — وے اندر سوختن تنہا چو شمعے

---

۲- خلق اندر س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د = خلق آمد ع ۳- ذیل س س۲ س۳ ح ح۲ ب ك ح د = ظل ع ۴- ابرے س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ك = ابر ب ع ۵- زینساں س۳ ۶- ہر دم س۳

۱۰- ابر و سیہ وام ح ۃ ب ح۲ ۱۲- برگرد س س۳ ح۲ ع۲ = درگرد س۱ ح ب د ع -

چو چشمے کش ستاں گشتہ تاری  ‌‌|  قیامت کردہ در سیّارہ باری

چراغے راکہ ہم زو سوزش آموخت  |  بدم میکُشت و باز از آہ میسوخت

رُخ از خونابہ دل ریش میکرد  |  زبختِ خود گلہ با خویش میکرد

نہ در دل صبر کارد تاب دوری  |  نہ در تن دل کہ سازد با صبوری

۵ زتلخیِ غمش گشتہ جہاں تلخ  |  ز زخمِ ناخنانش غُرّۂ در سلخ

شفق از دہ ہلالش دزد وا دو  |  بیکماہِ دو ہفتہ صدمۂ نو

بہارش از خزانِ ہجر در گرد  |  شدش نسریں کبود و یاسمیں زرد

زتری نرگسش بیخواب ماندہ  |  بنفشہ بر گلش بیتاب ماندہ

دو تا گشتہ زغم سرو روانش  |  بدل گشتہ بخیرے ارغوانش

۱۰ گہے سنبل زگل بر خاک میزد  |  گہ از گلبرگ گل را چاک میزد

گہ از بیجادہ مروارید میرفت  |  گہ از لولوئے تر یاقوت می سُفت

گہے سقف از خدنگِ نالہ میدوخت  |  گہے مقنع ز آہِ سینہ میسوخت

گہے بر چہرہ میکرد از مژہ خوئے  |  بجائے غازہ خوں میراند بر روئے

گہے میکرد روئے از لطمہا پست  |  زخونِ رُخ حنا بر دست می بست

---

۱- چو چشمے حج حج۲ ع۱ ع د = چو چشمش ی = زچشمے ک ی ا = چو شمعے ب ایضاً تارے سر سر۲ حج۲ ب د حج۲ ب د حج۲ ع۲ ی ک ا ک = یارے ع ۲- زدم سر۳ ایضاً باز آز آہش ازوخت حج ح ۷- شدہ سر سر۳ حج حج۲ ع۲ = شدش سر۲ ب د ۹- بخیرے سر سر۲ سر۳ ع۲ حج۲ ب = بزردی ع حج ۱۴- خونِ رخ سر سر۲ سر۳ ع۲ حج۲ د ہ- خونِ دل حج ب ع ایضاً بردست سر سر۲ ب و ع۲ د حاشیہ = در دست سر۳ حج۲ = بردیدہ حج د ع -

مگر بروے ازاں میزد بتعجیل — کہ میدادش ز بہرِ چشم بدنیل
وگر ناگہ بروں مے آمد از کاخ — بنالہ چرخ را میکرد سوراخ
ز بیخویشے ہمی افتاد ہر بار — چو چشمِ مستِ خود بر بام و دیوار
بدل میگفت کای داغِ نہانم — شب است این وہ کہ یا سودائے جانم
۵ مگر گیتی گرفت از روزِ من بہر — کزیناں تیرہ و تاریک شد دہر
مگر خورشید چوں من گشت غمناک — کہ سر بر می نیارد از تہِ خاک
مگر آورد دود دم بر فلک زور — کہ انجم زیں نمط گشتند شب کور
مگر کرد آبِ چشم در افق راہ — کہ در دریا فرو شد کشتیِ ماہ
مگر دید اندہِ من صبحِ خنداں — کزیناں باز بست از خندہ دنداں
۱۰ موذّن را گرفتم زاہدِ پیر — بر آورد اوّلِ شب چار تکبیر
چہ شد حالِ خروسانِ سحرخیز — کز ایشاں ہم نخیزد نالۂ تیز
مگر خوردند می نوبت زناں دوش — کہ ہنگامِ سحر خفتند بیہوش
چہ شد مرغانِ گہ خیزِ چمن را — کہ بستند از نوا زیناں دہن را
شبا بگریز با روئے سیاہت — کہ تا داغِ حبش ننہم ز آہت
۱۵ ولے دانم کہ تو کم جنبی از جائے — کہ ہست از اشکِ من زنجیر در پائے

---

۸- مگر زد کا ایضاً چشمہ ماہ سا ۱۰- گرفتہ سع ۱۲- مہوش ب ۱۴- ز آہت ح۲ ب د ح۲ ع۲ ح = براہت ع ۱۵- کہ ہست ز اشکِ من ب ہ = کہ ہستی ز اشکِ من س۳ = کہ ہست از اشکِ من ع ع۲ ج د = کہ ہست از زلفِ من ح۲۔

چنیں کاندر سیاہی جہد داری | مگر با صبحِ محشر عہد داری
---|---
چو شد خورشید در زیرِ زمیں دوش | تو ماناک از غمش گشتی سیہ پوش
سوادت را نہ از خویش است بوئے | کہ ہست از سینۂ من تیرہ دودے
کنم رخنہ فلک را از آہِ خود زود | کہ تا بیروں رود زاں روزن ایں دود
۵ کسے شبہائے من داند کہ چونست | کہ چوں من ہر شبے در موجِ خونست
بدینساں دردلِ شب نالہ میکرد | زدم بر روئے مہ تبخالہ میکرد
چو شد نالیدنش زاندازہ بیروں | زکنجِ حجرہ جست آوازہ بیروں
زنالشہائے آں مرغِ گرفتار | زعینِ خواب نرگس گشت بیدار
بزاری گفتش اے شمعِ طرازی | چرا زینساں ہمہ شب میگدازی
۱۰ ازآں مہرے کہ داری اینہمہ سوز | شبش با مہربانان میشود روز
صبوحش با بتانِ صبح رویست | شبش با لعبتانِ مشک بویست
کسے کش بندہ شد صد سروِ آزاد | زیک پژمردہ سوسن کے کند یاد
منہ دامِ ہوس بہرِ شکارے | کہ پوید ہر دمے در مرغزارے
کسے کش صد مئے نقد است در جام | بنسیہ شربتے کے خوش کند کام

۱۔ سیاہی مہد س ع۲ ایضاً ممکن ع (باقی تمام نسخوں میں مگر ہے)
۲۔ تو ماناک از غمش س۲ س۳ ح ح۲ د = تو ماناکز غمش س ک ہ ع ع۲
۸۔ گشتہ بیدار س۳ ع۲ ۱۱۔ با بتانِ صبح رو س س۲ ب ح ح۲ د = با بتانِ مہر رو س۳ = ساقیانِ مہر رو ع ۱۴۔ صافِ مے س۲ س۳۔

که دیورکش زخرما ضد جو است — کلوخ اندازِ یک نخلش محالست

صبوری پیشه کن تیمار بگذار — بتقدیرِ خدا این کار بگذار

چو روزِ کامرانی در رسد تنگ — هم اندر روزگار آید فراچنگ

پریوش زین نصیحت زار بگریست — بپاسخ گفت چون بسیار بگریست

۵ که من بسیار میخواهم درین درد — که یابد صبر جانِ دردپرورد

ولے در سینه ام هجر آتش افروز — صبوری چون توان کردن درین سوز

چو کاسِ گرم نتوان کرد لب پیش — کسے چون درکشد طوفانِ آتش

بغم خوردن چنان خو کرد جانم — کزین خور دار دمے مانم نمانم

مرا تو زین خورش گر باز خوانی — چه باشد پیش حالِ زندگانی

۱۰ چو روزی شد مرا کز غم خورم خون — شرابِ شادئی چون خورم چون

چو شادی نیست بهرِ من بعالم — مرا بگزار هم در خوردنِ غم

تو کز بهرم غمے داری و سوزے — بدان میماند این سوزت که روزے

## حکایت برطریق تمثیل

شتربانی شتر را پاے می شست — نشستن درکفِ پا خاری جست

۱۵ همے خارید پاش از مهربانے — کزین پا نیست کارم را روانے

---

۱- کلوخ امرود یک نخلش س، س۲، س۳، ح۲، ع۲، ک = کلوخ امرود با نخلش ع = کلوخ اندازِ یک نخلش د ۹- حالِ س، س۳، ح، ح۲، ع، د، ب، ک = جانِ س۲، ح ۱۳- حکایت برطریق تمثیل ح، ح = ۰ س۳ -

شترکآزرده بود از پویه جانش | ز رنج دل لگد زد بر دهانش

بنالہ گفت پشت و دل گران بار | چه بیرون میکشی از پائے من خار

بسی در لب مارند هیم خارے | همیں خارم بیا بگزار بارے

چه زیں پا جُست و جُنے خار کردن | مرا بگزار همم در خار خوردن

۵ کسے کو را نوالہ خار باشد | تو خار از پا کشی دشوار باشد

تنی را کز پئے رنجی سرشتند | بخواند لا بد آنچه او را نوشتند

تبرزن را که خوشد بر دنِ رنج | برنجد گر دمی بنود تبر سنج

سری کش بار هیزم شد مبارک | بیازارد نه با رِ گل بتارک

منم و ز دوست بر دل کوهِ اندوه | برنجم گر بفیتد زیں دل آں کوه

۱۰ صنم در تیره شب زینگونه نالاں | پرستاران بحسرت دست مالاں

چنیں تا زاں نفیرِ درد حاصل | بجنبید آسماں را مهر در دل

شبے کز صبح بودش نا امیدی | ازاں مهر نهاں برزد سپیدی

مهِ شب خیز زاں صبحِ جهانتاب | زسینه برزد آهے آسماں تاب

چو روشن بود کاں هنگام از انهاست | که در مشت آید آنچه امیدِ جانهاست

۱۵ بعرض آورد با صد جاں گدازی | نیازِ خود بملکِ بے نیازی

---

۴- آرندهی تو سا۳ هم - خار خوردن سا سا۲ سا۳ حه ب ع۲ ح۲ د = خوار کردن ع ۸- زبا رِ گل سا۳ ع۲ د = بیارِ گل حه ب = ببار گل حه ع ۱۰- بحسرت سا حه ح۲ د ع۲ = بحیرت سا۳ ب ع ۱۱- چنیں تا زاں سا سا۲ سا۳ ب حه ح۲ ع۲ د = چنیں از آں ع ۱۳- مهرِ جهانتاب ب ۱۵- در دست آید سا ع۲ د -

بدامانِ شفیعاں در زده چنگ | همی گفت اے انیسِ هر دلِ تنگ

بمشغولانِ دردِ صبحگاهی | بمقبولانِ درگاهِ الٰهی

بروزِ تیرهٔ دلهائے سوزاں | بشبهائے سیاهِ تیره روزاں

بجانِ بیگناهِ خرد سالاں | بشامِ بے چراغِ تنگ حالاں

۵ بپاکانیکه در جلبابِ نورند | بخاصانیکه دایم در حضورند

به تسبیحِ نهانِ بے زباناں | به توفیقِ صلاحِ کاردانان

به پیرانے بعزلت روئے کرده | بزالانے بمحنت خوئے کرده

بمحبوسی که عمرش رفت دربند | بغمناکی که باغم گشت خرسند

به بیماری که بیکس مرد و بدحال | بداں موری که در ره گشت پامال

۱۰ بداں پیرانهائے محنت آباد | بداں دلها که از محنت شود شاد

به محتاجی که زد در نیستی چنگ | بدرویشے که از هستی کند ننگ

بنانِ خشک پیشِ بے نوائے | بدلقِ ژنده بر پشتِ گدائے

بعیشِ مفلساں در کسبِ روزی | بذوقِ مدبراں در کهنه دوزی

که رحمت کن بریں جانِ گرفتار | ززاری وارهاں ایں سینهٔ زار

دریں نومیدیم امید نو کن | امیدم را بکامِ دل گرو کن

---

۱- ورزده س۳ ح ح۲ ب = برزده ع ع۲ د ۵- خورد سالاں ح ح۲ ع ع۲ د ب = خرد سالاں س۳ ۹- بداں کوری س ع۲ ۱۳- بعشقِ مفلساں درکسب ب = بعیشِ مفلساں

خلاصم دہ ز شبہائے جُدائی — ببخش از صبحِ بختم رُوشنائی

کلیدے بختم از سر رشتۂ راز — کہ در ہائے مُرادم را کند باز

چو لختے کرد زینساں دردمندی — ق دُعا را داد با یارب بلندی

بگریہ خواست تا بر بایدش آب — کہ در گریہ ربودش ناگہاں خواب

۵ خضر را دید کآوردش نہانی — یکے ساغر پرآبِ زندگانی

بگفت اے کز خضر خاں دشنہ خوردی — بنوش آبِ خضر تا زندہ گردی

نویدت میدہم زیں آب دلکش — کہ خوش با خضر خاں آبی خوری خوش

بُتِ بیدار دل زاں خوابِ مقصود — چو بختِ خویشتن بیدار شد زود

بجست از خوابگہ بے صبر و آرام — چو مُردہ کآبِ حیواں یابد از جام

۱۰ پرستاران محرم را طلب کرد — بگفت ایں خواب و دلہا پرطرب کرد

دلش را تا ز نو گشت اُمیدواری — زمانی باز رست از بیقراری

ازاں پس زاں نمایش یاد میداشت — بداں اُمید دل را شاد میداشت

دراں شب کاں صنم را حالت ایں بود — خضر خاں نیز ہمچوں او غمیں بود

گہے در بُرج و گہ در منظرِ خاص — خود اندر نالہ بود و گریہ رقاص

۱۵ گہ از دل با کواکب راز میگفت — گہے با خود غمِ دل باز میگفت

---

۱- صبح وصلم س۳ ۴- ربودش س س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ د = نمودش ع ۵- پرآب س س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب ۶ = زآبِ ع ۶- کز خضر خاں س س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب ک = خضر خاں ع ۷- کہ خوش با خضر خاں س۳ حہ ح ع۱ = کز خوش با خضر خویش س د ع۲ = کہ خوش با خضر خود ب = کہ تا با خضر خاں حہ۲ ۶ —

گهے با مه شکایت ساز میکرد — گہے با شب عتاب آغاز میکرد
گہ از غم پست می اُفتاد بر در — گہے میزد ز ہجراں دست بر سر
گہ از اندوه میغلطید در گل — گہے میکرد دامن پاره چوں دل
گہے بازو ہمی خائید ز افسوس — گہ از حسرت ہمی نالید چوں کوس
۵ گہ از دیده بُرو خوناب میریخت — گہے بر چہره خونِ ناب میریخت
گہ از کف کوبشِ رخساره میکرد — گہے سینه بناخن پاره میکرد
بهر کُنجی که آهِ زار می زد — بگرمی شعله بر دیوار می زد
درآں بود از دلِ بے صبر و آرام — که ایواں بشکند یا بر در و بام
چو درمانده شود مرد از دلِ تنگ — ز دلتنگی کند با بام و در جنگ
۱۰ چو بُلبل را بود از عشقِ گل داغ — غضب بر سبزه ریزد کینه بر زاغ
مثل خوش زد کبوتر در رحقِ باز — که خشم ناکیاں بر بط میندا ز
کسے کز عاشقی زنجیر بگسست — ز ساماں کار ئے ہوش و خرد رست
چو مجنوں راز دانائی فروغست — از و افسانهٔ لیلی دروغست
عجب دانیست داغِ عشقبازی — که باشد سوزشِ جاں دلنوازی
گرفتاری که رنجِ عاشقی بُرد — ہم از دل زنده گشت و ہم ز دل مُرد

---

۸ - برآن شد سا ۱۰ - کینه بر باغ سا ب ک ۱۲ - ہوش و خرد رست سا سا ح ب ع ۲ د ی = خود رخت بربست ع
ح ۲ ۱۳ - افسانهٔ لیلی سا ۲ سا ۳ ح ۲ ع ۲ ب = افسانه بر لیلی ع ح -

هر آں مردم کہ در عالم کنی فرد — بدرماں شاد باشد عاشق از درد

ز دردی کاں شب آں بیدل بجاں داشت — در و دیوار فریاد و فغاں داشت

چہ یارب بود کو میکرد یارب — کہ بود از یاربش سیارہ در تب

چناں بر دل زکوبش دست می برد — کہ میکرد استخوانِ سینہ را خرد

۵ دلش یکبارگی چوں خرد بشکست — دعا را برد سوئے آسماں دست

نہاد از سر غرورِ پادشائی — درآمد چوں گدایاں در گدائی

کہ اے دانندۂ رازِ درونم — دریں حسرت تو میدانی کہ چونم

چو رویم رہ ندارد سوئے دیدار — مرا دم را رہ و روئے پدیدار

بسرِ عارفانِ حضرتِ پاک — بدردِ عاشقاں در سینہ چاک

۱۰ بخونابِ دو چشمِ مستمنداں — بتاپاکِ درونِ دردمنداں

بسودائے کہ از شہوت بروں است — بعشقے کو بعصمت رہنموں است

بماہے کو بپاکی گشت روشن — بمہرے کز حیا شد برقع افگن

بزلفے کش نزد نامحرمی دست — بچشمے کش غبارِ فتنہ ننشست

بپرہیزِ جواناں در جوانی — بعیشِ کودکاں در پاک جانی

---

۴- می برد حہ۱ ع۲ ب د = میزد ع حہ ۷- دریں حسرت سر سر۲ سر۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب = ازیں حسرت ع

۸- رہ ندارد سر سر۲ سر۳ حہ حہ۲ ع۲ د ب = رو ندارد ع ایضاً سوئے دیدار حہ حہ۲ ع۲ د = سوئے دلدار

ب = سوئے دیوار ع ۹- بسرِ عارفانِ سر۳ حہ حہ۲ ع۲ ب د = بسوزِ عارفانِ ع ۱۰- بتاپاکِ سر۲ سر۳ حہ حہ۲ ع۲ د

ب = بتابانے ع ۱۲- بماہی سر سر۲ سر۳ حہ حہ۲ ع۲ ب = براہی د = بجائے ع۲ ۱۴- بعشقِ کودکاں سر۳ —

بجانہائے کہ ہست از سوزشان ذوق | بدلہائے کہ خاکستر شد از شوق
بروہائے کہ رفت از گریہ شاں پوست | بسرہائے کہ شد خاکِ رہِ دوست
بداں عاشق کہ مُرد از وصل محروم | بمشتاقی کہ ہجرش کُشت مظلوم
بفرہادی کہ زیرِ کوہِ غم مُرد | بمجنونے کہ با خود کوہِ غم بُرد
۵ بنفسے کز غم آمد در ہلاکی | بجسمے کو ندید الّا بپاکی
بوجدے کاں بدرویشی در آید | بآہے کاں ز نومیدی بر آید
بداں حالے کہ سامانش نباشد | بداں دردے کہ درمانش نباشد
کہ بخشایش کنی بر مستمندے | ز دردے وارہانی دردمندے
زحد بگزشت شبہائے جُدائی | چراغم را تو بخشی رُوشنائی
۱۰ اگر کامم تہِ دریاست نایاب | بکامِ من رساں چوں شربتِ آب
وگر مقصودِ من بر آسمان است | دلم را دست دہ جائے کہ آن ہست
بکامِ دل رساں دل دادہ را | بر آور کارِ کار اُفتادہ را
دلِ غمناکِ شہ بود اندریں راز | کہ ناگہ ہاتفے درداد ش آواز
کہ خوش باش اے ز ہجر آزار دیدہ | خرابیہائے دل بسیار دیدہ
۱۵ بشارت میرسانم ز آسمانت | کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

---

۳- کرد مظلوم س۱ ع۲ د حاشیہ ۶- ز نومیدی س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب د = بنومیدی ع = بدلریشی س۳ حاشیہ
۷- بداں جانے ع۲ د ۱۱- وگر س۳ ع۱ ح ح۲ ۱۵- میرسانم ز آسمانت ح ح۲ ع ب = میدہم از آسمانت س۳
= میدہ بخت جوانت ع۲ ایضاً ہر اندیشہ س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ د = ہجر اندیشہ س۲ ب ع-

گر از دوری فراواں خار خوردی — ز شاخِ وصل بر خوردار گردی

و گر کامت بہنگامے گرو بود — ہم اکنوں یابی آں ہنگام را زود

چو بشنید ایں بشارت عاشقِ مست — ہم از پا اوفتاد و ہم شد از دست

بماند اُفتادہ چوں کنجشکِ بے بال — چہ از شادی چہ از حیرت چہ از حال

۵ چو مژدہ راست بود از ہاتفِ غیب — گلِ مقصودِ خود را دید در جیب

نخست از اعتمادِ ایں نمودار — بشکر اندر زمیں مالید رخسار

پس از شادی چو آہنگِ طرب کرد — نوا سازانِ خلوت را طلب کرد

خیالے را کہ در خاطر نہاں داشت — بتلقیں زخمہ زن را بر زباں داشت

بقانونے کہ در جانہا زند چنگ — بر آورد ایں غزل مرغِ خوش آہنگ

## ۱۰ غزل از زبان عاشق

مرا شب گفت رازی ہاتفِ بخت — کزاں شادی زدم بر آسماں تخت

بیا جاناں کہ گویم با تو آں راز — دلِ خود را کنم پیشت گرہ باز

در آں راز از تو چوں ہر چیز خواہم — بزاری چند بوسی نیز خواہم

چناں لب بر لبم نہ مست کن پیش — کہ نشناسم لبت را از لبِ خویش

۱۵ لبم کن ریش زاں بوسی چو شکر — ہم از بوسہ برو نہ مرہمے تر

---

۱- شاخِ عمر ب ۲- ہنگام را س۱ س۳ ع۲ د ح۲ = ہنگامہ را ع ح ب ۶- آں نمودار س۱ س۳ ح ح ع۲ = ایں نمودار س۲ ب د ح۲ ۱۱- شب س۱ س۳ ح ح ع۲ د ع = خوش س۱ = دی ح۲ ۱۴- دہم بوسہ بوام و نیز خواہم ع۲ ۱۵- نوشی س۲ س۳ = نوشِ ح ح ع۲ د ہ = بوسے ب ع = لبم را ریش کن زاں لب چو شکر ح۲-

لبے کو چاشنی ندہد بمحتاج     نمکداں بے نمک چہ بیست یا عاج

چو از جامی ننوشد کس زلالے     اگر زرّیں بود یا باشد سفالے

وگر باشد سفالیں جام پُر مے     چکد صد قطرۂ یاقوت از وے

شبے دارم ز حالِ نابساماں     بدامانِ قیامت بستہ داماں

۵ ز پیچاپیچِ ایں شب گر دہم شرح     تواں دادن رخ و زلفِ ترا طرح

بدیں تسکیں ز صبرم ہست بوئے     کہ میماند بگیسوئے تو موئے

براں رخسار تا کے بینم از دور     رہا کن تا زند پروانہ بر نور

برانم اے زلالِ روح پرور     کہ پشت خشک جانے را کنم تر

خوش آں قناعت کہ بر رویت نہم روئے     رسد بویت بجانِ آرزو جوئے

۱۰ کشد زانگونہ تنگت در جگر جاں     کہ گنجے چوں خیالِ خویش در جاں

وگر صد پے کُنی جان و دلم چاک     کجا بیروں تواں رفت زیں خاک

بموئے می بری از دوستاں ہوش     میت برلب گلابت در بنا گوش

بدانگونہ یکے شد با تو جانم     کہ از خود تا بتو فرقے ندانم

---

۵- رخ و زلفِ ترا ع[۲] = دو رخ زلف ترا س[۱] س[۳] ح ب ح[۲] د = ز دو رخ زلفِ را س[۲] ۶- بدیں تسکیں ز صبرم س[۱] س[۲] س[۳] ع[۲] = بدیں صبرم ز تسکیں ح[۲] = بریں گوئی ز صبرم ب = بریں تسکیں ز صبرم ح = براں تسکیں ز صبرم ع ۷- دراں رخسار ح ح[۲] ب ع[۲] د = براں رخسار ع ایضاً پروانہ بر نور س[۳] ب ح ح[۲] ب د ع[۲] = پروانہ را نور ع ۹- بر رویت ح ح[۲] ع[۲] د = در رویت ع ایضاً بویت س[۱] س[۲] س[۳] ب ع[۲] ح ح[۲] د = بویہ ع ۱۰- در خیالِ خویش چوں جاں س ب ۱۱- کنم ع ۱۲- بوئے س[۲] س[۳] ب ح ح[۲] = بوسی س ح د = بوس ع[۲] ایضاً در لب س ع[۲] ح[۲]

مدارا زمن دریغ آں سئے کہ داری — گلابی دہ مرا زاں خوے کہ داری
وگر سرکہ فروشی ہسم دہد دست — کہ در لبہات ہم مَے ہم نمک ہست
بحقِ آں نمک دور از دہانم — کہ وقتے کن بداں مَے میہمانم
زسوزِ شہ چو در ساز آمد ایں گفت — شدش زاں جانب ایں سوزِ دگر جفت

## ۵ پاسخ از لبِ معشوق

نویدِ کام دل گر خود بخواب است — چو تسکیں میدہد دل را صواب است
ولے در دیدہ اول خواب ناید — کہ ایں دولت بعاشق رونماید
دلم صد پارہ خوابم کے بود کے — بجز خوابے کہ نتواں خاست از وے
چہ دوزم ایں دلِ صد پارہ ہر بار — کہ صد پے پارہ خواہد شد دگر بار
۱۰ رقیبانے کہ بر من مہربانند — ز مژگاں قطرہ بر سوزم چکانند
ولے دشوار دارد عقلِ سرکش — بقطرہ کُشتنِ طوفانِ آتش
منم آں چشمہ کآبِ زندگانی است — زمن کس را نہ جائے کامرانی است
بجست وجوئے چوں من چشمۂ پاک — خضر در چشمہا میگشت غمناک
چو در خواب آمدش ایں چشمہ در پیش — روانی دست شُست از چشمۂ خویش
۱۵ خوش آں زونے کہ روزی گردد آں روز — کہ پشت زیں جگر بیروں دہم سوز

---

۱۔ خوئے کہ داری س۱ س۲ س۳ ح ع۲ ح۲ د ب = خوگزاری ع ۸۔ نتواں خواست س۲ ب ۱۰۔ رقیبانیکہ ع ب د ح۲ = رفیقانیکہ س۱ س۲ س۳ ح = عزیزانیکہ س ع۲ د حاشیہ ۱۴۔ آں چشمۂ ۱۵۔ بیروں دہم س س۱ س۲ س۳ ع۲ ب د ح ح۲ = بیروں نہم ع ۔

نهم بر دیده آں پائے گزیده — حنا بندم بپایت از خونِ دیده

بآبِ دیده گویم راز با تو — شوم گہ تند و گہ دمساز با تو

دراں گفتن چو باشد در تو رویم — زبیهوشی ندانم تا چہ گویم

بلب گرانگبیں ورسہ کہ دارم — بیاری درپذیرا زمن کہ یارم

۵ مرا شوریست اندر سینۂ چاک — کزاں چوں چوبِ شورستاں شدم خاک

ولیکن زیں خوشم کز جانِ نالاں — بود خوش حالتِ شوریده حالاں

دلے کش نیست شورے خاک باشد — کبابِ بے نمک خاشاک باشد

گرم جاں در فراقت رفت غم نیست — زجاں نقشِ توام در سینہ کم نیست

خیالت را برم جاں سازم آنرا — چو او نبود چہ درماں سازم آنرا

۱۰ ولے با ایں ہمہ جانم ہم اوباد — مدارِ عمرِ بیرانم ہمہ اوباد

## رسیدنِ خضرخاں با دولرانی و با او چوں بختِ خویش با دولت جفت گشتن

چہ خوش باشد کہ یابد تشنہ دیر — بگرمائے بیاباں شربتے سیر

حلاوت گیرد از شیرینیش کام — جگر آسودگی یابد ز آشام

---

۵ - چوبِ شورستان ر۱ ر۳ ح۲ ی = خوبخورستان ع = جوبشورستان ع د ۹ - آنرا ر۲ ر۳ ح ح۲ د ب = اورا ع ۲ ۱۰ - بیرانم ر۲ ح ح۲ ع۲ د ح = ویرانم ر۳ ع ب ۱۳ - بگرما در بیاباں ع = بگرمائے بیاباں ر ر۳ ح ح۲ د ع۲ ک = بگرما و بیاباں ب -

چه خونها خورده باشد دل بصد جوش | که ناگه نوشدارُوئے کند نوش
اگر سلطان ست در عالم وگر کے | دلش باشد بسے سلطان ترا ز وے
چناں مطلق عنانے کم تواں یافت | که بتواند زگفتِ دل عناں تافت
عنانِ مرد چوں در دستِ دل ماند | زسودائے خودش باید خجل ماند
۵ چو دل بر کام نتواں کامراں کرد | بباید صبر کردن گر تواں کرد
چو هنگامِ رسیدن در رسد تنگ | بمردم خود کند کامِ دل آهنگ
تواند جامِ مقصودی چشیدن | که ممکن نبودش در خواب دیدن
زریحانی رساند دیده را نور | که نظّارہ میسّر نبود از دور
همه چیزے بوقتِ خویش یابند | مداں کز بیش کوشش بیش یابند
۱۰ برآید در زمانِ خویش هر کار | بوقتِ خود دهد هر میوه بار
محالست اینکه یابند از چمن گاه | بنفشه در تموز و گل بدی ماه
تواں شد بر همه مقصود فیروز | مگر روزیِ فردا خوردن امروز
اگرچه ایں لحظه ممکن کارشب نیست | زبختِ مقبلاں ا نهم عجب نیست
خضرخانے کش از دیوانِ تقدیر | ق مرادی در زمانے داشت تحریر
۱۵ چو وقت آمد کزاں کامش بود بهر | بکام آں شهر تبش روزی شد از دهر
گهر سنجی کزیں گنجینه دُر سُفت | زمرّد با گهر نیساں کند جفت

۱- چو خونها ع ۲ ۷- توانے ب ۱۴- خضرخانے سر ۲ سر ۳ حر حر ۲ ع ۲ د = خضرخاں را سر = خضرخانِ ع ۱۵- رسد بهر سر ۳

که آں آشفتهٔ دلداده دربند ق ز خورشیدی بماهی گشته خرسند

چو تنگ آمد ز خوناب درونے گره زد درد رونش اشکِ خونے

بگوشِ محرمی کرد ایں گره باز که تا در پیش با نو ریزد ایں راز

هرآں سوزے که در دل داشت مستور برآں سوزنده روشن کرد چوں نور

۵ بصد دلسوزی آں پروانه زاں شمع رواں شد کرده آتشها بدل جمع

شد اندر مجلسِ بانوئے آفاق بروں زد شعلهٔ زاں دودِ عشاق

بزاری گفت کای در پردهٔ شاه ز نورِ خود فگنده پرده بر ماه

ز مهرِ شه بلندت باد پایه ز ظلِّ ایزدت بر فرق سایه

کجا شاید که با ایں بخت شاهی بود فرزندت اندر سینه کاهی

۱۰ تهی دستی بود دنے تاجداری که بر کامے نباشد کامگاری

کُشش بهرِ برادرزاده فرزند که آں رسمے و ایں جا نیست پیوند

اگرچه رنجِ خویشاں رنجِ خویش است ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش است

در انگشتِ برادر گر خلد خار نه چوں انگشتِ خویشت باشد آزار

ز درد ار چشمِ خواهر ریش باشد نه همچوں دردِ چشمِ خویش باشد

۱۵ چو نورِ چشمِ تو کحلِ دگر سود بجانانِ تو تیاکے دارد ش سود

---

۲- ریزد ایں راز س ع[۲] ح[۲] = زیرد آں راز س[۲] ح ب ع = گوید ایں راز س[۳] ۶- دودِ عشاق ح ح[۲] ح ع[۲] د ک ب = دردِ عشاق ع ۷- سایه بر ماه س ع[۲] د حاشیه ۱۱- رسمی ست ایں س[۳]
۱۵- ز دردِ چشم ح ح ایضاً آردش سود ب = سازدش سود س[۳] —

مکن چنداں برادرزادہ را مہر — کہ یکسو تابے از فرزندِ خود چہر

ہنوزش ہست پّایاب اردہی دست — بمالی دست چوں در قعر بنشست

ہدف چار است مرداں رابیک تیر — اگر زیں خستہ گردد زن چہ تدبیر

چو مردی چار خاتم راست درخورد — بیک خاتم چرا قانع شود مرد

۵ خصوصاً پادشاہاں راکہ بے گفت — بباید ہم نسب افزوں وہم جفت

چو باشد شاہ را صد کاسہ در پیش — بیک لذّت صبوری چوں کند بیش

بخدمت گر قبولے یابد ایں راز — دری از نیک خواہی کردہ ام باز

وگر زیں برتر است اندیشۂ خاص — چہ چارہ نیک خواہاں را ز اخلاص

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ درجوش — ق — چو دُرّ و لعل بانو کرد درگوش

۱۰ دل از یاقوتِ گوشش سفتہ ترگشت — دو چشمش ہمچو گوشش پُرگہر گشت

نہانی جست فرمانے ز درگاہ — کہ فرماید قرانِ زہرہ با ماہ

ز قصرِ لعل فرماں داد درحال — کہ آرند آں نگارِ مشتری فال

تُنک فرماں پذیراں در دویدند — ز کانِ لعل گوہر برکشیدند

رسانیدند باصد عزت و ناز — برضواں گاہِ تخت آں حورِ طنّاز

۱۵ خبر دادند عاشق را نہانی — کہ کامِ دل رسید اکنوں تو دانی

---

۲-اردہد دست س[۱] ۳-خستہ گردد زن حہ[۱] = زیں حہ دع = زاں س[۳] ب ك = تا س[۱] = ایں ع[۲]
س ۴-خانم (دونوں مصرعوں میں) ك ۵-ہم نسب حہ حہ[۲] ب ع[۲] د = ہم لشبست ع = ہم نشست
س[۲] ۱۴-ایں حورطنّاز حہ-

خضر خان کز چنان کامی خبر یافت ‏ ‏ خضر گوئی دو باره چشمه دریافت

اگرچه بود موئے گشته از غم ‏ ‏ نمے گنجید از شادی بعالم

زحیرت در دهانش گم شده گفت ‏ ‏ نمے گنجش دو لب بایکدگر جفت

لبش پر خنده چشم از گریه تر هم ‏ ‏ زبس شادی شده حیران و درهم

۵ دران فرحت که شد جانِ نوَش یار ‏ ‏ تنش میشد زجانِ کهنه بیزار

هلاکِ شادیست از غم گران تر ‏ ‏ که وصل از هجر باشد جانستان تر

چراغے گر مثل از دم بمیرد ‏ ‏ اگر عیسیٰ زند دم هم بمیرد

روان شد چون خیالِ خویش بخویش ‏ ‏ خیالِ دوست رهبر کرده در پیش

درون شد چون بخلوت گاهِ دلجوے ‏ ‏ دو دیده چار گشتش روئے در روے

۱۰ دلش در دام بیخویشی زبون شد ‏ ‏ عنانِ دانش از دستش برون شد

نه اندیشه بعقلش کار میکرد ‏ ‏ نه عقل اندیشه را بیدار می کرد

نظرها گرم و جانها در جگر بود ‏ ‏ خردها مست و دلها بیخبر بود

چو باز آمد شکیبِ هر دو سختے ‏ ‏ عمل پیوند شد بختے به بختے

شهِ گم گشته هوش و یافته جان ‏ ‏ ق بچندین حیرتش جانے گردگان

نهفته با درونے خاصه چند ‏ ‏ نشست و عقد کابین کرد پیوند

---

۵- دران فرحت سا حم۱ ع۱ د ب = دران فرصت سا۲ سا۳ حم ع ۷- چراغے گر مثل حم حم۲ ب د ع = گو مثل ك = کو مثل سا سا۲ سا۳ ع۲ = گر مثل ى ۱۰- بیخویشی سا سا۲ سا۳ حم حم۲ ع ع۲ د ب ك = بیهوشی ع ۱۴- حیرتش سا سا۳ حم ع۲ ب د ى ك = حیرتش سا۲ حم۲ ع ایضاً جانے گردگان سا ع د = جان شد گردگان حم ك ب -

زدُرجِ دیده گوهرها برو ریخت — نثار از گریهٔ شادی فرو ریخت
بداں شد تا بداں مهمانِ شیریں — شکر ریزی کند از جانِ شیریں
ولے چوں شکرش بر جلوه ن داشت — ز بهرِ شربت آں شکر نگهداشت
چناں شاهی وهوش از وے شده پاک — چو درویشی که دُرّی یابد از خاک
۵ بشادی با نگارِ خویش بنشست — شده از دستِ زلفِ دوست بر دست
بهارِ وصل بوئے داد دلجوئے — جراحتها فراهم شد از آں بوئے
دو دل رختِ هوس زجاں دروں بُرد — جُدائی از میاں زحمت بروں بُرد
فروخفت از دل آتش هائے انده — فرود آمد زجاں غمهائے چوں کوه
مقابل دل بدل آئینه شد باز — زلب جا نهاد درونِ سینه شد باز
۱۰ پریروے از بروں آلودهٔ شرم — دروں سو شعلهائے دوستی گرم
بسوئے شاهِ خود دزدیده میدید — گهے پیدا گهے پوشیده میدید
بروں سوے نمود آئینِ پرهیز — دروں سو دل همی دادش که برخیز
زلب برقِ بلا چوں تیغ میزد — زغمزه آشکارا تیغ میزد
بنامیزد نه مردم بلکه جانی — بلائے شهر و آشوبِ جهانی
۱۵ بُنا گوشے ز مو پیرایهٔ او — چو ماهی و ذنب همسایهٔ او

---

۱- برو ریخت - فرو ریخت سا سا ع[۲] د ب = فرو - دروع = بروں - فروں حہ[۲] ۱۴ - آں شکر سا ع[۲] د ب ۱۱- گه پیدا گهے پوشیده سا سا[۲] سا[۳] حہ حہ[۲] ع[۱] د = گهے پیدا و گه پوشیده ع ب
۱۲- دروں سو دل همی سا سا[۳] حہ[۲] ع[۱] د = دروں سوئے دلے ع -

مہے کامل ولے ہر ہفت کردہ ‌ ‌ زنورِ خویشتن در ہفت پردہ

مصفّا مقنعہ افگندہ بر فرق ‌ ‌ درفشاں فرق چوں زابرِ تنک برق

بنوخیزی چو سروِ نیم رستہ ‌ ‌ لبِ خنداں چو دُرجِ نیم بستہ

نہ آں رُخ بلکہ جانرا قوّت وقوت ‌ ‌ نہ آں لب بل نمکدانی زیاقوت

۵ دُرازلعلش بدرج تنگ و تاری ‌ ‌ مہ از رویش بشغلِ نیم کاری

لبِ عناب رنگش پُر زجلاب ‌ ‌ زنخ سیبے مُعلّق زیرِ عناب

سخن از بہرِ دل بردن فسونے ‌ ‌ فسونش را نہ حاجت آزمونے

گر از گفتارِ شیریں مُرد فرہاد ‌ ‌ از وصد جانِ شیریں گشت برباد

ببالا سرو پیشِ قامتش خم ‌ ‌ بحرفے از قیامت قامتش کم

۱۰ بچشمے قلبِ ترکستاں دریدہ ‌ ‌ بموئے ملکِ ہندوستاں خریدہ

رُخے اندک بسبزی میل کردہ ‌ ‌ بہارے از کفِ خضر آب خوردہ

رواں سروِ تر و سبز و جواں ہم ‌ ‌ ندیدہ سبزہ و آبِ رواں ہم

تو گوئی رنگِ سبزش گاہِ دیدن ‌ ‌ ز سبزی و تری خواہد چکیدن

ہمہ طاؤسِ ہندی سبز وام است ‌ ‌ کزاں گونہ بزیبائی تمام است

۱۵ تذروانِ خراساں نغز مانند ‌ ‌ ولے طاؤسِ ہندی راچہ مانند

---

۱۔ مہے کامل درون ع = دروح حہ = ولے [۳] ب = دوپے ع حہ[۲] د ہ۔ قوت وقوت [۳] حہ ع[۲] د = قوتِ قوت ع ب

۵۔ بشکلِ نیم کاری ع ۱ ۷۔ نہ حاجت [۲] ک د ع[۲] = چہ حاجت حہ [۳] ب ۸۔ گشت حہ د ب ع = گشتہ ع[۲] حہ[۲]

= رفتہ [۳] ۱۰۔ بچشمے [۲] [۳] حہ[۲] ع[۲] د ب = بچشم ع ۱۱۔ رخش [۲] ۱۲۔ بدیدہ [۳] ع[۲] حہ[۲] = ندیدہ [۲] حہ ب۔

خمار آلوده چشم نیم بازش / جهانے نیم کشتۂ نیم نازش

بکشتن طرّه را سر باز کرده / بخنده فتنه را در باز کرده

دو زلفش مشک و خالش مشک دانه / وزاں بو باغِ رضواں گشته خانه

مثالش چشمِ احوال هم ندیده / نظیرش آئینه هم نادریده

۵ جمالے حسن کس نفزوده بر وے / زلالے دستِ کس نالوده در وے

بلا سرهنگ دیوانِ جمالش / اجل جاندارِ سلطانِ خیالش

ببرجی کاید او در چشم امید / نه شب مه تابد و نه روز خورشید

بچنداں زیورے افزوں گهر مند / مگر در گوش و گردوں گوهرے چند

کسے کش صنعِ حق شد زیور آرائے / چه حاجت زیورش بستن سراپائے

۱۰ خرد از دیدنش تسبیح خواناں / گریزد همچو فرتوت از جواناں

زنا دانی ازاں گونه که دانی / همه بے رحمی و نامهربانی

رخش در دل شعاعِ نور میزد / کرشمه دورباش از دور میزد

بجاں میداد راحت دیدنِ وے / چو شربت در تموز و شعله در دے

گهِ دیدن تن از جاں رشک می برد / ز تن جاں نیز هم در رشک می مرد

---

۲- طره را سر فتنه را در سا۳ حم حم۲ ع۲ د ب ك = طره را پر - فتنه را سر ع ۴- چشم احولها ع۲ ایضاً آئینه هم نادریده سا۲ سا۳ حج حم۲ ح د ب ك = آئینه نادر ندیده ع = آئینه همتا ندیده ع۲ ۵- جمالے حم حم۲ د = جمالِ سا سا۲ سا۳ ب ع۲ ع عا ایضاً زلالے سا۳ حم ع حم۲ ع۲ د ۸- زیورے سا سا۲ حم حم۲ د ع = زیور ع = زیورش سا۲ ب ۱۳- میداد سا سا۲ سا۳ حم حم۲ ع۲ ك د ب = میداشت ع -

ببیں تا چند باشد مہرِ پنہاں — کہ جاں از تن برد رشک و تن از جاں

دو دیدہ دوختہ عاشق بسویش — دریدہ جامۂ جاں پیشِ رویش

چو میدید اندراں محرابِ دیدہ — حجابِ دیدہ میشد آبِ دیدہ

پس از دیری کہ حیرت رخت بربست — ہوائے دل بعیّاری کمر بست

۵ در آمد عاشقِ شوریدہ مشتاق — کہ تنگش در بر آرد چوں بغلطاق

حریرِ آبگوں کرد از برش دور — چو ابر از آفتاب و حُلّہ از حور

در و آویخت چوں بازِ شکاری — کہ آویزد بکبکِ مرغزاری

گرفت اندر کنار آں سروِ گلرنگ — بسانِ برگِ گل در غنچۂ تنگ

رسید اوّل بجانہا شکّریں قوت — ز دو انگشترین و چار یاقوت

۱۰ پس از مہرِ خزانہ دور شد پاس — بہ لولو سفتن آمد نوکِ الماس

نمی شد ریسماں را راہ در دُر — کہ دُر ناسُفتہ بود و ریسماں پُر

چو در شد در شگوفہ شاخِ گلگوں — شگوفہ خندہ زد با گریۂ خوں

چناں در قفلِ سیمیں شد کلیدش — کہ شد تا پرّۂ دل ناپدیدش

بہم لعل و عقیقے داشتہ جفت — عقیق از برمۂ یاقوت می سُفت

---

۶- تنش س ایضاً حلّہ از نور س[۳] ۹- شکّریں قوت ر[۲] ر[۳] حم[۱] د ك = از شکّرِ قوت ع = شکّرِ قوت حم ع[۲] ایضاً انگشتریں س س[۲] س[۳] حم حم[۱] د ع[۲] ك = انگشتری ع ۱۰- مہرِ خزانہ س[۳] حم حم[۲] د ع[۲] - خزینہ ك = خزاین ح ایضاً بدُر سفتن در آمد س[۳]

۱۳- در قفل شد سیمیں س[۳] حم ح-

بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفری تر ۔۔۔ بصد حیله همی برد اندرون سر
دران خستن که خرما بی سکون بود ۔۔۔ چو خسته در دلِ خرما درون بود
ازان خرما و با دخرج و دخلش ۔۔۔ دو پاسِ شب بجنبش بود نخلش
زبس کان رخش شد از جوش خون پست ۔۔۔ ز رخش آب و ز آتش خون برون جست
۵ چو کرد آن جوهری در گرم خیری ۔۔۔ ز درج لعل مروارید ریزی
ازان معدن که بستر معدنی گشت ۔۔۔ حریر بستر مانی روئی گشت
خضر سیراب گشت اندر سیاهی ۔۔۔ چکید آبِ حیات از کام ماهی
چنین بزمی که دل سودای آن داشت ۔۔۔ مگر زر شد که معنی جای آن داشت
چو آسود از دو جانب شعله را تاب ۔۔۔ دران آسایش آمد هر دو را خواب
۱۰ ازان پس شان نبود از بخت کاری ۔۔۔ بجز هر لحظه بوسی و کناری
ازین در پیش بردن پستهٔ تر ۔۔۔ ازو زان پسته خوردن قند و شکر
ازین کردن بدزدی سینه تسلیم ۔۔۔ وزو تاراج کردن تودهٔ سیم
ازین بستن برو زلفِ گره گیر ۔۔۔ وزو گردن در آوردن بزنجیر
ازین دادن بد و بالا، مائل ۔۔۔ وزو بازو بدو کردن حمائل
۱۵ ازین ساعد بدستِ او سپردن ۔۔۔ وزو گلدستهٔ بر دست بردن

---

۱- بچشمهٔ غنچهٔ آن نیلوفری ۳؎ = بچشم غنچهٔ نیلوفری ۵؎ ح ۲؎ ع ۲؎ د = بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفر ع ۲- دران خستن ۵؎ ع ۲؎ د = جستن ۲؎ ح = دران جنبش ۳؎ ۳- ازان خرما زباد ر ۳؎ = ازان خرما و بال ع ۲؎ د حاشیه ۸- یہ شعر صرف ح ۲؎ اور ی؎ میں پایا گیا ہے۔ نسخہ ی؎ میں بجائے لفظ "بزمی" کے "بیتی" ہے ۱۴- بد و بالای مائل ۵؎ ۳؎ ح ۲؎ ع ۲؎ د = برد بالای مائل ۳؎ ع ح۔

ازیں در دامنِ او گل فشاندن | وزو در گل نهالِ تر نشاندن
زگاهِ شام تا صبحِ شب افروز | شدی در خوشدلی شبهائے شاں روز
نهاده چوں دو گل روئے بروئے | نه محرم درمیاں جز رنگ و بوئے
بهم پیوسته اندامی باندام | بآمیزش چو دو می در یکے جام
۵ دو مستِ شوق باهم کرده سرخوش | نه تشویشے بجز زلفِ مشوش
چه خوش روزی و فرّخ روزگاری | که یابد کامِ دل یاری زیاری
گہے لب بر لبے چوں قند ساید | بدندانِ تمنّا قند خاید
گہے خسپد بشادی دوش با دوش | بنفشه در بر و نسریں در آغوش
کند هر دم نگه بر روئے ماهی | که یابد جانِ نو در هر نگاهی
۱۰ بروئش مردمِ چشمِ نیازی | کند چوں طفل در مهتاب بازی
شبے باید ز روئے دوست مهتاب | که در روئے روز نتواں دید در خواب
نخستیں پاس اندر لابه و لوس | به بیچاپیچ لاغ و بازی و بوس
دگر پاسے بهم دو یارِ جانی | یکے گشته دو جاں زاں پس تو دانی
بپاسِ سیومیں خفتن بمقصود | که دل خشنود گشت و خاطر آسود
۱۵ بپاسِ چارمیں غسلے بپاکی | بشکرِ غیب کردن روئے خاکی

---

۲- دل افروز ساست ۵- بجز زلفِ حج ع = جز از زلف سا حد ۷- ساید- خاید سا ع د ۱۰- مردم از چشم سا سا حج ۱۳- زاں پس تو دانی سا سا حح حج ع د = زانساں که دانی ع ۱۵- بشکر عیش کردن سا = بشکر حق نهادن سا ک = بشکر غسل کردن د حاشیه = بشکر غیب کردن حج حج د ع —

کسے کیں نعمتش دامن گراں کرد — بباید شکر آنش بیکراں کرد
سپاسِ نعمتِ یکدم وصالے — نیارد گفت عاشق ہیچ حالے
چو بر شہ بود واجب شکرِ ایں حال — طریقِ شاکراں را داشت دنبال
نمودش دولتے کانجم سریر است — کہ شکر آموز تو تلقینِ پیر است
۵ ورت باید دریں ایّام پیری — کہ از مہرت کند روشن ضمیری
نگہ کن اینکہ آں شیخِ یگانہ — نظامِ سلکِ اقطابِ زمانہ
بر اں در شوکتِ اقبالِ تمام است — چو اقبال اندراں درصد غلام است
چو دولت رہنموں گشت اندراں راز — بصد جہد آں ہما آمد بہ پرواز
پرید از اوجِ ہمّت درہوائے — کہ بر اوجِ ہوا ہاسود پائے
۱۰ بہ تندی برگزشت از چرخ و انجم — میانِ چار طایر تافت پنجم
گرم پرسی کہ آں طایر کدام است — ہُما کو دین و ملّت را نظام است
بداں تا یابد از وے دانۂ پاک — چو مرغِ دانہ چیں زد بوسہ بر خاک
ارادت را دراں درگاہ شد خاص — گرفت الحمد للہ ملکِ اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی — دگر روشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمت زد در پرہیزگاری — خدا کردش دراں پرہیزیاری

۶۔ نگہ کن سوئے ب = اینک د = آنکہ ع ا ع۲ ایضاً نظام الملک ب د = نظام ملک د ح۲
۷۔ دو صد غلام ب د ۸۔ گشتش ح۲ ع۲ ب ع ا ایضاً بصد جہد آسماں ب = بصد جہد آسماں
ع ا ۱۰۔ یافت ح ح۲ ع۲ د ع ا = تافت ع ۱۱۔ ہماکاں ع ع ا۔

ربود از جم بملک انگشتری را — نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کرد بازش — سعادت شد به تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمتِ آبِ زندگی جست — رواں دست از ہمہ آلودگی شست
مصلّائے نماز افگند درپیش — سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش
۵ برآورد از پئے تحریمہ راز — طلبگارِ عنایت را دو کف باز
بہ پشتِ پا دو عالم را پس افگند — بہ پشتِ دست زد ایں قالبے چند
بہ تکبیرے کہ زد دنبالۂ پیر — بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
بحمد آمد ز اخلاصِ نہانی — ز ہفت اندامِ او سبع المثانی
قیامے کرد در طاعت الف وار — کہ گشت از راستی سرحرف اسرار
۱۰ رکوعے کرد چوں لامِ محقّق — کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود — کہ سرِّ رہنمایش گشت موجود
زد اندر قعدہ زانوئے امید — کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیّاتِ رضا خواند — ز ملکش بس فرایض کاں قضا ماند

---

۴- مصلّائے نماز دح[۲] = مصلّائے نیاز ع[۱] ح ع ۵- تحریمہ و راز ع[۲] ۶- بہ پشتِ دست دو عالم سا سا[۳] ع[۲] ك ی = بہ پشت پا دو عالم را سا[۲] ب دح[۱] ع ایضاً بہ پشتِ پائے زد ایں قالبے چند سا سا[۳] = بہ پشتِ پائے زد ایں قالبِ چند ع[۲] ہ = بہ پشتِ دست زد ایں قالبے چند سا[۲] د ب = بہ پشتِ دست زد ایں قالبِ چند ع ب = بپائی پائی زد ایں قالبے چند ح[۲] ۸- بحمد اللہ ز سا[۳] د ب ك = بحمد آمد کز ھا = بحمد آمد در سا سا[۲] ح ح[۱] ع ح[۲] ہ ۱۰- کہ گشتش سا سا[۲] سا[۳] ح ح[۲] ع[۲] ب دك = کہ گشتے ع ۱۱- دالِ مسجو د سا سا[۲] سا[۳] ح ب ح = دال معبو د ع ح[۱] ع[۲] ك ایضاً کہ سِرّ سا سا[۲] سا[۳] ح ح[۱] ح د ب ك = کہ پیرِ ع -

نمازی کرد بر سجادهٔ شوق | که کرّوبی و عرشی گم شد از ذوق
برین معراج گسترد آنچناں فرش | که از یاریِ دلها رفت بر عرش
نه یک عرشش ته پای سپر شد | که پایش بر هزاراں عرش بر شد
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے | گرفت اندر دلِ زنده دلاں جائے
۵ چو عشق اندر مجازش جلوه گه داد | مجازش بر پلِ تحقیق ره داد
چو یوسف حسن و عشقش شد فراهم | بیک تن عاشق و معشوق باهم
چو یعقوبے که در یوسف نظر داشت | ولیکن دل بمعنیِّ دگر داشت
چو شد با دیدهٔ خود یار چشمش | ز نورِ دیده گشت افگار چشمش
چو موجِ عشق شوید نوح را فرق | بطوفاں قرة العینش کند غرق
۱۰ خلیلے را نهد آں دشنه در پیش | که قصّابی کند بر دیدهٔ خویش
چو بر احمدؐ زد ایں بادِ خطرناک | دو میوه ریخت از بستانش در خاک
چه نور است ایں تعالی اللہ کزیں تاب | بیکدم زهرهٔ خارا شود آب
نگر زد پائے بر طور از آں نور | کزاں شد پاره پاره سینهٔ طور
زخارا عشق مارا سخت تر یافت | که موسیٰ زنده ماند و کوه بشگافت

---

۳ - بر هزاراں س۲ حم ع۲ د ب = صد هزاراں عرش پر س = از هزاراں س۳ حم۲ = با هزاراں ع

۵ - مجازی حم۲ ع۲ ب = مجاز س۳ حاشیه ۶ - عشقے س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ک = عشقِ ب = عشقش ع ایضاً یکے شد عاشقِ حم۲ ۷ - بر یوسف س س۳ ع ایضاً و لے دل را بستی دگر حم۲ ۸ - با دیدهٔ خونبار ب ۹ - موجِ عشق گوید س۲ ع۲

۱۰ - با دیدهٔ خویش س د ع۲ ۱۲ - کزاں تاب س ۱۴ = که از تاب ع - نسخه حم حم میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے۔

چناں شربت کہ از موسیٰ برد ہوش | مگر خضرے تواند کردنش نوش
خضر خاں را کہ خضرِ عہد شد پیر | براں سرچشمہ کردش چاشنی گیر
ہم آں سروی کہ جُستی گشت جفتش | ہم از بستانِ دیگر گل شگفتش
چو گلہائے مرادش جملہ بشگفت | زحالش بُلبل این نکتہ فرو گفت

## غزل از زبان عاشق

۵
بحمداللہ کہ جانم کامِ دل یافت | گلِ بختم ہوائے معتدل یافت
غمے کاں بود در دل قفلِ پولاد | کلیدی شد درِ مقصود بکشاد
رسید از ساقیِ دوراں مئے ناب | کہ آفت مست گشت و فتنہ در خواب
نسیمِ یارم از نہ خارِ غم رُفت | بسینہ گلستانِ عیش بشگفت
۱۰
ز جورِ غم بروں می برد جاں رخت | دراں خورشید دید و عطسہ زد سخت
دلے کز بازیِ غم بود بدحال | زروئے یار من فرخ شدش فال
بجانم زلف و روئے ساخت آرام | کہ ہم صبحم مبارک گشت و ہم شام
چہ عذرت خواہم اے شامِ طرب زائے | مگر چوں سُرمہ در چشمت کنم جائے
چہ عزت دارمت اے صبحِ فرخ | مگر بر خاک مالم پیشِ تو رُخ

---

۴- ہماں سروے کہ چشمہ گشت حہ[۲] ۱۰- عطسہ زد سخت س، س[۲] س[۳] حہ د با ع[۲] ک ح = عطسۂ دبخت ع حہ[۲] ۱۱- بازیِ غم بود ع حہ حہ[۲] ب ق = باریِ غم س[۳] = یاریِ غم ع[۲] = بارِ غم بود است س[۳] ۱۲- ہم صبحم س، س[۲] س[۳] حہ حہ[۲] ع[۲] د ب ک = صبحم ہم غ ۱۴- عذرت آورم س ع[۲] د ایضاً سایم س ع[۲]۔

شبے چوں زاغِ تا بانگِ خروسم — کجا سیری کنوں زآگوش و بوسم

چو جاں بود انگہم در سینہ پنہاں — تنش ہم در کشم در سینہ چوں جاں

ہم از دریا زگردائے بادِ نوروز — کہ من بوئے گلِ خود دارم امروز

مدہ پیش اے شب ازمہ یادم اکنوں — کہ من با مہوشِ خود شادم اکنوں

۵ گر اوّل مے ربود از گریہ آبم — کنوں خوش مے برد در بادہ خوابم

شبے خواہم چو زلف اندر درازی — کہ با رویش کنم چوں زلف بازی

چو ہستم روز و شب با دوست بر تخت — گر آں ہم دیر تر ماند زہے بخت

مہے کز بہرِ او شبہائے تاری — ق — زدیدہ کردمی ستّارہ باری

سعادت بیں کہ داد اختر بکارم — کہ کرد آں ماہ را جا در کنارم

۱۰ چو من زاں ماہِ خود گشتم خوش و شاد — شبم با ماہتابِ خویش خوش باد

نوازن چوں زد از سوئے شہ ایں ساز — بروں داد از سوئے مہ زہرہ ایں راز

## پاسخ از لبِ معشوق

مرا زیور کن اے مشّاطۂ ناز — کہ بختم یار گشت و یار دمساز

بیارا اے از عبیرِ تر جمالم — زمشکِ سودہ برمہ کن ہلالم

۱۵ زخونِ عاشقِ زارم کہ گشت آب — سرِ زلفِ مرا دہ پیچش و تاب

---

۱۔ سیری شود حۃ[۱] = سیری بود سا = سیری کنم حۃ ۲۔ آں کسم در حۃ[۱] = آں کم اندر د ۳۔ بوئے نوروز حۃ[۲] ۴۔ یادم امروز۔ شادم امروز ب ۷۔ چو ہستم سا، سر سا حۃ حۃ[۱] د = چو بینم ع ب

۱۳۔ مشاطۂ راز سا ع[۲] د حاشیہ ۱۴۔ برمہ کش سا[۳] ب —

ازاں خوں ہر گرہ در موئے تر کن | گرہ بر جانِ عاشق سخت تر کن

ہماں بازوست ایں زیرِ سرِ دوست | کش از خوں تر شدی زیرِ سرم پوست

ہماں سینہ است ایں بر سینۂ یار | کہ در ہجرش ز ناخن بودی افگار

دو سینہ سود چوں باہم نہانی | فراہم شد جراحتہائے جانی

۵ شد آں کاندیشہ صبحم شام کردی | شب از روزم سیاہی وام کردی

کنوں کامد گہِ عاشق نوازی | ز زلفِ خود دہم شب را درازی

گزشت آں کافتابم زرد بودی | مہِ من در زمیں در گرد بودی

کنوں زیں مہ کہ برخورشیدن کرد | نگر خورشید زرد و ماہ در گرد

زہی خوابِ خوشم با یارِ دمساز | کہ بیدارم کند از بوسہ و گاز

۱۰ خہے زنجیر ایں زلفِ گرہ گیر | کہ بربستم جواں شیری بزنجیر

من و تو زیں پس اے یارِ وفادار | دل و جاں در طرب لبہا در آزار

گر آزاری بخوں لبہائے ما را | سرم را گیر بہرِ خوں بہا را

مرا بود از خیالِ خویش ہم جوش | کہ گہ ہمخوابہ بودت گہ ہم آگوش

چنانم کش کنوں در جاں پیاپے | کہ کم گنجد خیالم نیز در وے

۱۵ ہماں تا محشر اے روزِ جوانی | کہ خوش گیریم ذوقِ زندگانی

---

۴- نسخ ح میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ۵- روزِ سیاہم ب ۷- مہِ من در زمیں در گرد ک

۸- برخورشید سا سا۳ حر حر۲ ع۲ د ب ك و = در خورشید ع ۹- در بوسہ سا۳ ب ۱۰- آں زلف سا سا۳ ع۲

۱۵- تا محشر اے روزِ جوانی حر حر۲ ع۲ د ب ك و = تا حشر اے روزِ جوانی سا۳ = تا روز محشر اے جوانی سا۲ = تا بخشش اے روزِ ع

بماں اے عمرِ ناپاینده جاوید — که نوشِ جاں کشم از جامِ اُمید
وگر من نیستم جاوید بنیاد — خضر خاں در زمانه جاوداں باد

## خراب گشتنِ مجلسِ خانی از گردشِ دورِ مُدام و خفتنِ بختِ بیدارِ خضر خاں و پریشانی ایں دولت در واقعه دیدن و تعبیرِ آں خواب پریشاں از دلِ بیدارِ خسرو جُستن

بسے دیدم دریں گردنده دولاب — ندیدم ہیچ دَورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند است — زمانِ دیگر از پستی نژند است
دگر سیّاگاں ہم زیں شمارند — که گه زیر و گہے بالا بکارند
چو ایں گردش ہمه بالا و زیر است — گر آید زیر بالائے نه دیر است
۱۰ مکن تکیه بصد رو مسند و تخت — خس است ایں جمله چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش — که صد شه را کند یک لحظه درویش
بچشمِ خویش دیدم کج کلاہاں — برہنه پا و کفشِ کہنه خواہاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں — زبے نانے بخوشه جو شماراں

---

۱- بماں اے عمرِ ک = بیا اے عمر س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع د ب ایضاً کینم س۱ س۲ س۳ ح۲ ب د کٓ ایضاً جام خورشید ک
۴- در خواب دیدن ح۲ ایضاً از دل بیدار خسرو جستن س۳ د = از دل بیدار خسرو پرسیدن ح۲ = از دل بیدار خسرو ح ح۲ ع = از دل بیدار جستن ع ۶ = ہیچ دورش ع ح۲ د ب ک = ہیچ دورش ع ح ۸ - گے زیر و گہے بالا س ۹ - زیر و بالائے س۳ ک ع۲ ۱۲ - کژ کلاہاں ب -

عملہائے جہاں برعکس ہم ہست | کہ بر ملکے گدائی را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافشردہ پائے | بتخت زردہ دیدہ پاشنائے
شتر گربہ ہم است اندر بسے چیز | کہ آنجا می نگنجد عقل وتمیز
کبوتر باچہ ژندہ پا چو گلنار | مخ ایزارِ رنگیں ساق پُرخار
۵ چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ است | نہ ہر ماہی شکارِ ہر نہنگ است
کسے کز تیرِ چرخش زخم روزیست | شفا جوید نہ رسمِ دلفروزیست
نتابد رو بہ تعظیم از سپر تیر | ندارد شیر شرم از ریشِ نخچیر
چو باشد سہل قسمے زآسماں یافت | ازیں وآں زیادہ چوں تواں تافت
بریش کوسہ جانت از ناشکیباست | محاسن زآئینہ جستن نہ زیباست
۱۰ گرت دل راست در عشق احترامے | زبدنامی نکوتر نیست نامے
چو حال اینست شو بادادہ خرسند | مجوے آزار بہرِ خوردہ چند
میفگن پنجہ با شیراں ز مستے | چو گربہ باش از کوتاہ دستے
زتندی موئے شیراں زہر خیز است | گوزن از خوئے خوش تریاک ریز است
چناں کن باہمہ کس زندگانی | کہ مانی زندہ چوں زندہ نمانی
۱۵ کنوں از سینہ بیروں ریزم ایں جوش | کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش
کہ چوں شہ را بہ شخصِ نازپرورد | رسید از تندبادِ آسماں گرد

۱۲۔ بستے ر، ح ح۲ د۔ ایضاً چو گربہ پاشو ۳۔

تغیّر یافت ره اندر مزاجش | نشستند اہلِ دانش در علاجش
بہ تپ لرزہ شدہ خور زاں تپِ نرم | کہ آں خورشید را اندام شد گرم
چنانش در جگر ره یافت آزار | کز آزارش جگر گوشہ شد افگار
خضر خاں کو نہالے بود زاں باغ | چو لالہ داشت زاں غم بر جگر داغ
۵ برسمِ نذر گفتار بہ شود شاہ | پیادہ در زیارتہا کنم راہ
ز نذرش لختے از شہ رفت سستی | پدید آمد نشانِ تندرستی
رواں گشت آں مہینِ سربلنداں | پیادہ سوئے ہتناپور خنداں
چو او پائے بلوریں سود بر خاک | ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک
ملوک از باد بر خاک اوفتادند | بہمراہی دراں رہ رو نہادند
۱۰ تو پنداری دراں صحرائے سادہ | دمید از خاک گلہائے پیادہ
ز ہر یک پائے نازک پنج و شش گام | بسے سرخ آبلہ برخاست گل فام
سراں چوں آب در صحرا شتابی | کفِ پا بر سوار کہائے آبی
چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی | ق کند پائے ہمہ بے پوست روئی
ہمہ گلہا بپائے سرو خفتند | طریقِ مصلحت را باز گفتند
۱۵ بغلطیدند پیشِ راہوارش | کہ تا گردند بر مرکب سوارش

---

۲۔ از تپ شرم س۳ (اس مصرعے میں نسخے بہت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں) ۷۔ رواں شد آں مہینِ سربلند آں س۳ = رواں گشت آں مہینِ سربلنداں ع۲ د = رواں گشت آں مہین سرو بلنداں حہ۲ = رواں کرداں مہیں سروِ بلنداں ع حہ ب ایضاً ہتناپور ب ۱۲۔ کف آوردہ حہ۲ ۔

روان شد سوئے ہتنا پور پویاں   بصد خواہش حیاتِ شاہ جویاں

غلط شد با چناں تعظیمِ پاکاں   یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں

کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر   نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر

نرفت آنسو کہ باز آمدن نیز   کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز

۵ چو بر رویش قضا میخواست گردی   نبردش در پناہِ نیکمردی

حمایت راکہن دامانِ درویش   زصد سدِّ سکندر قوتش بیش

بگوش اقبال میکردش منادی   کہ حج بردن نشاید قطعِ وادی

ولے گوشش پر از بانگِ نی و چنگ   در و کے راہ یابد دیگر آہنگ

چناں ہم بود کز پرہیزگاری   قدم لغزیدہ بودش ز استواری

۱۰ بدستش طرّۂ سیمیں عذاراں   چو سبحہ در کفِ پرہیزگاراں

ترنمہا کہ رفتہ تا بخورشید   شدہ بیت السّعادت برجِ ناہید

چو بر عزمِ زیارتگاہ میرفت   ہزاراں رہزنش ہمراہ میرفت

بدانساں میزدند آں رہزناں راہ   کہ ہم زہرہ زرہ میرفت وہم ماہ

زنغمہا کہ ہوش از مغز میرفت   درخت و دشت و صحرا پائے میکوفت

۱۵ بدیں بازی چو آں عنقاشکر باز   ق   ز درگاہِ ہمایوں کرد پرواز

---

۳- کرد تدبیر س۱ ح۲ ایضاً نشد بہرِ زیارت س۳ ح۱ ب = نشد سوئے زیارت ع ع۲ ح د

۱۱- بیت السعادت س، س۳ ح ع۱ د ب ک و = بیت العبادت س۲ ع

۱۴- انان نغمہ س۳ ۱۵- بہبیں بازی ب -

مخالف کو محل میخو است خالی — چو خالی دید کرد آفت سگالی

چو بود آں پیسه را در سینه پیسے — بباریکی شده باریک ریسے

نبود دست آں هزاری چوں زمرداں — هزاری ریس کردش چرخِ گرداں

بفتنه راست کرد اندیشهٔ خویش — بحضرت رفت بے اندیشه درپیش

۵ بروں داد آنچناں رازِ نهاں را — که باور شد دلِ شاهِ جہاں را

الیخاں را گوزنی ساخت با شیر — زد اوّل نیش وانگه راند شمشیر

چو از کارِ الیخاں سینه پرداخت — تُبک تدبیرِ کارِ خضرخاں ساخت

ستد فرمانی از فرماندهِ دهر — چو ماری هر خطش دیباجهٔ زهر

## رازنامهٔ عتاب آمیز ظل الله سوئے شمس الحق

۱۰ سرِ فرماں سپاسِ بادشائے — که بر تر نیست زو فرمانروائے

گہے نعمت دهد گه بینوائے — گہ آرد پادشاهی گه گدائے

ازو بر هر سرے مهرے نهانی ست — وگر خشم آورد هم مهربانی ست

---

۲- آں پیسه را در سینه پیسی س۲ ک = آں پیسه را در سینه نیسی ۶ = آں نیشه را در سینه نیشی ع = آں بیشه را در سینه نیشی حم = ایں بیشه را در سینه بیسی ع۳ **ایضاً** باریک ریسی س۳ ع۲ ک ۶ = باریک ریشی ع حم = تاریک ریسی د ۳- نبود دست س۱ س۲ حم ک ع۱ = نبودش ع ع۲ د **ایضاً** هزاری ریس س۳ ک ۶ = هزاری ریش ع حم = هزاراں ریش ع۲ د ۹- روزنامه امر ظل الله س۱ س۲ حم ع۲ د ۶ = روزنامه امیر ظل الله س۳ ب ک = روزنامه ظل الله حم۲ = رازنامه عتاب آمیز ظل الله ع

۱۲- نهان است **ایضاً** مهربان است ب-

زحکمش ہیچکس بے آزموں نیست — رضا و خشمش از حکمت بروں نیست

دو مردم را چو خواہد قطعِ پیوند — پدر را دور گرداند ز فرزند

وگر پیوند خواہد بے کم و بیش — کند بیگانگاں را یکدگر خویش

ہرانچہ آید اگر کم ور گران است — چو در بینی صلاحِ ما در آن است

۵ ازاں پس داد باندک غبارے — بنورِ دیدۂ خود خارخارے

کہ اے خونِ من و خونابۂ من — زمہرت خوں دل ہمخوابۂ من

ازانجا کاسماں راہست خوئے — ق — کہ بستاند چو بخشد آرزوئے

جدائی افگند چوں کرد باہم — پراگندہ کند چوں شد فراہم

نہ پیوندے تواند دید تا دیر — نہ کس را خواہد از کامِ دلے سیر

۱۰ زند برقی چو آبی ریزد از میغ — بہ پیوند دبخون و بُرّد از تیغ

بدانساں کرد مہر از خونِ ما پاک — کہ خونِ خالت افشاندیم بر خاک

الیخانی کہ خالت بود فرخ — ق — بہ وابستہ ہمچوں خال بر رُخ

بزخمِ خنجرِ آتش زبانہ — کہ ہست آں فتح و نصرت را نشانہ

خطائے کرد دورانِ جفا بہر — کہ چوں نقشِ خطا حک کردش از دہر

---

۳ ـ بیگانہ را بایکدگر ب ۴ ـ اگر سود ار زیان است س[۳] ۵ ـ اندک عیاری س ح حج ع[۲] ۶ ـ خونِ دِل س[۲] ب ك حج[۲] = خون من ع حج د ی = خونِ وہم خونابہ من ع[۲] ۹ ـ پیوندے س[۳] حج[۲] ح = پیوندت حج ع[۱] د ب = پیوندش ع ۱۱ ـ خونِ ما س[۳] حج ع[۲] د ب ك = خونِ دل حج[۲] = خوئے من ع ـ

گر از خالی جمالت گشت خالی — مشو خالی ز حمدِ لایزالی

رُخ از روئے نیایش بر زمیں مال — کہ رویت را نیایش بس بود خال

ز دل چترِ سیاہ مامکن دور — کزیں خالست روئے ملک را نور

چو زیں سررشتہ رمزے باز یابی — عناں ناخواندہ سوئے ما نتابی

۵ دلت دانم کہ تنگست از پئے خال — شکار و گشت بہ باشد دریں حال

زآبِ گنگ تا دامانِ کہسار — نہ بینی خاستہ یک سوزنِ خار

براِنگو نہ است صحراہائے نخچیر — کہ دہ آہو تواں کُشتن بیک تیر

باقطاعِ تو کردیم آں زمیں خاص — کہ باشد رہ برہ خنگِ تو رقّاص

بامروہہ نشیں بالشکرِ خویش — کہ برکوہ آزمائے خنجرِ خویش

۱۰ چناں کن تیز تیغِ خود برآں سنگ — کہ بُرّی سنگ پرایانِ گراں سنگ

چناں زن در خسانِ کوہ آتش — کہ سوزد در خطا تا آنِ سرکش

بفیروزی دو ماہی باش زانسوے — کہ تا فیروزہ چرخ آرد بتو روے

چو تسکینِ غبارت باز دانیم — دریں گلشن چو بادت باز خوانیم

ولیکن تا رسد ہنگامِ آں کار — ق کہ دولت بر درِ ما بخشدت بار

۱۵ رواں کُن سوئے حضرت بے کم و کاست — علامتہائے سلطانی کہ آنجاست

---

۱- جمالت گشت ح حم حمع[۲] = جمالت کرد ع ب د ۲- نیایش ح ۸- رہ برہ خنگ سا حم[۱] ب د = رہ برو خنگ سا[۳] حم = رہبر خنگ ع ۱۱- خاقان خس کش سا[۳] حم[۲] د = تا آبِ خس کش سا[۱] سا[۲] حم ع[۲] ب ع ح ۱۴- باز بر در بخشدت د ب -

ز چتر و دورباش و پیل و رایت ق که حکم ما بران داد ولایت

امانتهائے تست این جملگی ساز امانت چون تو بازآئی رسد باز

مدار اندیشه زانچه اقبالِ ما خواست صلاحِ تست هر چه اندیشهٔ ماست

چو مضموناتِ فرمان شد بپایان بمهر آمد رموزِ پادشاهان

۵ طلب کردند بد خو خادمے زشت درونش آتش و بیرونش انگشت

ترش روئے بسانِ سرکهٔ تند که هم از دیدنش دندان شود کند

زبانی پیکر و دوزخ زبانه دهانش هفت دوزخ را دهانه

بیک لب آسمان را بوسه داده دگر لب بر زمین دامن نهاده

زبانی بیگره روئے گره سنج بهر یک موئے ابرویش گره پنج

۱۰ بلا را شحنه آفت را مربّی قِنَا مِنْ وَجْهِهِ الْمَشْئُوْمِ رَبِّی

چو شد پیوسته آن عنبر بکافور پُر از کافور و عنبر یافت منشور

بفرمانِ شه آن فرمانِ پُر دُود ستد آن دود رنگِ آتش اندود

بر آئینِ الاقان یکشب از شهر رسید آنجا که بُد شهزادهٔ دهر

خضر خانے فریبِ بخت خورده جهانش اُمید وارِ تخت کرده

۱۵ شه و شهزادهٔ خود کامه و مست زمقصود آنچه باید بر کفِ دست

---

۱- که حکم ما ح۲ ع۲ د ب = ز حکم ما ع ح ۷- دوزخ را نشانه ب ۹- روئے س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = رویش ع ۱۲- فرماں برزد د ب ح ع = فرماں برسے دود = فرمان پر دود ح ع۲ د ۱۳- الاغاں س۲ س۳ ح۲ ع۲ ب ۱۴- خضر خانے ح ح۲ ع۲ = خضر خان ع ۔

بعزت نازنینِ ملک بوده | بد و نیک جہاں ناآزموده
نه زاب سردِ پایش رنج دیده | نه بادِ گرم بر رویش وزیده
چه داند خوئے چرخِ بیوفا چیست | وزیں گردنده ثابت در جہاں کیست
همیرفت از طرب با نغمه و نوش | ز آفتہائے دَوَرانش فراموش
۵ چو بگذشت از سوادِ میرته آنسوئے | سواد آورد سوئے دشمناں روئے
رسید آں خادمے عفریت وش تیز | تنِ ناشاد و رخسارِ غم انگیز
بدرگاهِ خضر خاں شد نہانے | چو ظلمت پیش آبِ زندگانے
سپردش ماجرائے پیچ در پیچ | درو جز پیچِ غم دیگر همه هیچ
چو خان خواند آں تعزیت نامۂ شاه | تغیر یافت اندر خاطرش راه
۱۰ یکے آنکو بحضرت نازنیں بود | چراغِ چشمِ شاهِ دوربیں بود
دگر آنکه از عتابِ تاجداراں | نبود آگه برسمِ هوشیاراں
عتابِ پادشاہاں سیلِ خونست | شناسد ایں دم آں کاہل درونست
مبادا خسرواں در خوں ستیزند | که خونِ صد جگر گوشه بریزند
بسا گوهر که بُرد از تاجورملک | که فرزندی و خویشی نیست در ملک
۱۵ هرآں گوهر کاں زسلکِ پادشاه است | گہے تاج سر و گه خاکِ راه است

---

۴-نغمه و نوش حم حم۲ ع لد ب = نعمت و نوش ع ۵-میرت ب و میرٹ د = حیرت ع۱ = سیرت حم
= میرته ع حم۲ ۸-سپردش سا، سا۲، سا۳ حم۲ ع۲ د ب = سروش ع حم ایضاً پیچ پیچِ غم دگر هیچ حم۲ ب
= پیچِ غم دیگر همه هیچ ع۱ حم ۱۱-عتاب شهریاراں سا۳ -

بجاں ایمن بنا شد خاص جمشید — عُطارِد را بسوزد قُربِ خورشید

خضر خاں حربۂ شہ خوردہ در دل — زدیدہ خونِ دل میریخت در گل

چو سترِ راز را کم دید چارہ — بزد دست و گریباں کرد پارہ

کساں کاں حال را نظّارہ کردند — نہ جامہ بلکہ جاں را پاں کردند

۵ نفیری خاست تا فیروزہ گوں کاخ — کہ دلہائے کواکب گشت سُوراخ

چراغِ ملک زاں آتش فشانے — دخانے دل شد و بگزاشت خانے

علامتہائے شاہی دادہ شاہ — حُسام الدین ملک را کرد ہمراہ

کہ پیل و دورباش و چترِ شاہی — زشمش آورد بر ظلِّ الٰہی

وزانسو خود بفرماں با دل تنگ — سوئے امرُوہہ کرد از میرتہ آہنگ

۱۰ رواں شد چہرہ از خوں رنگ کردہ — دو چشم از گریہ جوُن وگنگ کردہ

گزشت از گنگ با خاصاں تنی چند — کلہ را سایہ بر امروہہ افگند

رمیدہ سایۂ چتر از کلاہش — کلاہ و سائباں چترِ سیاہش

زآب دیدہ ہر سو رخش میتاخت — زدودِ سینہ بر سر چتر میساخت

---

۳- سترِ راز س۳ ح۲ د۶ = مہرِ راز ع ل = سرِ راز ع ح ک ۶- دُخانے دل ح۲ ع۲ د ب ک = دخان ع ح ۸- زپیل ب ایضاً آورد س۳ ح ح۲ د ب = آوردہ ع۱ = آورع ۱۰- جون وگنگ ح۱ = جو گنگ ع = خونِ گنگ ح د ب = ہمچوں گنگ س۳ = چوں گنگ ع۲ ۱۲- رسیدہ سایۂ س۲ ح ح۲ ب ۶ ایضاً کلاہ سائباں س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ۶ = کلاہ و سائباں ب ک = کہ آہِ سائباں ع ۱۳- میتافت - میبافت ب -

بامرو بهر درون غمناک بنشست　　چو گل با سینهٔ صد چاک بنشست

دو سه روزی درآن تیمار جانکاه　　نداد اندوه دل را سوئے خود راه

بخلوت شد ز دیده موج خون راند　　غزل خوان و نوازن را درون خواند

نوازش جست زابریشم خراشاں　　سماع نغمه میکرد اشک پاشاں

۵ ز دلتنگی ببانگ چنگ میسوخت　　شگاف دل بتار چنگ میدوخت

بهر پرده که مطرب ساز میزد　　غزلخواں بر سپهر آواز میزد

سرود و شعر گرچه غم زدایست　　ولے در سختی غم غم فزایست

کند شاد ار گه شادی نیوشند　　وگر در جوش غم باشد بجوشند

نه بینی مویه گر در مویهٔ بزم　　بنائے دف کند هنگامه را گرم

۱۰ در اندیشید زاں پس با دل خویش　　که نتواں داشت بے مرهم دل ریش

گرفتم شه چو دریا سهمناک است　　نه آخر گوهر اویم چه باک است

گناه خود دمے بینم درین هیچ　　که خشم شاه گوشم را دهد پیچ

ور آرد گوشمال او بجوشم　　شفیعے هست مروارید گوشم

وگر زو نشنود عذر گناهم　　بمروارید دیده عذر خواهم

۱۵ بدین اندیشه یکدم شاد بنشست　　پس انگاهی چو گل بر باد بنشست

---

۳- جوئے خون س۳ ہ۔ زابریشم س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = ازریشم ع ایضاً سماع نغمه س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = سماع و نغمه ع ۶- میکرد ب ۷- سرود شعر س ع ۱۳- شفیعم س۲ ح۲ = شفیعے س ح ع۲ ع ب
۱۵- آنگاهی چو گل س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = انگاه چوں گلے ع -

بسرعت سوئے حضرت شد شتابان | چو مہ در چرخ و باد اندر بیابان

شبا روزی بہ تیزی کرد رہ قطع | رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع

چو در سیارۂ خود دید خورشید | بشامِ غم دمیدش صبحِ اُمید

بسوزِ دل گرفت اندر کنارش | فشاند از دیدہ گردِ سر نثارش

۵ برمزش گفت کاے تلخی کشیدہ | ق زآزارِ پدر تلخی چشیدہ

اگرچہ این تلخیت خوشتر ز قند است | کہ چون داروے تلخت سودمند است

ولے شیرین نشد کز تلخ خوئے | کنم با جانِ شیرین تلخ روئے

نہ از من ریختہ است این زہر بر تو | کہ این بودست بہر از دہر بر تو

وگرنہ کس تواند در زمانہ | کہ چشمِ خود کند بیرون ز خانہ

۱۰ چو بارد ز آسمان بارانِ تیمار | زمینے را بود زو بہرہ ناچار

کسے کز آسمان باید امانش | نباید بود زیرِ آسمانش

بسے زینگونہ بودش در نہانے | بر آں صبحِ سعادت مہربانے

کہ روشن داشت رائے صبح تابش | کہ نزدیکِ غروبست آفتابش

سلامش میرسد از عالمِ پاک | نویدش میفرستد مادرِ خاک

بحسرت در خضر نظّارہ میکرد | ز بہرِ آبِ حیوان چارہ میکرد

---

۱۔ چو مہ در برج س۳ ۶۔ اگرچہ این تلخیت خوشتر ح ع۲ د ک = اگرچہ این تلخیت شیرین س۳ = اگرچہ این تلخیش خوشتر ح۲ = اگر تلخ است این خوشتر ع

۱۲۔ مہربانی اور مصرعہ دوم کا قافیہ درنہانی س۳ —

چو ہست از بہرِ خضر آں چشمہ را جوش — سکندر کے تواند کردنش نوش

اگر ممکن شدی در گیتی آرام — ق بعمرِ عاریت یا مہلت و وام

وفا پیدا شدی ہر بوالہوس را — کہ چوں دادی کس ایں سرمایہ کس را

غرض چوں دیدہ بود آں ناوک انداز — کہ رجعت نیست تیرِ رفتہ را باز

۵ دلش میخواست تا در گوشِ فرزند — درآویزد ز دانش گوہرے چند

رقمہائے کہ کار آید بشاہی — دہد یادش ز منشورِ الٰہی

چو حاضر بود پیش آں خصمِ کیں خواہ — کہ پرورش بخونِ خویشتن شاہ

ایلچاں را قلم در سر کشیدہ — بخونِ خضر خاں خنجر کشیدہ

درونش کرد زانساں رہنمونے — کہ بیروں ندہد از رازِ درونے

۱۰ نصیحت دوست را در پیشِ دشمن — بود رفتن بیکجا باغ و گلخن

سِلاحِ مخلصاں دادن ببد خواہ — ببد خواہیِ جانِ خود بر دراہ

زکافورے کہ بود اوّل سقنقور — درآخر خورد گوئی شاہ کافور

بسا رستم کہ چوں زالاں بزاری — ہزاراں ریش گشتند از ہزاری

خلیفہ بے تواں از ناتوانے — مخالف در خلافِ کاردانے

---

۱-از آبِ خضر خاں چشمہ را نوش س ع [۲] ۴-کجا دادی س [۳] ۹-آں رازِ درونے ح حج [۲] د ب = از رازِ درونے ع = اسرارِ درونے س س [۳] ع [۲] = اسرارِ درونے س [۲] ۱۱-سلیح مخلصاں س = صلاحِ مخلصاں ک د = سلیحِ دوستاں ع [۲] = سلاحِ مخلصاں ع حج [۲] ایضاً بود راہ ب ک ۱۴-ہزاراں ریش س [۲] ع [۲] ب ع = ہزاری ریش ح حج [۲] د = ہزاری ریس س [۳] -

| | |
|---|---|
| چو بید و سرو خفت از باد بر خاک | ز ہر سو سر بر آرد خار و خاشاک |
| چو رو اندر غروب آورد خورشید | زند سیّارۂ لافِ ملک جاوید |
| چو شب را بر شد سیّارہ نایاب | چراغِ دشت گردد کرمِ شب تاب |
| چو شمع ماہ را کم شد زبانہ | بخورشیدی نشیند شمعِ خانہ |
| ۵ چو دانست آں مخالف در سرِ خویش ق | کہ میل کانست سوئے گوہرِ خویش |
| بزور و زرق مجلس کرد خالی | پس ایں دیباچہ پیش افگند حالی |
| کہ شہ بر بستر و شہزادہ بیدار | ہم از شہ خستہ و ہم در پئے کار |
| زبس کاحسان و بخشش پیش کردہ | جہانے نیک خواہِ خویش کردہ |
| زچندیں جیشِ حاضر تختگہ را | یکے من پاسبانم تختِ شہ را |
| ۱۰ چو در فتنہ مخالف بفشرد پائے | نخست از پاسباں خالی کند جائے |
| تواں باید زبہرِ کامرانے | نگیرد با توانان ناتوانے |
| زچشم ار خستہ شد ذاتِ سلیمت | کنوں از قرۃ العین است بیمت |
| گر او آرد دریں بے زوریت زور | نمک را نشمرد کس چوں شود شور |
| صواب آں شد کہ آں دُرِّ خطرناک | بدر جی ماند از دستِ کساں پاک |
| ۱۵ نہد چوں تاجِ صحّت شاہ در بُرج | تواں بیروں کشیدن گوہر از دُرج |

---

۲۔ قرب جاوید ب ۴۔ سیّارہ شد درابر س ۹۔ جیش حاضر س[۲] س[۳] حر حر[۲] ع[۱] د ب ء = جنس حاضر ع د ۱۱۔ باتوانا حر ک = باتوانان ع ع[۲] حر[۱] د ۱۲۔ زچشم ار س س[۲] س[۳] حر حر[۱] ع[۲] ء = ازچشم ار ب = زحشمت ک = زجسم ار ع۔

رہی گفت آنچہ کرد اندر خرد راہ — صلاحِ ملک بہ داند دگر شاہ

بدانش داشت شہ این نکتہ را پاس — کہ دشمن راست در لوزینہ الماس

بدل گفت ار دہد عمرم جہاندار — توانم خواست لابد عذرِ این کار

ورم ندہد جزاے این عمل دست — عملہا را جزا بخشِ دگر ہست

۵ پس از روے خرد شد مصلحت جوے — بروں داد آنچہ داد از مصلحت روے

نخستش گفت کاں شوریدہ فرزند — چو پیوند است نتواں قطعِ پیوند

قوی بازو بری باشد زجاں سیر — کہ بُرّد بازوے خود را بشمشیر

ولیک آں بہ کہ دور از قصرِ جمشید — ببرجی دارمش ماہی چو خورشید

بدیں تدبیر خاں را جُست در پیش — بروں افگند خونابِ دلِ خویش

۱۰ بگریہ گفت کاے خونابۂ من — خیالِ رویتو ہمخوابۂ من

تو در اندیشہ نادانی چنانے — ق کہ این مقدار در خاطر ندانے

کہ چوں با کس مخالف گردد ایّام — مخالف گردد او را خوں در اندام

نیندیشند نقّاشانِ تقدیر — کہ این منشورِ سلطان است یا میر

---

۲- داشت شاہ آں حم حم۲ ک ب = داشت شاہ این سا۲ د = داشت شہ این سا سا۳ ع۲ = داشتہ آں ع ۴- جزا بخشِ سا سا۲ سا۳ حم حم۲ ع د۲ = جہاں بخشِ ع ۵- داد از سا۲ سا۳ حم حم۲ د = بود از سا ع۱ = دید از ب = داد آں ع ۶- کاین شوریدہ سا۲ ب = کاں شوریدہ سا۳ ع = کاے شوریدہ سا حم حم۲ ع۲ د۲ ۱۱- نے نادان چنانے سا۲ سا۳ حم حم۲ ب ک د = نادانِ جہانے ع۲ = نادانے چنانے ع

۱۳- سلطان است سا سا حم حم۲ ع۲ د ب ۵ = سلطانیست ع —

نگارند آنچه فرماں باشد از غیب — نهند آنرا که فرمان هست در جیب

چو برما نیز تقدیر ایں رقم بست — کجا زیں سلسله بیروں تواں جست

چناں روشن شد از حکم خدائی — که چندیت از پدر باشد جدائی

چو دیگرگوں نخواهد گشتن ایں حرف — بمنزل کرده باید توشه را صرف

۵ مے بنشیں ببرجی کاتفاق است — مے دیگر هیں برجت وثاق است

اگرچه زیں غمم تابیست در جاں — ولیک از مصلحت رو تافت نتواں

چو بشنید ایں سخن فرزند دلریش — نماند از دردمندی طاقتش بیش

ز ناله نفخ صور اندر دهن دید — قیامت را بچشم خویشتن دید

قیامت بیش ازیں نبود بعالم — که فرزند و پدر بگریزد از هم

۱۰ ز بیهوشی فرو غلطید بر روئے — چو سرو سیل خورده بر لب جوئے

چو شه دید آنچناں بیهوش و تابش — درآں صفر از دیدهٔ ریخت آبش

چو باز آمد بخود میکرد زاری — که شه را برخود است ایں زخم کاری

چه بُرّد دشمن از مردم سر و پائے — تو کار دشمناں خود میکنی وائے

بلے چوں در رسد حکم خداوند — کند خود مردم از خود قطع پیوند

---

۴- توشه داں ع حج د ب ۵- مے دیگرهیں برجت س۱ س۲ ب د ع۱ حج۲ ح = مه دیگرهیں برجے س۳ = مے دیگرهیں برجت ع ۱۰- سیل خورده س۱ س۲ س۳ حج حج۲ ع۱ ب د ه = بیل خورده ع ۱۳- چو بُرّد س۱ س۲ س۳ حج۱ ب ع = چه برد س حج ع۲ ۱۴- بلے چوں در رسد حج حج۲ ع۱ ب = ولے چوں در رسد س۱ س۲ س۳ = ولے چوں میرسد ع -

یکے بر خود گزارد خنجرِ تیز | یکے گردد ز خونِ خویش خونریز
یکے دِشنہ زند فرزندِ خود را | یکے دل بر درد دلبندِ خود را
ولیک ایں جملہ را مفگن بتقدیر | کہ مردم نیز دارد عقل و تدبیر
چو شہ سایہ بیند از دور آں سوئے | نہادم سر بسر چہ آید بریں روئے
۵ خضر خاں چوں بروں داد ایں دمِ درد | بلرزیدند خاصاں زاں دمِ سرد
بسے بگریست شہ چوں ابرِ نوروز | پس از دل برزد ایں برقِ جگر سوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگاریست | ترا از دود زخم گوئی شراریست
چہ پنداری مرا جانیست در تن | بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشمِ من نور | کہ چوں تو مردم از چشمم شود دور
۱۰ ولے چوں ز آفرینش دارم ایں رنگ | کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے | نہ جنبد حکمِ سنگیں من از جائے
وگر چوں یخ گدازد جانِ سنگیں | خطِ سنگ است اگر نقشِ یخ است ایں
زخلقت چوں مرا زینگونہ حالست | بدل در خلقتِ مردم محالست

---

۱- یکے برخود گزارد سا[۱] سا[۳] حج[۲] ع[۲] = یکے را برگزارد ع حج ۲- یکے دل بر دزد سا سا[۲] سا[۳] حج حج[۲]
ع[۱] ب ھ = یکے دل مید ہد ع ۳- مردم نیز دارد سا[۱] سا[۳] حج حج[۲] = مردم نیز دانند سا ع[۳] = مردم نیز آرد
ع ھ ۴- سایہ بیند از د سا[۱] سا[۳] حج[۲] ب = نہ انداز د ع[۲] = براندازد ع ایضاً آید از آں رو سا[۳] = بدیں
روئے ع[۲] ۵- بروں داد حج حج[۲] ع[۲] ب ء = بروں زد ع ایضاً ایں دم از درد ھ[۳]
۶- برقِ جہاں سوز ب ۹- مردمِ چشم ب ۱۰- نقش در سنگ سا[۲]
۱۲- ہماں نقشِ نخستیں سا[۳] = اگر نقشِ نخستیں ھا-

چو آگاہی ز خوئے بد ستیزم | بر بار بر سلامت زاب خیزم

ہم اکنوں بازت آرد بخت والا | برافسر سازدت لولوئے لالا

چو گفت ایں با ہزاراں بیقراری | قراری داد ازاں پس با ہزاری

نختش داد سوگند خداوند | کزاں برتر نباشد ہیچ سوگند

۵ بقرآن و رسول و شرع و ایماں | کہ نقض آں نگنجد در کریماں

بہ شمشیر و نمک سوگند دیگر | کہ ہست ایں شور تن واں آفت سر

کہ اندر دیدۂ و جان خضر خاں | نیندیشد گزند از دیدۂ و جاں

چو آئین وثیقت محکمے یافت | دو دل با عالم غم ہمدمے یافت

اشارت کرد شاہ محکم آئیں | بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں

۱۰ چراغ ملک را بردن شبانگاہ | بحصن گوالیر از منظر شاہ

تعالیٰ اللہ ندانم کاں چہ دل بود | کہ نزدش گوہرے زانگونہ گل بود

چکیدہ قطرۂ دریاوش از وے | فگند از روئے خود چوں قطرۂ خوئے

سکونت را عجب برپائے می داشت | کہ جاں میرفت دل برجائے میداشت

جگر میکند ہجرانش بصد زور | کہ در کندن نبودش ذرّۂ شور

---

۶- شور دل س ع[۲] = سوز تن حہ[۲] ۷- دیدۂ خان خضر خاں س ع[۲] ایضاً گزند دیدۂ و جاں س حہ[۲] ع[۲] ۸- وثیقت س س[۲] س[۳] حہ حہ[۲] ع[۲] ب د = وصیت س[۲] ع ۹- محکم داشتہ کیں س[۲] س[۳] ۱۰- گوالیر ع حہ[۲] ب = گالیر س[۲] = گالور س[۳] = کالیور حہ = والپور س ع[۲] ایضاً منزل شاہ ب ۱۲- چکیدہ گوہرے حہ[۲] ۱۳- جان میرفت و دل برجائے س س[۲] س[۳] حہ حہ[۲] ع[۲] ح ب ی = جان میرفت دل برپائے ع ۱۴- ہر آنش س ع[۲] -

جگر گوشه ز دیده میشدش دور | بدیده خونِ دل میداشت مستور

همیرفت و نمیشد طاقتش گم | ز چشمش دیده و از دیده مردم

درونش پاره پاره میشد از درد | برون آن درد پاره پاره میخورد

جدائی هر دو را چون کرد تقسیم | تو پنداری که یک جان شد بدو نیم

۵ روان شد نیم جان با جانِ پر غم | شهنشه ماند و نیمے جانِ درهم

سرِ سوزن نه سر رشته پدیدار | که بتوان دوخت آن دو نیمه یکبار

چو آن دیده ز چشمش بر کران شد | زگریه مردمِ چشمش روان شد

خضر میرفت و عقلش کرده ره گم | ز خضرائے فلک در نالش انجم

بدوله در نشست آن در کرم نشر | چو خیلِ مومنان در پلهٔ حشر

۱۰ در آن میزان روان کردند پویان | یکے خورشید و چندے ماه رویان

بهمراهی وزیرِ سخت کینه | نباتش در لب و زهرش بسینه

فریبِ روبهان بر شیر میراند | زبان میداد و آن شمشیر میراند

دمش میداد و آن دَورِ جفا بود | دلش میداد و آن قفلِ بلا بود

اگر پیداست دشمن، دوست خویست | بدهست آن دشمنے کو دوست رویست

---

۲- زچشمش س۳ ۳- بزور آن درد س۱ س۳ ح ع۲ ب = برون آن درد ع ح۲ ۵- باجانِ پرهم س۳ ۶- آن دو نیمه یکبار س۱ ح ح ع۲ ب = دو نیمه یکبار ع = آن دو نیمه یکتار ح۲ س ۱۰- خورشید و چندے س۱ س۳ ع۲ = خورشید و چندین ح۲ = خورشید و دیگر س۱ ب ۶ ح ۱۳- دَورِ جفا س۱ = دو دجفا س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب ایضاً دلش میداد س۳ ع۲ ح ح۲ ب = زبان میداد ع -

توان کردن ز تیغِ تیز پرہیز | کہ بیروں از نیام آید بخونریز
نیام است آنکہ دارد برق در میغ | بروں سو نرم و رنگین و زدروں تیغ
بسان پستہ و بادام شو نغز | کہ بیروں چوب خشک و اندروں مغز
نہ چوں حنظل منافق باش در دہر | نباتی پیکرے پر شربتِ زہر
۵ بسرعت میشد آں دستورِ گمراہ | بہانہ بست بر دستوریِ شاہ
گرفتارِ ذنب خورشیدِ تاباں | چو مہ منزل بمنزل شد شتاباں
دو روزے راہ زاں خورشید تف یافت | کہ برجِ گوالیار ازوے شرف یافت
چو گوہر خازناں راگشت تسلیم | بسے در ہر تعہد رفت تعلیم
بسنگیں قلعہ در پیغولۂ تنگ | نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ
۱۰ دراں تنگی ز غم دل تنگ مے بود | دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود
ز بے سنگی شدی چشمش چو دُرپاش | دو لرانی دلش دادی کہ خوش باش
چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں | غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں
ز غم جانش ارچہ در بیدادے بود | ولے بر روئے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست | ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
۱۵ شب و روز آں مہ و زہرہ بسر قد | ہمے بودند باہم و چوں دو فرقد

---

۱۔ بروں سو ہیزم رنگیں دروں تیغ ب ۳۔ خشک است از دروں مغز ب ۷۔ دو روزے راہ از آں سر حم حم۲ ع ع۲ = دو روزے راہ آں سر۳ ب ۱۲۔ در سینہ ب ۱۳۔ در روئے جاناں ب ۱۵ ہمے بودند باہم سر۲ سر۳ حم حم۲ ع۲ ب = ہمے بودند ہر دو ع —

زد و زخ شعلۂ غم گرچہ کم نیست / چو غم را غمگساری ہست غم نیست

اگر کوہیست اندوہِ دلِ ریش / سُبک باشد بروئے دلبرِ خویش

وگر آبست و آتش بر رُخِ یار / تواں خوردن بیانِ آبی و نار

بغم مونس طلب کآرام جانیست / غمِ بے مونساں یکو جہانیست

۵ رُخ ارچہ از سرکہ خوردن پُرز چین است / چو زیر ریش انگبیں سرکہ انگبین است

اگرچہ زہر خوردن عینِ جہل است / فسوں خواں چوں بہ نزدیکست سہل است

مے ارچہ رہنماید سوئے آتش / نمک چوں چاشنی دادش بود خوش

ہیلہ کو بُرنفتے خونِ دل رُفت / شود خرمائے تر چوں با عسل جفت

دو یکدل ہمچو جوزا روئے در روئے / بُدندی یکدگر دلدار و دلجوئے

۱۰ گہے او پیش ایں صد ناز کردی / گہے ایں بر لبِ او گاز کردی

گہ او بازو کشادی ایں خزیدی / گہ ایں گیسو سپردی او کشیدی

گہ او کردی ترنّم ایں ہمہ ہوش / گہ ایں گفتی فسانہ او ہمہ گوش

گہ او سر در کنارِ ایں نہادی / گہ ایں در زیر پائے او فتادی

دراں زنداں برآں دلہائے پُرسوز / بدیں حیلہ بسر میشد شب و روز

۱۵ بحسبِ حال گہ گہ خانِ غم کش / دلِ خود را بنظمے داشتی خوش

---

۶- بہ پیشِ تست سر ع[۲] = بہ نزدیکست سر[۱] سر[۳] ح = بہ نزدِ تست ع ب ۹- روئے در روئے سر[۳] حج حج[۱] ع[۱] = روئے برروئے سر سر[۲] ع ۱۴- براں دلہا حج حج[۲] ع[۲] = بداں ع ب

۱۵- خانِ غم کش حج حج[۲] ع[۱] ب ی = جانِ غم کش ع —

پریوش هم جوابے کرد آغاز ‏ بسحر ہندوی گشتی فسوں ساز

خضرخانے که بُد جاں در و بالش ‏ شبے با ایں غزل خوش بود حالش

## غزل از زبان عاشق

دمے با من نشیں اے یارِ دلبند ‏ که بر رویتو بکشایم دمے چند

۵ اگر بندی نهاد ایّام بر من ‏ خوشم کز زلفِ تست ایں دام بر من

بر ینگونه که بندم بست تقدیر ‏ اگر بندم کشاید چیست تدبیر

بروں آید چو ماهِ بختم از میغ ‏ همیں آہن شود بر دستِ من تیغ

بسے بودم به بستاں طرب جوئے ‏ کنوں لختے بزنداں هم کنم خوئے

نه من از یوسف اندر حسن بیشم ‏ که تنگ آید دل از زندانِ خویشم

۱۰ چو می آید ز تقدیر ایں همه چیز ‏ خضر بودم کنوں یوسف شوم نیز

به بندِ یوسفم غم گرچه کم نیست ‏ زلیخایم چو با من هست غم نیست

عروساں را ز روز زیور تواں کرد ‏ بود خلخالِ آہن زیورِ مرد

ازیں خلخالِ همچوں اژدهایم ‏ بکامِ اژدهاہیں مانده پایم

هنوز از پائے او خلخال در دل ‏ ز رویش هم خل و هم خال در دل

۱۵ شرابِ عیش چنداں داد ساقی ‏ که کم ماند آرزو در سینه باقی

---

۱- بشعرے ہندوی س[۳] ۲- پرو بالش س[۲] ء ۹- تنگ آمد س ب ۱۲- زر و زیور س س[۲] س[۳] حم حم[۲] ع[۲] ك = زر زیور ع ب ۱۴- هم خل و هم خال س حم ع[۲] ع = هم خله هم خال حم[۲] = هم خد و هم خال س[۲] س[۳] ء = هم خل هم خال ب -

کنوں کاں دَور شد چوں مے چہ جوشم | چو دَور خونست ایں خوں نیز نوشم

نگفتم شکرِ شادی چوں دراں دم | بگویم بارے اکنوں شکر ایں غم

گزشت آنکہ از نشاط و عشرت خوش | ہوسہا پختے ایں جانِ پُر آتش

ہوس کامید بود ہمنشینش | مسِ جانم است لعلِ آتشینش

۵ تو گوئی خواب بود است آنکہ ہر بار | بدولت بود مے چوں بخت بیدار

چو بختم را درآمد خفتنے سخت | مگر در خواب بینم زیں پس آں بخت

ولے چوں باد دلرا نیست خوابم | یقیں کاں بخت و دولت باز یابم

چو کرد ایں سوز روشن نیرِ شرق | مہ از ابرِ حیا بیروں زد ایں برق

## پاسخ از زبان معشوق

۱۰ زمانہ بیں چہ بے رحمت شد امسال | کہ برکند ارجمنداں را پر و بال

بطالع خضر را بود آں گرانے | کہ شوید دست زآب زندگانے

ولے برقے کزاں دارا برافتاد | گزشت از خضر و بر اسکندر افتاد

خضر را ہم ریاضِ عیش شد تنگ | کہ ماند اندر ریاضت خانۂ تنگ

ہنوز از وے ندیدہ روز و شب بہر | کہ دریا بستہ گشت از سردئے دہر

---

۱- چہ جوشم ح حم[2] = بجوشم ع ایضاً کہ دورِ خوں س[2] س[3] ع[2] ب ایضاً ایں مے نیز س[3] حاشیہ

۲- بگفتم شکر س س[2] ایضاً بگویم نیز س[3] ۳- ہوسہا پختے س س[2] حم ع[2] ح ب = ہوسہا ریختے ع

۵- آنکہ ہشیار ب = آنکہ یکبار حم ۶- خفتنے سخت س س[2] س[3] حم ع[2] ح ب = خفتنِ سخت ع

۷- کاں بخت س س[2] حم ع[2] ب = تخت ع ۱۴- بستہ شد ب -

جہانے غرق شد کاختر بزشتی — بروئے دجلہ زآہن راند کشتی
ایا ماہی کہ در راس آمدت پائے — بیا رآں پا کہ بر راسش کنم جائے
مرنج ارگشت پایت اژدہا سنج — کہ جائے کم بود بے اژدہا گنج
ورت زنجیر آہن بست تقدیر — نباشد چاں شیراں راز زنجیر
۵ ازاں آہن کہ گشتت زیور ساق — چو آہن سوختہ است ایں جانِ مشتاق
دل خود را بسے کوبم دریں درد — روا نبود چہ کوبم آہنِ سرد
زبندت من برآنم آرزومند — کہ بکشاید زمانہ بندم از بند
ولے ترسم کہ بینم زیں غمِ خویش — چو دلبندِ توام بندِ دلت بیش
بغیرت ہم زبندت میسکنم جوش — کہ پایت را چرا گیرد در آگوش
۱۰ بپایت ار از گرانی نبودم بیم — نہم من ہم زبازو حلقۂ سیم
چو من ایں سیم نپندم در آنجائے — زآہن بار چوں بینم براں پائے
گرفتی کامدت زایزد مخور غم — کاسیرِ ایں گرفتند اختراں ہم
نگیرد چرخ جز پر مانگاں را — کہ ندہند ایں محل بے پائگاں را
مہ و خورشید را گیرند پیوست — بکوکب کم زند گیرندۂ دست

---

۲ - راس س[۲] س[۳] حم حم[۲] ع[۱] ب = راست ع ایضاً برراسش کنم حم[۲] = برراہش ع حم ع[۲]
۵ - چو آہن سوختہ است حم حم[۲] ع[۲] ب = چو آہن کوفتست ع ۹ - آگوش س س[۲] س[۳] حج حج[۲] ع ب = ہم آغوش ع ۱۳ - بے پائگاں را حم[۲] = بیگانگاں را حم = بے مایگاں را ع ع[۲] (اس آخری صورت میں قافیہ باقی نہیں رہتا)

گرفت اختر چو خورشید زمینت   گرفتِ اختراں باد اہمینت

## عزمِ سلطانِ عالم سوئے عالم دیگر و سلب کردنِ کافورِ محبوب رجولیتِ فحولِ ملک و بروشنائیِ در چشم ملوک نشستن و دیدهٔ قُرّۃ العین علائی را کافور وام گردانیدن و دراں قصاص دیده و سر ہم باد دادن

گرت در سینه چشمے ہست روشن   بعبرت بیں دریں فیروزه گلشن

۵

ازیں گلہا که بینی گلشن آباد   برنگ و بوئے چوں طفلاں مشو شاد

که بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک   چنیں گلہا بسے کرد است خاشاک

نگر تا چند گلبن تازه بشگفت   که از یک صدمهٔ دے بر زمیں خفت

۱۰ نگر تا چند سرو آزاد برخاست   که شد پست ار خزا نرا باد برخاست

نگہ کن تا کیانرا ز آفرینش   دریں نزہتگه آمد چشمِ بینش

نگر تا چند رخشِ کیقبادی   خرامید اندریں صحرا بشادی

مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت   نگہ کن تا بہ بالائے کیاں تافت

---

۱۔ باد اہمینت س۱ حج۲ ب = باشد ہمینت ع حج (س۳ اور ع۲ میں کاتبوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)

۸۔ زیں خاک س۱ س۲ س۳ حج ع۲ = ایں خاک حج۲ = زخاک ع ۱۱۔ نگہ کن تا کیاں را س۳ حج حج۲ ع ب = نگر تا کیاں را س۱ س۲ (اس صورت میں شعر موزوں نہیں رہتا) = نگر گر خاکیاں را ع

۱۳۔ سبز اشیاں ع۲ کا = سبز آسماں حج حج۲ ع ب (یہ شعر دیوان نہایت الکمال میں بھی موجود ہے)

نسیمی کاں وزد ہر صبحگاہی  نگرتا بر چہ گلہا داشت راہی
خیالے راکہ نقشے بر زُلال است  اُمیدِ دیرپاییتن محال است
دریں بیرانہ عقل آنرا پسندد  کہ در روے رخت بندد دل نہ بندد
بدانائی خورد ہر چہ آیدش پیش  کہ چشمہ بیش زاید چوں کشی بیش
۵ جہاں را خوش خور اے کت کامِ دل ہست  کہ نبود کامِ دل پیوستہ بر دست
چہ بندی در گرہ نقدِ رواں را  گرہ بندار توانی نقدِ جاں را
چو نتواں نقدِ جاں برجایگہ داشت  چرا نقدِ دگر باید نگہ داشت
چہ سود از گنجِ افریدوں و ضحّاک  کہ خوردِ خاک گشت و خوردشاں خاک
اگر خود قُرصِ زرداری جہانے  پس از مردن شوی محتاجِ نانے
۱۰ سہ نانے کہ مفلس را دہی خور  سہ چتریست در گرمائے محشر
در افزوں بخشی افزونست مزدت  تو دہ تا خاک ماند بہرِ مزدت
اگر خواہی ذخیرہ چیزے از پس  ذخیرہ نامِ نیکت در جہاں بس
بخور مگذار وجہِ یک قناعت  کہ افسوسے نمی ارزد قناعت
مشو چوں خسروانِ سُست بنیاد  کہ باقی ماند از یشاں گنجِ شداد

---

۲-دیرپاییتن حم حم۲ ع۱ ی عا = دیرپابستن ع ۶-چہ بندی حم حم۲ ع۱ ب عا = چو بندی ع
۸-چہ سود از گنج سا۳ حم حم۲ ع۱ ی ب = چہ شد ایں گنج ک = چہ شد از گنج ع ۹-قرص خور سا ع۲
ک الیضاً بوئے محتاج سا۳ ح۲ ۱۱-تو دہ سا سا۲ سا۳ حم حم۲ ع۱ ب = بدہ ع ۱۲-نمی ارزد متاعت
سا۳ ح حم حم۲ ع۱ ب = نمی ارزد قناعت سا۲ ع -

چو خسرو شو گدائی خوش سرانجام — کزو باقی نخواهد ماند جز نام

دریں نامہ کہ نامش باد باقی — چنیں خواندم نمطہائے فراقی

کہ چوں شہ را بحکمِ لایزالی — ق — شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی

درونش را دراں غمہائے جانی — تواں رفت و فزوں شد ناتوانی

۵ دلش خوں میشد و بیروں نمیداد — جگر را غوطہ جز در خوں نمیداد

فرو میریخت خونِ ناب خوردہ — چو دیوارِ گلِ خام آب خوردہ

یکے رنجش گرفتہ در جگرگاہ — دگر قطعِ جگر گوشہ جگرکاہ

وزیں ہر دو بتر خوئی جفا ساز — کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز

ستیزی سخت کیں رسمِ جہالت — کہ ہرچہ آں من کنم گشتن محالست

۱۰ جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد — چو در سینہ است دشمن چوں تواں کرد

سہ دشمن در دروں گشتہ بلا سنج — غم فرزند و خوئے ناخوش و رنج

گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگر جائے — بریں ہر سہ اجل شد کارفرمائے

ز شوال آمدہ ہفتم پیاپے — سنہ ہفصد سہ پنج بر سرِ وے

کزیں دیرِ سپنج آں شاہِ آفاق — بروں از ہفت گنبد بر دشش طاق

۱۵ برو کرد آنچناں شیرِ فلک زور — کہ شد زانگونہ شیرے طعمۂ گور

---

۴ - یہ شعر سوائے نسخہائے ش۳ ح۲ و کے اور کسی نسخہ میں نہیں پایا گیا۔ مگر ع میں اسکو ۱۵ کے بعد لکھا ہے

۶ - فرو می ریخت ح۲ = فرو می خورد ع ۸ - کہ گر مردم س ۹ - رسم جہالت ح۲ ک = رسم جہالت ح ع۱

ایضاً من کنم ش۳ ح۲ ک = می کنم ح ع۲ ب و ۱۳ - نیز بر ش ش۳ ۱۵ - طعمۂ مور ک -

نگر تا چند زینساں شیرِ پر بیم | شکارِ گور شد زیں آہوئے سیم
عجب ناوک زنی کو گاہِ نخچیر | شگافد مور واژدرہا بیک تیر
چو بو یحیٰ برآرد لطمۂ خویش | چہ سلطاں زیرِ آں لطمہ چہ درویش
دریں ایواں کہ مینی لعبتے چند | بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند
۵ کہ لعبت بازِ ایں ہر ہفت پردہ | ق کہ لعبت میکشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش | چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین است | کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازین است
گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ | زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج | کہ زیرِ تختۂ گل خواست شد عاج
۱۰ خرد بیند چو گردد استخواں سنج | کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز | کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم | چہ چندیں بہر خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک است | خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک است
چرا باید گرفت آں کشور و شہر | کزاں ندہند بیش از چار گز بہر
۱۵ سزد خورشید را نیز ایں سزا کرد | کہ گیتی روز بستد شب رہا کرد

---

۲۔ گور و اژدرہا ب ک ۳۔ پیش آں لطمہ ک ۴۔ بجعد و زلف ک ۵۔ لعبت میکند س ع[۲] ک ۶۔ کردنش حم حم[۲] ع[۲] ب ک ۹ = کردن ع ۱۲۔ خاک است ۔ چاک است س[۳] ۱۴۔ باید گرفتن س ۱۵۔ چوں ایں سزا ع ا۔

نشاید بر سرِ چرغی کلہ داشت ۔۔۔ کہ گیرد صید و نتواند نگہ داشت
غرض گشت ایں حکایت در جہاں عام ۔۔۔ کہ شد پیمانہ پُر جَسم راز نہ جام
زمیں درلرزہ گشت از نقلِ یکذات ۔۔۔ بدا الزلزال اذ نادت علامات
علا از تخت رفت و رفعت از تاج ۔۔۔ شہابے جائے ماہی کرد معراج
۵ فلک زاں جا کہ دارد رسم و پیشہ ۔۔۔ ق کہ کو شد در جفا کاری ہمیشہ
دگرہ بازیِ دیگر برانگیخت ۔۔۔ کہ نتواند دو صد بازیگر انگیخت
بگیتی دا دھر سُو فتنہ را زور ۔۔۔ جہانے بے نمک را کرد پر شور
کشید ند از بروں گردنکشاں ریش ۔۔۔ دروں ارکانِ ملک آمد بتشویش
بزرگانرا ہنرا ہنر گردشید ا ۔۔۔ ضعیفاں را خزا خز گشت پیدا
۱۰ چنیں باشد شہاں را گردشِ بخت ۔۔۔ کہ ایں زر یابد و آں گم کند رخت
غرض چوں رفت ماہِ ملک در میغ ۔۔۔ بجنبیدن درآمد فتنہ را تیغ
ہنوز آں ماہ را نابردہ در مہد ۔۔۔ کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد
سُبک نامہربانی را رواں کرد ۔۔۔ کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
نشاید میل میل آنسو بہ تعجیل ۔۔۔ کہ نورِ دیدہ ُشہ را کشد میل

---

۳- درلرزہ شد سا (مصراع ثانی عربی تھا کاتبوں نے اُس کو خوب مسخ کیا ہے۔ ہمارے مصحح سابق جناب مولنا شوکت صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف سا تصرف کرکے اُس کو فارسی بنا دیا ہے: بدیں زلزال اُفتاد انقلابات اور نسخہ ث میں بجائے عربی مصرعے کے ایک فارسی مصراع تصنیف کرکے چسپاں کر دیا گیا ہے: چنیں باشد شہاں را گردش آفات) ۶- دو صد بازیگر سا، ح۳ ح۱ ع۲ ب = دو بازیگر بر ع -

شتابان رفت سنبل تشنه چون باد — غبار آلوده سوی سرو آزاد

خضرخان را خبر شد کامد آن خار — کزان با دام چشمش یابد آزار

به تسلیم قضا بنشست خندان — نرفت از جای چون ناهوشمندان

چنین تا آن غبار آلوده از راه — برآمد برفراز قلعه ناگاه

۵ بران جان گرامی با تنی چند — رسید آهخته بر گل سوسنی چند

چو آن دیده بر آن خصمان نظر کرد — همان چشمی که خواهد رفت تر کرد

بگریه گفت ما ناشه فروخفت — کزیشان فتنهٔ خفته بر آشفت

چه حالست این و این جوش از پی چیست — برین زندانی این بخشایش از کیست

ورامید خلاص آن خود نباشد — ق که دشمن لایق مسند نباشد

۱۰ وگر بر دیده ور جانست فرمان — منم فرمان پذیر از دیدهٔ و جان

جوابش داد سنبل کای گل بخت — چه باشد سنبلی با صدمهٔ سخت

بحکمی کان بسختی تند بادیست — گیاهی را نه جای ایستادیست

منم سنبل ترا یک بنده داغی — نه آن سنبل که شد آبی و باغی

بشارت میدهم باری نخست — که حکمی نیست بر جان درست

۱۵ ولیکن در چنین فرخ جمالی — همی خواهد فلک عین الکمالی

---

۴ - نرفت از هوش س[۱] س[۲] س[۳] ع[۲] ۵ - رسید آهخته بر گل س حم[۲] ع[۲] = آهیخت بر گل س[۲] حم = آهخته از گل س[۱]
= آمیخت با تن ع ۱۲ - باد است - ایستاد است س[۱] س[۲] س[۳] حم[۲] ع[۲] ب ع ایضاً چه جای س[۱] س[۲] س[۳]
= نه جای حم حم[۲] ع[۲] ب ع -

مرنج از من کہ از من نیست ایں زور | کہ چوں خود خواہد اختر جملہ را کور
چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور | ق بچشمش چوں بچشمِ مُردہ کافور
ہمی خواہد ز رائے سُست تمیز | کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز
چو خاں دانست کامد تیر تقدیر | شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر
۵ برغبت داشت نرگس پیشِ سنبل | کہ خواہی خار م افگن خواہیم گل
چو دید آں حال سنبل چارہ ناچار | عنیفاں را زہر سو کرد برکار
کہ بفگنند سروِ راستیں را | بیا زردند چشمِ نازنیں را
کسے کز بہر زخمِ چشم زد نیل | رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل
چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش | چگونہ تاب میل آرد بیندیش
۱۰ چو پر خوں شد خمارے نرگسِ وے | خمارے گوئیا تے میکند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے | کہ شد چشم و خمارش ماند برجائے
بدیدہ ہر کس اندر درد میکرد | وے از دیدہ مے افشاں شد زہے درد
اگر بود از فلک زینگونہ بیداد | فلک کور است یارب کورتر باد
ستارہ بر شہابی تافت چوں میل | کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل

۲- چہ بود سا۲ حہ ع۲ ۳- رائے سُست و تمیز حہ۲ ب ۸- بہر چشم زخم حہ۲ ع۲ ب ایضاً۴ رسیدش چشم زخمے سا۲ حہ۲ ب = رسیدش چشم زخم سا۲ ع۲ = رسیدہ زخم چشمش ع ۱۰- خمارے گوئیا خوں میکند تے سا۳ ۱۴- ستادہ بر شہابی تافت حہ = ستارہ ہم شہابی تافت سا۲ = ستارہ بر شہابی تافت ع۲ = ستارہ بر شہابی یافت حہ۴ = ستارہ بر شبی ہی تافت د۔

جہانے خستہ شد کز بس خرابی | شد آں با دام عنابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را | بچشم خویشتن خواند آں رقم را
وگر پرسی سوادش کز قدر بود | اِذَا جَاءَ الْقَضَا عَمِیَ الْبَصَر بود
چو سنبل کرد زانساں خار خارے | خزانے در فگند اندر بہارے
۵ زبس خجلت شدہ در خویشتن گم | در آں نامردمی ترساں ز مردم
شتاباں سوئے حضرت راہ برداشت | زفعل خود بہر گام آہ برداشت
چو در حضرت رسید آں کار کردہ | ق | زکفراں سنتِ کفار کردہ
دلے بے زور و جانِ سست مایہ | ہراساں از در و دیوار و سایہ
سبک پیوست با صد روئے زردی | بکافوری کہ کرد ایں جملہ سردی
۱۰ نوازش کرد ش آں بے مہرِ بد عہد | کہ بودش در بلاہائے دگر جہد
چو گل کردش میانِ سیم و زر غرق | کہ سنبل را نماند از سرخ گل فرق
بشغل خود نیابت دار کردش | بباغِ ملک امیر بار کردش
چو بر حجاب میری داشت از بخت | دراں میری نیابت دادش از تخت
بہارِ فتنہ خلق از دور دیدید | کہ بارِ سنبل و کافور دیدید

---

۲- خواند آں رقم را سر حر حر۲ ع ا ب ی = دیداں رقم را سر۲ ث = خواند ایں رقم را ع ۴- خزانے درفگند اندر سر۲ سر۳ ع حر۲ = خزانے را فگند اندر حر پ ی = خزاں افگند اندر نوحا = خزاں را در فگند ابر ع ۶- سنتِ کفار سر۲ سر۳ حر حر۲ ع ا ب = منت کفار ع ۱۰- بناہائے دگر سر۲ سر۳ حر حر۲ ع ا ب = بلاہائے دگر ع ۱۴- از دور دیدند- کافور دیدند سر۲ سر۳ حر حر۲ ع ا ح ب ی = از دور میدید- کافور میدید ع-

وزیں سو خضرِ یوسف روئے چوں دید | کہ چشم آز ارِ یعقوبیش بخشید
---|---
بسے مینو است دادِ خود زدا دار | بدر دِ چشم کردہ دردِ دل یار
رُخ از خونابۂ دل ریش می کرد | بزرگاں را شفیعِ خویش می کرد
اگرچہ کُند بودش تیغِ شاہی | ز فقرِ شس بود شمشیرِ الٰہی
۵ وگرچش بود پا لغزِ نہانی | چنانکہ افتد زمستی و جوانی
ولے ہم داد نیروئے تمامش | بذیلِ دولتِ پیرا عتصامش
زہی نیرو کہ در پنجاہ فرسنگ | سرِ بدخواہ زد شمشیرش از چنگ
فلک زانجا کہ در پاداش سرہاست | دعائے دردمنداں را اثرہاست
زمانہ ساخت تیغے ز آہِ مظلوم | سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
۱۰ چو گفتم سر بسر بکشایم ایں نطع | کہ خونریزِ سرش چوں بود با قطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی ق | کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش بیدار ہم بود | کش از ہر خار رخارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغیست قاطع | رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نہانی دادش افیونے زمانہ | کزو ہوش و خرد شد برکرانہ

---

۶- ولے ہم بود سا۲ سا۳ (ع۲ میں اس مقام سے ۲۹ شعر غائب ہیں۔ غالباً جس نسخہ کی یہ نقل ہے اُس میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہوگا) ۱۲- اگرچش خاطرے سا۱ = اگرچش خاطر حم حم۲ = اگرچہ خاطرش سا۲ ب ۱۳- رسید آورد سا = رسیدن داد ب ۱۴- دادش افیونے سا۳ = افیونِ ک = افسونِ سا۲ حم حم۲ ع = داشت افسونے ب۔

بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلّاب — کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قُرصی کاندریں بالا و شیب اند — چو نانِ کیسہ پُر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید — بخور گرت از سر و گردن نباید
مبیں دولت کہ دارد پاسِ جانت — چو وقت آید کُشد ہم پاسبانت
۵ ہمیں دستور کز پاسِ نمک ماند — نمک خوارے دو سہ در پاسِ خود خواند
چو او بگزاشت از حقِ نمک پاس — نمک خواراں خورانیدندش الماس
چو از تیغ و نمک سوگند بودش — نمک شمشیر شد سر در ربودش
چو او بر دیدۂ منعم جفا کرد — سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد
بچشمِ کس چو کس خارِ ستم داد — بباید چشمِ خود با سر بہم داد
۱۰ غرض القصّہ آں کافورِ بے نور — بتنبولِ اجل چوں گشت کافور
یکے از نیک خواہاں قاصدے جُست — بدیں مژدہ گل و تنبول بر دست
نہانی رفت سوئے خانِ والا — حکایت کرد سِرِّ حق تعالےٰ
کہ خصم ار چشم زخمی را سبب گشت — سرش را تیغِ کیں چوبِ ادب گشت
چناں کردندش از شمشیر مقسوم — کہ در جمعِ سہ عالم چارم سوم

۳- بخور گرت حہ حہ۲ ب = بخورارت سا۳ = بخورکت ح = بخورگرع ک ایضاً گردن نشاید سا۳ عا
۸- دیدۂ جانش سا سا۲ حہ ک ء = دیدہ جانش ا۱ سا۳ ب حہ۲ = دیدۂ حالش ع ۱۰- خورد کافور سا۳
۱۲- خانِ والا سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ب ک = خضرِ والا ع ۱۴- سہ عالِ چارم سوم حہ ک ع ء = سہ
عالم چہار (دیا) چارم سوم سا۲ حہ۲ ب = سہ عالم چارم از سوم سا-

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ | بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
بخنداں شادماں گشت اندر آں کار | کہ ہر کس را بہ نوبت دید تیمار
کسے کز چرخ نوبت رنج دارد | برنجد گرچہ نوبت پنج دارد
چو باشد نوبتے را نوبتِ کوب | کے از میرِ علم بوقی خورد چوب
۵ علم زینگونہ بر عیوق تا کے | بر ینساں در ہزیمت بوق تا کے
اجل بر کاسۂ سر نوبت آغاز | ملک بر کاسِ نوبت میکند ناز
خضر خاں چوں زغیب انصافِ خود یافت | کرم را جائے شکرِ بعید دیافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید | ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
برآں بدخواہِ بے تمیز بگریست | برو بگریست بر خود نیز بگریست
۱۰ چو تنگیِ دلش جاں را ادب کرد | ز دل در گوشِ جاں نحنے طرب کرد
وزیں شیریں ترانہ با دلِ ریش | حدیثِ دردِ خود میگفت با خویش

## غزل از زبان عاشق

سپاسِ پادشاہی میکنم یاد | کہ چشمم بستد و بینائیم داد
کہ بینم زیں نظر نظّارۂ دہر | بہر بینش ز بینائی برم بہر
۱۵ نہ بیند چشمِ سر رازِ نہاں را | بچشمِ دل تواں دیدن جہاں را

---

۴۔ کہ از میر س۱ ح ۹۔ برو بگرست و بر خود س۱
۱۱۔ دریں شیریں س۱ س۲ ح ح۲ ع اب = وزیں شیریں ع
۱۵۔ نہ بیند س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ب = نہ بینم ع ۔

چہ شد گر نرگسے کم شد ز باغے — چراغے رفت و آمد شب چراغے

غلط بینی گر از سر رفت گو رو — کہ نورِ بے غلط در سینہ شد نو

چو دیدم روشنائی خود ہمیں بود — کہ دل نوری شد از خاکِ زمیں بود

چہ بیند بینشی کز کم نمائی — دہد خاکِ سیاہش روشنائی

۵ چرا از چشمِ دل بینا نگردم — کہ از شبہائے قدرش سرمہ کردم

گر از ان چشمِ من بستد زمانہ — کہ کردم جائے بت در چشم خانہ

نشاید کامِ دل راندن ز حد بیش — کہ ناید ز آسمان ناکامیِ پیش

چو در دنبالِ ہر گل خار خاریست — ق پیاپے ہر شرابے را خماریست

خوش آنکس کو بسہلے گشتِ خرسند — کہ بعد از سرکہ شیریں تر بود قند

۱۰ فسوسِ چشم ناید بیش از نیم — کہ نتوانم کہ روئے دوست بینم

ولے گردد ہم از دل باز معلوم — کہ از دل بینم ار شد دیدہ محروم

بیا اے ہمدل و ہمدیدۂ من — رفیقِ روزِ بر گردیدۂ من

گر از من دور شد فرِّ الٰہی — ق کہ نابینا نیابد پادشاہی

نشستِ من کہ با تو ہر زمان است — مرا شاہی و سلطانے ہمان است

۱۵ چہ غم چوں من شدم با تو پری شاد — اگر تختِ سلیماں را برد برباد

---

۴۔ کہ دل کوری سد از خاکِ مہین بود ح ۷۔ ناکامیِ بیش ۳؎ ح ح۲ ب = ناکامیِ خویش ع ع۲

۱۱۔ کہ از دل س ۲؎ ۳؎ ح ح۲ ع۲ ب = کم از دل ع۔ ۱۳۔ گر از ما ح۲

۱۵۔ سلیماں را برد ۳؎ ح ح۲ ع ح ب = سلیماں رفت بر ع۔

ور از من شد نگینِ ملک واپس | نگینِ ملک من لعلِ لبت بس
وگر خاتم بدستِ من ز جم نیست | از آں خاتم دہانت نیز کم نیست
وگر کیخسروے بو داست و جامے | ق کز آں ہر دو بگیتی ماند نامے
من آں کیخسروم در زیر پایت | کہ جامم شد رُخِ گیتی نمایت
۵ مدام ایں جامِ جم بر دستِ من باد | میش در کامِ جانِ مستِ من باد
دو لرانی چو بشنید ایں ترانہ | ز سوزِ دل بروں داد ایں زبانہ

## پاسخ از لبِ معشوق

مباش اندیشہ مند اے ناز پرورد | اگر نازت بدل شد باغم و درد
کز آں گونہ کہ شادی رفت برباد | ندارد نامرادی نیز بنیاد
۱۰ نہ دولت راست پیوست استواری | نہ محنت نیز دارد پائداری
جہاں را باہمہ جور ایں روش ہست | کہ نبود شیون و شادیش پیوست
گر آرد محنت و گر کامرانے | بکم مدّت بر دھر دو کرانے
برو دِ نیل ماند دَورِ افلاک | کہ ہم گل می برد ہم خار و خاشاک
زر و مال ارچہ مردم را جمال ست | جوے نہ ارزد چو ناپائندہ حال ست
۱۵ چو دست از رفتہ و آیندہ خالیست | مُرادِ دل ہماں را داں کہ حالیست
چو حال اینست بنشیں شاد با من | منال از جور و از بیداد با من

---

۶۔ بروں زد ۳ ۱۱۔ ایں ہنر ۱ ح ح۲ ع۲ = باہمہ چوں ایں ہنر ح۔

رسید از انجمت عین الکمالے — رسد ایں ہر کرا باشد جمالے

نہ ہرپے گفتۂ آخر بردیم — کہ ہرگز دیدہ بے رویت نجویم

مرا چشم از پئے روئے تو باید — چو رویت ہست چشم ار نیست شاید

گر آں گفتن ز روئے راستی خاست — مرا بر روئے خود داں دیدۂ راست

٥ وگر نا راست بودہست آں منو دار — ندارد عشق با نا راستاں کار

برآرم من ہم از سر چشم خود را — ولے یک نکتہ ہست ایں چشم بد را

کہ گر چشم تو ماند از دید نم واۓ — تو مردے دل توانے داشت بر جاۓ

منم زن ند ہدار روئے تو جانم — بدیں دل من چگونہ زندہ مانم

ور اندر جان روشن دانی از من — ق کہ بہر دیدہ ایں عذر یست روشن

١٠ بگواے دیدہ و جان گزیدہ — کہ اوّل جاں کشم آنگاہ دیدہ

چو دل دادت بجان و دیدہ منزل — فدا با دات جان و دیدۂ و دل

## کشیدنِ اجل شمشیرِ اَلوَقتُ سَیفٌ قَاطِعٌ بر سرِ تاجورانِ سرِ یرِ شہادت آں بہشتیان بردست زبانے چند و گزاردن تیغ بر سر ایشاں بحر مشہور کہ اَلسَّیفُ مَحَّاءُ الذُّنُوبِ

شراب عشقبازاں آب تیغ است — بہر عاشق چنیں آبے دریغ است

---

٣ - رویت ہست س١ س٢ حہ حہ٢ ع١ ب = رویت نیست س٣ ع ٤ - خود دان س١ س٢ س٣ ع٢ = خود آں ع حہ٢ = خود زاں حہ ٨ - بدیں دل س١ س٢ حہ حہ٢ ع٢ = بریں دل س٢ ب ع ١٢ - زبانیہ چندک = زبانے چند حہ٢ ع٢ = زنار دارے چند ع حہ ء -

کسے کز زخمِ بارانش فتد موئے — بزخمِ تیر باراں کے نہد روئے

بسا عاشق کزش آمد ارّہ برفرق — کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق

بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں — سرش خوں گرید و لبہاش خنداں

چو مہرِ دوست دل را شد عنانگیر — نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر

۵ جمال و شوق تا در دل بکارند — خبر کے باشد ار خنجر گزارند

شنیدی قصۂ یوسف کہ تا چوں — بتاں را دست شو یا ید از خوں

زنی کاں حسن را نظّارہ کردہ — ترنجش برکف و کف پارہ کردہ

عروسانے کہ حسنِ شہ پسندند — حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند

چہ داغست ایں کہ ہر جا می نشانم — چہ خونست ایں کہ ہر سو می فشانم

۱۰ کسے روشن کند ایں آتشیں سوز — کہ روزی سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را — نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را

کسے کآگاہ شد زیں قصۂ درد — ز ہر حرفے بسینہ دشنۂ خورد

ازیں گلہا کہ ہر برگے خراشیست — ہر آں خارے کہ بینی دور باشیست

چہ خارا وش ولے باشد کزیں خار — نیابد ہمچو خارا از آہن آزار

---

۲- بارانِ خوں س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب عا = بارانِ خود ع ی ۴- شد دل را س س۳ ۵- بکارند س۳ ح۲ ع۲ = نگارند ع ح ب ۶- بتاں را س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب ک ی = زناں را ع ۷- نظارہ میکرد- پارہ میکرد س۳ ۱۰- بدیں سوز ح ح ی ۱۱- داغِ نہاں را س س۳ ح ح۲ ع۲ ب = رازِ نہاں را س۲ ی ع ایضًا پے برد س۲-

کسے کو سر نہد در پائے خوباں | سرش بگریزد از تن پائے کوباں

چو مرغے شد بہمانی ہوسناک | ز خونِ خود دہد مہمانئے خاک

بطے بر باز شد باز آمدش پیش | کہ سازم جائے تو در سینۂ خویش

مبیں گلبرگِ خنداں چوں نگارے | تو آں بیں کش برابر ہست خارے

۵ مبیں زیبائے خوبانِ مہوش | ازاں کز دور بہ دیدن در آتش

مبیں آب از لطافت راحت انگیز | تو بہرِ غرقہ بینش جنبشِ تیز

برآں یاری کہ خوں از دوستی خورد | نشاید اعتمادِ دوستی کرد

بتاں کز غمزہ خوں کردن توانند | ندانم تیغِ خوں بہرِ چہ رانند

## حکایت

۱۰ شنیدم عارفی شاہد پرستی | ز خونابِ دلِ خود بود مستی

بجام از چشمِ پُر خوں بادہ داشت | نظر در روئے سلطاں زادہ داشت

چو سلطاں زادہ کردی گوئی بازی | وے از گریہ زمیں کردی نمازی

شناسا بود چوگاں بازِ طنّار | ز چوگاں بازیِ آں پیرِ سرباز

چو ماہے چند زیں بازی برآمد | ز تشویشِ ذنب مہ را در آمد

۱۵ بخاصاں گفت کاندر خوں ستیزند | بشمشیرِ بلا خونش بریزند

---

۸ ۔ خوں کردن س۳ حہ حہ۲ ع۲ ب ی = خونِ خوردن س۲ ع ۱۲ ۔ عاشق بازی س۳

۱۴ ۔ زتشویشش ذنب مہ را در آمد حہ۴ = زتشویشِ ذنب مہ را در آمد حہ ع۲ ک ءع = کہ تشویشِ ذنب مہ را در آمد حہ ۔

دو دیدند آنهمه فرمان پزیران — که از آهن کنند آن قلعه بیران

چو دید آن مهربان بیمهریِ دوست — چو مه در سلخ بیرون آمد از پوست

بزاری گفت من خود زین دلِ ریش — همی خواهم بصد جان مردنِ خویش

ولے دارم اُمید از چو تو شاہے — درین کشتن بسویم یک نگاہے

۵ دلِ شاه اندران گستاخ روئی — تغیّر کرد زان گستاخ گوئی

اشارت کرد زو داز چشمِ خونریز — که زودش سر بُرند از خنجرِ تیز

هنوز او در اشارت غمزه زن بود — که جان مشتاق را بیرون زتن بود

چو بر عاشق اشارت تیغِ خون است — سیاست کردن از رحمت برون است

خضرخانے که چون وحشِ شکاری — زغمزه داشت در جان زخمِ کاری

۱۰ نشستے عاقبت زان زخمِ دلدوز — بروزِ ماتمِ خود بهترین روز

چه حاجت بود چرخِ بیوفا را — برو راندن زخون تیغِ جفا را

ولیکن چون چنانش بود تقدیر — گسستن کی تواند بسته زنجیر

مع القصه نهانی دانِ این راز — زگنجِ راز زینان در کند باز

که چون سلطان مبارک شاه بے مهر — ق — زتلخی گشت بر خویشان ترش چهر

۱۵ صلاحِ ملک در خونریزِ شان دید — سزاواری به تیغِ تیز شان دید

---

۴۔ کن نگاہی سا، ع[2] ۶۔ نسخہ ع[2] میں یہاں سے ۲۲ شعر غائب ہیں۔

۱۱۔ بکیں سا، ح، ح[2]، ب، ك، ى = زخونِ ع —

برآں شد تا کند از کیں سگالی ‏ ‏ زانبازانِ ملک اقلیم خالی

نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد ‏ ‏ نموداری بعذر از دل بروں داد

کہ اے شمعِ ز مجلس دور ماندہ ‏ ‏ تنت بیتاب و رُخ بے نور ماندہ

تو میدانی کہ از من نیست ایں کار ‏ ‏ ستم کش ماند و کیسو شد ستمگار

۵ گرت بندی است از گیتی خداوند ‏ ‏ چو وقت آید ہمت بکشاید ایں بند

نمی شاید دریں اندیشہ تعجیل ‏ ‏ بہنجار از وحل بیروں رود پیل

کنوں ما ہم دراں ہنجارِ کاریم ‏ ‏ بہنجاری ازیں بندت برآریم

چو درخوردی کہ باشی مسند آرائے ‏ ‏ برائے قلیمے کینمت کار فرمائے

ولے مہرِ کسے کاندر دلت رست ‏ ‏ نہ درخورد علوِ ہمتِ تست

۱۰ دولرانی کہ در پیشت کنیز یست ‏ ‏ کنیز ار مہ بود ہم سہل چیز یست

شنیدم کانچناں گشت ارجمندت ‏ ‏ کہ شد پابوسِ او سرو بلندت

نہ بس زیبا بود کز چشمِ کوتاہ ‏ ‏ پرستارِ پرستاری شود شاہ

کدو در صحنِ بستاں کیست بارے ‏ ‏ کہ جوید سربلندی با چنارے

خسے کو بر لبِ دریا نہد پائے ‏ ‏ برد بادش بزخمِ سیلے از جائے

۱۵ تمنائے دلِ ما میکند خواست ‏ ‏ کہ زاں زانو نشیں بربایدت خاست

---

۲- بعذر س۲ ح۲ ۷- ماہم س س۱ س۲ ح ح۲ ب- باہم ع ایضاً کہ باہنجار ازاں ب

۹- علوِ منزل س۲ ۱۲- بود شاہ ب

۱۴- برکفِ دریا س = برسرِ دریا ب -

چو زینجا رفت باز اینجا فرستش — بپائیں گاہِ تختِ ما فرستش

چو سودائے دلت کم گشت چیزے — دہیمت باز تا باشد کنیزے

چو شد پیغام گوئی و برد پیغام — خضر خاں را نماند اندر دل آرام

ز خشم و غصہ کرد آں ماہ در سلخ — چو مے ہم گریہ و ہم خندۂ تلخ

۵ نخست از دیدہ لب را جوشِ خوں داد — پس آلودہ بخوں پاسخ بروں داد

کہ شہ را ملک رانی چوں وفا کرد — دولرانی من باید رہا کرد

چو دولت دور گشت از خانۂ من — دولرانی است دولت رانۂ من

وراں دولت ہم از من دور خواہی — مرا بے دولتے بے نور خواہی

چو با من ہمسر است ایں یارِ جانی — سرِ من دور کن زاں پس تو دانی

۱۰ پیام آور چو زاں جانِ غم اندود — ببرجِ شاہ برد آں آتشیں دود

شہنشہ گرم گشت از پائے تا فرق — بگرمی خیرہ خندی کرد چوں برق

بر آمد شعلۂ کیں را زبانہ — بہانہ جوئے را نو شد بہانہ

بتندی سرسلاحی را طلب کرد — کہ باید صد گروہ امروز شب کرد

روا اندر گوالیر ایں دم نہ بس دیر — سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر

۱۵ کہ من ایمن شوم زانبازیِ ملک — کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک

بفرماں شد رواں مردِ ستمگار — کبوتر پائے بند و جرہ ناہار

---

۶- کہ با سہ س۱ ۱۰- چو از خانِ غم اندود ب۱ ایضاً ببرجِ شہ رساند س۲ حاشیہ -

شبا روزی بریدآں چند فرسنگ — رسید و برز برکرد ازتہ آہنگ

رسانیدند آنچہ فرماں بودش از تخت — شد اہلِ قلعہ در کارے چناں سخت

دروں رفتند سرہنگانِ بیباک — بہ بیباکی درآں عِصمتگہِ پاک

بَرُو پوشیدگاں ہوئی درافتاد — کزاں ہُولِ زرہ در بام و در افتاد

۵ درآں برج از شغب ہر تیر شد قوس — قیامت میہماں آمد بفردوس

زکنجِ حجرہا باصد نژندے — بروں جستند نرشیراں بہ تندی

زبازو زور واز تن تاب رفتہ — تواں مردہ خرد در خواب رفتہ

شد اندر غصہ شادی خانِ والا — مدد جُست از پناہِ حق تعالیٰ

سُبک درکوتوال آویخت تا دیر — تہ افگندش بکشتن جُست شمشیر

۱۰ چو شمشیرِ ظفر گم گشتہ بودش — ازآں نیروے بیحاصل چہ سودش

عواناں دردویدند از چپ و راست — درافتادند و آں اُفتادہ برخاست

بہر یک شیر دہگاں سگ درآویخت — نگر سگ را کہ بر شیراں غضب ریخت

زہی سگساریِ چرخِ زبوں گیر — کہ شیراں را سگاں سازند نخچیر

چو بستند آں دو دولتمند را سخت — زمانہ بست دستِ دولت و بخت

۱۵ فتادند آں شگرفاں در زبونے — برآمد سو بسو شمشیرِ خونے

---

۴- برو پوشیدگاں سا سا تا حم ب ك ے = برآں پوشیدگاں حم۲ ع ۶- بروں رفتند ب = بدر جستند سا ۹- جست شمشیر سا ع حم حم۲ ب ك = راند سا = خواست سا ۱۲- بر شہزادہ دہگاں سا

۱۳- سگساری سا سا حم۲ ب ے سا = سگبازی سا حم ع ے -

چو جست آواز بے رحمی ز خنجر — در آمد خوں بے رحمت از در

جہانی مایۂ غم شادیش نام — مخالف چوں خط مہر و غم و دام

نہ شادی بلکہ غم با اوست مد غم — از و شادی گریزاں بلکہ غم ہم

جبینے تند چوں سکین جلاد — نگاہے تیز چوں میتین فرہاد

۵ بفن دجال را معزول کردہ — بشکل ابلیس را مخذول کردہ

بہر یک جانب از رو رفتہ میغے — ز ہر یک موئے ابرو رستہ تیغے

دہانش از خشمناکے گشتہ خنداں — گرفتہ خشم لبہائش بدنداں

ہمہ قہر و سیاست رغبت و رائے — ہمہ نفرین و نفرت فرق تا پائے

اشارت کردھے سو راندن تیغ — نشد برق کسے در جنبش از میغ

۱۰ عفا اللہ بر چناں روہائے چوں ماہ — کسے چوں برکشد شمشیر کیں خواہ

کرا در دل نیاید سوز جانے — ز افسوس چناں عمر و جوانے

فلک را باد یارب سینہ صد چاک — کز ینساں ارجمنداں را کند خاک

بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی — کہ خواہد تیغ خود را سر خروئی

چو گل بندد بسر جلاد خونریز — ز اندامے چو گل بو د بپرہیز

---

۱۔ چو جست آواز پئے زخمے ز خنجر حہ۲ ۲۔ خط مہر و غم و دام س ب ی حہ۲ ع = خط بے مہر غم و ام حہ۱ = خط ہمزہ کج اندام ع۱ ۴۔ نبیبے تند س س۳ ح حہ۲ ب = میبے ر۲ ی = نہادے ع۱ = جبینے ع ۵۔ منخول س س۳ ح حہ حہ۲ ب ک = مخذول ع = محمول ر۲ ۶۔ خفتہ میغے ر۲ ہ حہ۱ = جستہ ر۲ ی = رفتہ ع = بہر جانب زبانگ آشفتہ میغے ب ک ۸۔ نفرین و لعنت ر۳ حاشیہ ۱۴۔ چو گل بندد س۔

غرض کس را بر ایشاں چوں نشد رائے      کہ گرد د تیغِ خوں را کار فرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادی      فرو تر نسبتے ہند و نژادی

ستینہ صورتے آہرمن آثار      ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائی چو عیشِ تنگ حالاں      کژ اندیشی چو عقلِ خنسرد سالاں

۵ چو بومِ نو بدیدن شوم چہری      چو صبح دی بغزنیں سرد مہری

چو شامِ غم بجبینے محنت آمیز      چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

لبے چوں پاشنائے جفت راناں      رُخے چوں بوسہ جائے کژ دہاناں

درآں ناخوش دہانِ خوں غراں      تبسّم گو نہ چوں کفش پاں

درازش سبلتے پیچیدہ برگوش      زسبلت کردہ خود را حلقہ درگوش

۱۰ تُنک زاں صفِّ سرہنگاں بروں جست      تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جست

ز راہِ مہر دامن در کشیدہ      بخوں ریز آستینہا بر کشیدہ

زفر ماینده تیغِ گوہریں جست      کشید و کرد دامانِ قبا چست

برآمد گردِ آں سروِ گرامی      کہ از سرسبزیِ خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ      چو تسبیحِ درخت از سبزی شاخ

سیاست را فلک زاری ہمیکرد      شہادت را ملک یاری ہمیکرد

---

۱-چوں نشد س۱ س۳ حم۲ ب = آں نشد س۱ حم ع ایضاً تیغِ خود س۱ س۳ ب ک = تیغِ خوں حم حم۲ ع عہ۱
۳-ستینہ ع س۱ س۳ ک حم حم۲ ع۲ = ستمگر س۲ = قبیحہ = لعینہ عہ۱ ۵-بوم پر بریدہ عہ۱ ۶-جنبش-
طریقش س۳ ۱۴-شہادت خاست س۱ س۲ س۳ ع۲ = خواست حم حم۲ ب ع-

در فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں دُرود آغاز کردہ

ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوئی شد ہم مہر و ہم ماہ

چو بر شد خنجر و شہ جعد برداشت — ق — درآں منظر فغاں چوں رعد برداشت

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر کیسو کرد ش از پیش

۵ کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید — نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد — سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

قضا کامد ز بہرش ز آسماں زیر — قلم چوں راندہ بودش راند شمشیر

زخونِ او چو رنگیں کرد جا را — ہم از خونش نوشت ایں ماجرا را

چو از تیغ آں سرِ والا قلم شد — خطِ مشکینِ او خونیں رقم شد

۱۰ چو گردِ رویش از خوں سیل در گشت — گل لعل وے از خوں لعل تر گشت

ز فعلِ خود چو دل از تن خجل رفت — رواں شد جان و ہم دنبالِ دل رفت

ز گردن موجِ خوں کش پیش میرفت — دواں سوئے نگارِ خویش میرفت

دلِ خوں گشتہ کش از پیش بگریخت — دو دیدا ایں خون و باآں خوں درآمیخت

صراحی مے بروں دادہ ز سینہ — نہفتہ زیرِ یاقوت آبگینہ

---

۳۔ دَر و منظر [۳] = دَرد منظر حہ = در و خاطر ک ۵۔ سپر گشتن حہ [۲] ع [۲] ب ےعا ۹۔ ز تیغ آں سرو بالا چوں قلم شد ۳ حاشیہ ۱۱۔ از خود خجل ۳ = از وے خجل ع [۲] ایضاً خجل ماند۔ دل ماند ب ۱۲۔ ز گردن س [۱] س [۲] س [۳] حہ [۲] ع [۲] ب = ز گردوں حہ ع ایضاً دواں س [۱] حہ [۲] ع [۲] ب ۵ = رواں حہ ع۔

بخون شستن بران شد چرخ دولاب — که سازد چشمهٔ خورشید را آب

ولے چوں در تن از جاں دم نبودش — بروں جانب ز تن شستن چه سودش

دو لالی که با فرخندگی بود — خضرخاں را ز لالِ زندگی بود

چو خضرِ چرخ با او در کیں گشت — ہماں آبِ حیاتش تیغِ کیں گشت

۵ چو دیدم اندریں شیشه به تمیز — بسے ہست آبِ حیواں خضر کش نیز

برآمد جانِ عاشق خوں فشاناں — ولے میگشت گرد اگردِ جاناں

گلے کز وے چکیدار قطرهٔ خوئے — ق فشاندی خونِ خود صد بنده بروے

بجائے آب ازاں گل خوں کشیدند — نگه کن تا گلابش چوں کشیدند

بریده دستِ آں بے مہرِ خونریز — که زد بر گردنِ او خنجرِ تیز

۱۰ دلش چوں خوں نشد از لاله پیکر — که از سوسن درود آں لالهٔ تر

اجل کو ہست خنداں بر زن و مرد — برآں خنداں لب او گریه میکرد

بجاں بردن سروشی کامدش پیش — نثار آورده صد جانِ دگر بیش

ز تن خون و دم از جانِ رمیده — چو بیروں جسته بر نانِ دو دیده

تنے کاسیبِ گل بودے دریغش — فلک بیں تا چساں زد زخمِ تیغش

---

۱- بران شد س، س۳، حہ، حہ۲، ع۲، ب = چناں شد س۲، ع ۲- ولے چوں در تنِ او جاں نبودش س، ع۲
۴- تیغِ کیں س، س۲، س۳، حہ، حہ۲، ع۲، ب، ع۱ = آبِ کیں ع ۷- چکیدار س = چکیدے س۲ = چکیده ب، حہ۲ = چکیداں حہ = چکید از ع، ع۲، س۳ ۱۲- جان و دلش پیش س، س۲، حہ، ب = جان و دل ریش ع۲ ۱۴- آسیب دل س، ع، ع۲-

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں      زشیرش پرورد آنگہ خورد خوں

نگر تا چند گردد دَورِ افلاک      کہ یک نوبادہ بیروں آرد از خاک

چو گشت ایں سروبن در زیور و زیب      بخاک اندازدش باز از یک آسیب

کسے کو کرد کاسی بہرِ خوردن    ق    شکستن ہست آساں تر ز کردن

۵ کسے تیمار دار د زیں کم و کاست      کہ نتواند از آنساں دیگر آراست

چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں      ز بیش و کم کجا باشد ہراساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز      ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز

پس آں بہ کآدمی در جاں سپردن      بقائے خضر یابد بعدِ مُردن

ز ہر خونِ فسردہ زیرِ گردی      سگنگورے دمد یا سُرخ مَردی

۱۰ عجب خونی و بس فرخندہ جائے      کزاں خوں بر دمد مردم گیائے

چو خونِ خضر خاں در خاک در شد      ز خونش ہر گیا خضرے دگر شد

بگردِ یارِ خود میگشت جانش      ہمی گفت ایں حکایت از زبانش

کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم      کہ در کارِ تو شد جان و جہانم

چو من ہرت زجاں کردم جُدائی      مَبُرّی ز آشنایاں آشنائی

---

۴- ب اور ک میں دوسرا مصراع یوں ہے= نہد ہم بر سرِ آں کاسہ گردن (ک میں قافیہ بجائے گردن کے خوردن ہے) ۱۳- صرف نسخہ ۳ اور ب میں یہاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: غزل از زبانِ جانِ عاشق میری نزدیک یہ عنوان سخت مہمل ہے اور یہاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴- چو من کردم زجاں ہرت جُدائی ۳ ایضاً مبری ز آشنایاں ۳ ح ع ب = نبری ۳ ح ۲ = مبراز ع-

بہ جائے کہ خوں راند ایں تنِ پاک | گیاہِ مہر خواہد رُستن از خاک
زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے | ازاں گوگردِ سرخ ایں کیمیا جوئے
یکے خوابِ من آں بودے کہ پیوست | بہ بزمِ عشرت از مے خفتمے مست
یکے خواب اینکہ بستر شد ز گردم | مے عُشرت ز خونِ خویش خوردم
۵ چہ خوش مے خسپم اندر عشرت و ناز | بدیں خوابی کہ نتواں خاستن باز
خوشم با اینہمہ کاندر تف و تاب | خیالِ یارِ خود بینم دریں خواب
زخوں خواب آید اینعنی چناں گشت | کہ خونم رفت و خوابم جاوداں گشت
کہ بیدارم کند زیں خوابِ ناخوش | کہ شوید از من ایں خونابِ ناخوش
چو یارم کُشت زو خونم مجوئید | وزیں خوں روئے گلگونم مشوئید
۱۰ کجا شد آں بُتِ خونابہ شویم | کز آبِ دیدہ شوید خوں ز رویم
خیالش کآشنا در خوں من کرد | نباید خواست عذر ار غوطہ خورد
نہ زیں خونریز جانم تنگ خویست | کہ خونِ شیر مرداں آبرویست
ولے مُردم دریں خونابۂ خویش | کہ دور اُفتادم از ہمخوابۂ خویش
نہ مرگست ایں کہ عمر آید بپایاں | ولے مرگست دوری زآشنایاں

---

۲- خون خاکم س۱ س۳ ح۲ ع۲ = خون و خاکم س۲ ح ب ع ۳- بزم عشق ب ۴- شد بستر س۳ ع۲ ایضاً مے عُشقت ب ۷- چنان است - جاودان است ب س۱ ۹- وزین روخونِ ب
۱۰- بیارید س ح۲ ع۲ ب = کجا شد س۲ س۳ ح ع د
۱۲- آبِ جویست س۳ ح ح ع۲ د

جدائی ہائے ہر پیوندم از بند — نہ چوں درد جدائی شد ز پیوند

ورآگہ نیست آں ماہِ قصب پوش — ق — کہ خونم بر زمیں چوں میکند جوش

بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز — شہیدِ خویش را بیند بدیں روز

بیارآ ئید بزم بہمن و کے — کہ من از خونِ خود خوش میخورم مے

۵ منم فرقِ سراں را گوہریں تاج — کہ بر اوجِ سریرم بود معراج

کنوں آں تاج خواہد با گل آمیخت — کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت

ہر آں قطرہ کہ از خونم زمیں خورد — گہ ہائے مرا باید نگیں کرد

دلم کز سوزِ غم بر تابہ بود — ازو ہر دم چکاں خونابہ بود

ندانم کاسماں را دَور چوں گشت — کہ آں خونابہ من موجِ خوں گشت

۱۰ گزشتیم از جہان و خاست ہوئے — نماند از ما بجا جز آرزوئے

نوردِ ہستیم شد ہیچ در ہیچ — ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ

کرا گویم بشرح ایں حرفِ مستور — من از جاں دور و جاناں ہم ز من دور

تعالیٰ اللہ چہ شعلہ است ایں کہ ہر جاں — بداں نہ ارزو کہ گردد ہیزمِ آں

بسا دلہائے پاکاں کز چنیں داغ — بصحرائے بلا شد طعمۂ زاغ

۱۵ جگرسوزی بداغِ ناخوشِ دل — جگر پختن بود بر آتشِ دل

---

۱- ہر پیوندسے سا[۱] سا[۳] ع[۱] = ہر پیوند حہ[۱] ۲- میزند جوش سا[۱] سا[۲] سا[۳] ۴- بیارائید سا حہ حہ[۲] ع = بیارایند ع ۷- فرو ریخت- نگیں ریخت (بلا قافیہ) ب ۱۱- نمود ہستیم سا[۲] ۱۳- چہ شعلہ سا[۱] سا[۲] سا[۳] حہ[۱] ع[۱] ب = چہ شغل حہ ع ۱۵- جگر پختن سا[۱] سا[۲] سا[۳] حہ حہ[۲] ع[۱] ب ك ۵ = جگر بخشی ع -

چو عاشق را نباشد جاں گدازی ہوس بازی بود نہ عشقبازی

مرا ہم ہست ازیں پیکاں خراشی کہ ہجرم در جگر زد دورباشی

نہ خسرو بلکہ فرہادم دریں گِل کہ بے سنگِ غمے چوں کوہ بر دل

نریزد پیشِ کس خونے ز ریشم کہ ہم خود مونسِ غمہائے خویشم

۵ شبے دارم چو بختِ خود سیہ روز دلم در وے چراغے خویشتن سوز

دو شب بیداری آمد رسمِ عالم یکے بیداریٔ شادی دگر غم

من از شبہائے غم زانگونہ شادم کہ از شبہائے شادی نیست یادم

دو تاریکی است پیشِ چشمِ مشتاق ق کہ تاریک ست ازاں در چشمش آفاق

یکے شبہا کہ آں خالی زماہ است دگر روزِ حیاتش کاں سیاہ است

۱۰ خط و زلفے کہ خوبانِ جہاں راست بلا و فتنہ بہرِ عقل و جاں راست

ز زلفِ پر بلا ہر موئے ماریست ز خط ہر موئے اژدرہا شکاریست

ازاں لب خونِ مردم چوں رہد چوں کہ گر تیزش بہ بینی خوں چکد خوں

خضر خاں کآبحیواں بود درجام دریں دریائے خوں گم شد سرانجام

غرض چوں خضر خورد آں شربتِ جور ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور

---

۶- یکے شبہائے شادی و دگر غم ب ۸- چشم مشتاق سر۱ سر۲ سر۳ حم حم۲ ع۱ = چشم عشاق ب ع ایضاً کہ تاریک است
ازاں در چشمش آفاق سر۲ سر۳ حم۱ ب = کہ تاریکی است زاں در چشم آفاق ع = در چشمش آفاق ع۲ ۹- یکے شبہا کہ او سر۱ سر۳
لہ ع۲ = یکے شبہا کہ آں سر۲ حم ب = یکے شبہائے او حم = یکے شب آنکہ آں ع ۱۳- آب حیواں داشت
سر۳ = خواست حم۲ = بود سر۱ سر۲ حم ع۱ ع۲ ب د

شہابی کز سرِ ریشش بو د گردی ـ چکیدا و نیز ازاں جوے آبخوردی

چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز ـ بر آمد شورِ مستوراں دراں سوز

کسے کآوازِ شاں دیوار نشنید ـ ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید

ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند ـ چو خورشید از شفق در خوں فتادند

۵ بچشم آب و بُرّو خوں ہمگناں را ـ عجب خونابہ رو دادشاں را

ز چہرہ ہر بتے پر کالہ میکند ـ ز روئے لالہ برگِ لالہ میکند

کُناں ہر موکہ بر دلہائے نومید ـ شبِ غم را دہر پیوندِ جاوید

ز موئے کندہ و خونِ روانہ ـ ز خون و مشک پُر شد صحنِ خانہ

جہاں در دیدۂ مادر شدہ تار ـ کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار

۱۰ ہوس بہرِ ہلاکِ خویش مے بُرد ـ ہمی مُرد از پئے مرگ و نمے مُرد

فتادہ لُعبتاں چوں خاک بر در ـ بجائے گُل فگندہ خاک بر سر

فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد ـ ببالا بردنِ جاں صبر میکرد

ہمیکرد ایں ندا ہاتف ز بالا ـ سَلَامٌ جَاءَ مِنْ رَّبِّیْ تَعَالٰی

دو دُرّانی دراں خونابہ سر گم ـ ق چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم

۱۵ ز تابِ مہر در صفرای و تاپاک ـ چو تابِ مہرے اُفتاد برخاک

---

۴- آوازِ شاں دیار ک ۶- ہر بتے سا ۲ حو حو ۲ ع ۱ ب ک = ہر مہے ۳ = ہر شبے ع

۱۰- از پئے مُردن ب ک ۱۴- چرخِ انجم ۳ -

ز زخمِ ماہِ نو درہر کنارہ | بصد پارہ رخے چوں ماہپارہ
ز زخمے کاندراں رخسارہ میشد | دلِ خورشید صد جا پارہ میشد
نہ زاں رخسارہ میشد پارۂ دور | کہ از مہ دور میشد پارۂ نور
صباحت ہم بر آں رُخسارِ گلگوں | ہمیکرد از جراحت گریۂ خوں
۵ زچشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمیرفت | بہر سو سیلہائے خوں ہمیرفت
زکوبش بر رُخِ پر خون و رنگیں | حنائی بست بر دستِ نگاریں
یگاں پیچہ کہ عاشق را بداں بست | ہمی کند و ہمی پیچید بر دست
بساعد موبہائے پیچ کردہ | چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ
بیادِ پیچہ موئے کہ خاں داد | بہ پیچاپیچ مومیخواست جاں داد
۱۰ دراں موہا کہ پیچِ بیکراں بود | دلِ خاں جُست وجانش ہمدراں بود
فراواں رُوے و مو کند از سرِ درد | نہ او تنہا چو او صد ناز پرورد
وُلے چوں رفتہ را باز آمدن نیست | غمِ بیہودہ جز رنجِ بدن نیست
چو حال اینست بہ کز طبعِ ناساز | روم اندر سرِ گفتارِ خود باز
چو شد ہنگامِ آں کاں کُشتۂ چند | ق بزندانِ ابد مانند دربند
۱۵ شہیداں را ز مشہد گاہ خونریز | رواں کردند سوئے خوابگہ تیز

---

۴ جراحت ہم بر آن ع[۱] ع[۲] حہ[۱] حہ[۲] = صباحت د
۵- ہم دراں س[۲] ۷- بسے پیچہ ك = بآں موئے س[۳] حاشیہ ۱۰- بیکراں یافت- ہمدراں یافت س[۱] س[۲] حہ ع[۱] ب ك ی = بود- بود ع = داد- داد س[۳] ۱۳- رویم س س[۳] ع[۲] ۱۴- کاں گشتہ س س[۳] ع[۲] حہ[۱] = کز کشتہ حہ ب = سرگشتہ ع-

بجے مندر کہ بُرجے زاں حصار ست ق شہاں را کاندر آں جائے قرار ست

در آں بردند شاں ریزاں ز چشم آب کہ خسپند اندراں شاہانِ خوشخواب

بہنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ

بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود

۵ نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

چو پنہاں گشت در سنگ آں گہرہا جُدا شد مہرۂ دولت ز سرہا

فرو ماندند ز آسیبِ زمانہ فراموش اندراں فراموش خانہ

فراواں یاد دارد چرخِ بدخوئے فرامش گشتگاں زینساں بہر کوئے

زحالِ آں فراموشانِ بے بہر ہمیگوید درازا فسانۂ دہر

۱۰ بدانساں مشنو ایں افسانۂ راز کہ خسپی و نگردے پیش بیدار

مخسپ از داوری اندر سینہ جانے دریں افسانہ میکن ہوش وہانے

کہ چنداں خفت خواہی بے تف و تاب کہ بیداری نخواہی دید در خواب

مشو مغرورِ دہر و حاصلِ وے کہ چوں سیمِ قمار است و یخِ دے

چہ بینی چرخ را زانگونہ خنداں نگر کش در شکم چند است دنداں

۱۵ خردمندی کہ بندد در جہاں دل دل از نامِ خردمندیش بگسل

---

۱- بجے مندل ع۱ ایضاً شہے را کاندراں س۳ ب = شہے را کاید آں ع ح۲ ح ع۱ = کہ شاہاں را دراں س۲
۵- خوابش رفتہ س۲ ح ک ۸- بہر سوئے س۳ ب ک ع۱ ۹- بے بہر س۱ س۲ س۳ م ح۲ ع۱ ب ح = بے بہر
ع ۱۴- چہ بینی س۱ س۳ ع۱ ح۲ ک = چو بینی س۲ ح ع۔

چو برگرگے فرو آرد بزی شیر | نہ از چوبِ شباں باشد بروتیر
خری کو خندہ زد بر سبلتِ شیر | کُشد ہم خندۂ شیرش بشمشیر
چو نخچیرے کشد بر اژدہا ریش | چو ریشِ خود بود در ہم تشویش
نگاور توسنے شد زندگانی | عنانش باز کش گر میتوانی
۵ عنانش را چو نتواں واکشیدن | زدنبالش بباید پا کشیدن
رہا کن سرکشی را تا دو دستند | تو در دامانِ عصمت پائے کن کند
کہ گر بتواں بعصمت جائے جاں زیست | بغیر از زندگانی ہم تواں زیست
چناں کن زندگانی در زمانہ | کہ از وے زندہ مانی جاودانہ
چو کس را نیست در عالم قراری | قرارِ کارِ خود مے جو تو باری
۱۰ بخاکِ تیرہ بگزار آب و گِل را | عمارت کن بنورِ پاک دل را
کسے کز کارِ معموری بود دور | سزد جانش خراب و گور معمور
چو نیکی و بدی بے جستجو نیست | نکوئی کن کہ بد کردن نکو نیست
بدو نیک ار ہمیدانی ز ہر باب | تو ہم زیں نامہ عبرت گیر و دریاب
بعشق آویز و زاں سرمایہ جوہر | کہ فارغ گردی از نیک و بدِ دہر
۱۵ وگر در عشقبازی رہ ندانی | در آموزی گر ایں افسانہ خوانی

---

۸ ۔ کہ یابے زندگانی خاد دانہ س[۳] ۹ ۔ مے جوئے باری س[۳] حج[۲] ع[۱] ب = مے جو تو باری ع د حج ۔ = میکن تو باری س ۱۲ ۔ بے جستجو س ش[۲] س[۳] حج ع ب[۲] ك ھا = در جستجو ع حج[۲]
۱۵ ۔ بیاموزی چو ك ۔

که در هر بیتِ او پوشیده کاریست — زخونِ عاشقان نقش و نگاریست
دگر زیں نامه ننویسے بجز نام — که کاہل رہ سفر باشد دو سه گام
چو خواهی عشق را پاینده بنیاد — ز تلقینِ خضر گیر ایں غزل یاد

## غزل از زبانِ عاشق

۵ بروائے جانِ دُور اُفتاده از من — بر آں جانی که دور اُفتاده از تن
دعائے خوانَش از سوزِ درونم — سلامی گویش آلوده بخونم
پس از خونم جگر ہائے که داری — رساں پیشِ منش کدانش بزاری
بگویش کائے زمن مانده چناں دور — که گنجیده دو عالم نور تا نور
میانِ ما که پیراهن بدی بار — دو عالم درمیاں شد چوں بود کار
۱۰ فلک بیں تا چه ساں برما جفا کرد — که ہر یک را بدیں دوری جدا کرد
دو گل بودیم با هم رسته در باغ — چو نسریں خوش نه چوں لاله بدل داغ
که داند صرصرِ ہجر از کجا جست — که شاخِ وصلِ ما را خورد بشکست
ترا در محنت آبادی در افگند — مرا خود در جهانی دیگر افگند
چو گشت از لوحِ هستی نامِ من پاک — تو باقی ماں که ما رفتیم در خاک
۱۵ زمانه گر مرا زد زخمِ جانی — ترا پاینده باد از زندگانی

---

۲- نه نیوشی س۳ حہ ب ك = ننوشتی حہ۲ عا = ننویسی س۲ س۳ ع۲ د ۵- بران جانی س۲ س۳ حہ حہ۲ ب ك ع۲ = بدان جانی ع د ۸- کائے چناں مانده زمن ب ایضاً نور با نور ك = نور تا دور ع۲ ۱۲- کجا خاست - بشگافت ب-

مبیں کاختر بزندانم نگه داشت | که یوسف هم بزندان خوابگه داشت
تو برافسر نشیں چوں دُرِّ مکنوں | که من در خاک خواهم خفتن اکنوں
چو من همواره تیمارِ تو خوردم | ق دل وجاں در سر و کارِ تو کردم
میاری در دل ایں اندیشهٔ خام | که از جامِ تو غیرے خوش کند کام
۵ چه میدانی که از دورانِ کیں خواه | ق گزر باشد ترا نیز اندریں راه
گیری آں رهِ بد گوهری پیش | که در دُرج کساں بندی دُرِ خویش
گر از تنهائی هجرت بود جوش | خیالم راکنی با خود هم آغوش
تو ز انجا خوانی افسونِ وفائی | منت زینجا دمم بادِ دعائی
وگر در ما دلت واپس نه بیند | ق که روئے رفتگاں راکس نه بیند
۱۰ اکسے کا گوشِ او را گرم داری | هم از خویش و هم از وے شرم داری
که خواهد خواند او در آشنائی | ز سیمائے تو حرفِ بیوفائی
کسے کز تو وفاداری نه بیند | وفائے چوں توئی را چوں گزیند
وفاداری چو من گر شد زیادت | وفا از هیچکس روزی مبادت
ز جانِ خضر چوں جَست ایں دمِ سرد | ز خوں بر رُخ صنم نیز ایں رقم کرد

۱۵

## پاسخ از لبِ معشوق

بیارائید فردوسِ بریں را | بپوشانید زیورِ حُورِ عیں را

---

۲- در خاک س۱ س۳ حج حج۲ ع۱ ب ۵ = در خواب ع ۷- اگر از هجرِ من باشد ترا جوش ب
۸- دمم بادِ س۱ س۳ ع۲ حج۲ هصا = دهم یادِ حج ع ۱۲- کے گزیند س۳ —

که می آید بهشتی روئے شاہے ‏ ‏ که خواهد کردن آنجا ہانگاہے

رواں شو خوش خوش اے بادِ بهشتی ‏ ‏ زجوئے جنبشش پیش آر کشتی

که ایں خضر آبِ حیواں را رہا کرد ‏ ‏ بکوثر خواهد امروز آشنا کرد

گہے جوید بکشتی عیش سازی ‏ ‏ گہ از عشرت کند در آب بازی

۵ بهر نزہت گہے گاہِ تماشا ‏ ‏ رحیق آرد بکف نے بادہ حاشا

شوید از نغمہ اے مرغانِ فردوس ‏ ‏ بکاہنجه کش بیانِ زہرہ در قوس

نوا شیریں کشید اندر بم و زیر ‏ ‏ زجوئے انگبیں و ز چشمۂ شیر

چو پیشِ مشہدش مشعل فروزند ‏ ‏ کنیزش را بپا یانش بسوزند

که رسمِ ہندوانِ آتش افروز ‏ ‏ چنیں باشد بسوزِ خویشتن سوز

۱۰ بدیناں سوختن در رُوشنائی ‏ ‏ بہ از سوزش بشبہائے جُدائی

بہ پروانہ کز شمع اوفتد دور ‏ ‏ بخیزد از شہادت گاہِ او نور

وگر در دیں نباشد رسمِ گبراں ‏ ‏ ق ‏ که سوزند آہواں را با ہزبراں

براند از یمِ سترِ عصمت از روئے ‏ ‏ بروں افتیم در بازار و در کوئے

بخوانید از بروں مویہ گراں را ‏ ‏ که کوبانند سرہا بے سراں را

۱۵ میانِ خاکہائے خس بخیدہ ‏ ‏ بغلطیم و بغلطانیم دیدہ

---

۲- رواں شو خوش خوش س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ب ہ = رواں خوشبوئے ع ۴- از عشرت س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب ہ = از غیرت ع ۱۳- سترِ عصمت آں سوئے س۳ —

بدیده خاک رہ منزل گزینم — که بے او روئے گیتی را نه بینم

چو زیرِ خاک خفت آں مسند آرائے — میانِ دیده زیبد خاک راجائے

دگر ایں نیز نگزارند کردن — همیں جا ما و خونِ خود بگردن

زنیم اندر جگرہا دِشنهٔ تیز — چو شیریں در زیارت گاه پرویز

۵ بروں ریزیم خونِ غمکش از پوست — بخونِ گرم پیوندیم با دوست

بتاں راگرچه گاهِ روئے کندن — بمو یه رسم باشد موئے کندن

چه باشد کندنِ گیسوئے درہم — مراگیسو بُرند از تیغ و سر ہم

که چوں سر رفت با همسر شتابیم — وصالِ همسرِ خود باز یابیم

بدیں مرگ از وفا دلسوزیم باد — هم امروز ایں سعادت روزیم باد

## ۱۰ بخشیدنِ برکت و یمن فرزند عین الدین مبارک را از یں پندنامهٔ میمون تا در نقشِ ایں پند فروشود و از بندِ نفس بروں آید

ایا چشم و چراغِ دیدهٔ من — رخت بستان و باغِ دیدهٔ من

مبارک نام تو ز ایزد تبارک — چو نامت بر پدر گشته مبارک

توئی چوں پارهٔ از جان پاره — ز تیمارِ تو جاں را نیست چاره

---

۲- زیرِ خاک رفت سہ حہ ع ۱۰- نصیحت فرزند دلبند طاب الله عن الآفات ب = نصیحت فرزند قرة العیون عین الدین مبارک طاب الله عن جمیع الآفات والعاہات ك = نصیحت در حق فرزند دلبند خود گوید حہ

۱۴- زیں جان پاره سہ-

بدامانِ تو خواهم کرد پیوند — ز اندرز و نصیحت رقعهٔ چند

چو جاں خواہی ہمیشہ زندگانی — بجاں دوز این ہمہ پیوندِ جانی

وصیّت اینست کاندر گلشنِ دہر — نباتِ شکّریں بشناسی از زہر

نہ بندی دل بر ایوانی کہ در وے — چو در رفتی بروں آئی پیاپے

۵ مشو داری کہ مے بینی ز ہر باب — خیالِ آئینہ است و صورتِ خواب

دریں آئینہ روئے کژ منہ پیش — کہ تا زو کژ نہ بینی صورتِ خویش

مبیں خوابِ پریشاں در حقِ کس — کاثر نیز از پریشانی دہد بس

کسے کو را بزرق و قلب یاریست — چو آبِ قلب کاراں قلب کاریست

بخواب آنکو دہد وامی بانباز — در آئینہ تواند یافتن باز

۱۰ در از کس بر تو جوری رفت بخواست — چو قصدی نیست زاں بر بادیت حاجت

بدی گر زد بخوابت طعنہ در جنگ — بہ بیداری بدش گوئی خوری سنگ

گراں سنگی گزیں چوں کوہِ خارا — کہ گوہر بخشد از سنگ آشکارا

کسے کِت بشکند از سنگ دنداں — تو از لبہا برو دُر بار خنداں

ہمی خور سنگ و سنگِ خود نگہ دار — کہ اینجا ہا شود گوہر پدیدار

۱۵ بہر دامن کہ در خواہی زدن چنگ — متاعِ صلح جو نہ مایۂ جنگ

---

۱- نکتهٔ چند — ح ۲- بجاں دوز — ح ح = بجاں دار — ع ع ع

۴- نسخہ ع میں یہاں سے ۴ شعر ندارد ہیں ۱۰- جوری شد ز بنجو است — ع

۱۵- کہ خواہی در زدن — ع

رہائی دہ بکوشش بستہ را — بمرہم پرورش کن خستہ را

چو بازارِ بدی در ترس و بیم است — زیانِ کیسہ پُر سودی عظیم است

ہمیشہ چنگِ دل در یکدلاں زن — دلے دو نیمہ را دو نیمہ کن تن

مشو آتش بصحبت ہمراں را — کہ خود را سوزی و آنگہ دیگراں را

۵ چو آبی باش لطف از حد فزونش — ہمہ راحت ز بیرون و درونش

بود ماہی سزائے تابہ تیز — کہ خار است از دروں بیروں درم ریز

چو ماہے را کند کس باز گونہ — نماید خارپشتی را نمونہ

مثل گر مار را گویند چوں اوست — بتندی مار بیروں آید از پوست

مشو بہرِ گزندے تا توانے — گزیدہ ساعتے با سگ نمانے

۱۰ فساد و فتنہ رنداں را جمال است • بکوئے شاہداں تقوی وبال است

بود تاریکیِ شبہائے دیجور — بچشمِ کورِ موشاں سرمۂ نور

کسے کز آبریزش نیست پرہیز — اگر خود خونِ تست از خود بروں ریز

ادب شرط است اگر فرزند شوخ است — سگِ دیوانہ را دارو کلوخ است

بہ پشتِ بے ادب رحمت بود کوب — فرس چابک نداں بے ضربتِ چوب

۱۵ مکن بدخوئے را با خویش گستاخ — ستورِ بدکنش ریزی زند شاخ

---

۴- دو نیم را دو نیم کن س۱ س۳ ۹- گزیدہ ساعتے حہ = گزندہ ساعتے ع حہ۲ = گزیدہ ساختے س = گزندی ساختے با سگ نخانی لہ ۱۰- تقوی محال است س۳ ک ۱۲- از تن بروں س۱ س۳ حہ۲ ع۲ = از خود بروں ع حہ = از تن فرو س = از دے بہ پرہیز ک۔

چو نافرجام را بر سر کنی جائے — مشو رنجه گرت بر سر نهد پائے

فغان زان سیل کاندم کاندر آید — ز پلوان بگذرد بر پل بر آید

بزرگ ار بر دباری کرد باخرد — ز سنگش خرد گشت و از لگد مرد

نکوخویان سفیهان را زبونند — که اینان راهوار آنان حرونند

۵ بسگ گفتند کاشتر سرفراز است — بخنده گفت سگ گردن دراز است

شگال ار پیش بز گوید سرودی — ز چشم آرد ز بهر روده رودے

ز شوخی کادمی را از زبان جست — همه حال از تحمل داتوان رست

ز تندی گرچه کارت را بلندی است — تنک بودن نه رسم هوشمندی است

چو کوه از سنگ باید بست بنیاد — نشاید شد چو خس بازیچهٔ باد

۱۰ به بے سنگی مکن بنیادِ درویش — کزان بے سنگ بینی خانهٔ خویش

بسیم بد مشو در خانه عامر — که زود افتد چو سوگندِ مقامر

چو گل برگے کن از پاکی مهیا — مبین رقصِ خسان بر روئے دریا

قناعت را بفلسی کیسه بر دوز — بپرجستن مشو دل رابد آموز

چه بینی خامه زن را گنج در زیر — که قصابیست از نے کرده شمشیر

۱۵ ز نیک تن خون فشاند تیغ در مشت — بنیک خامه سپاهی را توان کشت

---

۶- ز چشم آرد بهر یک چشم رود سے عا ۷- از زبان خست حر ک = جست ع حر ع عا ۱۰- به بے سنگی سا سا حر حر ع = بے سنگی ع ۱۲- برگے شو از پاکی سر = برگے کن ار پاکی حر = کن سینہ از پاکی ک ایضاً میں در رقص خس ے ۱۴- کہ جلادیست ک ـ

قلم زن کو بروں آرد پیاپے | زراز نوکِ قلم چوں آتش از نے
نہ چوں درزیست کز سوزن بہنجار | بروں آرد ورم ہمچوں گُل از خار
گر اُدریسے کنی یابی بیکدم | ز عیسےٰ سوزن و رشتہ ز مریم
وگرکس آب یک سقّا بہ خواند | نہ آب رو نہ آبِ پشت ماند
۵ وگر یک ماہیِ پاکست در شَست | بہ از دہ ماہیِ ناپاک در دَست
حلال القبج مالِ پُر نہ بیند | کبوتر دانہ جوید ورنہ بیند
بود در خوردِ ہمتِ کامِ ہر کس | نخواہد کامِ شاہیں قوتِ کرگس
غلیواز است نے باز آنکہ ہر بار | کند از جانور رغبت بمُردار
حلالے خور ز خونِ خود کند دانگ | حرامے را ز رِ گلگوں بگلبانگ
۱۰ چو خواہد تیغ زن زاہن خورد زر | دلش از تیغ باید آہنیں تر
نیاید از عروساں پہلوانے | نہ از سیمیں تناں آہن توانے
قباپوشانِ غزدل رہبر نام | نَغزارا کامگار از خنجرِ کام
ببیں بر تیر رنگِ سُرخ و گلگوں | کہ نبود تیر را رنگی بہ از خوں
نہنگے شو کہ با دریا کند زور | کند زیر و زبر دریا بیک شور
۱۵ نہ با خرکش چناں برگستوانے | سراندر سینہ دُزدد ہر زمانے
چو کار اُفتد نہ کار از بہرِ ناں کن | غزارا باش و آشامِ سناں کن

---

۱۰۔ خوردبر سہ ۱۲۔ غزادکامگار سہ ۱۵۔ اندرسینہ وارد سہ ۱۶۔ غذارا باش حج۔

ببیں کز منعمت در معدہ جو نیست — کہ جا نبازی بناں خواہی گر و نیست

بزن بر جانِ آں منعم سِناںنے — کہ نرزد نزدِ او جانے بنانے

ندارد ہمتِ دادار سپہدار — تو ہم کوتہ مکن ہمت گہِ کار

بیجا پُردلے کُن گاہ و بے گاہ — چو شیری کش تہی باشد تہیگاہ

۵ گدائی زندہ کم ناید ز رو کام — و گر رفتی زہے زیبا سرانجام

ورت ہستی دہ بخشندہ ہست — ہر انگشتی کلیدِ دل کن از دست

متاعے را کہ خواہد رفتن از پیش — از و ناچار بستاں بہرۂ خویش

چو مرکب رابرون کاروانے — ہمت ما تم بود ہم میہمانے

بصرفہ صرف کن نقدی کہ داری — کہ امساکت بہ از اسراف کاری

۱۰ نہ آں صرفہ بود ز اندیشۂ خام — کہ بخلِ صرف را صرفہ نہی نام

ہماں صرفہ است کانجت ہست دربند — چناں ریزی کہ بپسند خردمند

بدہ سیم و درم بے مایگاں را — نہ نُزل و ہدیہ عالی پایگاں را

بخندد برق بر ابری کہ راند — ز کشتِ خشک و بر دریا فشاند

مدہ سرمایہ بر دستِ دغا باز — مپرور سفلہ را در نعمت و ناز

۱۵ بر آرد از دماغِ عاقلاں دود — بزیرِ دیگِ شلغم ہیزم عود

---

۱۔ کز منعمت در معدہ سا[۲] سا[۳] حر حر[۱] ک ع[۱] = کز نعمتے گر معزع ۲۔ کہ نہ ارزد سا[۲] سا[۳] حر حر[۲] ع[۱] = نیرزد ع ۵۔ کمیابی زر و کام حر[۲] ۸۔ چو مرگت رابرون کاروانی حر[۱] ب صا = کاردانی سا[۳] ک ع ۱۱۔ صرف است سا[۲] حر۔

تونگر را که بیش آید فراپیش | دران بیشی بود سود از زیان بیش

اگر گوهر فشاند ابرِ دُر بار | کم از ژاله مدان بر کشت پُر بار

چو روغن پُر فتد بر آتشِ تیز | هم آتش کُش بود هم آتش انگیز

دهنده کش گره برابر روان نیست | به است ار چه از گره نقدش روان نیست

۵ گشادن دست و پیشانی گه جود | دو فتح است از پئے خواهنده موجود

گشادِ دست بے ابرو گشادن | بود با استخوان لوزینه دادن

ور احسان نیست چون ابرو گشاده است | بیاکان نیز فتحے رو گشاد است

چو گشتی در درم دادن کرم کوش | ز فریادِ درم خواهان مکن جوش

چو مقبل رم خورد زافغانِ محتاج | دهد غوغائے ادبارش بتاراج

۱۰ گر آید گل ز بانگِ بلبلان تنگ | مگر کرگس کند سوئے وی آهنگ

تو قطره ده کزان دریائے سیل است | مجو نامِ نکوکان خود طفیل است

نه بخشد زر جوانمرد از پئے نام | نجوید نردبان مُرغ از پئے بام

چو زر داری چه از نامے پریدن | نمی شاید بزر بادے خریدن

مده بیرون فریبِ عشوه پرورد | که خلقت از گمان داند جوانمرد

۱۵ حذر زان گنج پاشی کز دلِ تنگ | زبانش حاتم است و دستِ او سنگ

---

۴ - ار چه از س۱ س۳ حو حو۲ ع۱ ے = ار چه س۲ ع لک ب ۵ - گشاده دست س۲

۷ - بپاکان س۱ س۲ س۳ حو حو۲ ع۲ = بیاکان ع ایضاً فتحے رو گشاد س۳ حو حو۲ ع۱ ب = فتحے بر گشاد ع ۱۴ - دا ر جوانمرد س۳ -

چو می جوید کسے زاں آبگینه | گدائی بیندش با صد خزینه

چو آید نقب زن در کنجِ درویش | کند رخنه ولے در سینهٔ خویش

مقامر کو زند بر قلب زن داؤ | به نقدِ کیسهٔ خویش افگند کاؤ

برنجِ آشنایه بهرِ خود مکن جمع | که از مومِ تو غیرے بر کند شمع

۵ بنه بر خویش رنجے بهرِ آں را | کزاں راحت رسانی دیگراں را

ز بُو جز سوز نبود بهرهٔ عود | ز حلوا قسمِ حلوا گر بود دود

وراز خود در وجودت نیست جودے | بگیر ایں بخشش از کامل وجودے

بروں ده نقشے ار داری ز نقّاش | چو نقشت نیست باری آئینه باش

بکارے دست زن کائے دراں چست | چه دوزد تیر چوں باشد کماں سست

۱۰ خرد را سوئے بینائی بود زور | بچاهِ کور نفتد جز بطِ کور

چو خطِّ ما بحکمت شو نمونه | مشو چوں خطِّ هندو باژگونه

چو مسطر راستی را نه رگِ راست | چو چوبِ راست شو کو جدول آراست

که نام از راستی گیری بکشور | چو چوبِ جدول و چوں تارِ مسطر

بدانش راست باید داشت تن را | نشاید کژ نهادن خویشتن را

۱۵ چو چشمِ راست عمداً کژ کند کس | نماید همچناں کژ چشمِ او پس

---

۱ - چه می جوید س۱ س۲ ع ۳ - قلب زن س۱ س۳ ع ب ع = قلبه زن نخ ک ط۱ = قبله زن س حم ایضاً ۴ - بنقد کیسه س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب ۵ = بنقد کیسه ع ۷ - درازخود س س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب = دراز خود ع ایضاً بگیر ایں بخش س ۱۰ - برد زور ط۱ ۱۵ - نماید چشم او کژ همچناں س۳ -

قلم زن را کہ دستِ راست بر جاست — بدستِ چپ نگیرد خامہ راست
سناں ناید درست ار کژ گزارند — الف نون آید ار از چپ نگارند
بدانش زندگانی کن ہمہ جائے — کہ تا دانا و ناداں بوسدت پائے
چو طاؤس ار چہ پوشی حُلّہ بر دوش — نشاید پائے خود کردن فراموش
۵ چو خاک از پستی افزاید وجودت — چو آتش سرکشی بکُشند زودت
برفتن ہر رہی در خورد پیکے است — ز مردم ہر سلامی را علیکے است
بقدرِ خویش دارد ہر یکے زور — چہ ہمدستے کند با اژدہا مور
نشاید نیشکر با پیل خوردن — نہ در تگ با صبا تعجیل کردن
حریف آں گیر کز وے در نمانے — سلاح آں جوئے کز وے کار رانے
۱۰ سلاحِ رخش چوں بر خر نہند مرد — بماند ہم ز خویش و ہم ز خر فرد
سزاوار است ہر کالا بہر جائے — کُلہ بر فرق زیبد کفش در پائے
کسے کو از کلہ خس زیرِ پا روفت — ببایدکفش بر سر محکمش کوفت
روش آں کُن کہ دانایاں پسندند — نہ آئینے کہ ناداناں بخندند
اگر زشتے برعنائی مزن گام — کہ طفلانت نثار آرند دشنام
۱۵ خراماں روستائی چوں نہد پے — بخندد پاشنائی پائے بروے
عجوزی کو کند گلگونہ بر روئے — چو توسن ز اشتر از وے رم خورد شوئے

---

۱- قلم را چو نگر ست ۲ - الف بے آید حم۲ ۵ - ار پستی حم۲ = از پستی حم ع ع ۷ - ہر کسے زور ست ب ۱۲ - محکم بر سرش س ع۲ ۱۶ - چو شوید روئے از وی رم خورد توی ئا

برسمِ عاقلاں بگزار تن را　　　　مکن خدمت ہوائے خویشتن را

زشہوتہا کہ برکار ست مستی　　　　عنانِ باد پا گردآر رستی

مداں قطرہ کہ جست از مرد چوں برق　　　　کزاں طوفاں ہمہ آفاق شد غرق

زناں راآں یکے قطرہ بگلشن　　　　بہ از صد سلکِ مروارید روشن

۵ عروسے کز چناں نم ماند بے بہر　　　　بکامش چشمۂ حیوان شود زہر

کنیزی کو ز آتش گشت در تاب　　　　سبوش از مَشکِ سقایاں بَرد آب

ہر آنمردی کہ شاہد جوئے باشد　　　　چو شاہد مستِ رنگ و بوئے باشد

بود مردِ خرد کرپاس بردوش　　　　ہم آگوشِ زناں ابریشمی پوش

زدانش کن لباسِ تن کہ زیب است　　　　نسیج و پرنیاں ابلہ فریب است

۱۰ خردمند از لباسے چوں شود شاد　　　　کہ کرمیش از زنِ دیگر بروں داد

بسہلے بس کن ار داری بدل چشم　　　　کہ ابلہ حُلّہ پوشد کارداں پشم

حریرِ عنکبوت و جامۂ غوک　　　　نزیبد جز باندامِ خردوک

اگر زیور سزد بر مہرۂ خر　　　　بہ از خرمہرہ نبود ہیچ زیور

بہر جانب کہ شغلت دارد آسیب　　　　متاعِ سود جوئے مایۂ زیب

۱۵ ہمہ کس گرچہ در زیبا پسندیست　　　　ززیبائے نکوتر سودمندیست

---

۲- چو برکار راست حم حم۲ ب ۳- مداں قطرہ سا سا۲ ع = ہرآں قطرہ حم = بداں قطرہ حم۲ ع ۶- پشت سقایان سا سا۲ حم ع ۲ب = مشک سقایان سا۳ = دست سقایاں حم۲ ۹- لباسِ خود سا۳ ۱۲- خردلوک سا۳

۱۴- سوائے ع کے باقی تمام نسخوں میں "دارد" ہے۔

بسرمہ سود و زیبائی است موجود  زن از وے زیب جوید مرد از و سود
شتر را لب نباشد درخور بوس  ولیکن پشت باشد بابتِ کوس
خراں را زیب ندہد گوہریں ساخت  ولے پالانِ نو زیبد گہِ تاخت
بپائے جفت راں منگر کہ زشت است  تو دستش بیں کہ دست افزار کشت است
۵ عمل گر بہرہ اندک ور فزوں داد  بامیدی دو انست آدمی زاد
یکے گوہر بر دبے کندن کاں  یکے را ہم بکاں کندن رود جاں
چو بے روزی کسے کم یافت نانے  چرا بیہودہ باید کند جانے
بکارے دست زن کارزد برنجی  بگل کندن نہ ہر کس یافت گنجی
چو در ہر پیشہ نیکی و بدی ہست  بیندیش آنکہ اندر پیشہ زن دست
۱۰ نگیر از خویشتن بر دست کاری  کہ مرکب راں نداند بے سواری
چو دل خواہی بمزدی شاد کردن  بباید خدمت استاد کردن
چو گیری تیشہ بے استاد لازم  کہ دستت چوب گردد چوب ہیزم
گلابی کاید از گلہائے خودروئے  نہ درخوردِ دلِ مردم دہد بوئے
بگیر آئینِ راہ از نیکمرداں  عناں از راہِ بدمرداں بگرداں
۱۵ کسے کو در پئے غولاں زند گام  کند ریگِ بیاباں خونش آشام

۲- پشت باید س[۳]  ۹- نیک و بدی ہست س ع[۲]  ۱۴- آئین نیک از نیکمرداں س[۳]
۱۵- خویش آشام س س[۲] ح۔

رہی رُو کش بسے پے ہست بر جائے — بہر خستہ مشو چوں مارِ بے پائے
بہیں رہ شارعِ پرہیزگاری است — ہماں رہ رو گرت ز اقبال یاری ست
لگامِ شرع کن نفسِ حرون را — بروب از فتنہ میدانِ درون را
نخواہی کاب در جویت شود کم — بنا ہائے شریعت دار محکم
۵ بلندی بایدت افگندگی کن — خدا را باش و کارِ بندگی کن
بعشق آویز در کارِ الٰہی — مجو از زہدِ خشک آبے کہ خواہی
نہ عشق است آنکہ باید خورد خونے — ز پُر حیضی و یا گلخن درونے
ہماں عشق ست کت برگیرد از خاک — برد پاکت بسوئے عالمِ پاک
کسے کیں کیمیاش از دل بکار است — رُخِ زردش زرِ کامل عیار است
۱۰ ز قلب ایں کیمیائے دل مکن سلب — کہ ہست آں کیمیا ہائے دگر قلب
فشاند ایں جرعہ بر من پیرِ ہشیار — کم از مستی ز ہستی کرد بیزار
غلط کردم تفاوت چند گویم — نہ بخشیدند زاں گلزار بویم
چہ لافد آنکہ تر دامن چو میغ است — کہ ایں بوے از ہمہ پاکاں دریغ است
خوش آں پاکاں کہ کردند ایں قدح نوش — وزیں مَے جاوداں ماندند مدہوش
۱۵ خدا روزی کند زاں پُر شرابے — دلت را مستی وخشا بزا خرابے

۱۔ بسے پے ہست سًا حح حۡا ب = پل ہست سؔا = بے پاست ع س ۷۔ اینکہ بر خیزد ز خونے سًا
۹۔ بکار است س حح ع۲ = نگار است ع حح۲ ۱۱۔ کم از مستی ب = کم ایں مستی ع۲ = کہ ایں مستی ع حح۲
۱۴۔ خاموش ب —

از آں جام ار دہندت شربتے نو | بریزی جرعۂ بر خاک خسرو
دلِ دانا شناسد کیں چہ راز است | بابلہ گفتن آبے در جواز است
خساں ایں مہرہ را قیمت ندانند | کہ دُرِّ پاک را خرمہرہ خوانند
کس ایں گوہر بگوشِ خر چہ بندد | کہ بر بندندۂ گوہر بخندد
۵ اگر خر بندہ با خر راز گوید | خرش از راہ دیگر باز گوید
بگلخن کش نشاید مشک دادن | بکامِ تشنۂ پستِ خشک دادن
تفِ خورشید کرا شعلہ گیرد | جُعَل گر بوئے گل یابد بمیرد
بر ایشت ایں دو داز اں می فشانم | کہ ہست آزارِ تو آزارِ جانم
اگر کس چشمِ غیرے راکند ریش | نباشد چوں خراشِ دیدۂ خویش
۱۰ ور آتش خرمنِ بیگانہ سوزد | چناں نبود کہ رختِ خانہ سوزد
مرا نامی است روشن تر ز خورشید | تو روشن کن کہ ہست ایں عمرِ جاوید
وجودت گرچہ از من گشت موجود | بدانگونہ کہ نامِ نیکو از جود
مپنداری کہ زیرِ نیلگوں بام | ز نامِ من ترا روشن شود نام
درختے شو کہ از خود میوہ ریزد | نہ میوہ کز درختش نام خیزد
۱۵ چراغے باش کافروزد جہاں را | نہ آں شعلہ کہ سوزد خان و ماں را
مشو تاریک رُو چوں بوم و خفاش | چو بازِ پادشا فرخندہ رو باش

---

۳ - نیکو ندانند ب ۸ - بر فشانم ح ۱۲ - نامِ نیک ب ۱۶ - تاریک خو ستا -

اگرچون من شوی روشن بجمعی | تو ئی شمعی که افروزد ز شمعی
دگر بر من نشیند از تو داغی | تو آن دودی که زاید از چراغی
ز بارِ تلخ خیزد خواریِ شاخ | ز شمعِ مرده کی روشن شود کاخ
ترا میگویم این پندِ دل افروز | که دارم بهرِ تو سوزِ جگرسوز
۵ تو ئی چون مردمِ چشم ز تقدیر | بچشمِ مردمی این سرمه بپذیر
اگر زین توتیا روشن کنی چشم | به بینش باز دانی گوهر از یشم
وگر زین روشنی بی نور مانی | من آنِ خویشتن کردم تو دانی

## در اختتام این سوادِ پر آبِ زندگانی که ماجرائے دولرانی وخضر خان است خصصهما الله بعمرِ الخضر

۱۰ بحمد الله که از عونِ الٰهی | بپایان آمد این منشورِ شاهی
بقدرِ چار ماه و چند روزی | فروزان شد چنین گیتی فروزی
درو کرد آسمان گنجینه صرف | که عمری گِرد کردش حرف بر حرف
بنجِ این متاعِ دیر حاصل | عُطارِد را زیان داد و مرادِ دل
گهر کامد دریغ از مهر و مینش | درین شد خرج یکیک بیدریغش

---

۱- بوئی شمعی ۳ع ۲ ۲- بوئی دودی ۱ = توئی دودی ۲ ۳ح ۲ح ۲ع ۱ب ۶ = توان دودی ع
۴- مهری جگرسوز ۳ حاشیه ۸- در اختتام کتاب تعداد ابیات ح ۱ = درختم کتاب ع ۱۱- گوهر فروزی ب
۱۴- صرف ۳ع ۱ب = خرج ۳ح ۲ح ع -

نه زانگونه گهر هائے که سنگی | گرفت از پرتوِ خورشید رنگی
گهر هائے بتاب از نورِ جاوید | کزاں رنگ آورد یاقوتِ خورشید
چو ز املائے رقم سنجانِ تقدیر | ق نگارش یافت ایں فرخنده تحریر
عروسے شد جمالش مایۂ عشق | ز سرتا پائے در پیرایۂ عشق
۵ قلم بسیار در سودا فرو شد | که زلف آرائے ایں خورشید رو شد
تو گوئی صورتِ یوسف دریں رو | ز نون و صاد کرده چشم و ابرو
زہی لعبت که گاهِ گش خرامے | شود از غمزه بر صد ویس رامے
در ینوقت ار بخیزد وامق از گِل | از آں عذرا بریں عذرا نهد دل
هم اینجا لیلی و مجنوں گرو شد | هم از شیرین و خسرو قصه نو شد
۱۰ گر اوّل بود غیطینوشش را جوش | نشد حاصل ز بهمن نوششِ ایں نوش
دگر از ورقه و گلشن کنی یاد | هم از حسنِ سخن افتاد بنیاد
تو ایں دیبا نگر ز انصاف بنیش | که فرض است آفرینش ز آفرینش
دریں گیتی بشادی و نژندے | کسے کم خواند زینساں دردمندے
بهر حرفش درون ده نامهٔ شوق | بهر لفظش نهاں صد عالمِ ذوق
۱۵ مروّجِ صحن هر بیتی چو فردوس | دقایق جمع چوں بر جیس در قوس

---

۵ - ز لف آرائے ب ۶ - سورهٔ یوسف سا[۲] سا[۳] حم حم[۲] ع[۲] ب = صورتِ یوسف ع ۸ - گش خرامے سا سا[۲] حم حم[۲] ع[۱] = خوش خرامے سا[۳] ب ع ۱۰ - عیطیطوش حم[۲] ایضاً نوش بن نوش حم سا[۲] ۱۱ - نفتاد بنیاد حم[۲] = افتاده بنیاد سا ۱۲ - ایں زیبا سا[۲] ایضاً و گر فرصت ببابی زا فرینش سا[۳] -

جمال آراست ایں ماہِ دل افروز ‏ ‏ زذوالقعدہ دوم حرف وسیوم روز

مورخ چوں شمارِ سالِ وے کرد ‏ ‏ عُطارِد بر سر ذوالقعدہ کرد

وگر تاریخ بکشایند ز ابجد ‏ ‏ زہجرت پانزدہ گیرند وہفصد

وگر دانندہ پرسد بیت چنداست ‏ ‏ ق ‏ ‏ دریں نامہ کہ از عشق ارجمند است

۵ بصد خوبی نشاند در دل وجاں ‏ ‏ غم خوبِ دولرانی خضر خاں

چو بر بالا کشد ایں پردہ راکس ‏ ‏ چہار الف است و دویست اینقدر بس

پس از خونِ شہیدانِ پرانده ‏ ‏ نوشتم سہ صد و زاں پس دہ و نہ

اگر بر راستی خواہی گوا خواست ‏ ‏ شہیدانیک گواہی میدہد راست

دگر زیر و زبر گردند ہمہ ‏ ‏ چہار الف است و پانصد بانہ و دہ

۱۰ دریں میموں سوادِ خضرخانی ‏ ‏ زکلک افشاندم آبِ زندگانی

چو خضر افگندم اندر چشمہ ماہی ‏ ‏ نہفتم آبِ حیواں در سیاہی

جراحتہائے مشتاقانِ شب خیز ‏ ‏ خراشیدم بنوکِ خامۂ تیز

نہ دود است اینکہ بیروں آمد از نے ‏ ‏ کہ خونِ سوختہ زاد از سرِ وے

سزد کیں شعلہ گردد گیتی افروز ‏ ‏ کہ از دودِ دو آتش دارد ایں سوز

۱۵ اگرچہ تشنہ را آبی دہد خوش ‏ ‏ زند در خرمنِ ہستی ہم آتش

---

۱- ذی القعدہ حم۳ ع۲ = ذوالقعدہ حجرح الیضاً ششم روز سا۳ حم۲ ع۱ = سوم روز سا۲ حم ب د

۷- بیت ابنہ سا۳ حم۲ حم۲ ع۲ ع۱ = پرانده د ع حاشیہ = مشہد افروز - نہ دہ ازاں روز سا۳

۱۴- دودِ پر آتش سا۳ -

بدل رنج آرد و در سینه راحت — جسد را مرہم و جاں را جراحت

گشادہ بیا دہد در نغمہ یاری — کند ہنگام غمہا غمگساری

بہ مے خواراں دہد داروئے مستی — بخونخواراں صلائے بت پرستی

جگرہا بر سرِ آتش نشانند — نمک بر رخنۂ دلہا فشانند

۵ زہی آتش فشاں دیباجۂ درد — کزو ہم بادہ و ہم خوں تواں خورد

شکر پروردہ خوزستانی از ناز — کہ خواند سوئے خود جانرا بہ آواز

مفرح شربتے کاری چو در پیش — شود از بیش خوردن تشنگی بیش

شود بیدار عشق و عقل در خواب — ہوس مستسقی و اندیشہ سیراب

فسردہ دل نیاز اندیش گردد — نیازی را نیازش بیش گردد

۱۰ درو جان و دلے منزل کند راست — چو فرزندے کہ یابندش بصد خواست

مرا گرچہ دریں گفتارِ دل دُزد — بہر حرفے سزد صد گنجِ زر مُزد

نیم با اینہمہ زیں گفت و گوشاد — کہ ہنگامِ پریدن نیست زیں باد

بسر شد نوبتِ حسن و جوانی — نماند آبے بجوئے زندگانی

شد از من روزگارِ خرمی دور — بدل کرد آسماں مشکم بکافور

۱۵ بروں شد ماہئے امیدم از شست — بباد رخنائہ ہفتاد پیوست

---

۳- بُت پرستی س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ح عصا = شب پرستی ع ۶- جانے بآو ازعا

۹- نیازے بیش س۲ ب ۱۰- دروں جان و دل س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ب = درو جان وشے ع

۱۱- بہر حرفے رسد ب -

فروغ از روے و تاب از تن تہی گشت | چراغِ دیدہ را روغن تہی گشت
خزاں در باغِ ہستی غارت آورد | سمن پژمردہ گشت و ارغواں زرد
غرض را در خزینہ ماند عقدے | نماند از آرزو در سینہ نقدے
بزنگ آورد روے آئینہ ہوش | سخن را راہ می ندہد بجز گوش
۵ صدف را مہر زد لبہاۓ خنداں | تزلزل یافت گوہرہاۓ دنداں
نویدِ مادرِ خاکم زمہ باب | صلا گفت از برادر خواندۂ خواب
متاعِ عیش را بازار بشکست | تمنّا را کلیدِ کار بشکست
سہی سروے خراماں ماند بر جاۓ | تواں از دست رفت و جنبش از پاۓ
دو زانو ضعفِ خود کردند معلوم | شدند آئینہ ہاۓ آہنیں موم
۱۰ دریں ہنگام کآمد گاہِ آنم | ق کہ در جنبیدن آید کار بانم
چہ جاۓ آنست وہ کیں نفسِ خودکام | نہد بنیادہا ۓ نا سرانجام
برغبت بستہ دل در ہر زہ چند | نہ شرم از خویش و نے بیم از خداوند
گہے یارِ جوانانِ غزل گوۓ | گہے در بندِ طفلانِ نکوروے
گہے بادی در آرم در سر از گفت | گہے گویم ندارم در جہاں جفت
۱۵ ہمیشہ با زنخ بود است کارم | سراسر در زنخ شد روزگارم

---

۳۔ بر خزانہ س۳ = بر خزینہ ح۲ ب ایضاً در کیسہ نقدی س س۲ ح ح۲ = در سینہ نقدی س۳ ع

۱۰۔ در جنبیدن آید س۳ ح۱ = در جنبیدن آمد س س۲ ح ع ـ

نشد سررشته بردست ازنجاتم | که بربندد زنخ هم ورحیاتم

ز حرفے کاں بنوکِ خامه دادم | سیه شد نامهٔ من چوں سوادم

زنقشِ بد بعتوه آمد قلم گیر | نماند اندر صحیفه جائے تحریر

فرشته چوں بزیرم رخت ریزد | که دیو از سایهٔ من میگریزد

۵ درین سودا دلِ دیوانه درماند | وزین قلما قلم افگنده سر ماند

غرضهائے که رونق بخشد ایں سوئے | همه در پیشم آمد روئے در روئے

مراد از گفت گر کامم کشاد است | گرفتم هرچه در عالم مراد است

بکشتِ من ز ابرِ بختیاراں | زامیدِ من افزوں ریخت باراں

بزرگاں کرده از دستے چو دریا | مرادِ خاطرم یکیک مهیّا

۱۰ ز اوراقے که باهم غنچه بستم | چو گل در بزمِ سلطاناں نشستم

نسیم را چناں شد بخت خواهاں | که گشت ایں غنچه دستنبوئے شاهاں

مرا بود از چنیں فرخنده کارے | کلاهِ عزت از هر تاجدارے

ز هر شاه آدم هر دم خراماں | چو شوئے سرخ روئے و زر بداماں

نه باهر مشتری کردم قرانے | نه هر مریخ را دادم عنانے

---

۲- چوں سوادم س۲ س۳ ح ح۲ = زاں سوادم ب = در سوادم ع ۴- دل درمانده س۲ س۳ ایضاً وزیں قلماں ه = دریں قلمها ح۲ = وزیں کالا س۳ ۷- مراد در گفت س۲ ح۲ ه = مراد از گفت س۲ س۳ پ ۸- امیدِ بختیاراں س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ب = ز ابرِ بختیاراں ح ع۲

۱۰- بزم سلطانے س۲ س۳ ب ۱۳- آیدم س۲ —

نہ از ذیلِ عنایت سایہ جستم　　نہ در ظلِّ حمایت پایہ جستم
ہمہ جا بودم از بختِ پر اُمید　　عُطارِد وار ہمزانوئے خورشید
بہر کف جائے کردم یاسمیں وار　　ز بر دستِ زبر دستاں نگیں وار
ولے با ایں فریبش گشتہ مغرور　　بہ آساں چوں توانم کردنش دور
۵ ندانم چوں بجا آرد سزایم　　فرامش کاریٔ شکرِ خدایم
بریں بس نیست دیگر خلقِ ناداں　　بہ تحسیں دادنم دارند شاداں
مرا خود دوزخے کردہ فنِ زشت　　دگر ایشاں بدم سازند انگشت
یکے از من غزل جوید دگر بیت　　فشانندم بر آتش روغنِ زیت
بہ دود انگیزیٔ زینگونہ سوزے　　حدیثِ من بداں ماند کہ روزے

## حکایت

۱۰

یکے را خانہ بود آتش گرفتہ　　دلش را شعلۂ ناخوش گرفتہ
دواں با چشمِ گریان و دلِ ریش　　بہ آبِ دیدہ میکشت آتشِ خویش
برو بگزشت ناگہ ابلہے مست　　نمک خوردہ کبابے کردہ بر دست
بدو گفت ایکہ آتش میکُشی تند　　بیا ویں شعلہ چندانے کمن کند
۱۵ کہ من بر آتش اندازم کبابے　　ترا نیز اندریں باشد ثوابے
ہمیں است اندریں گفتار حالم　　کہ خلق از من خوش و من در وبالم

---

۶- بہ تحسینے دلم ب = بہ تحسیں و زہم ت　۸- غزل خواہد یکے ب -

کجا شاید ز عقلِ دانش آموز — کہ در افسانۂ وافسوں رود روز
تنم را دہر زاں سو رو فتہ جائے — دلم را زیں طرف زنجیر در پائے
نگہ کن کیں کشاکش بر چہ سانست — کاجل زانسو اُمل زینسو کشانست
تنے کش در کشش دو رشتہ بندند — ہمہ بندش بخونی گریہ خندند
٥ سخن گر خود ہمہ سحرِ مبین است — فراواں موم و اندک انگبین است
گلے نشگفت ازیں خرم بہارم — کہ ضایع گشت روز و روزگارم
چو من آلودہ دامن گل نباشد — سیہ رو تر ز من بلبل نباشد
نگر تا چند ز افسوں یافتم دام — کہ ایں طوطی ہند آں بلبلم نام
رسانیدم سخن را تا بداں جائے — کہ آنجا گم شود اندیشہ را پائے
١٠ نہ در ملکِ عرب تیزیم کند است — کہ رخشم گاہ نرم و گاہ تند است
چو از نعتِ نبی تا بد جمالم — بحسانے رضا ندہد کمالم
دری را خود دری شد باز بر من — کہ غیرے را نزیبد ناز بر من
خدایم داد خود چنداں معانے — کہ بگرفتم بساطِ ایں جہانے
دریغ آں سو ندارم مایہ با خویش — علف در خانہ خوردم راہ در پیش

---

٤۔ تنے کش در کشش س، س۲، س۳، ح۲ ک ھا = تنے کاندر کشش ع ایضاً بخونِ گریہ ب ٧۔ سنبل نباشد ح ٨۔ یافتم دام س۲ ع۲ ١٠۔ نہ رخشم ب ع ١١۔ یا بد جمالم س۳ ح۲ ایضاً بجائے یک زصد ندہد کمالم س۳ ١٣۔ چندانے معانے س، س۲، س۳، ع۲ = چندانم معانے س۳ ١٤۔ مایۂ خویش س۲ س۳ = مایہ با خویش س ح۲ ع۲ = پایہ بر خویش ع = بایہ با خویش ح۔

زدل سختی تنم آئینہ کردار ‏ ‏ ‏ ‏ ازیں سو روشن و زانسوئے زنگار

بدیں بازی کہ طفلاں را فریب است ‏ ‏ ‏ ‏ نہ دانا باشد آنکو ناشکیب است

گرفتم خود گرفت آفاق حرفم ‏ ‏ ‏ ‏ برآمد بر فلک نامِ شگرفم

چہ سودم زیں چو گاہِ رستگاری ‏ ‏ ‏ ‏ نیابم زد بری جز شرمساری

۵ چہ خوش گردم کنوں زیں نغمۂ خوش ‏ ‏ ‏ ‏ کہ پاکو بان دم فردا بر آتش

دو مایہ حاصلِ شعر است در دہر ‏ ‏ ‏ ‏ بہر دو نیست ز امیدِ زماں بہر

یکے مالی کہ سلطاں بخشد و میر ‏ ‏ ‏ ‏ دوم نامی کہ گردد آسماں گیر

بچشمِ ہر دو در راہِ خطرناک ‏ ‏ ‏ ‏ غبارے داں کہ ایں باد است و آں خاک

رہم شیب و فراز و دیدہ پُر گرد ‏ ‏ ‏ ‏ فرس ہم کو رجولاں چوں تواں کرد

۱۰ چو ایں لاشہ بچاہ افتد نگونسار ‏ ‏ ‏ ‏ نہ سلطاں دستِ من گیرد نہ سالار

چو فردا از زمیں بالا کنم پشت ‏ ‏ ‏ ‏ چہ باشم خاکسارے باد در مشت

خداوندی کہ ما را کار با اوست ‏ ‏ ‏ ‏ بہر نیک و بدم گفتار با اوست

بود واجب کزیں نقشِ تباہم ‏ ‏ ‏ ‏ نگرداند بحشر روسیاہم

بَرد در دوزخم با آتشیں بند ‏ ‏ ‏ ‏ گلو بستہ در وغیں و فترے چند

۱۵ دریغا رہبرِ دانندہ در پیش ‏ ‏ ‏ ‏ دلِ من ہم براں گمراہیِ خویش

چو من خود را ز رہ یکسو فگندم ‏ ‏ ‏ ‏ گنہ بر دامنِ رہبر چہ بندم

---

۶۔ از امیدان بہر سا سا ح = اُمیدِ اماں بہر سا ک ا = زامیدِ داماں بہر ب ۸۔ بچشم آں ہر دو سا = بچشم ہر دو ح ع = بچشم ہر دو سا ح ب ع ۱۳۔ حرف تباہم ب۔

ندیدم پے بہر جانب کہ راندم | زہمراہان و رہبر دور ماندم
بہ بے آبی چو گم شد اشترِ مست | بقرباں داد پیش از تردیہ دست
پس از من ہر کہ آید یا گر آید | پے اندر پے رسد آنجا کہ شاید
مرا ایں غول نفسِ دیو پندرا | فگندا اندر خرابہائے بسیار
۵ کنوں زیں بادیہ تا کاروانم | مگر کرگس رساند اُستخوانم
ولے با ہمہ اُمید دارم | کہ غافل نیست رہبر از شمارم
زصالح ناقہ گر تنگ زد بفرسنگ | برآرد ناقہ خو و صالح از سنگ
بزی کو راہ جُست از پیش و از پس | عصائے راہِ او چوبِ شباں بس
شدم تسلیم پس او داند و پیش | کہ من ایں رہ نیارم رفتن از خویش
۱۰ بدو فضلِ خدا ایم کرد تسلیم | ہم او صدقِ ویم بخشد بہ تعلیم
خداوندا بسوئے رہ نمایم | کہ با ایں رہ نما سوئے تو آیم
ہمہ کس حاجتے آرند در پیش | چہ حاجت من کہ گویم حاجتِ خویش

نمی خواہم ز تو بخشش چو ہر کس
تو خسروؔ را چہ مے بخشی ہماں بس

---

۱- باز ماندم سا۳ حو ع۲ حو۲ = نیز ماندم ب ۲- بقرباں داشت ب ۳- ہر جا کہ خواہد ب ۴- دیو کردار ۳
۵- بزے کو می جہد = بز کو را جہد ۳ ۹- شدم تسلیم پیر او داند و پیش ۳ حو حو۲ ع۲ ب ۱۰- صدق دیم
سا۳ ب ۱۳- بخشش چو ہر کس سا۳ ع۲ حو۲ ب۔

تمت بالخیر

## تاریخ طبع مثنوی دولرانی و خضر خاں از حافظ محمد اسلم صاحب جیراج پوری

الا اے آنکہ داری مایۂ ذوق
بخواں ایں دفتر افسانۂ شوق

بہ بیں ایں قصۂ نغزِ کہن را
بہ بیں نیرنگیِ رنگِ سخن را

بہ بیں اندازِ سحرِ سامری چیست ؟
بہ بیں اعجازِ فنِّ شاعری چیست ؟

بہ بیں تا خامۂ خسرو چہ چیزست ؟
کہ در مصرِ سخن ہمچوں عزیزست

سوادِ او زُلالِ زندگانی ست
کہ آبِ خضر در ظلمت نہانی ست

اگرچہ آں صوفیٔ اندر گلیم ست
ولیکن طورِ معنی را کلیم ست

کلامش در بلندی عرش پیماے
فروتر نہند از بامِ فلک پاے

چو طوطی شکر افشانیش مشہور
بشیرینی گرو بُرد از لبِ حُور

ازاں مشہور در ایرانیان ست
کہ خسرو طوطیِ ہندوستان ست

---

مسلّم نزدِ اُستادانِ نامی ست
کہ شاہِ مثنوی گویاں نظامی ست

چرا کو در سخن عالی مقام ست
جہانِ نظم را از وے نظام ست

جوابش گرچہ افزوں از حساب ست
ہنوز آں خمسۂ اُو لاجواب ست

ولے بعد از نظامی خسرو ما ست
کہ در ملکِ سخن مسند بر آراست

زبانش ملکِ معنیٰ کرد تسخیر
بہ تیغِ ہندیِ خود شد جہانگیر

باقلیمِ سخن سکّہ رواں کرد زمینِ شعر رشکِ آسماں کرد

جوابِ خمسۂ نظمِ نظامی نوشت و داد دادِ خوش کلامی

گرچوں پیر و نقشِ دگر بود نہ بتوانست چیزے برسرے افزود

---

بطرزِ نو وے ایں قصّہ بنگاشت کہ اہلِ قصّہ در پیشِ نظر داشت

بہ پیشِ گل کہ بلبل نغمہ خواند چناں اندر زمستاں کے تواند

بہ پیشِ شمع پروانہ شود تیز بجولانِ تماشا گرم مہمیز

ز پیراں ایں مثل باشی شنیدہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

ازاں ایں نظم را رنگِ دگر شد زدیگر مثنویہا خوبتر شد

نوآئیں شد مر ایں افسانہ را ساز مۓ ہندی ست اندر جامِ شیراز

دَوَلرانی خضر خاں زندہ گشتند زنظمِ خسروی پائندہ گشتند

بداد از چشمۂ شیریں زبانی خضر را خود زلالِ زندگانی

مپندار اینکہ افسانہ طرازی ست بعبرت بیں کہ رمزِ عشقبازی ست

پۓ تاریخِ طبعش گفت اسلم

دَوَلرانی و خضر آباد باہم

۱۹۱۶ء